جملہ حقوق محفوظ ہیں

هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْر

علم الادویہ نفیسی

مع ضمیمہ

برائے تعلیم طلباء طبیہ کالج دہلی

از

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی و مدیر المسیح دہلی

ملنے کا پتہ

دفتر المسیح قرولباغ دہلی

قیمت [illegible]

مطبوعات دفتر المسیح

اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب کی جدید کتابیں

کلیات

افادہ کبیر (داخل نصاب) ترجمہ و شرح موجز القانون مع طبی لغاتچہ و اختلافی مسائل و مباحث ضروری قیمت عہ

ترجمہ و شرح کلیات قانون (داخل نصاب) قانون کے حصہ کلیات کا ترجمہ مع ضروری شرح۔ حصہ اول ۵ حصہ دوم ۳

مباحث ضروری کلیات کے اہم مباحث بصورت سوال و جواب قیمت ۸ر

ترجمہ موجز القانون (باتصویر) (داخل نصاب) اس کے ایک کالم میں اصل عربی اور اس کے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے عہ

تشریح و منافع

تشریح کبیر (داخل نصاب) تشریح کی معتبر کتاب باتصویر قیمت حصہ اول ۵ حصہ دوم ۳

تشریح صغیر (باتصویر) تشریح کی مختصر اور آسان کتاب ہے۔ قیمت عہ

تشریحی تصاویر خرد اس میں اعضائے مرکبہ کی تقریباً ستر تصاویر ہیں + قیمت ۱۲ر

تشریح اعضائے نسواں (داخل نصاب) مؤلفہ حکیم عبدالرزاق مرحوم، یہ تعلیم القابلہ کا پہلا حصہ ہے۔ قیمت عہ

منافع الاعضاء (داخل نصاب) یہ علم افعال الاعضاء کی بہترین اور عام فہم کتاب ہے۔ قیمت للعہ

علم الادویہ

علم الادویہ نفیسی معہ ضمیمہ (داخل نصاب تعلیم) یہ علم الادویہ نفیسی کا ترجمہ معہ ضمیمہ ہے۔ ضمیمہ میں زیادہ تر ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ ہے قیمت عہ

کتاب الادویہ یہ ادویہ مفردہ کا جدید اور معتبر مخزن ہے۔ قیمت عہ

رسالہ مدار مدار (آکھ) کے افعال و خواص اور مجرب مرکبات۔ قیمت عہ

رسالہ تحلیہ تحلیہ (حب الغراب) کا مفصل بیان اور اس کے افعال و خواص۔ قیمت ۶ر

رسالہ سنکھیا سنکھیا کا مفصل بیان اور اس کے افعال و خواص۔ قیمت [illegible]

ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ

علم الادویہ نفیسی

مع ضمیمہ

از
حکیم محمد کبیر الدین
مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج و اڈیٹر المسیح دہلی

ملنے کا پتا

دفتر المسیح قرول باغ دہلی

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

دوم تعداد طبع ۱۰۰۰ — قیمت فی جلد عمہ

دیباچہ

۱۔ چونکہ علم الادویہ نفیسی ہمارے کالج کا نصاب تعلیمی ہے جس میں بہت سی دوائیں اور ہندوستان کی پیداوار اور جڑی بوٹیاں وغیرہ مذکور نہیں۔ جنکو ہمارے اطبا عموماً اور دہلی کے حضرات خصوصاً روزانہ استعمال میں لاتے ہیں۔ اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ علم الادویہ کے نصاب کو جدید تالیف سے مکمل کردیا جائے اور اس مقصد کے لئے ایک ضمیمہ لکھا جائے۔ چنانچہ اسی ضمیمہ نے ایک مستقل کتاب کی صورت اختیار کرلی۔ اس رہبری میں عالیجناب ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن صاحب رئیس الکلیہ (پرنسپل کالج) کے ایما نے بھی تائید فرمائی +

۲۔ علم الادویہ کا موضوع ہماری طب کے لئے بہت اہم اور اسقدر وسیع ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا متبحر بھی اپنے تمام بیانات کی صداقت کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اس ضمیمہ کے اندر افعال و استعمال کے عنوانات میں میں نے بڑی کوشش اور چھان بین سے نہایت معتبر اقوال جمع کئے ہیں۔ اور جن اقوال کو میں نے ضعیف سمجھا ہے۔ انہیں محض ضرورت واہمیت کے مطابق تقلیدی طور پر نقل کرنے کے بعد مخصوص طرز بیان سے اشارۃً یا صراحتاً کمزور کردیا ہے۔ مگر ورجات ادویہ میں باوجود اختلاف رائے کے (جس کا اظہار ابتدائی صفحات میں کیا گیا ہے)، میں نے تقلید محض سے کام لیا ہے کیونکہ میں ابتک کسی ایک نتیجہ پر نہیں پہونچ سکا۔ اور باوجود اس کے کہ میرے شبہہ کا ازالہ ابتک نہیں ہوا ہے۔ مگر میرا ضمیر ابتک اس نتیجہ تک بھی نہیں پہونچ سکا کہ درجات ادویہ سے ہمارے اصول علاج میں بالکل کوئی نفع نہیں پہونچتا۔

محمد کبیرالدین

۳۰۔ نومبر ۱۹۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی و نسلم

ترجمۂ نفیسی

فن ثانی علم الادویہ

ادویہ مفردہ

کلام کلی

تاثیر و درجات ادویہ جو چیزیں بدن انسان میں اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہیں (اور جنکو طبی اصطلاح میں **دواء** کہتے ہیں) وہ جب بدن انسان کے اندر داخل ہوتی ہیں۔ اور بدن کی حرارت غریزیہ سے متاثر ہوتی ہیں۔ تو اس کی چند صورتیں ہیں۔ اگر وہ بدن انسان میں کوئی زائد کیفیت نہیں پیدا کر سکتیں، بلکہ معتدل انسان میں اس کے مزاج کے مناسب کوئی کیفیت پیدا کریں۔ تو انکو **دواء معتدل** کہتے ہیں۔ درجات ادویہ کے معلوم کرنے کا جو طریقہ مصنف نے بتایا ہے۔ اس میں چند دیگر شرائط کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے: (۱) وہ دوا اپنی مقدار خوراک میں کھلائی جائے، اس کی کثرت نہ کی جائے (۲) اس کا استعمال تکرار کے ساتھ بار بار نہ کیا جائے (۳) جس بدن میں اس کی آزمائش کی جائے، وہ فی نفسہٖ معتدل ہو۔ ورنہ اگر بدن میں مثلاً حرارت کی کثرت ہوگی۔ اور دوسرے درجہ کی گرم دوا اسے کھلائی جائیگی، تو اسکا اثر بمقابلہ سرد بدن کے اس میں جلد اور قوی ہوگا۔ الغرض

درجۂ دوا میں اس طرح اختلاف پیدا ہو جائے گا)"۔ اسی طرح مصنف کا یہ کہنا کہ "جو چیزیں بدن انسان میں اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہیں"۔ اس غرض سے ہے کہ "کیفیت" کی قید سے وہ اُن چیزوں کو خارج کر دے جو بدن میں اپنے مادہ یا اپنی صورت نوعیہ سے اثر کرتی ہیں؛ کیونکہ یہ "دوا" نہیں کہلاتی ہیں؛ (بلکہ انہیں **غذا، یا ذوالخاصہ** کہا جاتا ہے۔ اور یہ درجات محض دوا، ہی میں مخصوص طور پر پائے جاتے ہیں) +

یہ بھی یاد رکھو کہ دوا جب بدن انسان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ تو وہ پہلے بدنی حرارت (حرارت غریزیہ) سے متاثر ہوتی ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ وہ حرارت غریزیہ کے ذریعہ بدنی قوتوں سے متاثر ہوتی ہے۔ کیونکہ درحقیقت حرارت غریزیہ ہی تمام بدنی قویٰ کے افعال کے لئے آلہ و ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے مجازاً یہ کہہ دیا گیا کہ "وہ بدنی حرارت سے متاثر ہوتی ہیں"۔ +

تاثیر اور درجات ادویہ کے معلوم کرنے میں حرارت غریزیہ سے متاثر ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی گئی ہے کہ جو چیزیں اپنی کیفیت سے اثر کرتی ہیں۔ اور مثلاً جو چیزیں گرم کہلاتی ہیں۔ وہ بالفعل تو گرم ہوتی نہیں۔ بلکہ بالقوہ گرم ہوتی ہیں (جیسے زنجبیل اگر گرم ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ چھونے میں بھی گرم ہی محسوس ہوتی ہو؛ بلکہ بیرونی ہوا، اگر ٹھنڈی ہے۔ تو وہ ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے) اور یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا قوت سے فعل میں آنا بغیر اس کے کہ اس کی حالت میں کسی قسم کا تغیر پیدا ہونا ممکن ہے؛ ورنہ دوسرے وقت میں اُسکا بالفعل ہو جانا ترجیح بلا مرجح کا مستلزم ہوگا۔ (یعنی جو چیز اس وقت مثلاً گرم نہیں ہے، وہ دوسرے وقت میں بلا کسی تغیر کے کیونکر گرم ہو سکتی ہے)" اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کوئی تغیر بلا کسی متغیر کے بھی ممکن نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ ادویہ کے حالات میں تغیر پیدا کرنے والے بدنی قویٰ کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے +

اور اگر وہ معتدل مزاج انسان کے اندر کوئی قائم کیفیت (یعنی غیر معتدل کیفیت) پیدا کریں تو اسکو اسی کیفیت کی **غیر معتدل** دوا، کہتے ہیں (مثلاً اگر اُس نے بدن میں حرارت زیادہ پیدا کی تو اُسے **حار** کہتے ہیں۔ اور اگر اس نے

برودت زیادہ کی تو اُسے بارد کہتے ہیں) اس کی پھر چند صورتیں ہیں۔ اگر اثر ناقابل احساس ہو۔ یعنی بار بار استعمال کئے بغیر۔ یا زیادہ مقدار میں کھلائے بغیر اس کا اثر محسوس نہ ہو تو اسے **درجہ اول** کی دوا کہتے ہیں۔ دوا معتدل اور دوا درجہ اول کے درمیان بس یہی فرق ہے۔ یعنی دوا معتدل کا اثر نہ بار بار کھلانے سے ظاہر ہو سکتا ہے اور نہ مقدار کے بڑھانے سے +

یہ بھی یاد رکھو کہ بار بار کھلانا یا مقدار کا بڑھانا کسی دوا کو اُسکے درجہ سے خارج نہیں کر سکتے۔ اگرچہ ان دونوں باتوں کی وجہ سے اسکے اثر میں اضافہ ہو جاتا ہے بار بار کھلانے کی صورت میں اثر اس وجہ سے زیادہ ہوتا ہے کہ تاثیر کا وقت دراز ہو جاتا ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی مؤثر دیر تک اثر کرتا ہے۔ تو اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے) اور کثرتِ مقدار کی صورت میں اثر کے بڑھنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جاتا ہے۔ (اور کثیر مادہ کے اندر لازمی طور پر کیفیت بھی زیادہ ہی ہوگی) مثلاً یہ ظاہر ہے کہ گرم یا سرد اجزا کسی دوا کے تین ماشہ کے اندر جتنے ہونگے۔ چھ ماشہ کے اندر اس سے ضرور زیادہ ہونگے +

رہا یہ امر کہ تکرار استعمال اور کثرتِ مقدار کسی دوا کو اُسکے درجہ سے کیوں خارج نہیں کر سکتے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں باتوں سے اس دوا کے گرم اور سرد اجزا کے باہمی تناسب میں کوئی اختلاف نہیں پیدا ہونے پاتا۔ اور درجات کے اختلاف کا دار و مدار تاثیر پر نہیں ہے۔ بلکہ اجزا کے تناسب پر ہے۔ مثلاً جو چیز گرمی اور سردی کے لحاظ سے معتدل ہوگی۔ اس میں ایک جزو حار اور ایک جزو بارد ہوگا۔ اور جو دوا پہلے درجہ میں گرم ہوگی۔ اس [illegible] دو جزو حار اور ایک جزو بارد ہوگا اور جو دوا دوسرے درجہ میں گرم ہوگی [illegible] میں تین جزو حار اور ایک جزو بارد ہوگا۔ وعلیٰ ہذا القیاس +

اور اگر یہ اثر بغیر تکرار استعمال اور بغیر کثرت مقدار کے محسوس ہو لیکن یہ اثر مضرت رساں نہ ہو۔ یعنی جب تک اسے بار بار نہ کھایا جائے۔ یا زیادہ مقدار میں استعمال نہ کیا جائے۔ اُس وقت تک اس سے بدن میں کوئی مضرت نہ پیدا ہو تو اسے **دوسرے درجہ کی دوا** کہتے ہیں +

اور اگر بغیر تکرار استعمال اور بغیر کثرت مقدار اس سے ضرر پہونچے۔ لیکن یہ ضرر قتل و ہلاکت تک نوبت نہ پہونچائے۔ تو اسے **تیسرے درجہ کی دوا** کہتے ہیں۔ جو تکرار اور کثرت مقدار کی صورت میں ہلاکت تک نوبت پہونچاتی ہے۔ اور اگر قتل و ہلاکت تک نوبت پہونچائے۔ تو اُسے **چوتھے درجہ کی دوا** کہتے ہیں۔ اور اسکا دوسرا نام **دواءِ سمی** (زہریلی دوا) بھی ہے کیونکہ دیگر سموم کی طرح یہ بھی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ صورت نوعیہ کی وجہ سے قتل نہیں کرتی ہے۔ بلکہ کیفیت کی وجہ سے قتل کرتی ہے، اس لئے اسے درجات ادویہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام بجائے سم کے دوا سمی رکھا گیا ہے۔ تاکہ اس میں اور سم مطلق میں فرق ہو جائے۔ جو کہ اپنی صورت نوعیہ کی وجہ سے قتل کرتا ہے +

یہ بھی قابل لحاظ امر ہے کہ ان تمام درجات میں ایک قسم کی وسعت ہوتی ہے جس کو افراط اور تفریط کی دو حدیں گھیرتی ہیں۔ اور ان دونوں کے مابین درمیانی درجہ ہوتا ہے (غرض ہر ایک درجہ میں تین درجات نکلتے ہیں۔ ابتدا۔ انتہا۔ درمیانی)

تاثیر اور درجات ادویہ کے معلوم کرنے کا جو معیار اوپر بتایا گیا ہے۔ اِس میں چند باتیں قابل غور ہیں +

(۱) یہ بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کسی دوا کی مقدار خوراک اس کی تاثیر اور درجۂ کیفیت کے معلوم کئے بغیر ہرگز مقرر نہیں کی جاتی۔ اور نہ یہ ممکن اور قرین عقل ہے، لیکن ہیں یہاں تاثیر اور درجۂ دوا کے دریافت کرنیکے لئے یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی مقدار خوراک میں استعمال کی جائے +

(۲) دوا سمی اور سم مطلق میں لفظاً تو ہم یہ فرق کرسکتے ہیں کہ دوا سمی اپنی کیفیت سے مہلک ہوتی ہے، اور سم مطلق اپنی صورت نوعیہ سے۔ لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان دونوں امور کے معلوم کرنیکے لئے کس قسم کا معیار استعمال کیا جائیگا۔ اور ہم کیسے سمجھ سکیں گے کہ یہ کیفیت کا اثر ہے۔ اور یہ صورت نوعیہ کا علاوہ ازیں آج تک مجھے کوئی ایسی شئے نہیں ملی ہے جو

مہلک ہو۔ اور کیفیت سے خالی ہو +

(۴۳) اگر یہ معیار تحقیق اصولی طور پر بالکل درست ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ قدماء اور متاخرین اکثر مقامات پر ٹھوکروں سے محفوظ نہیں رہتے۔ کون سی دوا ہے جس کے درجہ کیفیت میں باہمی نزاع نہ ہو۔ کافور جیسی انتہائی درجہ کی دوا کوئی شخص اس کے درجہ کیفیت کو تیسرے اور چوتھے سے کم نہیں کہتا۔ لیکن پھر بھی پتہ نہیں چلتا کہ یہ گرم ہے۔ یا سرد۔ ایک گروہ اگر اسے گرم کہتا ہے۔ تو دوسرا گروہ اسے سرد بتلاتا ہے۔ اسی طرح برف کا بھی حال ہے +

نہایت تعجب کی بات ہے کہ سنکھیا درجہ چہارم کی دوا ہے۔ اور اسکی خوراک مشکل سے نصف چاول تک ہو سکتی ہے۔ لیکن برف باوجود تیسرے یا چوتھے درجہ میں سرد ہونے کے اس کی خوراک پاؤ سیر ہے۔ بلکہ شب و روز میں بعض لوگ سیروں پی جاتے ہیں + (مترجم) +

مرکب القوی بعض دواؤں کی قوت چند مختلف قوتوں سے مرکب ہوتی ہے۔ ایسی دوا کے اجزاء حقیقت میں بلحاظ ترکیب عناصر کے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک جزو میں عناصر کی ترکیب کے لحاظ سے ایک الگ قوت پائی جائیگی جو دوسرے جزو کی قوت سے مختلف ہوگی۔ اور ان مختلف قسم کے اجزاء کے ملنے سے اس دوا کے اندر ایک **دوسرا مزاج** (مزاج ثانی) پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس دوا کے عناصر حقیقت میں یہی اجزاء ہیں۔ جو باہم فعل و انفعال کے بعد دوسرا مزاج پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جس طرح پہلے مزاج کے عناصر تمام مرکبات میں اپنی صورت نوعیہ پر قائم رہتے ہیں۔ اسی طرح سے دوسرے مزاج کے عناصر بھی اس مرکب میں اپنی صورت نوعیہ پر قائم رہتے ہیں۔ چنانچہ مشاہدہ موجود ہے کہ دودھ کی تحلیل سے اس کے تینوں مختلف اجزاء یعنی گھی اور پنیر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ تمام اجزاء دوا کے اندر اپنی اپنی صورت نوعیہ پر قائم رہتے ہیں۔ تو یہ بھی واضح ہوگیا کہ ان اجزاء کے مختلف آثار و افعال بھی ضرور پیدا ہونگے۔ اسی وجہ سے ایسی دوا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی قوت متعدد

قوتوں سے مرکب ہوتی ہے +

پھر اس ترکیب کی جو چند مرکب اجزار کے ملنے سے حاصل ہوتی ہے دو قسمیں ہیں (۱) ترکیب طبعی اور قدرتی۔ جیسے دودھ کی ترکیب۔ جو قدرتاً پانی پنیر اور گھی سے مرکب ہے۔ اور پھر ان تینوں میں سے ہر ایک جزا الگ الگ عناصر سے مرکب ہے۔ اور ایک خاص مزاج رکھتا ہے (دودھ کا پانی حقیقت میں سادہ اور خالص پانی نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایک خاص مزاج کا مرکب ہے)+

(۲) ترکیب صناعی یعنی مصنوعی ترکیب جیسے تریاق کی ترکیب تریاق مصنوعی طور پر چند ادویہ کے ملانے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور ہر دوا بلحاظ ترکیب عناصر کے اپنا ایک خاص مزاج رکھتی ہے۔ لیکن جب سب دوائیں مل جاتی ہیں تو مجموعہ مرکب میں ایک دوسرا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اس میں تمام اجزار کی صورت نوعیہ باقی رہتی ہے۔ اس لئے یہ سب اپنا اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی دوا سے مختلف آثار ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کے اجزار بھی ایک دوسرے سے متضاد ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی دوا سے گرمی بھی ظاہر ہوتی ہو اور سردی بھی۔ چنانچہ گلاب کے اندر یہی صفت موجود ہے۔ اس میں ایک جوہر ایسا موجود ہے جو پہلے درجہ میں گرم ہے۔ اور دوسرا جوہر دوسرے درجہ میں سرد۔ اسی طرح اس میں ایک جوہر مُلیّن اور مُرطّب ہے اور دوسرا جوہر مُکثّف اور یابِس +

مزاج ثانی کبھی اس قدر مستحکم ہوتا ہے یعنی اس کے اجزار باہم اس قدر مخلوط اور چسپاں ہوتے ہیں کہ آگ کے لگنے سے بھی یہ الگ نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ یہ پانی میں پکنے سے الگ ہوں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پکنے کی صورت میں آگ کا اثر پانی اور ہانڈی میں پہونچنے کے بعد دوا تک پہونچتا ہے۔ چنانچہ سونا اسی قسم کا مرکب ہے۔ یعنی سونا عمدہ صاف پارے اور صاف شوخ رنگ گندھک سے مرکب ہے۔ اور اس کا مزاج ثانی اس قدر پائدار اور مستحکم ہے کہ اس کے اجزار آگ پر پگھلانے سے بھی الگ نہیں ہوتے۔ اسی طرح سونے کا

پہلا مزاج بھی جو عناصر سے حاصل ہوا ہے اس قدر پائدار ہے کہ آگ ان اجزاء کے
الگ کرنے سے عاجز ہے۔ چنانچہ جب اس کے اجزاء مائیہ کو بخارات بنا کر آگ اڑانا
چاہتی ہے۔ تو اجزاء مائیہ کے ساتھ اجزاء ارضیہ چمٹ جاتے ہیں۔ اور انکو لیکر
نیچے بٹھانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اس پر قادر نہیں ہوتے کہ وہ اجزاء مائیہ کو بالکل
تہ نشین کر دیں۔ کیونکہ اس کے نیچے دوسرے اجزاء مائیہ جو چڑھنے والے ہوتے ہیں
وہ نیچے سے اٹھا کر تہ نشین ہونے سے انھیں روک دیتے ہیں۔ اسی لئے اس میں آگ
کے اثر سے پگھلنے کے وقت گردش پیدا ہوتی ہے (جسکو چرخ کھانا کہتے ہیں) اور
جس طرح لکڑی کے اجزاء جل کر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح
سونے میں نہیں ہونے پاتا +

متاخرین کا ایک گروہ سونے کو مرکب نہیں مانتا ہے۔ بلکہ اسکو دیگر
بسائط کی طرح ایک بسیط خیال کرتا ہے۔ مترجم +

اور دوسرا ہے مزاج ثانی پائداری اور اجزاء کی گرفت میں اس سے کمزور ہوتا ہے،
یعنی اس کی ترکیب ڈھیلی اور نرم ہوتی ہے۔ جس کی تین قسمیں ہیں (۱) اسکی ترکیب
صرف اس قدر ڈھیلی اور نرم ہو کہ پکانے سے نہیں۔ بلکہ آگ کے لگنے سے اس کے
اجزاء الگ الگ ہو جائیں۔ اسکو بلا کسی قید کے رخو (نرم اور ڈھیلا) کہا جاتا
ہے۔ چنانچہ بابونہ اسی قسم کی دوا ہے۔ اس میں ایک تو قوت قابضہ اور دوسری قوت
محللہ ہے۔ اور یہ دونوں قوتیں پکانے سے جدا نہیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب یہ پکایا
جاتا ہے۔ تو اس کے تمام اجزاء سے اجزاء خارج ہو کر پانی کے ساتھ مل جاتے
ہیں (یہ نہیں ہوتا کہ جوش دینے سے کوئی خاص جز خارج ہو) اور جب اسے دیر
تک پکایا جاتا ہے۔ تو بھی پانی اس کے کسی ایک جز کی قوت کو سلب و معدوم نہیں
کرتا ہے۔ جس سے صرف دوسرے جز کی قوت باقی رہے (غرض خواہ دیر تک
پکایا جاوے۔ یا تھوڑی دیر تک۔ اس کے دو جز کی قوتیں قائم رہتی ہیں) یہی وجہ
ہے کہ جس طرح پکائے ہوئے بابونہ کے جرم میں یہ دونوں قوتیں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح
جس پانی میں بابونہ جوش دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی دونوں قوتیں موجود رہتی ہیں۔
اور جس قدر زیادہ پکایا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ قوتیں پانی میں زیادہ حاصل ہوتی ہیں

اور بابونہ کے جرم سے کم ہوتی جاتی ہیں۔ لیکن جب بابونہ آگ میں جلایا جاتا ہے تو جس طرح لکڑی کے اجزا، جلنے سے متفرق ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کے اجزا بھی الگ الگ ہو جاتے ہیں +

(۲) گاہے دواؤں کی ترکیب اس سے بھی زیادہ کمزور ہوتی ہے چنانچہ اس کے اجزاء دھونے سے نہیں لیکن پکانے سے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اس کا نام دوائے رخوا (نہایت ڈھیلی دوا) ہے چنانچہ مسور اسی قسم کی دوا ہے۔ اس کے اندر ایک قسم کی قوت محللہ ہوتی ہے۔ جو پانی میں پکانے سے خارج ہو جاتی ہے کیونکہ اس کے اجزاء لطیفہ جو اس قوت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ پانی میں نکل کر آ جاتے ہیں۔ اور اس کے جرم میں قوت قابضہ کثیفہ باقی رہ جاتی ہے، اس لئے کہ اجزاء غلیظہ ارضیہ جو قوت قابضہ کے حامل ہوتے ہیں، وہ اس کے جرم میں قائم رہتے ہیں + چنانچہ جب یہ ارادہ ہو کہ مسور کی قوت ملطفہ پانی میں خفیف سی آئے۔ تو اسے ہلکا جوش دینا چاہیے۔ اور جب چاہیں کہ یہ قوت زیادہ آئے تو زیادہ پکائیں۔ اور جب چاہیں کہ اس قوت ملطفہ کے ساتھ کچھ قوت قابضہ بھی حاصل ہو تو اور زیادہ پکائیں کیونکہ زیادہ پکانے سے کچھ اجزاء ارضیہ بھی خواہ وہ تھوڑے ہی ہوں پانی میں حل ہو کر چلے آتے ہیں۔ جس سے پانی میں قوت قابضہ حاصل ہو جاتی ہے +

(۳) گاہے دوا کی ترکیب اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ صرف دھونے سے اس کی ترکیب بگڑ جاتی ہے۔ اسکو دوائے رخو بافراط (نہایت ہی نرم اور ڈھیلی دوا) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ کاسنی اسی قسم کی دوا ہے۔ یہ چند قوتوں سے مرکب ہے۔ ایک قوت مفتح (مسامات کی کھولنے والی) مبذرق (ادویہ کی قوت کو دور تک پہونچانے والی) اور گرم ہے۔ دوسری قوت راسبہ باردہ ہے (راسبہ یعنی جس کی وجہ سے یہ خود تہ نشین ہو کر بیٹھ جاتی ہے) اور جس میں مائیت کا غلبہ ہے۔ تیسری قوت قابضہ ہے۔ جس میں اجزاء ارضیہ کا غلبہ ہے۔ اس کا وہ جز جو مفتح اور ملطف ہے وہ اس کے دھونے سے زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دھونے سے اس کا لطیف اور شور حصہ جو قوت تفتیح اور تلطیف کا حامل ہے وہ پانی میں

چلا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حصہ فقط کاسنی کے پتوں کی بیرونی سطح پر صعود کر کے پھیل جاتا ہے۔ اور پانی والا سرد جز۔ اور قابض ارضی جز۔ اس کے جرم میں باقی رہجاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ ارادہ ہو کہ کاسنی کی قوت مفتحہ خفیف سی قائم رہے تو اسے خفیف طور پر دھویا جاوے۔ اور جب یہ جاہیں کہ یہ قوت بالکل زائل ہو جائے۔ تو اس کے دھونے میں خوب مبالغہ کرنا چاہئے۔ اور جب یہ چاہیں کہ صرف اس کی قوت مفتحہ استعمال کی جائے۔ تو صرف اسکا دھوون استعمال کرنا چاہیئے ۔

دوار کی داخلی اور خارجی تاثیرات کا اختلاف

دوا ر کا اثر گاہے صرف بیرونی طور پر ہوتا ہے (یعنی داخلی طور پر کھلانے سے اسکا یہ اثر ظاہر نہیں ہوتا) مثلاً پیاز اگر بیرونی طور پر ضماد کی جائے تو اس سے جلد زخمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایک قسم کی تیز قوت جلا اور احراق پائی جاتی ہے۔ حالانکہ اگر اسے کھلایا جاوے تو اس قسم کا کوئی اثر (معدہ کی سطح میں) نمایاں نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ جو پیاز کھائی جاتی ہے وہ دوسری غذاؤں یا اُن بدنی رطوبتوں سے مل جاتی ہے۔ جن سے اندرون بدن کا خالی ہونا ناممکن ہے۔ ان غذاؤں یا رطوبتوں کے باعث اس کی قوت محرقہ مُقرحہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کا فساد کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اختلاط و ترکیب کی وجہ سے اس کے اجزاء مقرحہ چھوٹے چھوٹے ہو کر غیر چیزوں کے اجزاء میں بکھر جاتے ہیں۔ جس سے اس کی قوت تاثیر کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جب پیاز بیرونی طور پر ضماد کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے۔ تو اس صورت میں اسکو غیر کے ساتھ ملنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ جس سے اس کی قوت تاثیر قائم رہتی ہے۔ یا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حرارت غریزیہ چونکہ اندرون بدن میں قوی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ پیاز کو ہضم کر لیتی ہے۔ اور اس کی طبیعت نہایت جلد بدل دیتی ہے۔ جس سے اس کی کیفیت مقرحہ زائل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہضم کیفیت یا صورت نوعیہ کے بدل جانے ہی کا نام ہے۔ اور پیاز کا جوہر چونکہ لطیف ہے۔ اس لئے وہ بدن میں اثر کرنے سے پہلے انہضام کو قبول کر لیتا ہے۔ اور بدن میں اسی وقت

پھیلتا۔ اور اُس وقت بدن میں جا کر لگتا ہے۔ جبکہ اس کی قوت ٹوٹ چکی ہوتی ہے۔ اور اس کی کیفیت بدل چکی ہوتی ہے ✣

غرض ہضم کی تحریک کی وجہ سے اس کے تمام اجزاء ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف بدلتے رہتے ہیں۔ انکو ایک مقام پر زیادہ دیر تک ٹھہرنے کا موقعہ نہیں ملتا اور یہ ظاہر ہے کہ جب مؤثر بھی کمزور ہو اور اس کی مدت تاثیر بھی تھوڑی ہو۔ تو اس سے معتد بہ اور کافی اثر ہرگز نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور ضماد کے طور پر استعمال کرنے کی صورت میں اس کے بالکل برعکس ساری پیاز ایک مقام میں دیر تک قائم رہتی ہے۔ اور حرارت غریزیہ کا اس میں اس قسم کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ لیکن بدنی حرارت کی تاثیر جیسی اندر ہو سکتی ہے۔ باہر ہرگز اس طرح نہیں ہو سکتی۔ یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حرارت غریزیہ کی تاثیر سے اسکا وہ جزو تحلیل ہو جاتا ہے جس کا اثر زخمی کرنا ہے۔ یعنی اس کے لطیف اور گرم اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور ضماد کے طور پر پیاز کے استعمال کرنے کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا ✣ اس میں اور اس سے پہلی وجہ میں فرق یہ ہے کہ پہلی وجہ میں قوت مقرحہ بدل جاتی ہے۔ اور دوسری وجہ میں مقرح حصہ غیر مقرح حصہ سے الگ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ (جزء مقرح کو تو) قوت دافعہ بدن سے خارج کر دیتی ہے۔ اور غیر مقرح جزء کو قوت مغیرہ خون بنا دیتی ہے (قوت مغیرہ قوت غاذیہ کا نام ہے۔ جو غذاء کو جزو بدن بنا لیتی ہے) ✣

بہرحال پیاز کا جزو مقرح معدہ کی اندرونی سطح میں کئی وجوہ سے قرحہ نہیں ڈال سکتا۔ (۱) غذا اور پانی اس کے ساتھ مل جاتا ہے (۲) معدہ کی رطوبتیں مل کر اس کی کیفیت بدل دیتی ہیں (۳) حرارت بدنیہ اور قوت ہاضمہ اس کی حدت کو توڑ دیتی ہے (۴) ہضم کی تحریک کی وجہ سے اس کے اجزاء ایک جگہ قائم نہیں رہنے پاتے۔ بلکہ دوسری غذاؤں کی طرح یہ بھی معدہ میں متحرک اور منقلب رہتی ہے۔ مترجم ✣

گاہے دوا کی تاثیر صرف اندرون بدن میں ہوتی ہے یا اور خارجی استعمال میں یہ اثر بالکل نہیں ظاہر ہوتا۔ مثلاً سفیدہ اگر بیرونی طور پر بشکل لیپ لگایا جائے تو

یہ مہلک ثابت نہیں ہوتا۔ برعکس اس کے اگر اسے کھلایا جاوے تو یہ مہلک اثر ظاہر کرتا ہے۔ اس کی وجہ یا یہ ہو سکتی ہے کہ یہ اپنی غلظت اور مسامات کی تنگی کے باعث مسامات سے نفوذ کر کے اندر تک پہنچ نہیں سکتا۔ کہ وہاں پہونچکر اثر کرے۔ اور اگر وہ کسی قدر نفوذ بھی کرتا ہو تو وہ روح کی نالیوں اور اعضائے رئیسہ تک نہیں پہونچسکتا۔ لیکن جب وہ کھایا جاتا ہے تو اندرونی راستوں کے کشادہ ہونے کی وجہ سے (اور اندرونی قوت جاذبہ کے قوی ہونے کی وجہ سے) وہ اعضائے رئیسہ اور اعضائے تنفس وغیرہ تک پہونچ جاتا ہے۔ اور چند باتوں سے وہ قتل کر دیتا ہے۔ اول یہ کہ یہ اپنا بوجھ ان اعضا پر ڈال دیتا ہے اور انہیں دباتا ہے۔ اور یہ اعضاء بیرونی اعضاء کی طرح اس کے متحمل نہیں ہو سکتے دوم یہ کہ یہ اپنی طبیعت سے روح کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے۔ یا یہ کہ ہمارے بدن کی حرارت اس کی ہیئت کے باعث باہر سے اندر کی طرف اسکو جذب ہی نہیں کرتی ہے جو اندر نفوذ کر کے اپنا اثر دکھا سکے (لیکن پہلی وجہ قرین قیاس ہے) گاہے دوا، اندر اور باہر دونوں جگہ اثر کرتی ہے۔ اور یہ تاثیر دونوں مقام میں یکساں اور ایک جیسی ہوتی ہے۔ مثلاً پانی دونوں مقام میں ٹھنڈک پہونچاتا ہے +

اور گاہے بیرونی اثر اندرونی اثر کے متضاد اور مخالف ہوتا ہے۔ مثلاً کشنیز کو جب بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو یہ سخت اورام حتی کہ خنازیر کو بھی تحلیل کر دیتا ہے۔ اور جب یہ اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو تحلیل کے برعکس مواد کو غلیظ۔ کثیف اور سرد بنا دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو متضاد اجزا سے مرکب ہے۔ ایک جزء حار، لطیف اور محلل ہے۔ اور دوسرا جزء سرد۔ ارضی اور غلیظ و کثیف ہے۔ جب یہ باہر سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کا گرم اور لطیف جزء مسامات جلد میں نفوذ کر کے تحلیل کرنے لگتا ہے۔ اور جزء بارد اپنی غلظت و کثافت کے باعث نفوذ نہیں کر سکتا۔ اور اگر گرم جزء کے ساتھ کچھ اجزاء سرد جزء کے بھی چلے جائیں۔ تو کشنیز مواد کے لوٹانے میں مفید ہوتا ہے۔ اور جب کشنیز اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو چونکہ حرارت غریزیہ اندر غالب ہوتی ہے اور یہ جزء بھی مقدار میں

کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس لطیف اور گرم جزء کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اور اسکا
اثر ظاہر نہیں ہونے پاتا۔ اور جزء بارد غلیظ کا اثر قوت سے فعل میں آجاتا ہے
اور اب وہ اس وقت بالکل خالص بھی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنا فعل تغلیظ
و تکثیف ظاہر کرتا ہے +

تاثیرات ادویہ کی شناخت

ادویہ کی توتین اور ان کی تاثیرات دو طور پر پہچانی جاسکتی ہیں۔ اول تجربہ۔ دوم قیاس۔
تجربہ کے معنے یہ ہیں کہ کسی دوا کو بدن میں پہونچا کر اس کے اثر
کا امتحان کیا جائے۔ تجربہ کرنے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ قیاس تجربہ کے
لئے رہبری کرتا ہے۔ اور وہ بتاتا ہے کہ فلاں دوا مثلاً گرم معلوم ہوتی ہے
چنانچہ تجربہ کرنے پر وہ صحیح اترآتی ہے۔ اور گاہے بلاکسی قرینہ اور قیاس کی
بھی تجربہ کیا جاتا ہے (جیسا کہ اتفاقاً بہت سی باتیں معلوم ہوجایا کرتی ہیں) +
اور **قیاس** کے معنے یہ ہیں کہ دوا کے ظاہری حالات سے اُس کے
مخفی حالات پر استدلال پیش کیا جائے +

مصنف نے تجربہ کو قیاس پر مقدم کیا ہے اس کی چند وجہیں ہیں :-
(۱) تجربہ سے دوا کی تاثیر کا یقین و اذعان حاصل ہوجاتا ہے - اور
قیاس میں یہ یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے قیاس میں اکثر غلطیاں بھی
ہوجاتی ہیں (۲) تجربہ کا طریقہ اور عل طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے
عام ہے۔ برخلاف ازیں قیاس کا طریقہ صرف فاضل اطبا کے لئے مخصوص
ہے (۳) تجربہ سے دوا کے دونوں قسم کے اثرات معلوم ہوسکتے ہیں۔ وہ
اثر کیفیت کی وجہ سے ہو۔ یا صورت نوعیہ سے۔ برخلاف ازیں قیاس سے فقط
وہی اثرات معلوم ہوسکتے ہیں۔ جو کیفیت سے ظاہر ہوتے ہیں +

تجربہ | تجربہ کی صداقت کے اعتقاد کے لئے چند شرائط کے لحاظ کرنے کی
ضرورت ہے :-
(۱) تجربہ بدن انسان پر کیا جائے۔ اِس شرط کے لحاظ کرنے کی ضرورت اس

ے ہے (۱) انسانی مزاج دوسرے حیوانات کے مزاج سے یقیناً اختلاف
۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی دوا انسانی مزاج کے لئے گرم ہو۔ اور
ں کے لئے سرد (۲) ممکن ہے کہ کسی حیوان کے بدن میں اس دوا سے
ہونے کی۔ یا اس سے متاثر نہ ہونے کی خاصیت ہو۔ اور یہ خاصیت انسانی
ں نہ ہو۔ مثلاً زرزور نامی پرندہ اپنی خاصیت کی وجہ سے شوکران کھاتا
میں مرتا (برعکس اس کے شوکران انسان کے لئے ایک قسم کا مخدر سم ہے)
صوصیت اس پرندے میں یہ ہے کہ اس کی وہ رگیں نہایت تنگ ہیں۔
غذا اس کے قلب تک پہونچتی ہے۔ اس لئے شوکران اس کے قلب
وقت تک نہیں پہونچتا۔ جب تک کہ اس پرندہ کی حرارت غریزیہ اس کی
ہ کو تحلیل نہ کرے۔ اور یہ خاصیت انسان میں نہیں پائی جاتی ہے۔ بلکہ
ں حرارت اس قدر زیادہ ہے کہ وہ اس قسم کی دواؤں کو چھوٹے چھوٹے
ں بہت جلد تقسیم کر کے قلب تک پہونچا دیتی ہے۔ علاوہ ازیں انسان
بھی فراخ ہیں جس سے شوکران اپنی قوت سمیہ کے ساتھ قلب تک
پہونچ جاتا ہے۔ اور انسان کو مار ڈالتا ہے +

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ممکن ہے کہ ان دونوں باتوں میں انسانی افراد
دوسرے سے اختلاف رکھتے ہوں (پھر انسان پر بھی تجربہ مکمل نہیں ہو سکتا)
ب یہ دیا گیا ہے کہ انسانی افراد چونکہ ایک نوع ہونے کی وجہ سے
در کھتے ہیں۔ اس لئے ان کے حالات زیادہ تر ایک دوسرے سے
تے ہیں۔ اور اگر یہاں کچھ مخالفت ہوتی بھی ہے۔ تو وہ زیادہ نہیں ہوتی
ں کے انسانی افراد اور دیگر حیوانات کے افراد کے درمیان نہایت
لاف ہوا کرتا ہے +

لیکن یہ بہرحال صحیح اور درست ہے کہ بعض افراد میں بعض سمیات تک
مہلک اثر نہیں ظاہر کرتیں۔ اور بعض افراد میں معمولی دوا بھی نہایت مہلک اور
قوی اثر ظاہر کرتی ہے، غرض انسانی افراد میں بھی بعض مرتبہ اختلاف عظیم ظاہر
ہوتا ہے لیکن چونکہ ایسا اختلاف شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اسلئے اسکو خصوصیت

مزاجیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مترجم +

(۲) تجربہ کے لئے دوسری شرط یہ ہے کہ دوا، تمام عوارض اور عارضی کیفیات سے خالی ہو عارضی کیفیات سے مراد وہ کیفیات ہیں جو دوا کی طبیعت سے نہ پیدا ہوئی ہوں۔ بلکہ وہ یا کسی خارجی اثر سے پیدا ہوئی ہوں۔ مثلاً کوئی شے آگ سے گرم۔ یا برف سے سرد ہوگئی ہو۔ یا وہ عارضی کیفیت اندرونی طور پر کسی اور وجہ سے پیدا ہوگئی ہو۔ مثلاً کوئی دوا متعفن ہوگئی ہو۔ یا یہ کہ مغزیات رکھے رکھے بگڑ گئے ہوں۔ چنانچہ وہ افیون گرمی پیدا کر سکتی ہے جو آگ میں گرم کر لی گئی ہو۔ اسی طرح وہ فرفیون ٹھنڈک پہونچا سکتا ہے۔ جو برف سے ٹھنڈا کر لیا گیا ہو۔ اسی طرح عفونت جیسی دیگر کیفیات دوا کی اصلی طبیعت کو بدل کر دوسری طبیعت پیدا کر دیتی ہیں۔ جو حرارت غریزیہ کے فعل سے بھی الگ نہیں ہوتی +

(۳) تجربہ کے لئے تیسری شرط یہ ہے کہ دوا کو متضاد اور مختلف امراض میں استعمال کیا جائے چنانچہ کسی مرض میں نفع ظاہر ہو۔ اور کسی میں نقصان۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ دوا کی کیفیت اُس مرض کی کیفیت کے مانند ہے۔ جس میں نقصان ظاہر ہوا ہے۔ اور اُس مرض کے مخالف ہے۔ جس میں نفع محسوس ہوا ہے یہ شرط اُس وقت کے لئے ہے جبکہ تجربہ مرض میں کیا جائے +

اگر کوئی شخص یہ اعتراض پیش کرے کہ دوا، کا نفع اور نقصان متضاد امراض میں جس طرح بالذّات ہونا ممکن ہے۔ اسی طرح بالعرض ہونا بھی ممکن ہے پھر دوا کی کیفیت کا یقین کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ یہ اگرچہ ممکن الوقوع ہے۔ لیکن یہ ذرا بعید ہے۔ کیونکہ نفع اور نقصان علی العموم دوا کے ذاتی اثر ہی سے ہوا کرتا ہے۔ لیکن جبکہ تجربہ صحت کی حالت میں کیا جائے تو اس وقت دوا کی کیفیت اس طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ کسی ایک مزاج میں وہ مفید ثابت ہو۔ اور اس سے مخالف مزاج میں مُضر۔ اگرچہ اسے متضاد امراض میں تجربہ نہ کیا جائے +

(۴) تجربہ کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ دوائیں بسیط اور مفرد امراض میں استعمال کی جائیں + یہ شرط بھی اُس وقت کے لئے ہے، جبکہ تجربہ مر

کی حالت میں کیا جائے + اور یہ شرط اس لئے ضروری ہے کہ جب مرض مرکب ہوتا ہے۔ تو اس میں متضاد کیفیات سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ جب اس میں کوئی دوا استعمال کی جائے گی۔ اور اس سے نفع یا نقصان حاصل ہوگا۔ تو اس سے اس دوا، کی کسی کیفیت کا علم نہ ہو سکے گا +

(۵) تجربہ کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ جس قوت کا مرض ہو اور جسقدر وہ درجۂ اعتدال سے دور ہو۔ اسی قوت کی دوا بلحاظ درجۂ کیفیت اور وزن کے استعمال کرنی چاہئے۔ کیونکہ گاہے دوا، کی کیفیت مرض کی کیفیت سے اگرچہ مخالف ہوتی ہے (اور اس لحاظ سے مرض میں یقیناً فائدہ حاصل ہونا چاہئیے) مگر وہ محض اس وجہ سے مضرت رساں ہو جاتی ہے کہ اس کی قوت مرض کی شدت سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی کیفیت کی غیر معمولی زیادتی بھی حیات وصحت کے لئے منافی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر دوا، کی قوت مرض کی قوت سے کم ہوتی ہے۔ تو گاہے اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اس لئے اس کی کیفیت کا علم نہیں ہو سکتا +

اگر اعتراض کیا جائے کہ یہ معلوم ہونا کہ دوا، کی کیفیت مرض کی کیفیت کے برابر ہے۔ یا برابر نہیں ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ دوا، کی کیفیت پہلے سے معلوم ہو۔ پھر اگر یہی شرط دوا، کی کیفیت دریافت کرنے میں بھی لگا دیجائے تو یقیناً دَور لازم آئے گا (جو از روی حکمت وفلسفہ محال ہے) +

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کبھی دوا، کی کیفیت قیاس وغیرہ سے معلوم ہو جاتی ہے، اس کے بعد تجربہ سے اس خیال کی تائید حاصل کی جاتی ہے +

(۶) تجربہ کی صحت کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ اس کا اثر ابتداءً (پہلے پہل) ظاہر ہو۔ کیونکہ دواؤں کی اصلی قوتوں کے آثار علی العموم اسی وقت ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جبکہ وہ حرارت غریزیہ سے متاثر ہوتی ہیں۔ اگر ان سے ابتداء میں کوئی اثر ظاہر نہ ہو۔ یا پہلے ایک اثر ظاہر ہو۔ اس کے بعد دوسرا اثر اسکے برعکس نمودار ہو۔ تو اس وقت علی العموم یہی ہوتا ہے کہ بعد کا اثر عارضی ہوتا ہے (اور پہلا اثر ذاتی)۔ خصوصاً اس وقت جبکہ بعد کا اثر اس وقت ظاہر ہو۔

جبکہ دوار بدن سے خارج ہو چکی ہو۔ اس لئے کہ یہ تو نہایت بعید از عقل بات ہے کہ دوار کا اثر اُس وقت تو ظاہر نہ ہو۔ جبکہ دوا، بدن کے اندر موجود ہو۔ اور اُس کے اجزار اعضار سے ملے ہوئے ہوں۔ اور جب وہ بدن سے خارج ہو جائے تو اس کا اثر ظاہر ہو۔ اور اثر بھی ذاتی ہو +

رہا یہ امر کہ ہم نے اس میں "علی العموم" کی قید لگائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اجسام کا ذاتی اثر انکے عرضی اثر کے بعد ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کوئی عارضی قوت انکی اصلی قوتوں پر غالب جاتی ہے مثلاً گرم پانی سے پہلے گرمی پیدا ہوتی ہے (جو اسکا عارضی اثر ہے) اسکے بعد جبکہ عارضی اثر دور ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ٹھنڈک پہونچتی ہے (جو کہ پانی کا ذاتی اثر ہے) +

(۷) تجربہ کی صحت کے لئے ساتویں شرط یہ ہو کہ دوار کی تاثیر دائمی یا اکثری ہو۔ کیونکہ جو تاثیر دائمی یا اکثری نہ ہو۔ وہ علی العموم اتفاقی ہوا کرتی ہے۔ اصلی اور طبعی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جو اثرات کسی دوار کی طبیعت سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ مُسَبَّب سبب سے الگ نہیں ہو سکتا (یعنی اثر مؤثر سے الگ نہیں ہو سکتا) +

قیاس قیاس سے دوا کی قوتیں اور ان کی تاثیرات چند طور پر معلوم ہوتی ہیں۔

رنگت ان تمام باتوں میں سے سب سے ضعیف اور کمزور قیاس وہ ہے **جو دوا کی رنگت** سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک رنگ میں مختلف اور متضاد افعال و آثار کی دوائیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً چونہ۔ فلفل سفید۔ خربق سفید (سفید کٹکی)۔ یہ سب چیزیں باوجود سفید ہونے کے گرم ہیں۔ اسی طرح کافور۔ صندل سفید۔ سفیدہ یہ سب چیزیں بھی سفید ہونے کے ساتھ سرد ہیں۔ صندل کی دونوں قسمیں سرد ہیں۔ مگر ایک کا رنگ سُرخ ہے۔ اور دوسرے کا سفید۔ فلفل کی دونوں قسمیں گرم ہیں۔ مگر ایک سیاہ ہے۔ اور دوسری سفید +

رنگت کے قیاس کے ضعف کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ آنکھوں سے صرف اجسام کی بیرونی اور غالب رنگتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ اندرونی چھپی ہوئی

رنگتوں تک اس کی رسائی ہی نہیں ہوتی +

لیکن دوا کی رنگت سے اس کے آثار پر استدلال لانے کی صورت یہ ہے

کہ سردی سے جسم رطب (ترجسم) سفید ہوجاتا ہے اور خشک جسم سیاہ ہوجاتا ہے۔
جسم رطب کے سفید ہونے کی صورت یہ ہے کہ سردی سے اس کے اجزا کثیف
ہوکر اکٹھے ہوجاتے اور سکڑ جاتے ہیں جس سے اس کے درمیان رخنے اور
کشائشیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو ہوا سے بھر جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جب
کسی جسم کے اجزاء سکڑیں گے۔ تو یقیناً یہ جز دوسرے جز سے الگ ہونے پر
مجبور ہوگا۔ اور جس جزء سے سکڑ کر الگ ہوگا۔ اس کے اور اُس کے درمیان رخنہ
ضرور پیدا ہوجائیگا۔ اس طرح ان اجزاء کے درمیان سطحیں بکثرت حاصل ہوجائیں
گی۔ اور جو روشنی ان اجزاء میں داخل ہوگی۔ اُسکا عکس ایک سے دوسرے
پر ضرور لوٹیگا۔ جیسا کہ برف اور شبنم میں دیکھا جاتا ہے۔ اور خشک جسم کو سیاہ
کرنے کی صورت یہ ہے کہ سردی سے اس کے اجزاء سمٹ کر سکڑتے ہیں۔ اور
اس کی فضاؤں میں جو ہوا اور روشنی ہوتی ہے۔ وہ سکڑنے کی وجہ سے
خارج ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ درخت کے پتوں اور کاشت وغیرہ میں (پالا
لگنے کے بعد) ہوجاتا ہے +

گرمی کا فعل اس بارے میں بالکل برعکس ہے۔ یعنی وہ جسم رطب کو سیاہ
کردیتی ہے۔ اور جسم یابس کو سفید۔ اس کی صورت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ
حرارت سے جسم رطب کے تر اور شفاف اجزاء اُڑ جاتے ہیں۔ جن میں روشنی سیدھی
یا ترچھی نفوذ کرسکتی تھی۔ اور جس سے جسم میں سفیدی پیدا ہوسکتی تھی۔ جب یہ اجزاء
اڑ جاتے ہیں۔ تو صرف کثیف اجزاء ارضیہ باقی رہ جاتے ہیں۔ جن میں روشنی
نفوذ نہیں کرسکتی۔ اس لئے یہ جسم سیاہ ہوجاتا ہے۔ لیکن جب خشک جسم
میں حرارت اثر کرتی ہے تو رطوبت کے زائل ہوجانے کی وجہ سے اس کے
اجزاء ٹوٹ کر متفرق ہوجاتے ہیں۔ اور انکے درمیان فضائیں اور کشائشیں پیدا
ہوجاتی ہیں۔ جن کے اندر ہوا سما جاتی ہے۔ اور ہوا کی وجہ سے ان میں روشنی
نفوذ کرنے لگتی ہے۔ جسکا عکس ایک جزء سے دوسرے جزء پر پڑتا ہے۔ اور

جسم میں سفیدی پیدا ہو جاتی ہے +

بُو دوا کی بو سے بھی ادویہ کے آثار پر استدلال پیش کیا جاتا ہے۔ اور یہ استدلال بمقابلہ رنگت کے زیادہ قوی ہے۔ اس لئے کہ بُو اسی وقت محسوس ہوتی ہے۔ جبکہ بودار جسم کے لطیف اجزا سے بخارات اُٹھکر قوت شامہ تک پہونچتے ہیں۔ اور اس کے کثیف اجزا نہ بخارات کی شکل میں تبدیل ہوتے ہیں۔ اور نہ وہ اوپر جاتے ہیں۔ غرض بُو میں چونکہ دوا کا جزم کچھ نہ کچھ ضرور حس تک پہونچتا ہے، اس لئے یہ بمقابلہ رنگ کے زیادہ قوی دلیل ہو سکتی ہے (کیونکہ رنگت کے ادراک میں رنگدار جسم کا کوئی حصہ قوت باصرہ تک نہیں پہونچتا ہے) اور چونکہ بودار جسم کے سارے اجزا حس تک نہیں پہونچتے ہیں۔ اس لئے یہ بمقابلہ مزے کے ضعیف دلیل ہے (کیونکہ مزہ چکھنے کی صورت میں دوا کے ہر قسم کے اجزا زبان تک پہونچتے ہیں) +

چنانچہ تیز بو حرارت کی دلیل ہے۔ اور بھینی بھینی بو۔ جو نفس و روح کے لئے تسکین بخش ہوتی ہے برودت کی علامت ہے۔ اسی طرح بو کا نہ ہونا بھی سردی ہی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ بو کا ادراک واحساس اُس بھاپ کے مانند لطیف جوہر کی وجہ سے ہوتا ہے جو بودار جسم سے اُڑکر قوت شامہ تک پہونچتا ہے۔ اسی وجہ سے اس بودار جسم کے اندر علی العموم حرارت ضرور ہوتی ہے، جو لطیف اجزا کو بھاپ یا دھواں بنا کر اڑاتی ہے (غرض حرارت ہی علی العموم بو کے پھیلانے کی باعث ہوا کرتی ہے) چنانچہ جب کسی چیز کی بو کمزور ہوتی ہے۔ تو اس کے ملنے۔ بھاپ اور دھواں بنانے یعنی گرمی پہونچانے سے بو تیز ہو جاتی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر بو کی سونگھانے والی۔ اور ناک تک پہونچانے والی شے حرارت ہی ہوا کرتی ہے +

اس تمہید کے بعد اب دیکھنا چاہئے کہ جب بودار جسم گرم ہوگا۔ تو لازمی طور پر اس کی حرارت بودار جسم کے گرم اجزا کو بخارات بنا کر اڑانے کی موجب ہوگی۔ اس لئے اس کی بو خواہ مخواہ نہایت تیز اور تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ اور ایسی بو اس امر کی دلیل ہوگی کہ یہ کسی گرم مادہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن

اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اس جسم کے سارے اجزار گرم ہی ہوں۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس کا دوسرا جسم نہایت سرد اور بے بو ہو۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی جز نہایت سرد ہو تو وہ گرم جز کی بو کو اپنی سردی سے جلائے گا اور اُس کی حدت و تیزی قائم نہ رہنے دے گا +

اسی طرح جب بودار جسم سرد ہوگا۔ تو اس سے جو اجزار اُٹھیں گے وہ مرطب تازگی بخش اور مُسکِن نفس ہونگے۔ اس لئے بھینی بھینی بو سرد مادہ پر دلالت کرے گی۔ لیکن باوجود اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ بودار جسم کے سارے اجزار سرد ہی نہوں۔ مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ گرمی کے آثار علی العموم سردی کے آثار پر غالب آجاتے ہیں۔ اس لئے اگر اس میں کوئی گرم جز بھی ہو تو بو بھی اسی کے تابع ہوگی (اور اسکے اثر سے وہ تیز ہو جائے گی) +

اسی طرح مرکب[1] اجسام میں بو کا نہ ہونا برودت اور گرمی کے نہونیکی دلیل ہے کیونکہ حرارت کے نہ ہونے کی وجہ سے جسم کے اجزار بخارات بنکر اُٹھ ہی نہیں سکتے۔ یا اگر کچھ اجزار بخارات بنکر صعود بھی کرینگے۔ تو وہ قلت کے باعث اُس ہوا میں جو ناک تک پہونچتی ہے۔ اس قسم کی کوئی کیفیت نہ پیدا کر سکیں گے جس سے کسی قسم کی بو کا احساس ہو۔ کیونکہ سردی سے اجسام کے اندر تکاثف پیدا ہوتا ہے جس سے اس کے اجزا، منتشر اور پراگندہ ہونے سے رک جاتے ہیں +

مزہ آثار ادویہ کے لئے بو سے زیادہ قوی دلیل مزہ ہے۔ کیونکہ مزہ دار جسم کے سارے اجزار کا اثر قوت ذائقہ تک پہونچتا ہے۔ اس لئے قوت ذائقہ سے تقریباً اس کے سارے اجزار کا احساس ہوتا ہے +

چیزوں کے مزے دو وجوہ سے مختلف ہوا کرتے ہیں (۱) مادہ کی وجہ سے جس کے اندر بو ہوتی ہے۔ اور جو بو کا حامل ہے (۲) فاعل یعنی مؤثر کی وجہ سے

[1] قید ترکیب لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ بسائط مثلاً عناصر میں بو کا نہ ہونا حرارت و برودت کے ہونے یا نہ ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قدما چاروں عناصر کو بے بو مانتے ہیں۔ حالانکہ دو عنصر (ہوا اور آگ) ان میں سے گرم ہیں + مترجم +

جو بو کو پیدا کرتا ہے۔ بو کا پیدا کرنے والا وہی مزاج ہے جو اُس مادے کے اندر ہوتا ہے +

چنانچہ مادہ گاہے کثیف۔ گاہے لطیف اور گاہے اوسط درجہ کا ہوتا ہے

اسی طرح فاعل اور مؤثر کبھی حرارت ہوتی ہے۔ کبھی برودت۔ اور کبھی اعتدال

جس جسم کا مادہ کثیف اور فاعل حرارت ہو۔ وہ مزے میں کڑوا ہوگا۔ اور

جس کا مادہ کثیف اور فاعل برودت ہو وہ کسیلا اور بکٹھا ہوگا۔ اور جس کا مادہ کثیف

اور فاعل حرارت و برودت کے درمیان معتدل ہو۔ وہ شیریں ہوگا +

جس جسم کا مادہ لطیف اور فاعل حرارت ہو وہ حریف (چرپرا) ہوگا۔ اور جسکا

مادہ لطیف اور فاعل برودت ہو وہ ترش ہوگا۔ اور جسکا مادہ لطیف اور فاعل

حرارت و برودت کے درمیان ہو وہ چکنا (چربیلا) ہوگا +

اور جس جسم کا مادہ کثافت و لطافت کے درمیان ہو۔ اور فاعل حرارت ہو

وہ نمکین ہوگا۔ اور اگر اسی قسم کا مادہ ہو۔ اور فاعل برودت ہو۔ وہ قابض ہوگا۔

اور اگر اسی قسم کا مادہ ہو۔ اور فاعل حرارت و برودت کے درمیان معتدل کیفیت ہو وہ پھیکا ہوگا +

ح۔ لا پھیکا بھی مزوں میں شامل ہے یا نہیں۔ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مزا اُس کیفیت کا نام ہے جس پر قوت ذائقہ کوئی حکم لگا سکے۔ وہ پھیکے کو مزوں میں شمار کرتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مزا اُس کیفیت کا نام ہے۔ جو قوت ذائقہ میں ایسا اثر کرے۔ جس سے نمایاں تاثر ظاہر ہو۔ وہ اس کو مزوں میں داخل نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ پھیکی چیز قوت ذائقہ میں کوئی اثر نہیں ظاہر کرتی ہے۔ اور پھیکے کے معنے یہی ہیں کہ اس میں کوئی مزہ نہ ہو۔ اور مزہ کا نہ ہونا ایک عدم ہے۔ اور عدم کسی وجودی شئے کو پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان کے نزدیک مزہ کی قسمیں آٹھ ہیں (چنانچہ اوپر نو مزوں کا ذکر ہوا ہے۔ ان میں سے پھیکے کو وہ الگ کر دیتے ہیں) +

تمام مزوں کے درجات کیفیت بالکل مساوی نہیں ہیں۔ بلکہ گرم مزوں میں سب سے زیادہ حرارت حریف (چرپری) کے اندر ہوتی ہے۔ اس کے بعد

کڑوے میں۔ اور اس کے بعد نمکین میں +

چرپری شئے کے اندر کڑوی شئے سے زیادہ حرارت کے ہونے کی دلیل یہ ہے، کہ وہ بمقابلہ تلخ کے قوت تحلیل وتقطیع اور جلاء زیادہ رکھتی ہے۔ اور تحلیل چونکہ حرارت کے افعال میں سے ہے۔ اس لئے تحلیل کی زیادتی حرارت ہی کی زیادتی کی وجہ سے ہوسکتی ہے + رہی تقطیع اور جلاء۔ یہ اگرچہ کبھی برودت کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ ترشی میں ہم پاتے ہیں لیکن جب تقطیع وجلاء حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے +

اور کڑوی چیز کے اندر نمکین سے زیادہ حرارت ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نمکین شئے کی حرارت مائیت کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جلے ہوئے اجزاء ارضیہ کسی پھیکی چیز میں گھل جاتے ہیں تو ملوحت (نمکینیت) پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب غلبۂ حرارت کے باعث نمکین چیز سے مائیت الگ ہو جاتی ہے۔ تو وہ کڑوی بن جاتی ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ نمکین شئے کے اندر اگر کسی قدر تلخی ہوتی ہے۔ تو وہ اسی تناسب سے زیادہ گرم بھی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے نمک تلخ معمولی نمک سے زیادہ گرم ہوتا ہے +

اور ٹھنڈے مزوں میں سب سے زیادہ سرد کسیلا ہوتا ہے۔ اس کے بعد قابض۔ اس کے بعد ترش۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ بعض میوہ جات ابتداء میں کسیلے ہوتے ہیں کیونکہ اس وقت اس کی برودت شدید ہوتی ہے۔ اس کے بعد آفتاب کی تپش سے جب اس میں ہوائیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی برودت کم ہو جاتی ہے۔ تو یہ ترش ہو جاتے ہیں۔ اور درمیان میں وہ قابض رہتے ہیں +

اور جو مزے گرمی وسردی کے درمیان ہیں۔ ان میں شیریں حرارت کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہے۔ اس کے بعد چکنا۔ اور سب میں معتدل پھیکا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ شیریں سے زبان کی منجمد رطوبتیں بمقابلہ چکنے کے زیادہ بہتی ہیں۔ اسی وجہ سے شیریں زیادہ مرغوب خاطر ہے جس طرح سرد مزاج کے بدن پر اگر گنگنا پانی ڈالا جاتا ہے۔ تو اُسے دوسرے لوگوں

کی نسبت زیادہ لطف حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں دسومت یعنی چکنا ہٹ ہوائیت کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے (اور ہوا بمقابلہ آگ کے بہت کم گرم ہے) +

خشک مزوں میں سب سے زیادہ خشکی تلخ کے اندر ہوتی ہے۔ اس کے بعد چرپری میں۔ اور اس کے بعد کسیلے میں۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ تلخ کے اندر اجزاء ارضیہ زیادہ ہوتے ہیں۔ اور چرپری کے اندر اجزاء ناریہ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خاک بمقابلہ آگ کے زیادہ خشک ہے۔ علاوہ ازیں اگر تلخ میں نسبتاً رطوبت زیادہ ہوتی۔ تو وہ عفونت کے لئے بھی نسبتاً زیادہ آمادہ ہوتا۔ اور اس سے کسی جاندار (کیڑے مکوڑے) کا پیدا ہونا بھی ممکن ہوتا۔ اور یہ اس قابل بھی ہوتا کہ کسی جاندار کی غذا میں صرف ہو (لیکن ایسا نہیں ہے۔ نہایت کڑوی چیزیں نہ جلد متعفن ہوتی ہیں۔ اور نہ ان سے کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے ہیں بلکہ زیادہ کڑواہٹ جانداروں کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اور نہ زیادہ کڑوی شئی کسی حیوان کی غذا میں صرف ہوتی ہے، اور کسیلے مزے کے اندر ایک قسم کی منجمد رطوبت ضرور ہوتی ہے۔ جو اجزاء ارضیہ کی خشکی کو توڑ دیتی ہے +

اور تر مزوں میں سب سے زیادہ رطوبت پھیکے میں ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکے جوہر میں پانی کی کثرت ہوتی ہے۔ اس کے بعد شیریں۔ اس کے بعد چکنا +

شیریں کے اندر بمقابلہ چکنے کے رطوبت زیادہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ چکنے میں اجزاء ہوائیہ اور اجزاء ارضیہ مخلوط ہوتے ہیں۔ (اور اجزاء ارضیہ کی وجہ سے رطوبت کم ہو جاتی ہے) +

اور وہ مزے جو رطوبت و یبوست کے درمیان معتدل ہیں۔ ان میں سب سے کم یبوست ترش کے اندر ہوتی ہے۔ کیونکہ ترش کے جوہر میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ خشکی قابض کے اندر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں اجزاء ارضیہ بکثرت ہوتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ خشکی نمکین کے اندر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس کے اجزاء ارضیہ میں تجفیف (خشکی پیدا کرنے) کی قوت بہت زیادہ ہے۔ اسی وجہ سے اس کی مائیت (پانی) بدل کر ارضیت

کی شکل قبول کر لیتی ہے۔

مزاج ثانی کے مرکبات میں گاہے بو۔ رنگ اور مزہ کی وجہ سے مغالطہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مزاج اول کے مرکبات میں مزہ۔ بو اور رنگ سے اس قسم کا مغالطہ ہرگز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس قسم کے مرکبات اپنے ذاتی مزاج کی وجہ سے جس کیفیت کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہ انھیں بلا کسی روک ٹوک کے حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ مزاج اول کے مرکبات کیلئے ہوں۔ اور ان کا مزاج گرم ہو یا یہ کہ وہ چرپرے ہوں۔ اور ان کا مزاج سرد ہو برعکس اسکے مزاج ثانی کے مرکبات میں ان کیفیات کے لحاظ سے مغالطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اس مرکب کے کسی ایک جز کا کوئی مزہ۔ یا رنگ۔ یا بو نہایت شدید اور غالب ہو۔ اور ترکیب کے بعد اور مزاج ثانی کے پیدا ہو جانے کے بعد بھی اس جز کی یہ شدید کیفیت (جو اس کے مزاج اول کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے) نہ زائل ہوئی ہو۔ لیکن اس جز کی حرارت یا برودت اس کی رنگت یا بو وغیرہ کے لحاظ سے اسقدر ضعیف اور مغلوب ہو کہ اسکی رنگت یا بو وغیرہ کو دیکھتے ہوئے اسکے مخالف کسی دوسری کیفیت کے وجود کا وہم وگمان بھی نہ ہو سکتا ہو یعنی اس مرکب میں مزہ یا رنگ یا بو تو اس جز کا غالب ہو۔ اور اس کی کیفیت یعنی گرمی وسردی دوسرے جز کے تابع ہو۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر آدھ سیر دودھ میں تو ماشہ فرفیون ملا دیا جائے۔ تو یقیناً اس مجموعہ مرکب کا مزاج فرفیون کے غلبۂ حرارت کے باعث نہایت گرم ہو جائے گا۔ لیکن دودھ کی وجہ سے اسکا رنگ بدستور سفید رہیگا۔ اور یہ سفیدی دونوں اجزاء کے مجموعہ کی نہوگی۔ بلکہ محض اسکے ایک جز کی ہوگی۔ جو اگرچہ قوت کے لحاظ سے کمزور ہے۔ مگر مقدار کے لحاظ سے غالب ہے (اور اپنے رنگ میں دوسروں کو بھی چھپا لیا ہے)۔

یہی حال اس دوا کا بھی ہے جو فلفل سفید کی طرح طبعی طور پر سفید ہونے کے باوجود سخت گرم ہو۔ غرض ان مشاہدات سے ثابت ہوا کہ مزوں۔ بوؤں اور رنگوں سے ادویہ کے مزاج کی شناخت ہمیشہ صحیح نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اکثر یہ استدلال وقیاس صحیح بھی ہوتا ہے۔

دوار کا حرارت اور برودت سے جلد یا دیر میں متاثر ہونا۔ اس سے بھی دوار کی کیفیت قیاس کے طور پر معلوم ہو جاتی ہے۔ ضعف و قوت یا شدت و خفت کے لحاظ سے حرارت و برودت کی دو قسمیں ہیں چنانچہ **قوی حرارت** وہ کہلاتی ہے جس سے دوار کا جرم جل جائے اور **ضعیف حرارت** وہ کہلاتی ہے۔ جو دوار کو جلا نہ سکے لیکن اس سے دوار گرم ہو جائے۔ اسی طرح **قوی برودت** اُسے کہتے ہیں جس سے دوا منجمد ہو جائے۔ اور **ضعیف برودت** اُسے کہتے ہیں جس سے دوا منجمد نہ ہو۔ لیکن وہ ٹھنڈی ہو جائے + اس طرز استدلال کی صورت یہ ہے کہ دو دوائیں مقدار و حجم۔ لطافت و کثافت۔ اور تخلخل و تکاثف میں برابر لی جائیں۔ یعنی دونوں کا قوام ایک جیسا ہو اور دونوں کے مسامات ایک جیسے ہوں۔ اور دونوں ایک جیسی ٹھوس یا پولی ہوں۔ پس ان میں جو جلدی جل جائے۔ اُسے سمجھنا چاہیئے کہ اس میں اجزار ناریہ زیادہ ہیں اور یہ زیادہ گرم ہے۔ اجزار ناریہ نے اشتعال پیدا کرنیوالی اور جلانے والی حرارت کی امداد کی۔ جس سے دوار جلد متاثر ہو گئی۔ یا ان دونوں میں سے جو جلد گرم ہو جائے۔ یا جو سردی سے جلد جم جائے۔ یا صرف سرد ہو جائے۔ اُسے سمجھنا چاہیئے کہ اس میں دوسرے کی نسبت یہ کیفیت زیادہ ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس میں گرم یا سرد جزء زیادہ غالب ہے۔ جو سردی یا گرمی پیدا کرنے والے سبب کی اعانت کرتا ہے۔ اور جبکہ دوار جلد جم جانے کی استعداد نہ رکھتی ہو۔ لیکن بیرونی حرارت سے جلد جل جانے کی استعداد رکھتی ہو۔ تو اسکا حکم اندرونی حرارت کے لحاظ سے بھی یہی ہوگا (یعنی وہ جس طرح بیرونی حرارت سے جلد متاثر ہو کر جل جاتی ہے۔ اسی طرح وہ اندرونی حرارت سے بھی جلد متاثر ہو کر جل جائے گی) اس لئے ایسی دوار کو گرم یا سرد کہنا صحیح ہو جائیگا کیونکہ طبی اصطلاح میں کسی شئ کے گرم یا سرد ہونیکے معنے یہی ہیں کہ وہ اندرونی بدنی حرارت (حرارت غریزیہ) کے مقابلہ میں گرم یا سرد ہے (بیرونی حرارت کے لحاظ سے کسی دوار کو گرم یا سرد نہیں کہا جاتا ہے۔ بلکہ بیرونی حرارت محض تجربہ اور قیاس کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اور یہ تسلیم کر لیا جاتا ہے کہ جو شے

بیرونی حرارت کا ہے۔ یہی اثر اندرونی حرارت کا بھی ہوگا) لیکن یہ ہمیشہ صحیح نہیں اترتا ہے۔ ہاں اکثر یہ صحیح ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ حرارت غریزیہ حقیقت میں تمام بیرونی حرارتوں سے مخالف اور جداگانہ ہے۔ اسلئے یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جو دوا ، بیرونی حرارتوں سے جس طرح متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح اندرونی حرارت سے بھی متاثر ہو، اور دونوں کا فعل ایک ہو +

اس طرز استدلال اور قیاس کی صحت کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ مؤثر

یعنی حرارت و برودت دونوں دواؤں میں یکساں اور مساوی قوت کی ہوں

اور قرب و بُعد یعنی درمیانی مسافت بھی ایک جیسی ہو۔ یعنی ایک دوا کا مؤثر جیسا ہو۔ دوسری دوا کا مؤثر بھی بعینہ ایسا ہی ہو۔ اسی طرح ایک دوا اپنے مؤثر سے جس قدر قریب ہو۔ دوسری دوا کو بھی اپنے مؤثر سے اسی قدر نزدیک ہونا چاہیئے۔ یہ شرط پوری ہوئی تو یقیناً یہ قیاس صحیح ہوگا۔ برعکس اس کے اگر مؤثر مختلف ہو۔ یا درمیانی مسافت کم و بیش ہو۔ تو ظاہر ہے کہ جسکا مؤثر قوی ہوگا یا جو مؤثر سے زیادہ قریب ہوگا۔ وہ جلد متاثر ہو جائے گی۔ اور اس سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائیگا کہ اس میں اس اثر کے قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہے۔ کیونکہ قوی مؤثر کا اثر یقیناً جلد ہوگا۔ اسی طرح جب درمیانی مسافت کم ہوگی تو بھی مؤثر کا اثر قوی اور زیادہ ہوگا۔ کیونکہ وہ پہلے متصلا اجزاء میں اثر کرے گا اس کے بعد اس کے پاس کے اجزاء میں۔ اسی طرح درمیانی واسطے جس قدر کم ہونگے اسی قدر مؤثر کا اثر متاثر میں قوی اور زیادہ ہوگا +

اِس استدلال اور قیاس سے صرف دو دواؤں کے درمیان درجۂ کیفیت کا اختلاف معلوم ہو سکتا ہے۔ رہا یہ معلوم کرنا کہ فی نفسہ اس دوا کی کیا حالت اور کیا کیفیت ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جو دوا ، حرارت سے جلد جل جاتی ہو اور گرم ہو جاتی ہو۔ اور سردی سے وہ جاری نہ جمتی ہو اور نہ ٹھنڈی ہوتی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ گرم ہے۔ کیونکہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ دوا کے اندر جو کیفیت غالب ہوتی ہے۔ وہ اس کیفیت کی طرف جلد مستحیل ہونے کے قابل ہوتی ہے + اور جو دوا ، مذکورہ بالا صورتوں کے مخالف ہو۔ اُسے سرد سمجھنا چاہیئے

بشرطیکہ حرارت و برودت کی قوت و شدت ایک جیسی ہو +

ادویہ کے اصطلاحی الفاظ

دوسرے باب میں جہاں مفرد ادویہ اور اغذیہ کے احکام اور افعال وخواص بتائے جائیں گے۔ چند ایسے غیر مشہور الفاظ اور اصطلاحات استعمال کئے گئے ہیں۔ جن کی شرح و تعریف ضروری ہے۔ تاکہ اس کا مطالعہ کرنے والا بصیرت سے خالی نہ رہے +

دواء لطیف وہ ہے جو بدن کی حرارت غریزیہ سے متاثر ہونیکے بعد نہایت چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم ہو جائے۔ جیسے دارچینی لیکن حرارت غریزیہ سے متاثر ہونے کی قید ہر جگہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ جیسا کہ معمولی فہم و دانش کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے (کیونکہ بعض لطیف چیزیں ایسی بھی ہیں۔ جو حرارت غریزیہ سے خواہ متاثر نہ ہوں۔ مگر وہ چھوٹے چھوٹے اجزاء میں جلد منقسم ہو جاتی ہیں) اور چھوٹے چھوٹے اجزاء میں وہی دواء منقسم ہو سکتی ہے۔ جو بالقوہ رقیق القوام ہو کیونکہ رقیق شئی کے اندر چونکہ اجزاء ارضیہ کم ہوتے ہیں جن کی وجہ سے جسم کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ چپاں رہتے ہیں۔ اس لئے جب اس میں حرارت غریزیہ اثر کرتی ہے۔ تو یہ چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم ہو جاتی ہے نیز وہ روغنوں کی طرح لیسدار بھی نہ ہو۔ کیونکہ غلیظ القوام کے اندر چونکہ اجزاء ارضیہ زیادہ ہوتے ہیں اس لئے اس کے اجزاء منقسم نہیں ہونے پاتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ چپاں رہتے ہیں۔ اور لیسدار کے اجزاء بھی چونکہ ایکدوسرے کے ساتھ جڑے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ آسانی سے باہم جدا نہیں ہوتے +

رہی وہ شئی جو بالفعل رقیق ہو۔ وہ بالقوہ یقیناً ایسی ہی ہو گی کیونکہ بالفعل قوام کا رقیق ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اسکے اندر اجزاء ارضیہ کم ہیں۔ اور اسی طرح لزوجت اور انجماد بھی نہیں ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حرارت غریزیہ ان میں غلظت وکثافت تو پیدا کر ہی نہیں سکتی (اس لئے جو دواء بالفعل رقیق ہے۔ وہ بالقوہ بھی رقیق ہی ہے) +

دوا رلطیف چونکہ چھوٹے اجزا رمیں جلد منقسم ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ جلد نفوذ کرتی ہے۔ جلد اثر کرتی ہے۔ اور بخارات بنکر جلد ہی تحلیل بھی ہو جاتی ہے +

دواء کثیف لطیف کا مقابل ہے۔ یعنی دوا رکثیف وہ ہے جو ہماری حرارت غریزیہ سے متاثر ہونے کے بعد چھوٹے چھوٹے اجزا رمیں منقسم نہو۔ ایسی دوا روہی ہو سکتی ہے جس کے اندر اجزا رارضیہ زیادہ ہوں۔ اور ان اجزا ر کے ساتھ رطوبت بھی خوب ملی ہوئی ہو۔ کہ اُسے جلد متفرق اور پراگندہ ہونے نہ دے اگر اس کے ساتھ ہی دوا رلیسدار بھی ہو۔ تو اسکا باریک باریک اجزا ر میں منقسم ہونا اور بھی دشوار ہوتا ہے +

دواء لزج (لزج۔ لیسدار) وہ ہے جو پھیلنے سے نہ ٹوٹے۔ جیسے شہد۔ یعنی اگر اس کے دونوں سرے دور کئے جائیں تو درمیان سے وہ الگ نہو جائے اور ساتھ ہی وہ شکلوں کو آسانی سے قبول کر سکے۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ لگے اس کے ساتھ چمٹ جائے + لزوجت یعنی لیس کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ رطوبت کی بڑی مقدار تھوڑی سی یبوست سے خوب اچھی طرح مل جاتی ہے۔ چنانچہ یبوست کی وجہ سے رطوبت باہم چسپان ہو جاتی ہے۔ اور جدا ہونے کے قابل نہیں رہتی اور رطوبت کی وجہ سے یبوست میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ پراگندہ اور منتشر ہونے کے قابل نہیں رہتی اور شہد جو مثال میں لایا گیا ہے یہ بالفعل لیسدار ہے۔ اور بعض چیزیں بالفعل لیسدار نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ لیسدار ہونے کی قوت واستعداد رکھتی ہیں۔ چنانچہ بعض چیزیں بدن سے باہر ہی قوت سے فعل میں آتی ہیں۔ مثلاً پنیر۔ اسکو جب پانی میں گوندھ لیا جاتا ہے۔ تو یہ سخت لیسدار ہو جاتا ہے۔ اور کبھی قوت سے فعل میں بدن کے اندر آتی ہیں جبکہ ہماری حرارت ان میں عمل کرتی ہے۔ جیسے کرم کلہ اور قنبیط +

دواء ھش (بھُربھُری) اُسے کہتے ہیں۔ جو معمولی طور پر چھوٹے سے باریک باریک ریزوں میں منقسم ہو جائے۔ جیسے عمدہ اور اچھی قسم کا ایلوا۔ اور

بھر بھرا پن اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ ارضیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جو مائیت کے ساتھ اچھی طرح مخلوط نہیں ہوتی۔ اس لئے باہم اجزاء کی چسپیدگی پیدا ہونے نہیں پاتی +

دواء جامد (جامد جمی ہوئی) جامد اُسے کہتے ہیں۔ جو فی الحال اکٹھی ہو اور سیال نہ ہو لیکن وہ بہنے اور سیال ہونے کی استعداد رکھتی ہو جیسے موم۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اُس کے جوہر میں مائیت (پانی) ہو۔ اور وہ برودت کی وجہ سے کثیف ہو کر جم گئی ہو۔ پھر جب اس میں ہماری حرارت اثر کرتی ہے تو یہ رقیق ہو کر بہنے لگتی ہے +

دواء سائل (سائل بہنے والی) اُسے کہتے ہیں جس کے اجزاء نیچے جا کر پھیل جائیں اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ دوا کے اندر مائیت مقدار کے لحاظ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے تمام بہنے والی چیزیں +

دواء لعابی (لعابی۔ لعابدار) اُسے کہتے ہیں۔ جو پانی میں بھگوئی جائے۔ تو اس سے کچھ اجزاء نکل کر پانی میں مل جائیں۔ اور سارا پانی لیسدار ہو جائے جیسے خطمی دوا میں لعابیت اُس وقت پائی جاتی ہے۔ جبکہ اس کے اندر لیس دار اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ خواہ یہ اجزاء بالفعل لیسدار ہوں۔ یا بالقوہ چنانچہ جن میں یہ اجزاء بالفعل لیسدار ہوتے ہیں۔ ان میں اجزاء ارضیہ بمقابلہ اجزاء مائیہ کے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ باہم ملے ہوئے اور جمے ہوئے رہتے ہیں۔ اور جب پانی ان میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان کی رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ بہنے لگتے ہیں (اور دوا سے الگ ہو کر پانی میں شامل ہو جاتے ہیں) اور جن میں یہ اجزاء بالقوہ لیسدار ہوتے ہیں۔ ان میں اجزاء ارضیہ بمقابلہ اجزاء مائیہ کے اور بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب پانی شامل ہوتا ہے۔ تو ان میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بالفعل لیسدار ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی اجزاء مائیہ بمقابلہ اجزاء ارضیہ کے اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ بالفعل لزوجت باقی نہیں رہتی لیکن جب اس کے بھوننے سے یا کسی اور ذریعہ سے پانی کم ہو جاتا ہے۔ یا جب اجزاء ارضیہ اس میں زیادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ تو وہ بالفعل لیسدار ہو جاتا ہے +

دواءِ دُہنی (دُہنی۔ روغنی) وہ ہے جس کے جوہر میں روغن ہو۔ جیسے مغزیات +

دواءِ مُنَشِّف (مُنَشِّف۔ چوسنے والی) اُسے کہتے ہیں جس کے ساتھ پانی ملتی ہے۔ تو اس کے باریک چھپے ہوئے مسامات کے اندر گھس جاتی ہے۔ اور اس میں بظاہر کوئی اثر اور نشان نہیں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ان بجاجُو یہ صفت دواء میں اُس وقت پائی جاتی ہے جبکہ اس کے مسامات بکثرت ہوتے ہیں۔ اور ان مسامات میں ہوا اور دھوئیں کے اجزاء بھرے ہوئے رہتے ہیں۔ جب اس کے ساتھ پانی ملتا ہے تو پانی اپنی طبیعت سے ان مسامات میں گھس جاتا ہے۔ اور ان سے ہوا اور دھواں خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں محض خلاء کے پُر کرنے کے لئے اندر تھیں۔ اور دواء کے مسامات اس قسم کے اُس وقت ہوتے ہیں جبکہ وہ دواء بالفعل خشک ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ بالفعل تر ہو۔ تو اس رطوبت سے اس کے مسامات پُر ہو جائیں۔ اور پھر پانی کا اسمیں نفوذ کرنا ناممکن ہو۔ کیونکہ ایک ہی جگہ دو یا چند اجسام کا داخل ہونا محال ہے +

دواءِ مُلَطِّف (مُلَطِّف۔ رقیق کرنیوالی) وہ ہے جو بدن کے مواد کے قوام کو اعتدال سے زیادہ۔ یا موجودہ حالت سے زیادہ رقیق بنادے جیسے زوفا۔ ترقیق کا فعل اوسط درجہ کی حرارت سے ہوتا ہے۔ کیونکہ کثرتِ حرارت لطیف اجزاء کو اڑا کر تغلیظ کا باعث ہوتی ہے۔ اور قلتِ حرارت مواد کے رقیق کرنے پر قادر ہی نہیں ہوتی۔ رہی برودت۔ اسکا ذاتی فعل تکثیف و تغلیظ ہے +

دواءِ مُحَلِّل (محلل تحلیل کرنے والی) وہ ہے جو مواد اور رطوبات کو خواہ وہ غلیظ ہوں۔ یا رقیق بخارات بننے کے قابل بنادے۔ اور وہ اس سے تھوڑی تھوڑی بخارات بنکر اُڑنے لگیں۔ حتی کہ اگر محلل کا فعل جاری رہے تو وہ بالکل فنا ہو جائیں۔ جیسے جند بید ستر۔ لیکن اگر مادہ دھواں بنکر فنا ہو جائے تو اس کا نام تحلیل نہیں ہے۔ بلکہ اسے **احراق** کہتے ہیں +

دواءِ جالی (جالی۔ جلا کرنے والی) وہ ہے جو مسامات بدن کے دہانوں سے لیسدار رطوبت کو چھیل دے۔ جیسے شہد۔ دواء کا یہ فعل اس طرح ہوتا ہے

کرد وار (اپنی تیزی وحدت سے) مادہ اور اُس سطح کے درمیان جہاں وہ چپاں ہے گھس جاتی ہے۔ اور اُس کو اس سطح سے الگ کر دیتی ہے۔ خواہ وہ دوار گرم ہو جیسے شہد یا سرد ہو۔ جیسے ترشیاں +

دواء مخشن (مخشن۔ کھردرا بنانے والی) وہ ہے جو عضو کی سطح کو بلندی و پستی میں مختلف کرئے۔ خواہ وہ سطح پہلے سے طبعی طور پر چکنی ہو۔ جیسے قصبۂ ریہ کبھی کھردرا ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خشونت مرض میں شمار کیجائیگی۔ یا وہ سطح کسی لیسدار مادہ کی وجہ سے عارضی طور پر چکنی ہو۔ جیسا کہ معدہ اور رحم کی کھردری سطحیں لیسدار مادہ کے پھیل جانے سے چکنی ہو جاتی ہیں۔ اور جب یہ لیسدار چکنی رطوبت زائل کی جاتی ہے۔ تو یہ سطح اپنی اصلی کھردری حالت پر لوٹ آتی ہے۔ اور اس کے لئے کھردرا ہونا ہی شفا اور صحت ہے + (مثلاً رائی چھالیہ، جامن۔ اور مغز تخم املی مخشن ادویہ ہیں) +

دوار کا یہ فعل اُس وقت ہوتا ہے جبکہ دوار میں قوت تکثیف کی وجہ سے سخت قبض پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ چنانچہ سطح جس طرف سے سکڑتی ہے وہاں ایک قسم کا تفرق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ دوار قابض کا جوہر کثیف ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ایسے باریک اجزار میں منقسم ہونا مشکل ہے۔ جو پوری سطح سے مساوی طور پر مل کر پھیل جائیں۔ اس لئے اس کے مواقع مختلف ہو جاتے ہیں۔ کہیں اسکا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اور کہیں چھوٹا۔ جہاں اسکا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ وہاں انقباض زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں اسکا قلیل حصہ ہوتا ہے وہاں انقباض تھوڑا ہوتا ہے۔ اور جہاں یہ نہیں ہوتا۔ وہاں انقباض بالکل نہیں ہونے پاتا۔ غرض اسکا فعل عضو کی سطح میں ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ اس لئے عضو کے اجزار میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے +

یہ استدلال قابل غور ہے۔ کیونکہ اگر کوئی رقیق وسیال قابض دوار زبان کی سطح پر پھیلائی جاتی ہے جب بھی زبان کی سطح کھردری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ رقت کی وجہ ہر جگہ پھیل جاتی ہے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ وہ کثیف تھی اس لئے وہ مساوی طور پر سطح میں نہ پھیل سکی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قابض دوار

بعض ریشے سکڑ جاتے ہیں اس لئے وہ سطح کھردری ہوجاتی ہے جسکا دارو مدار ریشوں کی ترتیب اور ساخت پر ہے۔ اور جس سے کہیں بلندی اور کہیں پستی پیدا ہوجاتی ہے۔ جلد میں سردی ہوا لگتی ہے۔ اور وہ کھردری ہوجاتی ہے۔ اس وقت کون کہہ سکتا ہے کہ جلد کی بیرونی سطح میں سردی مساوی طور پر اثر نہیں کرتی ہے (مترجم)+

اور کبھی سطح بدن میں دوا مقطع (کاٹنے والی دوا) سے خشونت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بدن کے اجزا مختلف ہوتے ہیں بعض جلد تقطیع کو قبول کرتے ہیں۔ اور بعض دیر میں۔ چنانچہ جو اجزا آسانی سے تقطیع کو قبول کرینگے وہ زیادہ دب جائیں گے۔ اور جو مشکل سے قبول کرینگے وہ کم دبیں گے۔ اور جو بالکل نہیں کٹینگے۔ وہ اپنی حالت پر بلند رہیں گے۔ غرض اس طرح سے وضع مختلف ہوجائے گی۔ اور کھردراپن آجائے گا+

دواء مفتح (مفتح۔ کھولنے والی) وہ ہے جو کسی نالی کے بند کرنے والے مادہ کو اس نالی سے باہر خارج کردے یعنی اس مادہ کو باہر نکال دے۔ جو کسی نالی کے اندر بند ہوگیا ہو۔ اور اس نالی کو بند کر دیا ہو جس سے گذرنے والی چیز نہ گذر سکتی ہو۔ جیسے کرفس+

تفتیح کا فعل وہ دوا کر سکتی ہے جو لطیف اور محلل ہو۔ کیونکہ دوا محلل مادہ کو بخارات بنا کر اڑا دے گی+

یا وہ لطیف اور مقطع ہو۔ کیونکہ دوا مقطع مادہ کو باریک باریک اجزا میں منقسم کر کے خارج ہونے کے لائق بنا دے گی+

یا وہ لطیف و غسال ہو۔ کیونکہ دوا غسال اپنی قوت جلا اور اپنی رطوبت سیالہ کی وجہ سے مادہ کو زائل کر دے گی+

یا وہ لطیف و جالی ہو۔ کیونکہ دوا جالی بمقابلہ غسال کے مادہ کے خارج کرنے میں زیادہ قدرت رکھتی ہے+

یا وہ لطیف و ملطف ہو۔ اس لئے کہ دوا ملطف مادہ کے قوام کو رقیق بنا کر اسے خارج ہونے کے لائق بنا دے گی۔ اور طبیعت اسے خارج کر دے گی+

لیکن ان تمام قسموں میں دوا کا لطیف ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ وہ

کثافت کے باعث مادہ کے اجزار کے درمیان نفوذ کرسکے۔ جب وہ اجزار کے درمیان نفوذ کرے گی۔ تو اس کا فعل پورا ہو گا۔ اور جب سکا فعل پورا ہوگا۔ تو مادہ بھی خارج ہوسکے گا۔

دواء مرخی (مرخی۔ ڈھیلا کرنے والی) وہ ہے جو جرم عضو کو اپنی رطوبت لطیفہ اور معتدل اور اوسط درجہ کی حرارت سے نرم کردے۔ کیونکہ عضو میں کثافت یا سردی اور غلیظ مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یا سردی سے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں اوسط درجہ کی حرارت کی ضرورت ہے۔ جو اس مادہ کو پگھلادے۔ اور اتنا زیادہ عمل نہ کرے کہ اس کے اجزار لطیفہ فنا ہوجائیں۔ اور اجزار غلیظہ باقی رہ کر سخت ہوجائیں اور یا وہ برودت کو زائل کردے۔ جیسے گرم پانی اور جیسے شبت (سویا) جبکہ اسے لیپ کے طور پر لگایا جائے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ارخا سے وہ مسامات بھی کشادہ ہوجاتے ہیں۔ جنکو تکاثف بند کردیتی ہے۔ اور وہ فضلات بھی بآسانی خارج ہونے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ جو اعضار کے اندر بند ہوتے ہیں۔

دواء منضج (منضج۔ پکانے والی) وہ ہے جو مادہ کے قوام کو معتدل بناکر اور اوسط درجہ پر لاکر اسے خارج ہونے کے لائق بنادے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ غلیظ اجزار کو رقیق بنائے۔ رقیق کو غلیظ کردے۔ لیسدار اجزار کو کاٹ چھانٹ کر اسکا لیس زائل کردے۔ اس کے علاوہ اور جو ضروری امور ہوں وہ پورا کرے۔

منضج کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ گرم ہی ہو۔ بلکہ پکنے اور نضج پانے والی خلط جب سرد اور غلیظ ہو تو منضج گرم ہوتا ہے۔ اور جب وہ صفراء اور سوداء محترقہ کی طرح گرم ہوتی ہے۔ یا جبکہ وہ نہایت رقیق ہوتی ہے۔ تو منضج سرد ہوتا ہے منضج جب گرم ہوتا ہے۔ تو یہ ضروری ہے کہ اس کی حرارت زیادہ ضعیف نہ ہو ورنہ اسکا کوئی عمل نہ ہوسکے گا۔ اور نہ اس کی حرارت زیادہ قوی ہو۔ ورنہ یہ مادہ کے لطیف اجزار کو اڑا دے گا۔ اور کثیف اجزار کو زیادہ سخت اور پتھر بنادے گا۔ اسی طرح جب منضج ٹھنڈا ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کی برودت نہایت کمزور نہ ہو۔ ورنہ اس سے کوئی فعل نہ ہوسکے گا۔ اور نہ اسکو نہایت قوی ہونا چاہیئے ورنہ یہ بدن کی حرارت غریزیہ کو بجھانے کا باعث ہوجائے گا۔ جو کہ حقیقی منضج ہے

دوار تو حقیقت میں منضج نہیں ہے، ہاں مزاج میں اعتدال پیدا کر کے انضاج مادہ میں امداد کرتی ہے +

دواء هاضم (ہاضم ہضم کرنے والی) وہ ہے جو غذار کو جلد پکا دے (مثلاً اجوائن، سرکہ، اچار) غذار کے نضج پانے (پکنے) کا نام ہضم ہوتا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ غذا حاصل کرنیوالے عضو کی حرارت غریزیہ غذار کو ایسی حالت میں لے آئے کہ وہ اس عضو کا جزو بننے کے لائق ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہاضم حقیقت میں حرارت غریزیہ ہی ہے۔ دوار کو ہاضم صرف اس معنے سے کہا جاتا ہے کہ وہ اس فعل میں حرارت کی امداد کرتی ہے۔ اسی لئے یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ دوار ہاضم گرم ہی ہو بلکہ وہ سرد بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ وہ اپنی سردی کی وجہ سے کسی گرم عضو کے مزاج کو درست کر دے۔ اور اس کی حرارت غریزیہ قوی ہو جائے +

طبی اصطلاح میں جب صرف **نضج** بولا جاتا ہے۔ اور غذار کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جاتا۔ تو اس سے حرارت غریزیہ کا وہ عمل سمجھا جاتا ہے۔ جو فاسد مواد میں اعتدال پیدا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جس میں مصنف کے خیال کے مطابق حرارت غریبہ کی امداد بھی شامل ہوتی ہے۔ اور **هضم** سے حرارت غریزیہ کا وہ فعل سمجھا جاتا ہے۔ جو فاسد مواد میں نہیں۔ بلکہ پرورش بدنی کے اندر صرف ہونے والی اور نفع پہونچانے والی غذار میں ہوتا ہے +

محلل ریاح (کاسر الریاح) وہ دوا کہلاتی ہے جو ریاح کے قوام اور اس کی غلظت کو اس قدر رقیق کر دے کہ وہ ہوا کے مانند لطیف ہو جائے۔ اور طبیعت کی کوشش سے وہ خارج ہو سکے۔ جیسے سداب۔ دوار کا یہ فعل اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ گرم و خشک ہوتی ہے۔ حرارت کی وجہ سے ریاح کی غلظت بدل جاتی ہے۔ اور خشکی کی وجہ سے وہ رطوبتیں زائل ہو جاتی ہیں جو ریاح کے ساتھ مل کر انہیں غلیظ بنا دیتی ہیں +

مقطع (مقطع۔ کاٹنے چھانٹنے والی) وہ دوار کہلاتی ہے۔ جو مادہ کو چھوٹے چھوٹے اجزار میں منقسم کر دے۔ اور اس کے باہمی اتصال کو کاٹ دے۔ خواہ وہ اپنی سابقہ غلظت پر قائم رہے۔ کیونکہ دوار مقطع کا فعل مادہ کے قوام میں نہیں ہوتا

ہے۔ بلکہ صرف مادہ کے اتصال میں ہوتا ہے۔ دوا مقطع جس طرح مادہ کی اتصال میں تفرق پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح یہ مادہ جس عضو اور جس سطح کے ساتھ چسپاں رہتا ہے۔ اس سے بھی اسکو علیحدہ کر دیتی ہے + دوا مقطع کو لطیف ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ مادہ کے اندر نفوذ کر سکے۔ اور تاکہ وہ مادہ اور سطح عضو کے درمیان گھس سکے۔ اسی طرح اس میں گھسنے اور نفوذ کرنے کی قوت شدید ہونی چاہئے جیسے ادویہ حریفہ (چرپری دوائیں) اور سخت ترش چیزیں +

جاذب (جاذب۔ کھینچنے والی) وہ دوا ہے جو اپنے مقام کی طرف جہاں وہ لگی ہوئی ہے مادہ کو حرکت دیکر کھینچ لائے۔ (مثلاً جندبیدستر) اسکا یہ فعل خواہ اس کی کیفیت کی وجہ سے ہو۔ یا اس کی صورت نوعیہ کی وجہ سے جب یہ فعل کیفیت کی وجہ سے ہوگا۔ تو اس دوا کا گرم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ حرارت ہی کا کام خلاء پیدا کرکے جذب کرنا ہے۔ اور جب یہ فعل صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوگا۔ تو اسکا گرم ہونا ضروری نہیں ہے +

لاذع (لاذع۔ لگنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی قوت نفوذ کی وجہ سے عضو کے اتصال کو بہت سے مقامات میں جدا کر دیتی ہے۔ اور چونکہ یہ مقامات نہایت قریب قریب اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ الگ الگ محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ نہایت چھوٹی چیز محسوس نہیں ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ گرد و غبار کے نہایت باریک ذرات آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے ہیں (حالانکہ ہوا میں کم و بیش تقریباً ہمیشہ پائے جاتے ہیں) اور جس طرح نہایت ہلکی آواز کانوں سے سنائی نہیں دیتی ہے۔ بلکہ سارے مقامات چونکہ باہم قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے ساری سطح ایک بڑی سطح معلوم ہوتی ہے + دوا میں یہ اثر اس وقت پایا جاتا ہے۔ جبکہ اس میں نفوذ کرنے کی کیفیت اور گھسنے کی قوت سخت ہوتی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو وہ اتصال کے جدا کرنے پر کسی طرح قادر نہ ہو سکے اور اس کے ساتھ ہی اُسے لطیف ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے اور باریک اجزاء میں منقسم ہو سکے۔ اور یہ اجزاء جن مقامات میں عمل کریں۔ وہ ایسے چھوٹے چھوٹے ہوں۔ کہ الگ الگ معلوم بھی نہ ہو سکیں + دوا لاذع

گا ہے نہایت گرم ہوتی ہے جیسے رائی۔ اور گا ہے سرد اور ترش بھی ہوتی ہے علی الخصوص اُس وقت جبکہ اس میں کوئی گرم جز بھی ہو جو جلد نفوذ کر سکے۔ جیسے سرکہ +

مُحَمِّر (محمر۔ سرخ کرنے والی) وہ دوا ہے جو جلد کی طرف خون کھینچ لائے خون کا انجذاب گا ہے شدت حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ حرارت جب جذب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تو خون ہی اپنی کثرت سے زیادہ تر کھینچ کر چلا آتا ہے۔ اور جلد کی رنگت سرخی سے بدل جاتی ہے۔ اور کبھی خون کا انجذاب دوا کی صورت نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے کیبکج (راوراں) +

مُحَکِّک (محکک (حکاک) خارش پیدا کرنے والی) وہ دوا ہے۔ جو اپنی حدت اور حرارت کی وجہ سے مسامات کی طرف تیز مواد کو جذب کرتا ہے۔ (مثلاً کیبکج) لیکن یہ مواد ایسے تیز نہیں ہوتے ہیں کہ عضو کو زخمی کر دیں۔ اگر یہ ایسے ہوں تو پھر یہ دوا محکک نہ ہوگی۔ بلکہ مقرح ہو جائے گی +

مُقَرِّح (زخمی کرنے والی دوا) وہ دوا ہے جو جلد کی رطوبت اصلیہ کو فنا کر کے اس طرف فاسد مواد کو جذب کرے۔ جس سے یہاں زخم ہو جائے۔ جیسے بھلاواں۔ دوا دو طور پر زخمی کرتی ہے:

(۱) جلد کے اجزا کی رطوبتوں کو تحلیل کر کے فنا کر دیتی ہے جس سے جلد میں تفرق اتصال حاصل ہو جاتا ہے +

(۲) ردی اور فاسد مواد کو جلد کی طرف جذب کرتی ہے۔ اور چونکہ یہاں پہلے سے تفرق اتصال موجود ہے۔ جس سے اس میں ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ اسلئے اس نووارد مادہ کے دفع کرنے سے عاجز ہوتی ہے۔ اور انہی مقامات میں جہاں پہلے سے تفرق اتصال موجود ہے پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ مقامات زخمی ہو جاتے ہیں +

مُحْرِق (جلانے والی) وہ دوا ہے جو اپنی حرارت کی وجہ سے اخلاط اور مواد کے لطیف اجزا اور رقیق رطوبات کو بالکل فنا کر کے صرف اس کے اجزاء ارضیہ اور راکھ کو باقی چھوڑ دے۔ جیسے فرفیون۔ فرفیون میں چونکہ حرارت نہایت

قوی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ رطوبات کے پورے طور پر فنا اور تحلیل کرنے پر قادر ہوتا ہے۔ جس سے صرف جلے ہوئے اجزاء ارضیہ باقی رہ جاتے ہیں +

اکّال (کھانے والا۔ گلانے والا) وہ دوا ہے جس میں زخم ڈالنے اور تحلیل کرنے کی اس قدر قوت ہو کہ گوشت کے جوہر کو کافی مقدار میں کم کردے۔ جیسے زنگار۔ کبھی زخم وغیرہ میں زائد گوشت (بدگوشت) پیدا ہوجاتا ہے۔ اور آلات سے اسکا کاٹنا ناممکن ہوتا ہے۔ تو اس وقت دوا اکال کی ضرورت پڑتی ہے۔ (جو اسے گلا سڑا کر کھا جائے) رہا یہ امر کہ دوا اکال گوشت ہی کو مخصوص طور پر کیوں کھاتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ گوشت نرم ہوتا ہے۔ رہی چربی وہ بھی اگرچہ نرم ہے۔ لیکن وہ کسی ایسے مقام میں نہیں بڑھتی ہے۔ جہاں اسکے گلانے کی ضرورت پڑے +

مُفتّت (ریزہ ریزہ کرنے والی) وہ دوا ہے جو پتھری جیسے سخت مادہ کو چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کردے۔ جیسے حجر الیہود۔ پتھری کی پیدائش ایسے مادہ سے ہوتی ہے جو کسی وجہ سے پتھر کی شکل میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جب یہ مادہ چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم ہوجاتا ہے۔ تو نالیوں سے اس کا خارج ہونا آسان ہوجاتا ہے +

مُعفّن (سڑانے والی) وہ دوا ہے جو روح کے مزاج۔ اور اعضاء اصلیہ کے جوہر کی اصلی رطوبتوں کو فاسد کردے۔ اور روح اُن کاموں کے قابل نہ رہے جن کے لئے اس کی پیدائش ہوئی ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو حرارت غریزیہ اعضاء کی رطوبتوں میں عمل اور تصرف کرنے کے لئے کافی نہیں رہتی ہے۔ اس لئے اس وقت ان رطوبتوں میں حرارت غریبہ تصرف کرتی ہے۔ اور ان کو متعفن کردیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی رطوبت اصلیہ بھی اس قابل نہیں رہتی ہے کہ اس عضو کا جزاور بدل مایتحلل بن جائے۔ اور حرارتِ غریزیہ کے عمل کو قبول کرے۔ اس لئے اس میں حرارت غریبہ عمل کرنے لگتی ہے۔ اور اس کو متعفن کردیتی ہے۔ جس سے بالآخر عضو فاسد ہوجاتا ہے۔ جیسے ہڑتال +

مانع عفونت (سڑاندھ کی روکنے والی) وہ دوا ہے۔ جو عمل تعفن میں

کوئی رکاوٹ پیدا کر کے رطوبت کو سڑنے سے روک دے۔ جیسے کافور +

کاوی (داغنے والی) وہ دوا ہے جو جلد کو جلا کر خشک کر دے۔ اور رطوبتوں کو فنا کر کے سخت بنا دے۔ اور اسکو کوئلہ کے مشابہ کر دے۔ جیسے قلقطار قلقطار زرد کسیس کا نام ہے (اور مثلاً تیزاب) +

قاشر (چھیلنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی قوت جلا سے فاسد کھال کو الگ کر دے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی قوت جلا رجلد پر کام نہ کرے۔ بلکہ اس کی قوت جلا سے جلد بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ جیسے قسط +

مقوی (طاقت بخشنے والی) وہ دوا ہے جو عضو کے مزاج کو درست کر دیتی ہے یعنی اگر وہ زیادہ گرم ہے۔ تو ٹھنڈک پہونچاتی ہے۔ اور اگر وہ زیادہ سرد ہے تو گرمی پہونچاتی ہے۔ اور چونکہ مزاج کے درست ہونے سے اس کی قوتیں بحال ہو جاتی ہیں۔ اس لئے وہ فضلات کو قبول نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اپنی قوت سے دفع کر دیتا ہے۔ یہ ظاہر اور معلوم امر ہے کہ قوت اور صحت کا کمال مزاج کے اعتدال پر منحصر اور موقوف ہے۔ جیسے روغن گل۔ لیکن گاہے تقویت تعدیل مزاج سے نہیں۔ بلکہ خاصیت سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح گل مختوم اپنی خاصیت سے تقویت پہونچاتا ہے +

رادع (پھیرنے والی۔ لوٹانے والی) جاذب کے برعکس ہے۔ دوا رادع کا کام یہ ہے کہ وہ اعضاء کی ساخت میں ٹھنڈک پہونچا کر اسکو کثیف بنا دیتی ہے اور اس کے مسامات کو تنگ کر دیتی ہے۔ جس سے مواد کا نفوذ کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ نیز یہ مواد کو بھی جما کر گاڑھا کر دیتی ہے۔ جس سے اسکا عضو کی طرف بہ کر جانا محال ہو جاتا ہے۔ نیز یہ عضو کی حرارت کو جو فعل جذب میں اعانت کرتی ہے باطل کر دیتی ہے + اگر دوا رادع میں برودت کے ساتھ یبوست بھی ہو جسکا کام اجزاء کو سمیٹنا ہے۔ تو فعل ردع زیادہ سخت اور قوی ہوتا ہے اس لئے کہ رطوبت اعضاء کی ساخت میں استرخاء پیدا کر کے اسے مواد کے قبول کرنے کے لئے آمادہ بنا دیتی ہے (مثلاً عنب الثعلب، رسوت، صندل ادویہ رادعہ ہیں) +

مُغلّظ (غلیظ کرنے والی۔ گاڑھا بنانے والی) ملطف کے برعکس ہے مغلظ کا
فعل یہ ہے کہ رطوبت کے قوام کو حد اعتدال سے زیادہ غلیظ کر دے۔ یا موجودہ
حالت سے زیادہ غلیظ بنا دے۔ خواہ وہ اس کے عمل کے بعد بھی درجۂ اعتدال
تک نہ پہونچ سکے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کے کچھ اجزاء ٹھنڈک کے
باعث جم جاتے ہیں۔ یا گرمی کی وجہ سے بستہ ہو جاتے ہیں۔ یا خشکی کی وجہ سے گاڑھے
ہو جاتے ہیں۔ (مثلاً کتیرا، اسپغول، بہمن سرخ)۔

مُفجّج (کچا کرنیوالی) ہاضم کے برعکس ہے مفجج کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی برودت
کی وجہ سے حرارت غریزیہ اور حرارت غریبہ دونوں کے افعال کو غذا اور فضلہ
سے باطل کر دے جس سے غذا بھی ہضم نہ ہونے پائے۔ اور فضلہ بھی نضج حاصل
نہ کر سکے۔ (مثلاً اسپغول)۔

مُخدّر (سن کرنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی شدت برودت سے حس حرکت
کی روحوں کو اس قابل نہ رکھے کہ وہ قوت نفسانیہ کے اثرات کو اچھی طرح اور
پورے طور پر قبول کر سکیں۔ یا وہ اعصاب کو یا اعضاء کو اس قابل نہ رکھے کہ
وہ قوت نفسانیہ کی تاثیرات قبول کر سکیں۔ دوا مخدر میں یہ شرط ہے کہ قوت
نفسانیہ کا اثر کچھ پہونچتا رہے۔ ورنہ اس سے خدر (سن ہونا) نہ پیدا ہوگا۔ بلکہ
اس سے فالج ہو جائے گا۔ جیسے افیون۔ گاہے مخدر کا فعل برودت کی وجہ سے
نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی سمیت کی وجہ سے۔ یا کسی دوسری خاصیت کی وجہ سے
ہوتا ہے۔ جیسے طرخون۔ اور برگ عناب قوت ذائقہ کو (اپنی سمیت یا خاصیت
کی وجہ سے) بے حس کر دیتے ہیں۔

مُنفّخ (نفاخ۔ نفخ پیدا کرنے والی۔ پھلانیوالی) وہ دوا ہے جس میں غلیظ رطوبت
فضلیہ (فاضل رطوبت) اس قدر زیادہ ہو کہ حرارت اس کی کثرت و غلظت کے
باعث تحلیل کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور یہ ریاح کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔ اور
اس کے باقی اجزاء دوا، یا غذا کے طور پر بدن کے کام آئیں۔ جیسے لوبیا۔ یہ رطوبت
جسکو رطوبت فضلیہ کہا گیا ہے۔ یہ حقیقت میں ان اجزاء غذائیہ اور دوائیہ کے
لحاظ سے ایک عارضی اور فاضل رطوبت ہوتی ہے۔ ان اجزاء کی حقیقت و

اصلیت میں داخل نہیں ہے۔ بلکہ ان سے خارج ہے۔ اگرچہ یہ اس جسم کے اندر
داخل اور اس کے اجزا میں شامل رہتی ہے +

منفخ کی پانچ قسمیں ہیں (۱) اسکا نفخ صرف معدہ میں پیدا ہو۔ اور یہ نفخ معدہ اور
امعا ہی میں تحلیل ہو جائے۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ یہ رطوبت فضلیہ
نسبتاً لطیف اور گرم ہوتی ہے۔ اور لطافت وحرارت کے باعث اُن اسباب
سے جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ جو اس رطوبت کو تحلیل کر کے ریاح کی شکل میں تبدیل
کرنے والے ہیں

(۲) اس کا نفخ صرف معدہ میں پیدا ہو۔ لیکن یہ معدہ اور امعا میں
پورے طور پر تحلیل نہ ہو۔ بلکہ کچھ نفخ باقی رہے۔ اور رگوں میں نفوذ کر جائے۔ ایسا
اُسوقت ہوتا ہے۔ جبکہ یہ رطوبت غلیظ اور گرم ہوتی ہے۔ گرمی کی وجہ سے یہ ریاح
کی شکل میں جلد تبدیل ہو جاتی ہے۔ لیکن غلظت کی وجہ سے معدہ اور امعا میں
پورے طور پر تحلیل نہیں ہونے پاتی +

(۳) اس سے نفخ محض رگوں میں پیدا ہو۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ
رطوبت نہایت غلیظ اور سرد ہوتی ہے۔ سردی اور غلظت کی وجہ سے رگوں میں
پہونچنے تک اپنی حالت پر قائم رہتی ہے +

(۴) اس سے نفخ معدہ اور عروق دونوں جگہ پیدا ہوں۔ اور معدہ کا
نفخ معدہ اور امعا ہی میں تحلیل ہو جائے۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کچھ
رطوبتیں گرم اور لطیف ہوں۔ اور کچھ رطوبتیں سرد اور نہایت غلیظ ہوں +

(۵) اس سے نفخ کی پیدائش معدہ اور عروق دونوں جگہ ہو۔ اور جو ریاح
معدہ میں پیدا ہو۔ وہ ساری معدہ میں تحلیل بھی نہ ہو سکے۔ بلکہ کچھ باقی رہکر عروق
تک پہونچ جائے۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کچھ رطوبت گرم اور غلیظ اور
کچھ رطوبت سرد اور غلیظ ہوتی ہے +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی دوار معدہ کے موجودہ ریاح کو اپنی حرارت
کی وجہ سے تحلیل بھی کرتی ہے۔ اور رگوں کے اندر پہونچکر رطوبت فضلیہ کی
غلظت اور جوہری کثافت کے باعث ریاح بھی پیدا کرتی ہے۔ جیسے انجدان

(درخت ہینگ) اور زنجبیل۔ اور جو نفخ اور ریاح رگوں کے اندر پیدا ہوتی ہے یا جو رگوں کے اندر باقی رہتی ہے۔ اس سے نعوظ اور انتشار کا پیدا ہونا ضروری ہے کیونکہ نفخ اور ریاح رگوں کے جرم کو لمبائی اور چوڑائی میں کھینچکر بڑھاتی ہے +

غسال (دھونے والی) وہ دوا ہے۔ جو اپنی جلا سے نہیں۔ بلکہ اپنی لطیف رطوبات مائیہ اور اپنے بہاؤ سے اُس عارضی مادہ کو جسم سے الگ کر دے۔ جو میل کچیل کی طرح بدن کے ساتھ چسپان ہو جاتا ہے۔ جیسے پانی +

مُوَسِّخ قُروح (زخم کی گندہ کرنے والی) وہ دوا ہے۔ جو اپنی غلیظ لیسدار رطوبت کی وجہ سے زخم کو ڈھیلا کر دے۔ کیونکہ غلیظ لیسدار رطوبت چونکہ بہنے کے قابل نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے وہ زخموں کے اندر باقی رہ کر اور اس کے ساتھ چمٹ کر زخم کو خشک ہونے اور بھرنے نہیں دیتی ہے۔ بلکہ تری بڑھا دیتی ہے، مثلاً روغن اور موم +

مُزَلِّق (پھسلانے والی) وہ دوا ہے جو اُس فضلہ کی سطح کو جو کسی نالی میں بند ہو تر کر دیتی ہے۔ یعنی اس دوا کی رطوبت، فضلہ اور نالی کے جرم کے درمیان نفوذ کر جاتی ہے جس سے یہ فضلہ نالی سے الگ ہو جاتا ہے۔ علی ہذا اس دوا کی رطوبت فضلہ کے اندر بھی نفوذ کر جاتی ہے۔ جس سے ملکر اور نرم ہو کر بہنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جو خود پھسل کر اپنے بوجھ سے خارج ہو جاتا ہے۔ یا قوت دافعہ اسے دفع کر دیتی ہے جیسے آلو بخارا (اور لعاب دار دوائیں) +

مُمَلِّس (چکنا کرنے والی) وہ دوا ہے جو کسی عضو کی کھردری سطح پر پھیلکر اپنی لیسدار رطوبت کی وجہ سے اس کی خشونت کو چھپا لیتی ہے اور اس پر ایک استر کر دیتی ہے یہ دوا اپنی رطوبت کی وجہ سے بہ کر کھردرے مقامات کے نشیبوں کو پُر کر دیتی ہے اور اپنی لیس کی وجہ سے وہ اس سطح کے ساتھ چپاں ہو کر قائم ہو جاتی ہے +

اور کبھی کھردری سطح اس وجہ سے چکنی ہو جاتی ہے کہ اس کی خشونت ہی زائل ہو جاتی ہے۔ اور حقیقت میں یہی سطح چکنی کہلا سکتی ہے (وہ حقیقت میں چکنی نہیں ہے جس پر لیسدار رطوبت کا ایک استر ہو جائے) اور اس کی چند صورتیں ہیں :-

(۱) دوا رغسال کے عمل سے وہ سطح چکنی ہوجائے۔ ایسا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ عضو کی سطح پر کوئی ایسا جسم ہو جو آسانی سے زائل ہو سکے (۲) دوا رجالی سے اُس کی خشونت زائل ہو جائے۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ سطح بدن کا جسم آسانی سے زائل ہونے والا نہیں ہوتا ہے (اگر آسانی سے زائل ہونے والا ہوتا تو اسکے لئے دوا جالی کی ضرورت نہ ہوتی۔ بلکہ دوا رغسال ہی کا فعل کافی ہوتا (۳) دوا ر قاشر کے عمل سے وہ سطح چکنی ہو جائے۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ سطح بدن کا جسم بیرونی نہیں ہوتا۔ بلکہ جوہر عضو ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کی تمام دواؤں کے نام چونکہ الگ الگ موجود ہیں (اور ان کو غسال۔ جالی اور قاشر کہا جاتا ہے) اس لئے ملس صرف اُس دوا ر کا نام رکھا گیا ہے۔ جو کھردری سطح کو لیسدار رطوبت سے استر کرنے کے بعد چکنی بنا دے +

مُجَفِّف (خشک کرنے والی) وہ دوا ر ہے جو بدنی رطوبت کو رقیق و لطیف بنا کر اپنی قوت تحلیل سے فنا کردے۔ اور اس طرح فنا کرے کہ دوا ر منشف کی طرح اپنی طرف جذب بھی نہ کرے۔ دوا ر مجفف میں صرف قوت تحلیل ہی کا ہونا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اِس میں لطافت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ تاکہ عضو کے جوہر میں گھسکر اندر کی رطوبتوں کو تحلیل کر سکے (مثلاً سندروس) +

قابِض (سکیڑنے والی) وہ دوا ر ہے۔ جو عضو کے اجزار کو سمیٹے۔ اور انھیں اکٹھا کرے۔ جس سے عضو کی وضع کثیف ہو جاتی ہے۔ اور اس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قابض دوائیں پائخانہ کو بند کر دیتی ہیں۔ کیونکہ ان سے آنتیں اور ان کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں۔ اور پائخانہ ان تنگ نالیوں سے گذر نہیں سکتا ہے۔ (مثلاً گلنار، آم کی گٹھلی) +

عاصِر (نچوڑنے والی) وہ دوا ر ہے جس کے اندر اس قدر قبض پیدا کرنے (سکیڑنے) کی طاقت ہو کہ عضو کی خلاؤں اور خانوں میں جو رقیق رطوبتیں موجود ہوں وہ خارج ہو جائیں۔ دوا ر عاصر حقیقت میں سخت قابض کا نام ہے۔ کیونکہ دوا ر قابض جب ضعیف ہوتی ہے۔ تو راستوں کو تنگ کر کے رطوبتوں کو خارج ہونے سے روک دیتی ہے۔ اور جب قوی اور سخت ہوتی ہے تو رطوبتوں کو دبا کر خارج

کردیتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی دوا مسہل (دست آور) ہوتی ہے جیسے ہلیلہ یعنی ہڑ +

مُسَدِّد (سدہ ڈالنے والی۔ نالی بند کرنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی کثافت ویبوست یا لیسدار ہونے کی وجہ سے نالی میں اڑ جائے۔ چنانچہ اگر وہ کثیف اور خشک ہے تو بدن میں پہونچکر بدن کی رطوبت سے ملکر غلیظ ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ لیسدار ہے تو بدن کے اندر پہونچکر اپنی لزوجت سے نالیوں میں چپک جاتی ہے۔ جس سے وہ راستہ بند ہو جاتا ہے۔ کسی نالی میں سُدہ اُس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کوئی مادہ اس نالی میں گھُستا ہے۔ اور وہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ یا وہ غلیظ یا لیسدار ہوتا ہے۔ لیکن مقدار کی کثرت چونکہ کسی معین دوا کے اندر مخصوص طور پر نہیں پائی جاتی ہے (بلکہ ہر قسم کی دوا مقدار میں زیادہ ہو سکتی ہے) اِس لئے مسدد صرف اُسی دوا کو کہنا چاہئے۔ جو یا غلیظ ہو یا لیسدار (مثلاً خشخاش اور کوٹا ہوا اسبغول)

مُغَرِّی[1] (سریش دار) وہ خشک دوا ہے۔ جس میں بہت سی ارضیت اور تھوڑی سی لیسدار رطوبت ہو۔ یبوست اِس میں اِس لئے زیادہ ہوتی ہے کہ مغری کے اجزا ارضیہ لزج کے اجزا ارضیہ سے یقیناً زائد ہوتے ہیں۔ اور لزج کے اجزا ارضیہ اِس کی مائیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے مغری یقیناً زیادہ خشک ہوگی۔ رہی مغری کی رطوبت۔ اِس کی ضرورت اس لئے ہے کہ مسامات کے دہانوں پر اسی رطوبت کی وجہ سے چپک جائے + رہی رطوبت کی کمی۔ یہ اس لئے ہے کہ اس کی ارضیت غالب رہے۔ اسی طرح اس رطوبت کے لیسدار ہونے کی ضرورت یہ ہے کہ اس کے اجزاء ارضیہ باہم خوب ملے رہیں۔ اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہو سکیں۔ اسی رطوبت کی وجہ سے یہ مسامات کے دہانوں پر چپک کر انھیں بند کر دیتی ہے۔ جس طرح سریشم ماہی بیرونی مسامات کو بند کر دیتا ہے۔ مسامات کے بند ہونے سے وہ رطوبتیں اندر ہی بند ہو جاتی ہیں جو باہر خارج ہوتی ہوں +

مُدَمِّل (بھرنے والی) وہ دوا ہے۔ جو اپنی قوت تحلیل کی وجہ سے خشکی پیدا کر کے

[1] مغری کی مثال "سریش۔ یا سریشم ماہی"۔ اور لزج کی مثال "شہد" (مغری: سریش والی۔ لزج: لیسدار) مترجم +

زخم کی رطوبتوں کو لیسدار بنا دیتی ہے۔ جس سے زخم کے دونوں لب آپس میں چپک جاتے ہیں۔ جیسے دم الاخوین۔ دوار مدمل کا یہ فعل اس کی خشکی اور غلبۂ ارضیت کی وجہ سے ہوتا ہے +

مُنبتِ لحم (گوشت پیدا کرنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی قوتِ تجفیف سے زخم کی طرف آنے والے خون کو بستہ کر دیتی ہے (جس سے خون گوشت کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے مثلاً دم الاخوین، کتیرا) اِس میں قوتِ تجفیف کی ضرورت اِس لئے ہے کہ یہ خون کے بستہ کرنے میں امداد کرتی ہے۔ رہا یہ امر کہ طبیعت کو اِس مَدَد کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بلا استمداد غیرے خود کیوں نہیں اِس کام کے لئے کافی ہوتی؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ زخمی عضو کی طبیعت کمزور ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مَدَد کی محتاج ہو جاتی ہے +

خاتم (کھرنڈ جمانے والی) وہ دوا ہے جو زخم کی سطح پر خشکی پیدا کرکے کھرنڈ جما دیتی ہے۔ جو اسکو بیرونی آفتوں سے بچاتا ہے۔ یہاں تک کہ طبعی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ کھرنڈ گویا ایک قسم کی جلد ہوتی ہے۔ جو زخم پر پیدا ہو جاتی ہے۔ (خاتم کی مثال انزروت اور نیلا تھوتھا ہیں) +

تریاق و فادزہر | تریاق کا لفظ یونانی لفظ تریوق اور قاء سے نکلا ہے۔ تریوق کے معنے ڈنک مارنے والے اور زہریلے جانور کے ہیں۔ اور قاء کے معنے زہریلی اور مہلک دوا کے ہیں۔ چونکہ یہ دوا مذکورہ بالا تمام اقسام کے زہروں میں مفید ہے۔ اس لئے اسکا اولین نام **تریاقاء** ہوا۔ اس کے بعد عربوں نے اِس لفظ میں کسی قدر اصلاح کی۔ اور اسے **تریاق** بنا لیا +

فادزہر فارسی لفظ ہے۔ جس کے معنے دافع زہر کے ہیں +

تریاق اور فادزہر وہ دوا ہے جو اپنی خاصیت کی وجہ سے روح کی صحت و قوت کی حفاظت کرے۔ تاکہ وہ زہروں کی مضرتوں کے دفع کرنے پر قادر ہو +

بعض لوگ تریاق کو مصنوعی مرکبات کے لئے۔ اور فادزہر کو قدرتی مفردات کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ مگر دوسروں کی رائے ہے کہ مفرد نباتات کے لئے

تریاق کا لفظ زیادہ موزوں ہے۔ اور معدنیات کے لئے۔ اور اُن اجزا کے لئے جو حیوانات سے نکلتے ہیں فادزہر کا لفظ زیادہ مناسب ہے (یہی وجہ ہے کہ چند مصنوعی مرکبات تریاق کے نام سے مشہور ہیں جیسے تریاق فاروق۔ تریاق ثمانیہ۔ تریاق افاعی۔ اور قدرتی حجریات اور حیوانات کے اجزا رفادزہر کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ چنانچہ زہر مہرہ جو ایک قسم کا پتھر ہے۔ فادزہر معدنی کہلاتا ہے۔ اور جانوروں سے جو پتھر کے قسم کے دافع سمیت اجزا نکلتے ہیں۔ وہ فادزہر حیوانی کہلاتے ہیں) +

تنبیہ:- متاخرین کا ایک گروہ زہر مہرہ جیسے حجریات کو سمیت کے مقابلہ میں ایک بے اثر شئ بتلاتا ہے۔ اور انکے فادزہر ہونیکا قطعی قائل نہیں ہے۔ انکے اثرات کو محض اوہام اور حکایات سے تعبیر کرتا ہے +

اضافات

(از مترجم)

حالق حَلّاق (بالوں کو مونڈنے والی دوا) وہ دوا ہے، جو بالوں کی جڑ کو کمزور کرکے ان کو گرا دیتی ہے، یا ایسا کمزور کر دیتی ہے کہ وہ بآسانی اُکھیڑے جا سکتے ہیں، مثلاً ہڑتال، چونہ، سفیدہ، اور راکھ +

دَابِق (چپکنے والی) وہ دوا ہے، جو اپنے کثیف جوہر کی لزوجت (لیس) کے باعث ہاتھ کو چمٹ جاتی ہے، مثلاً دبق +

قَاتِل (ہلاک کرنے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی مخالفت وضدیت کے باعث روح حیوانی اور قوی کو فاسد اور فنا کرکے ہلاک کر دیتی ہے، مثلاً سنکھیا، بچھناک + بعض اطباء کہتے ہیں کہ سموم حیوانی کا مخصوص نام "سم" (زہر) ہے، اور غیر حیوانی سموم کا "قاتل" +

مُبَرِّد (ٹھنڈک پہونچانے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی

مخصوص قوت کی وجہ سے بدن میں سردی پیدا کرتی ہے، مثلاً کافور۔

مُبَھّی (قوت باہ کو حرکت دینے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی مخصوص حرارت اور رطوبت کے باعث مادہ منویہ پیدا کرکے آلات تناسل کے اعصاب و عضلات میں تحریک پیدا کرتی ہے؛ مثلاً بہمن سرخ، بہمن سفید، بوزیدان، گاجر، اور ان کے مانند دوسری دوائیں +

مُجَمِّد (جما دینے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی سردی اور قبض کی وجہ سے اخلاط و رطوبات کو منجمد کر دیتی ہے، مثلاً اجوائن خراسانی، نشاستہ، مُجَمِّد "محلل" کی ضد ہے +

مُدِرِّ بول (پیشاب لانے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو گردوں کے فعل کو تیز کرکے، مائیت اور مواد بولیہ کو پیشاب کی راہ خارج کرے، مثلاً کباب چینی، تخم خربزہ وغیرہ +

مُدِرِّ حیض (حیض کو جاری کرنے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی حرارت اور قوت تلطیف کے ذریعہ عروقِ رحم کو کشادہ کرکے مواد کو حیض کی شکل میں خارج کرتی ہے۔ مثلاً ایلوا، پوست املتاس +

مُدِرِّ لبن (دودھ پیدا کرنے والی) وہ دوا ہے، جو ثدیین کے عمل کو تیز کرنے کی وجہ سے دودھ زیادہ پیدا کرتی ہے، مثلاً تودری، ستاور، زیرہ سفید +

مُرَطِّب (رطوبت کو زیادہ کرنے والی)، اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی رطوبت کی زیادتی کے باعث رطوبت پیدا کرتی ہے مثلاً تربوز، کدوے دراز، گائے کا دودھ، یہ مجفف کے مقابل ہے +

مُرَقِّق (رقیق کرنے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی قوت نافذہ اور حرارت و رطوبت کی وجہ سے اخلاط و رطوبات کو رقیق کر دیتی ہے، مثلاً شہد، سرکہ، مُرَقِّق "مُغَلِّظ" کی ضد ہے +

مُسَکِّن (تسکین دینے والی) وہ دوا ہے، جو اخلاط و ارواح کو غیر طبعی حرکات سے روک دیتی ہے، مثلاً افیون، شوکران +

مُسَمِّن وہ دوا ہے، جو سامان غذائی بہم پہونچا کر بدن کو فربہ بنا دیتی ہے، مثلاً مغز بادام، مکھن +

مُسْہِل (دست لانے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی قوت مسہلہ کے سبب سے آنتوں کی قوت دافعہ کو بہت تیز کر دیتی ہے، جس سے اعضاء اور عروق کے مواد براز کے ساتھ خارج ہوتے ہیں، مثلاً سنا مکی، حنظل، سقمونیا +

مُشَہّی (بھوک لگانے والی) وہ دوا ہے، جو طبیعت میں غذا کی خواہش پیدا کرتی ہے، مثلاً لیموں، سرکہ، سونٹھ، نمک +

مُصْلِح (اصلاح کرنے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو کھانے پینے کی چیزوں کی اصلاح کرتی ہے، اور یہ اصلاح کئی صورتوں سے ہوتی ہے:- چنانچہ دوائے مصلح یا تو کھانے پینے کی چیزوں کے ضرر کو زائل کر دیتی ہے، یا ان کے فعل کی مدد کرتی ہے، یا ان کی قوت کی محافظت کرتی ہے، یا ان کی تیزی کو توڑ دیتی ہے، یا ان کا بدرقہ بن جاتی ہے، تاکہ وہ دور کے ضعیف اعضاء تک پہونچ جائیں، مثلاً مکھن، گھی اور دودھ اکثر گرم و خشک دواؤں کے مصلح ہیں +

مُصَلِّب (سخت کرنے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو جوہر عضو یا مواد کو اپنی سردی اور خشکی اور کثافت کی وجہ سے سخت کر دیتی ہے، مثلاً شقاقل، یا اپنی تقویت کے باعث عضلی قوتوں کے انقباض کو بڑھا دیتی ہے، مثلاً اکثر طلا میں مصلب ذکر ہیں + یہ مُرغی کی بِیٹ ہے +

مُطْفِی (اخلاط کی تیزی اور گرمی کو بجھانے والی) اُس دوا کو کہتے ہیں، جو اپنی برودت و رطوبت کی وجہ سے اخلاط کی گرمی اور سوزش

کو زائل و سوء مزاج گرم کو دفع کر دیتی ہے، مثلاً کافور، صندل سفید +

مُعَرِّق (پسینہ لانے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی گرمی، تلطیف و ترقیق کے باعث جلد میں تحریک پیدا کر کے اُن رطوبتوں کو پسینہ کے ذریعہ دفع کرتی ہے، جو جلد اور دوسرے قریبی اعضاء میں بند ہوتی ہیں، مثلاً شراب، عاقرقرحا +

مُعَطِّس (چھینک لانے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی مخصوص لذع اور نفوذ کی قوت کے باعث چھینک کو حرکت میں لاتی ہے، جس سے ناک کے جوف کی رطوبتیں خارج ہونے پر مجبور ہو جاتی ہیں؛ مثلاً نکچھکنی، تمباکو +

مُعَطِّش (پیاس لگانے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی گرمی اور سوزش کے باعث طبیعت میں سرد پانی پینے یا سرد ہوا کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے، مثلاً لہسن، گوشت؛ اس جگہ پیاس سے بھی پیاس مُراد ہے +

مُفَرِّح (فرحت دینے والی) وہ دوا ہے، جو مزاج اور روح حیوانی و نفسانی کی تعدیل کرتی ہے، اور ان میں انبساط پیدا کرتی ہے، اور ان کو خارج کی طرف حرکت دیتی ہے، غم کو زائل کرتی، اور دماغ کو قوت بخشتی ہے، حواس اور ذہن کو صاف بناتی ہے، اور سُستی کو دفع کرتی ہے، مثلاً شراب +

مُفَشِّی (پراگندہ کرنے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی مخصوص حرارت و قوت سے جمع شدہ ریاح کو پراگندہ کر دیتی اور ان کو دفع ہونے کے قابل بنا دیتی ہے، مثلاً سونٹھ +

مُقَیّ (قے لانے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی قوت خاص سے معدے کی قوت دافعہ کو حرکت میں لاتی ہے، اور معدہ کے مواد کو بصورت قے خارج کر دیتی ہے؛ مثلاً تخم مولی +

مُلَیِّن (شکم کو نرم کرنے والی) وہ دوا ہے، جو اپنے ضعیف

عمل اسہال سے آنتوں کی قوتِ دافعہ کو محض خفیف طور پر حرکت میں لاتی ہے۔ لیکن حقیقت میں ہلکے مسہل کا نام ہے، اور ان دونوں میں یہی فرق ہے۔ مثلاً مغز املتاس، آلو، شیرخشت +

مُنَفِّذ (نفوذ کرانے والی) وہ دوا، کہلاتی ہے، جو کسی دوسری چیز کو منزلِ مقصود تک جلد پہونچا دیتی ہے؛ مثلاً زعفران، ادویہ قلبیہ کے ساتھ ملانے سے ان کو بہت جلد قلب تک پہونچا دیتی ہے +

مُنَوِّم (نیند لانے والی) وہ دوا ہے جو رطوبت یا تخدیر کے باعث نیند لے آتی ہے، مثلاً افیون، روغن کدو +

مُهَزِّل (دُبلا کرنے والی) وہ دوا ہے، جو قوتِ غاذیہ کے عمل کو کم، یا فاسد کر کے، یا سامانِ غذائی کو کم کر کے بدن کو دُبلا اور لاغر کر دیتی ہے، مثلاً لاکھ، رال، سرکہ +

مُهَيِّج (ہیجان میں لانے والی) وہ دوا ہے، جو کسی خلط یا قوت کو ہیجان میں لاتی ہے، مثلاً نواکہ خون کو، اور مغزیات باہ کو ہیجان میں لاتے ہیں +

گاہے کلاذع کو بھی مُهَيِّج کہا جاتا ہے، مثلاً خردل مہیج جلد ہے، یعنی خردل سے جلد میں خراش پیدا ہو جاتی ہے، اور خراش کی وجہ سے ہیجان پیدا ہو جاتا ہے +

حابسِ اسہال (دستوں کو روکنے والی) وہ دوا ہے جس میں یا تو قبض کی قوت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ مجاری کو بند کر دیتی ہے، اور اس صورت میں اُن مجاری سے اُن کی مخصوص رطوبت نہیں نکل سکتی، (مثلاً گلنار، بیلگری، مغز تخم آم، اور افیون) یا اُس میں لزوجت ہوتی ہے، جس سے مجاری کے دہانے بند ہو جاتے ہیں، (مثلاً اسپغول بریاں، صمغ عربی) یا وہ ایسی سخت سردی پیدا کرتی ہے، کہ مادہ کو گاڑھا کر کے جما دیتی ہے، (مثلاً گولرخام، برگ گولر) یا وہ اپنی تخدیر کے باعث مادہ کو روک دیتی ہے،

لہذا اعضاء مادہ کی اذیت کو محسوس ہی نہیں کرتے، تاکہ اس کو دفع کرسکیں (مثلاً افیون، بھنگ) اور کبھی وہ دوا مادہ کو دوسری طرف پھیرنے کی وجہ سے مادہ کو خارج ہونے سے روک دیتی ہے، (مثلاً مُعرق دوائیں) +

حابس بول (پیشاب کو بند کرنے والی) وہ دوا ہے، جو پیشاب کی نالیوں کو تنگ کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے مائیت کی آمد کم ہوجاتی ہے، (مثلاً گلنار، جفت بلوط) یا رطوبت (مائیت) کا رُخ دوسری طرف پھیر دیتی ہے، لہذا مجاری بول کی طرف مائیت کم آتی ہے، (مثلاً مُعرّق دوائیں) یا گردہ و مثانہ کی قوت جاذبہ کو باطل کر دیتی ہے، لہذا وہ مائیت کو جذب نہیں کرسکتے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے، مثلاً بعض سمی دوائیں، جو گردہ کی قوت کو باطل کردیتی ہیں +

حابس عرق (پسینہ کو روکنے والی) وہ دوا ہے، جو مسامات کو سکیڑ دیتی ہے، جس کی وجہ سے پسینہ نہیں نکل سکتا (مثلاً مازو، گلنار) یا وہ دوا رطوبات کو دوسری طرف تحریک دیتی ہے، لہذا پسینہ کے ذریعہ رطوبت دفع نہیں ہوسکتی، (مثلاً مُدر بول دوائیں) +

حابس الدم (خون کو روکنے والی) وہ دوا ہے، جو اپنی قوت قابضہ اور خشکی کی وجہ سے رگوں میں تنگی پیدا کرکے یا اندرونی جراحتوں پر سواد جما کر جریان خون کو روک دیتی ہے + بعض حابس الدم دوا، خون میں ایسی کیمیاوی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے، جس سے خون کے منجمد ہونے کی صفت بڑھ جاتی ہے، یا خون میں غلظت آجاتی ہے۔ مثلاً صدف سوختہ، سنگ جراحت، مازو، پھٹکری وغیرہ +

مُبَلْرِق (بدرقہ بننے والی) وہ دوا ہے، جو کسی چیز کے ساتھ ملا دینے سے اس کو حل کرکے چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم کردیتی ہے، اور اس کو اپنے ساتھ اعضاء تک لے جاتی ہے، مثلاً شراب

غذاؤں کے ساتھ یہی فعل کرتی ہے، یا اگر ادویہ قلبیہ کے ساتھ زعفران کو ملا دیا جائے، تو یہ ان کو قلب تک پہونچا دیتی ہے +

دافع تشنج (تشنج کو دور کرنے والی) وہ دواء ہے، جو عضلات کے بے قاعدہ اور غیر طبعی فعل انقباض (تشنج) کو دور کر دیتی ہے + تشنج کے اسباب متعدد ہیں، اس لئے جو چیزیں ان اسباب کو زائل کر سکتی ہیں، وہ سب دافع تشنج ہو سکتی ہیں۔ مثلاً حلتیت، جندبیدستر کا فعل +

مُسکِر (نشہ لانے والی)، وہ دواء ہے، جو دماغ کی قوت نفسانی کی طرف ایسے بخارات یا لطیف رطوبات روانہ کرتی ہے، جو قوت مذکور کو اپنے طبعی فعل اور طبعی نظام سے پھیر دیتے ہیں، مثلاً شراب، بھنگ +

مُسقِط (اسقاط کرنے والی) وہ دواء ہے، جو رحم کے طبعی فعل میں انقلاب عظیم پیدا کر کے حاملہ کا حمل گرا دیتی ہے، مثلاً تخم حنظل، پھٹکری +

مُصَدِّع (دردسر پیدا کرنے والی) وہ دواء ہے، جو دماغ کی طرف موذی مواد روانہ کرنے کی وجہ سے دردسر پیدا کر دیتی ہیں، مثلاً لہسن، گندنا، ہینگ +

مُفجِّر (اورام کو پھاڑنے والی) وہ دوا ہے جو اپنی تیزی کے باعث جلد کو کھا کر یا گلا کر پکے ہوئے اورام کو پھاڑ دیتی ہے، مثلاً کبوتر کی بیٹ، چونہ، جنگلی پیاز +

مُمسِک (روکنے والی) وہ دواء ہے، جو اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے، یا اپنی قوت مخدرہ ومسکنہ کی وجہ سے، خروج منی میں تاخیر پیدا کر دیتی ہے، مثلاً افیون، تخم دھتورہ۔ بعض دوائیں اوعیہ منی کے ضعف کو دور کرنے کی وجہ سے ممسک ہوا کرتی ہیں، مثلاً اکثر گرم مقوی باہ دوائیں +

مُنبِتُ شعر اُس دوا کو کہتے ہیں، جو مقامی قوت تغذیہ کو تیز کر کے سر اور داڑھی وغیرہ کے بالوں کو پیدا کرتی اور بڑھاتی ہے، مثلاً خطمی، بیری کے پتے +

ادویہ مفردہ

ابریشم (ابریسم) (ایک مخصوص قسم کے کیڑے کا قدرتی گھر ہے۔ اسی کے ریشے کو ریشم کہتے ہیں۔ یہ کویہ کی شکل میں ہوتا ہے) +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اپنی خاصیت سے مفرح ہے۔ اور اپنی لطیف اپنی حرارت کے ذریعہ تفریح پیدا کرنے میں خاصیت کی اعانت کرتی ہے۔ پس روح میں انبساط پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ اپنی گرمی وخشکی کی وجہ سے اُس کی رطوبت کو چوس لیتا ہے۔ جس سے روح میں سختی اور قوت آجاتی ہے۔ اور اس سے روح میں شفافیت اور نورانیت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ خصوصاً ابریشم خام کیونکہ پکاتے وقت پانی میں اس کی قوت مفرحہ بکثرت خارج ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے اس پانی میں بعض کھرل کی ہوئی دواؤں کو بھگو کر تیز دھوپ میں رکھا جاتا ہے جس سے وہ ادویہ تمام پانی کو جذب کر کے اس سے قوت مفرحہ حاصل کر لیتی ہیں۔ اس کے بعد خشک کر کے استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اس کا کپڑا پہننے سے وہ جوئیں پیدا ہونے سے رُک جاتی ہیں جو بدن میں نسلاً بعد نسل پیدا ہوتی رہتی ہیں کیونکہ ابریشم انڈوں کو خراب کر دیتا ہے۔ جن سے جوئیں نہیں پیدا ہونے پاتیں۔ کیونکہ ریشم چونکہ سردی وگرمی میں معتدل ہے اس لئے اس کے پہننے سے بدن گرم نہیں ہوتا ہے اور اس کے انڈے سے نہیں جاسکتے۔ برخلاف ازیں روئی کے کپڑے سے بدن گرم ہو جاتا ہے (اور انڈے اس گرمی میں خوب سئے جاتے ہیں) + **مقدار خوراک**: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

آلو بخارا (اِجاص) مشہور پھل ہے۔ جو ترش یا شیریں ترشی مائل ہوتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے +

افعال وخواص۔ کمٹ مٹھا آلو بخارا قلب کی سوزش کو تسکین دیتا ہے کیونکہ میٹھے آلو بخارے کی بہ نسبت سردی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اور نیز اپنی ترشی سے صفرا کو دور کرتا ہے۔ اور دست کم لاتا ہے کیونکہ آلو بخارا محض کثرت مائیت اور لزوجت کی وجہ سے ملین طبع ہے۔ اور اس میں ترشی محض غلیان سے پیدا ہوتی ہے اور چونکہ غلیان سے اسکی مائیت کم ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ خشکی اور قبض کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر آلو بخارا چھوٹا ہوتا ہے اسی قدر دست کم لاتا ہے۔ کیونکہ چھوٹے آلو بخارے میں مائیت بھی کم ہوتی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ملین ہے۔ اور میٹھا آلو بخارا معدہ میں ارخا پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ میٹھے آلو بخارے میں تھوڑی سی حرارت ہوتی ہے۔ اور یہ حرارت جمی ہوئی شئے کو تجفیف کے بغیر پگھلا کر اس میں ارخا، اور تلیین پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی حرارت ضعیفہ تحلیل کرنے سے عاجز ہوتی ہے اور اس ارخا اور تلیین پر اس کی رطوبت بھی معین ہوتی ہے اور اسکو صرف کھانے سے پہلے کھایا جائے۔ کیونکہ اگر کھانے کے بعد کھایا جائے گا تو اپنی لزوجت کی وجہ سے اس کو پھسلا دے گا۔ اور یہ قلیل الغذا ہے۔ کیونکہ اس کی رطوبت میں مائیت ہی کی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خشک آلو بخارا کثیر الغذا ہے۔ مرطوب مزاج اسکو کھانے کے بعد ماءالعسل پیئے۔ تاکہ آلو بخارے سے جو رطوبت معدہ اور بدن میں پیدا ہو اسکو شہد صاف کر دے ❊

اس کا گوند ملطف اور مقطع رطوبات ہے۔ کیونکہ اس کے درخت کی غذا سے جز ومائی (پانی کا حصہ) تو پھل میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس لئے درخت میں زیادہ تر تیز فضلات ارضیہ باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے سرکہ کے ہمراہ یہ داد کو دور کرتا ہے کیونکہ سرکہ گوند کی قوت کو اندر نفوذ کرا دیتا ہے۔ اور مادہ کی تقطیع بھی کراتا ہے یہ گوند بینائی کو قوت دیتا ہے۔ جبکہ آنکھوں میں لگایا جائے۔ کیونکہ یہ جلا دیتا ہے اور اپنی تقطیع کی وجہ سے پتھری کو ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور اپنی تفریت کی وجہ سے زخموں کو بھر لاتا ہے۔ اور اسکے پتوں کے پانی کا مضمضہ لہاۃ اور لوزتین کی طرف نزلہ گرنے کو روکتا ہے۔ کیونکہ اس کے پتے قابض ہیں۔ اور یہی حالت

اس کی لکڑی کی بھی ہے کیونکہ اس کی مائیت زیادہ تر جلد کی طرف خرچ ہوجاتی ہے۔ اور ارضیت باقی رہ جاتی ہے +

مقدار خوراک ۔ تین عدد سے پانچ عدد تک۔ مسہل کے طور پر پندرہ بیس عدد تک +

بابونہ گاؤ (اُقحوان) اس کے پتے دھنیا کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور اسکا پھول شکل میں آذربون کے پھول سے مشابہ لیکن رنگت میں زرد اور سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اور اس کے وسط میں نہایت زردی ہوتی ہے۔ اور اسکی بو ثقیل ہوتی ہے اور اس کے مزہ میں تلخی ہوتی ہے +

مزاج ۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص ۔ اخلاط غلیظہ کا مقطع اور ملطف ہے۔ اور رگوں کے منہ اور سُدّوں کا مفتح ہے۔ اور اپنی تلطیف اور رطوبتوں کو بہانے اور رگوں کے منہ کھولنے کی وجہ سے پسینہ اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ اور اسی لئے حیض کا بھی ادرار کرتا ہے۔ خواہ پیا جائے اور خواہ حمول کیا جائے۔ اور معدہ اور مثانہ کے منجمد خون کو گھلا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ تقطیع کرتا ہے۔ اور سبز و تر بابونہ گاؤ کا سونگھنا نیند لاتا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ خشکی پیدا کئے بغیر رطوبات دماغ میں سیلان پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے جوشاندہ میں بیٹھنا صلابت رحم کو نرم اور تحلیل کرتا ہے کیونکہ یہ ملطف ہے۔ اور اخلاط غلیظہ کو بہا دیتا ہے اور دمہ کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ مقطع اور ملطف ہے۔ اور مسہل سودا ہے۔ اور فم معدہ کے لئے مضر ہے کیونکہ رطوبات کو بہانے کی وجہ سے اس میں ارخاء پیدا کرتا ہے۔ اور نیز اپنی تلخی کی وجہ سے اُس میں لذع کرتا ہے +

اور اس کا روغن جو روغن زیتون اور روغن بکائن سے اس طرح بنایا گیا ہو کہ عود بلسان۔ اذخر۔ جرائتہ۔ اقحوان۔ قسط۔ حماما۔ ناردین۔ تج اور حب بلسان اس میں شامل کر کے پکایا جائے۔ بواسیر کے منہ کو کھولتا ہے۔ اور اپنی تلطیف اور تلیین کی وجہ سے درد گوش کو نفع دیتا ہے اور اسی تیل کا حمول صلابت رحم کو تحلیل کرتا ہے اور حیض کا زبردست مدر ہے۔ اور اپنی تفتیح

اور اکار کی وجہ سے یرقان اور استسقا کو نفع بخشتا ہے +
مقدار خوراک:- دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

پالک (اسفاناخ) مشہور ساگ ہے +
مزاج - اوّل درجہ میں سرد تر ہے +
افعال و خواص - جیّد الغذا ہے - اس میں دوسرے ساگ پات کے مانند نفخ پیدا کرنے اور تکثیر بلغم کی خاصیت نہیں ہے + چونکہ یہ سردی پہونچاتا اور خشونت کو دور کرتا ہے اس لئے گرم سینہ اور گرم پھیپھڑے کے لئے مفید ہے - اور پیٹھ کے درد کو جو کہ خونی مادّہ کی وجہ سے ہو فائدہ بخشتا ہے + اسکے اندر ترطیب اور قوتِ جلا و غسل موجود ہے - جس کی وجہ سے ملیّن شکم ہے +

افسنتین (رستا رو) شیح کی قسم سے ایک بوٹی ہے - اس کے تنہ سے بہت سی شاخیں نکلکر پھیل جاتی ہیں اور اُن پر پتّوں کی کثرت ہوتی ہے - اسکا پھول چھوٹا سفید زردی مائل ہوتا ہے - اور گل بابونہ کے مانند اس کے عین درمیان میں ایک قسم کی زردی ہوتی ہے - اور یہ بالآخر چھوٹے چھوٹے گول دانے چھوڑ جاتے ہیں جن میں باریک بیج بھرے ہوتے ہیں - اس کی بہت سی قسمیں ہیں +
مزاج - پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +
افعال و خواص - مفتح ہے - کیونکہ اس میں تلخی اور چرپراہٹ ہے قابض ہے - کیونکہ اس کے مزہ میں قبض ہے اور قبض ارضیت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے - اور ارضیت خشک ہوتی ہے + علیٰ ہذا اس کے مزہ میں تلخی بھی ہوتی ہے اور تلخی بھی تیز اور حاد ارضیت ہی سے ہوا کرتی ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ تیز ارضیت کے اندر یبوست نہایت درجہ غالب ہوتی ہے - علاوہ ازیں اس کے مزہ میں چرپراہٹ (حرافت) بھی ہے اور حرافت ناریت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے - اس لحاظ سے بھی یہ خشک ہے بہرحال اس سے ثابت ہوا کہ افسنتین دو قسم کے جوہر سے مرکب ہے - ایک جوہر گرم - تلخ - مسہل اور حریف (چرپرا) ہے - اور دوسرا جوہر ارضی اور قابض

ہے۔ اور پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تلطیف اور تفتیح کی قوت ہے۔ صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر قوت جلاء موجود ہے۔ جو اس کے اندر کڑواہٹ کے سبب سے پائی جاتی ہے اور نیز قوت قابضہ بھی اس میں موجود ہے۔ جو عضو کو سختی اور مضبوط کرتی ہے۔ اور جس سے قوت دافعہ کو تقویت ہوتی ہے (اور دست آجاتے ہیں) +

اس کا عصارہ معدہ کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ عصارہ لازمی طور پر افسنتین کے جرم سے زیادہ گرم اور تیز ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عصارہ میں ارضی جزو نہیں آتا جو کہ سرد ہوتا ہے۔ لہذا اسکا عصارہ اپنی تیزی اور گرمی کی وجہ سے فم معدہ پر لگتا ہے، علی ہذا اس میں وہ ارضی جزو بھی نہیں ہوتا جو کہ قابض ہوتا ہے اور قبض کی وجہ سے معدہ اور فم معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ بلکہ وہ اس کے جرم (پھوک) میں باقی رہ جاتا ہے اور نچوڑے ہوئے پانی میں نہیں نکلتا۔ ہاں عصارہ کے اندر افسنتین سے زیادہ قوت مفتحہ اور محللہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ یرقان کے لئے مفید ہے۔ اور اس کا جرم اور اس کا شربت مقوی معدہ و جگر ہے۔ جرم کے مقوی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر قوت قابضہ کافی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر دو اعضاء کو تقویت پہونچاتا ہے۔ اور شربت اس لئے مقوی ہے کہ اس میں قابض اور خوشبودار دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ اور اس میں لذع اور حدت بھی نہیں ہوتی ہے۔ شربت بنانے کے کئی طریقے ہیں، کوئی اسکا شربت اس طرح بناتا ہے کہ افسنتین کو انگور کے شیرہ میں بھگو دیتے ہیں اور تین مہینے تک رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور کوئی اس طرح بناتا ہے کہ افسنتین کو خوشبودار دواؤں کے ہمراہ دو مہینے تک انگور کے شیرے میں بھگو رکھتے ہیں۔ لہذا یہ شربت اپنے قبض اور بے لذع عطریت کے باعث معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہے +

افسنتین بواسیر کے لئے مفید ہے کیونکہ بواسیر کا مقام مرض چونکہ منہ اور معدہ سے دور واقع ہے۔ اس لئے وہاں تک اس کی قوت کمزور ہو کر پہونچیگی جس کی وجہ سے اس کی گرمی وہاں ایسی نہ ہوگی کہ خشکی بڑھا کر مسوں کو سخت بناسکے۔ بلکہ اس خفیف گرمی کی وجہ سے تلیین تحلیل اور تسخین حاصل ہوگی۔

تیز اپنی تلطیف تحلیل اور ادرار کی وجہ سے عفونت کے بخاروں کو نافع ہے۔ اس کے جوشاندہ کا بپھارہ کان کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ یہ ریاح کو تحلیل کرتا اور بلغم کو نرم اور تحلیل کرتا ہے اور نیز صفراوی خلط کو نکال ڈالتا ہے + اور چونکہ افسنتین کے اندر تلخی ہے لہٰذا پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے +

مقدار خوراک۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک اور عصارۂ افسنتین ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

اُشق (کاندر) ایک درخت کا گوند ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ محلل اور مفتح ہے۔ کیونکہ یہ اپنی گرمی کی وجہ سے ادوں کو رقیق کرکے بہا دیتا ہے۔ جس سے وہ اجزسے بننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ اپنی تفتیح کی وجہ سے مسامات کو کھول دیتا ہے۔ جس سے مواد تحلیل ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ مجفف ہے کیونکہ یہ اپنی خشکی کی وجہ سے تحلیل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے رطوبت فنا ہو جاتی ہے + خراب گوشت کو کھا کر زخم میں اچھا گوشت پیدا کرتا ہے۔ خراب گوشت کے فنا کرنے کی صورت یہ ہے کہ یہ اپنی خشکی کی وجہ سے بگڑے گوشت اور اس کی رطوبتوں کو سکھا دیتا ہے۔ اور اچھے گوشت کے پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ یہ اپنی گرمی کے سبب سے مادہ غذائی کو اپنی طرف جذب کر لیتا ہے اور زخم کو اپنی جلا اور نشف کے سبب سے پیپ وغیرہ سے پاک کرتا ہے۔ جس سے اُس میں گوشت اُگ آتا ہے۔ اور جب یہ شہد کے ساتھ چاٹا جاتا ہے تو دمہ۔ عسر النفس۔ خناق بلغمی۔ صلابت طحال۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کو مفید پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ سختیوں اور غلیظ فضلات کو نرم اور تحلیل کرتا ہے۔ اور غلیظ اور لیسدار بلغم کو دستوں کے ذریعہ خارج کرتا ہے۔ علاوہ ازیں شہد بھی اپنی جلا اور تلیین کی وجہ سے اس کی مدد کرتا ہے۔ پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ملین اور ملطف ہے + اور اپنی قوت مفتحہ اور تلخی و تیزی کی وجہ سے پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے اور جنین کو پیٹ سے نکالتا ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو۔ خواہ مردہ۔ نیز تلیین اور تحلیل کی وجہ سے اسکا ضماد گنٹھ مالا (خنازیر) اور جوڑوں

کی سختی کو فائدہ دیتا ہے۔ اور اپنی قوت تفتیح کے باعث لیپ کرنے سے بواسیر کے منہ کو کھول دیتا ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک +

تگر (اسارون) ایک بوٹی ہے جس کے پتے لبلاب یعنی عشق پیچہ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس کے پتے زیادہ چھوٹے اور نہایت گول ہوتے ہیں۔ اس کا پھول نیلے رنگ کا پتوں کے بیچ میں اس کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔ اس کے بیج بکثرت اور قرطم (تخم کڑ) کے مانند ہوتے ہیں۔ اس کی جڑیں باریک گرہدار اور خوشبودار ہوتی ہیں۔ (دواؤں میں یہی جڑیں استعمال کی جاتی ہیں) +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور بعض تیسرے درجہ میں خشک کہتے ہیں۔ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے کیونکہ اس میں کافی گرمی ہوتی ہے اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ اپنی گرمی کی وجہ سے اس سختی کے مادہ کو گھلا دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے پرانے درد ورک (کولھے کے درد) اور اعصاب کی سرد بیماریوں کو مفید ہے + اور پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں تلطیف اور تحلیل کی قوت پائی جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

اِذخِر (رجانکس) اس کی جڑ سخت اور شاخیں باریک ہوتی ہیں۔ بو تیز ہوتی ہے اور یہ درخت اسل[1] کے مشابہ ہوتا ہے۔ پھول قرمزی یا ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی خوشبو کسی قدر گلاب کی خوشبو سے مشابہ ہوتی ہے۔ عمدہ اذخر وہ ہے جو کہ حجاز میں ہوتا ہے اور اسی کو اِذخِر عربی (اذخر مکی) کہتے ہیں فائدہ پھول اور جڑ میں زیادہ ہوتا ہے (اور یہی مستعمل ہیں) +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال و خواص۔ لطیف ہے۔ سُدّوں اور رگوں کے منہ کھولتا ہے کیونکہ

[1] اسل ہندی کسرائی، ایک پودا ہے۔ جو آبدار زمین میں اُگتا ہے۔ اس کے پتوں سے بوریا چٹائی بُنی جاتی ہے۔ مترجم +

اس کی گرمی میں قوت تفتیح ہے۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی گرمی بغیر تجفیف اور شدید تحلیل کے رطوبت کو پگھلا کر بہا دیتی اور تفتیح کرتی ہے اور اسی سبب سے پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اور معدہ۔ گردہ اور جگر کے سخت اورام کو ملنے اور لگانے سے تحلیل کرتا ہے نیز اس کے باوجود اپنے قبض کی وجہ سے عضو کے اجزاء کو سکیڑتا اور اس کی طرف مادوں کے گرنے کو منع بھی کرتا ہے۔ اس کا تیل خارش کو مفید ہے اور تکان کو زائل کرتا ہے۔ خارش کو مفید ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تیل مسامات کو کھولتا اور نرم کرتا ہے۔ اور خارش کے مادہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے اعضاء کو تقویت دیتا اور ان کی طرف مادہ کی آمد کو روکتا ہے۔ کیونکہ یہ دو اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک جز گرم اور محلل ہے اور دوسرا سرد خشک اور ارضی ہے۔ اور تھکن کو زائل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ محلل اور ملین ہونے کے باوجود اعضا کو تقویت دیتا اور ان کی طرف مادوں کی آمد کو روکتا ہے +

اس کا **تیل بنانے کی ترکیب** یہ ہے کہ شگوفۂ اِذخر کو اس قدر زیت انفاق (روغن زیتون خام) کے تیل میں بھگوئیں کہ تیل ان کے اوپر دو چند آجائے۔ اور شیشی میں ڈال کر گرمیوں کی دھوپ میں تیس روز تک رکھیں۔ پھر نچوڑ تیل کو صاف کر لیں۔ اور پھوک کو پھینکدیں۔ اسی طرح تین مرتبہ گرمی کے دنوں میں کریں۔ اس کے بعد استعمال میں لائیں۔ اس کی جڑ مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے کیونکہ اگرچہ اس کے تمام اجزاء میں قوتِ قبض موجود ہے۔ لیکن جڑ میں دیگر اجزاء کی بہ نسبت زیادہ قبض ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مسوڑھوں کو مضبوط بناتی اور تقویت دیتی ہے۔ ان کی رطوبت اور تری کو جذب کر لیتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی قوت تسخین اور حرارت بھی تحلیل کے ذریعہ اس امر میں امداد کرتی ہے + اور نیز اپنی قوت قابضہ اور خوشبو کی وجہ سے معدہ کو تقویت بخشتی ہے + اور محلل بلغم اور مقوی معدہ ہونے کی وجہ سے بلغمی متلی کو تسکین دیتی ہے۔ اور پیشاب کا ادرار کرنے اور آنتوں کو سکیڑنے کی وجہ سے اسہال کو بند کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

اترج (ترنج۔ بجورہ لیموں) لیموں کی ایک قسم ہے +

مزاج۔ اس کا حامض یعنی وہ حصہ جو بیجوں سے لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے درجہ میں سرد خشک ہے +

افعال وخواص۔ صفراء کو تسکین۔ آنکھوں کو جلا اور داد کو فائدہ بخشتا ہے کیونکہ یہ تقطیع اور تلطیف کرتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کو کپڑوں پر پڑی ہوئی سیاہی کے اوپر لگایا جاتا ہے۔ تو یہ سیاہی کو دور کر دیتا ہے۔ اور یہی اس کی تقطیع اور تحلیل کی دلیل ہے۔ صفراوی قے کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ معدہ کو تقویت دیتا اور اُس کی طرف مواد و فضلات کے گرنے کو روکتا ہے۔ اور مرۂ صفراء کو زائل کرتا ہے۔ گرم خفقان کو تسکین دیتا ہے کیونکہ یہ دل کی تقویت کرتا ہے اور اس فعل پر اس کی عطریت مفید پڑتی ہے +

اور اس **کا رب اور شربت** معدہ کی دباغت کرتا ہے (یعنی جس طرح چمڑے رنگے جانے کے بعد دبیز اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس سے بھی معدہ دبیز اور مضبوط ہو جاتا ہے) اسکا رب اس طرح بنتا ہے کہ اس کا پانی نچوڑ کر اس قدر جوش دیا جاتا ہے کہ دو تہائی باقی رہ جاتا ہے۔ اور شربت اس طرح تیار ہوتا ہے کہ نچوڑے ہوئے پانی میں شکر ملا دی جاتی ہے۔ اور آنچ سے قوام درست کر لیا جاتا ہے۔ ان سے دباغت اور تقویت معدہ حاصل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بلغم اور اُن رطوبات کو جو معدہ میں ہوا کرتی ہیں چھانٹتا اور خشک کرتا ہے اور اپنے اجزاء ارضی کے باعث معدہ کے اجزاء کو سمیٹتا ہے۔ کیونکہ اس کی ترشی فقط رطوبات کے جوش وغلیان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جوش کھانے سے ان کی بہت سی مائیت حرارت غلیانیہ کے باعث تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور ارضیت باقی رہ جاتی ہے۔ اور بھوک پیدا کرتا ہے کیونکہ صفراء کو دفع کرتا۔ معدہ کے اجزاء کو سکیڑتا اور نیز ترشی کی وجہ سے معدہ میں لذع پیدا کرتا ہے۔ یہ سینہ اور اعصاب کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ لطافت وغلیان کی وجہ سے یہ بہت جلد اندر نفوذ کر جاتا ہے۔ اس لئے اس کی قوت تبرید نہایت

شدید ہوتی ہے +

اس کا چھلکا یعنی پوست اترج پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پوست کو دھوپ لگتی رہتی ہے۔ اور اس کا تیل استرخا اور فالج کو فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں تیزی اور رطوبات مرخیہ کی تقطیع کے باوجود تحلیل۔ تسخین اور قوت تخفیف پائی جاتی ہے۔ اس کا تیل مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے +

تیل بنانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ تر و تازہ اترج لیکر اس کو چاقو سے چھیل ڈالیں۔ اور پتھر کی ہانڈی میں پوٹلی باندھکر ڈالدیں اس کے اوپر روغن سوسن آزاد ڈالکر نرم آگ پر پکائیں یہاں تک کہ اس کی قوت اور خوشبو تیل میں نکل آئے۔ اس کے بعد آگ سے اتار کر چھان لیں اور کبھی اس طریقہ سے تیل بناتے ہیں کہ تلوں کے ہمراہ چھوٹا اترج کئی بار پرورش کرتے ہیں۔ یہانتک کہ تلوں کے اندر اترج کی قوت آجاتی ہے۔ پھر ان تلوں کا تیل نکال لیا جاتا ہے۔ اور اس کی خوشبو بار اور ہوا کے فساد کی اصلاح کرتی ہے۔ کیونکہ یہ مفرحات تریاقیہ سے ہے۔ اور اس کی گرمی اپنی خاصیت سے تفریح میں مدد کرتی ہے +

اس کا مربی جو کہ شہد میں بنایا جائے نہایت عمدہ ہے۔ کیونکہ اسکا گودہ جو کہ چھلکے اور اس کی ترشی کے بیچ میں ہے نفاخ اور دیرہضم ہے۔ جب شہد میں مربے بنایا جائیگا تو ہضم کو زیادہ قبول کرنے لگے گا۔ اور شہد میں اسکا **مربے بنانے کا طریقہ** یہ ہے کہ اترج کو چھیلکر یا بلا چھیلے ایک ایک انگل کے برابر اس کے ٹکڑے کریں اور پانی اور قدرے شہد کے ساتھ پتھر کی ہانڈی میں پکائیں۔ یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں۔ اس کے بعد ہنڈیا سے نکال کر پھر انھیں شہد میں تھوڑا جوش دیں۔ اور جب تک ان سے پانی نکلتا رہے اس وقت تک شہد کو بدلتے جائیں۔ اور جوش دیتے جائیں۔ بالآخر اس کا قوام درست ہو جائیگا۔ اور اترج سے پانی کا نکلنا رک جائیگا۔ اس کے بعد پوٹلی میں تھوڑی سونٹھ۔ دار چینی۔ لونگ۔ پیپل اور جائفل باریک پسی ہوئی باندھکر چھوڑ دیں

اس کا جلا ہوا چھلکا جذام کے لئے عمدہ طلا ہے۔ کیونکہ اس میں جلا پیدا کرنے والے تیز مادہ کے ساتھ قوت محللہ و مجففہ بھی ہوتی ہے۔ اور اس کے بیجوں کا تیل پینے اور لگانے سے بچھو کے زہر کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں تریاقیت ہے اور یہی حال حامض اترج (اترج کے چوکہ) کا بھی ہے۔ اور چونکہ اس میں تریاقیت ہے اسلئے اس کے چھلکے کا نچوڑا ہوا پانی پلانا سانپ اور عقرب جرارہ کے زہر میں فائدہ بخشتا ہے +

اور حامض اترج (اترج کا چوکہ) دستوں کو بند کرتا ہے۔ اور صفراوی دستوں کو فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اس میں ارضیت زیادہ اور مائیت تھوڑی ہوتی ہے +

اس کا مغز پہلے درجہ میں سرد تر ہے۔ کیونکہ اسکی مائیت منجمد ہوتی ہے اور غلیان سے گرم نہیں ہوتی ہے۔ نیز حرارت غلیانیہ سے اس کی تری بھی زیادہ تحلیل نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ اترج کے مغز میں جب پکانے والی گرمی نا مکمل اثر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی مائیت کو تپا دیتی ہے اور اس میں جوش پیدا کر دیتی ہے۔ تو اس غلیان سے اُس میں ترشی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب ترش اجزاء کا غلیان پورا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کی مائیت تحلیل ہو جاتی ہے۔ تو گرم ہو جاتا ہے اور اس کی ارضیت بڑھ جاتی ہے۔ اور بیج کے مغز کے تغذیہ کے قابل اور اس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیج کے اوپر جو چیزیں محیط ہوتی ہیں۔ حقیقت میں وہ بیج کے مغز کے تغذیہ کے لئے ہوتی ہیں۔ اسلئے پہلے پہل اس کا ترش ہونا۔ اس کے بعد شیریں ہو جانا۔ یہ دراصل گرمی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تاکہ بیج کے مغز کی غذاء کے قابل اور اس کے مشابہ ہو جائے۔ کیونکہ اس کا مزاج بھی گرم خشک ہی ہے +

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ پہلے درجہ میں گرم ہے۔ لیکن پہلا قول سچ ہے جس کی دلیل اوپر گذری۔ مغز اترج نفاخ ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت بہت ہوتی ہے۔ اس کے پتے نفخ کو تحلیل کرنے والے ہیں۔ کیونکہ یہ گرمی پیدا کرتے مع تلطیف کرتے ہیں۔ اور سُدوں کو کھولتے ہیں۔ اس کا شگوفہ اس کے مغز

سے زیادہ تری اور زیادہ لطیف ہے + **مقدار خوراک** :- پوست اترج
(بیرسرداردو) ایک ماشہ + خیساندہ میں تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک + مربائے
اترج ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک +

زرشک (انبر باریس) یہ ایک خاردار درخت کا پھل ہے۔ جس کے پتے
کھردرے اور سبز سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ اس درخت میں بنفشی رنگ کے
چھوٹے چھوٹے دانے لگتے ہیں (جو زرشک کہلاتے ہیں)

مزاج۔ دوسرے درجہ کے اخیر میں سرد خشک ہے +

افعال وخواص :صفراء کا قاطع ہے۔ گرم معدہ اور گرم جگر کے لئے
مفید ہے۔ کیونکہ زرشک اپنی قوت قابضہ سے ان دونوں اعضاء کو تقویت دیتا ہے
اور اس تقویت میں اس کی سردی اور خشکی بھی مددگار ہو جاتی ہے۔ اور پیاس کو
دور کرتا ہے۔ کیونکہ یہ معدہ اور جگر کی گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ اور اپنی قوت
قابضہ سے اسہال کو بند کرتا ہے۔ اور خشکی پیدا کرنے کی وجہ سے قرح امعاء کو
فائدہ دیتا ہے اور قبض کرنے اور رگوں کے منہ کو سکیڑنے کی وجہ سے زیرین
حصۂ بدن سے خون آنے کو بند کرتا ہے +

مقدار خوراک :- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

اسطوخودوس (دھارو) یہ ستخاردس یا ستخادوس کا معرب ہے۔ ستخاردس
یا ستخادوس ممالک یونان کے ایک جزیرہ کا نام ہے۔ چونکہ اس جزیرہ میں یہ
گھاس اُگتی ہے۔ لہٰذا اسی کے نام سے نامزد ہو گئی اس گھاس میں سرخ کانٹے ہوتے ہیں
اس کے کانٹے پہاڑی پودینہ کے کانٹوں کے مانند ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے
پتے اس سے لمبے ہوتے ہیں۔ شاخیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور افتیمون کی
مانند اس کو بھی پھول نہیں لگتا +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ محلل۔ ملطف۔ منضج اور مجلی ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ
ناری اجزاء بھی ہوتے ہیں۔ بدن اور احشاء کو تقویت دیتا ہے کیونکہ اس میں
تھوڑا سا قبض ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ اس میں ناری اجزاء بھی دو قسم کے

اجزاء موجود ہیں۔ اور یہ دونوں جوہر خشک ہیں۔ اور اسی خشکی کی وجہ سے یہ عفونت کا مانع ہے۔ اور اپنی تسخین اور اپنے قبض کی وجہ سے جو کہ ارخاء کے بالکل متضاد اور مخالف ہے بسر داعصاب کو موافق پڑتا اور اُن کو تقویت دیتا ہے۔ اور اسکا جوشاندہ درد اعصاب اور وجع المفاصل کو تسکین دیتا۔ اور مرگی اور مالنخولیا کو فائدہ بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ بالخاصہ دماغ کا کامل تنقیہ کرتا ہے۔ بلغم اور سوداکے دست لاتا ہے لیکن صفراوی مزاجوں میں کرب پیدا کرتا اور پیاس لگاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

افتیمون (اکاس بیل) اس میں بیج اور پھول لگتے ہیں اور بالوں کے مانند چھوٹی چھوٹی ٹوٹنے والی شاخیں ہوتی ہیں +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ اپنی گرمی خشکی کی وجہ سے نفخ کو دور کرتا ہے + ادھیڑ اور بڈھے آدمیوں کے لئے موافق ہے۔ کیونکہ ان کے مزاجوں کی تعدیل کرتا ہے۔ اور امراض سوداوی کو دور کرتا ہے اور سوداء و بلغم کے دست لاتا ہے، اسی سبب سے مرگی اور مالنخولیا کے لئے مفید ہے اور اپنی گرمی و خشکی کی شدت سے جوانوں اور گرم مزاجوں میں پیاس لگاتا ہے اور ان کے منہ میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے ساتھ ملٹھی۔ بنفشہ اور روغن بادام شیریں کے مانند تری پہونچانے والی چیزیں ملا دینی چاہئیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

آملہ (آملج) بڑے انگور کے مانند سیاہ پھل ہے۔ اس کی گٹھلی گول اور دونوں طرف سے تیز ہوتی ہے۔ اور جب اس کے اوپر سے اسکا چھلکا اُتار ڈالا جاتا ہے تو وہ شق ہو کر تین ٹکڑے ہو جاتی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ اور تھوڑی سی ٹھنڈک رکھتا ہے +

افعال وخواص۔ خون کی گرمی کو بجھاتا ہے۔ پس جو خون کہ دل میں ہوتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اور گرمی کی تعدیل کرنے اور قبض کرنے کی وجہ سے دل کو تقویت دیتا ہے + ذہن کو تیز کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دماغ سے اُن رطوبات کو جو ذہن

کو کدر کر سکتی ہیں جذب کر لیتا ہے۔ اور جبکہ یہ دل کے خون کی اصلاح کرتا ہے
اس خون سے روح حیوانی بھی عمدہ ہی پیدا ہو گی۔ اور اس سے روح نفسانی
عمدہ ہونا بھی ضروری ہے۔ اور پھر اس سے ذہن کی تیزی بھی ایک ضروری با
ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ آملہ اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے دماغ کی طرف صعود بخارا
نہیں ہونے دیتا ہے۔ اس وجہ سے بھی یہ ذکاوت ذہن کا باعث ہوتا ہے
کو تقویت دیتا ہے کیونکہ یہ اُن رطوبتوں کو زائل کرتا ہے۔ جو ان کی جڑ وںکو ڈھ
اور رکر دور بنا دیتی ہیں۔ اور خشکی اور قبض پیدا کرکے ان کو مضبوط بناتا ہے۔ آنکھ
طاقت دیتا ہے کیونکہ یہ روح نفسانی اور اعضائے عصبیہ کو طاقت بخشتا
اعصاب کے لئے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ یہ ان سے اُن رطوبتوں کو دور کر
ہے۔ جو انکو مسترخی بنا دیتی ہیں۔ بھوک لگاتا اور معدہ کو طاقت دیتا ہے کیو
اپنی عفوصت کی وجہ سے معدہ کے اجزاء کو سکیڑتا ہے۔ قوت باہ میں جوش پ
کرتا ہے۔ کیونکہ یہ (اعصاب کی) تری کو دور کرتا ہے۔ اور اسی سبب سے یہ مقعد
کو طاقت دیتا ہے۔ اور بواسیر کے لئے مفید ہے کیونکہ مقعد کو طاقت دینے کی وجہ
اس طرف مادہ کی ریزش نہیں ہونے دیتا ۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ تک ۔

اقاقیا (قرظ کا رب) قرظ مصر کے ایک خاردار درخت کا پھل ہے۔ یہ درخت
شنط (یا سبط) کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے
کہ اس کے پھل اور پتوں کو کوٹ کر پانی نچوڑ لیں۔ پھر اس کو چھانکر ہلکی آنچ پر پکا
یہاں تک کہ وہ جم جائے ۔

مزاج۔ اقاقیا مغسول (دھویا ہوا) دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے
لیکن غیر مغسول (بغیر دھویا ہوا) پہلے درجہ میں سرد ہے۔ اور اس کی سردی مغسو
سے بہت کم ہے۔ کیونکہ اس میں ایک گرم اور تیز جوہر ہوتا ہے۔ اسی طرح
تیسرے درجہ میں خشک ہے یعنی اس کی خشکی مغسول سے ایک درجہ بڑھی ہو

ملہ یہ درخت کیکر کی قسم سے ہوتا ہے۔ اکیکر کی پھلیوں سے جو رُب بنایا جاتا ہے اس سے بھی
فوائد ظاہر ہوتے ہیں ۔

اتنی قدر کمزور ہے کہ اس کے بعض گرم جزو دھونے سے اپنی لطافت کے باعث علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اقاقیا مغسول غیر مغسول سے زیادہ سرد ہوتا ہے۔ اور غیر مغسول مغسول سے زیادہ لگتا ہے (لذع پیدا کرتا ہے) اس کے دھونے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو پانی میں کھرل کریں اور پھر اوپر کا پانی نتھار کر ٹپکا لیں۔ اسی طرح کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ پانی پاک صاف نمودار ہونے لگے اور اسکا رنگ بدلنا بند ہو جائے۔ پھر اس کی ٹکیاں بنا لیں۔

افعال وخواص۔ اقاقیا۔ بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بالوں کی نطوبت کو دور کرتا ہے۔ سردی کے پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ اپنے قبض کی وجہ سے عضو کے متفرق اجزار کو جمع کرتا اور سکیڑتا ہے۔ عضو کو مضبوط بناتا اور اُسے پھٹنے سے مانع آتا ہے۔ داخس (انگل بیڑا) کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اس میں ٹھنڈک پیدا کرتا اور مادہ کو لوٹاتا ہے۔ اسی وجہ سے دیگر ورموں کو بھی مفید ہے منہ کے زخموں کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن رطوبتوں کو خشک کر دیتا ہے جو زخموں کو بھرنے نہیں دیتیں۔ اور اپنی خشکی کی وجہ سے جوڑوں کے استرخاء کو مفید ہے۔ بینائی کو تقویت دیتا اور اُس کو لطیف اور تیز بناتا ہے۔ کیونکہ یہ آنکھ کی غلیظ رطوبتوں کو جو روح کی غلیظ کرنے والی ہیں۔ جذب کر لیتا ہے۔ آشوب چشم میں آرام وتسکین بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ آنکھ کی طرف فضلات کی ریزش کو بند کرتا ہے۔ اور ناخونہ کی دواؤں میں ڈالا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بینائی کو طاقت دیتا ہے اور اس کے معالجہ میں جو گرم۔ تیز اور اکال دوائیں استعمال کی جاتی ہیں ان کی اذیت سے آنکھ کو بچاتا ہے۔ اور پینے۔ حقنہ کرنے اور لیپ لگانے سے قبض پیدا کرتا ہے۔ سحج امعاء۔ اسہال خونی اور سیلان خون کو بند کرتا ہے نکلی ہوئی کانچ کو اصلی حالت پر لوٹاتا اور اس کے استرخاء کو فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں قوت قبض اور خشکی ہوتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک۔

آس (مورد) یہ ایک بڑا درخت ہے۔ جو گرم ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ اس کے پھول سفید خوشبودار ہوتے ہیں۔ اور اس کے

پھل سیاہ ہوتے ہیں۔ اور پکنے پر میٹھے ہو جاتے ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے کیونکہ یہ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک جزء حار اور لطیف ہے۔ اور دوسرا جزء ارضی اور سرد و خشک ہے۔ جو کہ پہلے جزء سے مقدار میں زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں جزء حار کی حرارت بھی خشک جزء کے زیادہ خشک کرنے پر معاون ہوتی ہے کیونکہ حرارت سے اس کی رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں اور اس کا قبض خشکی کی وجہ سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ اس کا گرم جزو سرد جزو کی تعدیل کرتا ہے۔ اور تحلیل کی وجہ سے خشکی کو بڑھاتا ہے۔ اسہال پسینہ اور ہر ایک قسم کے سیلان کو بند کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی قوت قابضہ کے باوجود اپنے گرم۔ لطیفہ اور مفتح جزو کی وجہ سے پیشاب کا ادرار بھی کرتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کے گرم اور ٹھنڈے جزو کی ترکیب کمزور ہے۔ اس لئے جس وقت اس میں ہماری جسمانی گرمی اثر کرتی ہے تو ایک جزو دوسرے جزو سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن الگ ہونے کے بعد گرم جزو ٹھنڈے جزو سے پہلے اپنا اثر کرتا ہے۔ کیونکہ گرمی سردی سے زیادہ قوی ہے۔ بدیں وجہ ادرار قبض سے مقدم ہوتا ہے۔ بالفرض اگر قبض مقدم ہوتا یا دونوں اثر ایک ساتھ ہوتے تو گرم جزو ادرار پر ہرگز قادر نہ رہتا۔ کیونکہ قبض ادرار کا مانع ہے۔ اور جبکہ اس سے حمام میں مالش کی جائے تو بدن کو طاقت دیتا ہے اور اپنی خشکی اور تحلیل کی وجہ سے بیماریوں کی رطوبات غریبہ کو بدن سے جذب کرتا ہے۔ اور اس کا خشک پتا گندگی بغل کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ خشک پتے میں بمقابلہ ہرے پتے کے قوت تجفیف زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ ہرے پتے میں کچھ رطوبتیں ضرور ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ پس یہ اپنے ارضی خشک جزو سے مسامات کو بند کرتا ہے۔ اور سڑی رطوبتوں کے نکلنے کو بھی روکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ان رطوبتوں کو خشک اور تحلیل بھی کرتا ہے۔ خصوصاً اگر پتے کو جلا کر استعمال کیا جائے۔ تو زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں جلانے کی وجہ سے قبض اور خشکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور بالوں کو تقویت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ پہلے اپنے گرم جزو کے ذریعہ بال کے مادہ کو جس سے بال نکلی

۔ورش ہوتی ہے۔ جذب کرتا ہے۔ اور مسامات کو کھولتا ہے۔ پھر اپنے
بعض جزو کی مدد سے اُس عضو کو مضبوط کر دیتا ہے اور چونکہ اُس کی طرف
لوں کا مادہ جذب ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ عضو بال بنانے پر قادر ہو جاتا
ہے۔ علاوہ ازیں اُن مسامات کو بھی تنگ کر دیتا ہے۔ جن سے بالوں کی جڑیں
ستحکام کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ اور یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ گرم جزو کا اثر
قدم ہوتا ہے (اس لئے ان دونوں فعلوں میں کوئی تعارض واقع نہیں ہوتا) اور
طوبات کم کرنے کی وجہ سے بالوں کو سیاہ بھی کرتا ہے۔ نیز اپنے قبض اور خشکی
یدا کرنے کی وجہ سے تیج امعاء کو روکتا ہے اور گرم ورموں جمرہ (شب چراغ)
ی اور جلے ہوئے مقام میں سکون بخشتا ہے اور چھالا نہیں پڑنے دیتا کیونکہ
ن کی گرمی کو تسکین دیتا اور اُس کے مادہ کو لوٹا دیتا ہے۔ اگر آس کے پتوں کو
راب میں جوش دیکر ضماد کریں تو شدید درد سر کو فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ شراب
سکو اپنی تیزی کی وجہ سے سر کے اندرونی حصے تک نفوذ کرا دیتی ہے جس سے
وہاں قبض پیدا کرتا۔ اور ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ اور نیز اس کی طرف مواد
ی ریزش کو بند کرتا ہے۔ اور خود شراب سے مادہ کی تلیین۔ تلطیف اور تحلیل
اصل ہوتی ہے +

اور اس کا شربت کھانسی اور خفقان کے لئے مفید ہے اور دل کو
قوییت دیتا ہے۔ کھانسی کو مفید ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پھل میں طبعی شیرینی
وتی ہے۔ اور شیرینی ارخاء پیدا کرتی ہے اور ملین ہوتی ہے۔ اور پھر اسپر
کر کی شیرینی مددگار ہوتی ہے + اور خفقان کو فائدہ اور دل کو تقویت
ینے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں عطریت یعنی خوشبو ہوتی ہے۔ جو جوہر روح
کے موافق ہے۔ اور اس میں تلطیف کے ساتھ جو کچھ قبض ہے۔ وہ روح کو
قوییت پہونچاتا اور اس کے جوہر کو پاک صاف کرتا اور اسے پھیلاتا ہے۔
سو ئے عضوں کو مضبوط بناتا ہے۔ کیونکہ یہ قابض ہے۔ اور رطوبات مرخیہ کو
شک کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کو شراب سے پہلے پیا جائے تو اس کے خمار کو
و کر دیتا ہے۔ یہی حال اس کے بیجوں اور اس کے نچوڑے ہوئے پانی کا بھی

ہے۔ غارکے روکنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقوی معدہ ہے۔ اور شراب کے ہضم کرنے پر معدہ کا مددگار ہو جاتا ہے۔ اور سر کی طرف بخارات کے صعود کو روک دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں قبض اور ادرار کی قوت بھی ہے۔ جو شراب کو پیشاب کی راہ خارج کر دیتی ہے۔ اور اس کے پھل کا عصارہ مدر ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ اور اپنے سرد جزو کی وجہ سے پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے +

مقدار خوراک۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

اکلیل الملک

(ناخونہ) "اکلیل" بمعنے تاج اور "ملک" بمعنے بادشاہ) اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ اس سے تاج بنائے جاتے تھے اور بادشاہ ان کو اپنے سروں پر پہنا کرتے تھے۔ لیکن مصنف کہتا ہے کہ "میرا گمان ہے کہ اس نام سے نامزد ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ گھاس سر کے دردوں کے لئے فائدہ مند ہے +

اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے اچھی قسم وہ ہے جس کا پتا دم کے مانند اور سبز ہوتا ہے۔ شاخیں نہایت باریک ہوتی ہیں اور پھول زرد رنگ کے لگتے ہیں۔ اور اس کے پیچھے غلاف دار پتلی پتلی پھلیاں لگتی ہیں۔ جو لڑکیوں کے کنگن سے مشابہ ہوتی ہیں (انہی کو اکلیل الملک کہتے ہیں) ان کے اندر چھوٹے چھوٹے گول بیج رائی کے دانے سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ یہی پھلیاں دواؤں میں مستعمل ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اور بقول بعض گرمی سردی میں معتدل ہے +

افعال و خواص۔ اس میں کسی قدر قبض ہے۔ اور محلل و منضج ہے۔ درد کو تسکین دیتا ہے۔ ملطف ہے اور اعضاء کو تقویت بخشتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ سرد اور گرم دو جزؤں سے مرکب ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے تقریباً برابر ہیں۔ لیکن یہ دونوں اجزا خشک ہیں۔ پس گرم جزو سے تحلیل۔ نضج اور تلطیف حاصل ہوتی ہے۔ اور سرد جزو سے قبض اور اعضاء کی تقویت لیکن گرم جزو زیادہ قوی نہیں ہے ورنہ مواد کو یقیناً جذب کرتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ البتہ سرد جزو سے کسی قدر ضرور قوی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مادہ کو نضج دیتا اور تحلیل

کرتا ہے۔اسی طرح سرد جز بھی قوی نہیں ہے۔کیونکہ اگر یہ قوی ہوتا۔تو اسکا قبض بھی قوی ہوتا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔اور اس کے خشک ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ تو ناممکن ہے کہ قبض رطوبت کے ساتھ ہو۔کیونکہ قبض اجزاء عضو کے سکڑنے سے حاصل ہوتا ہے۔اور رطوبت اجزاء عضو میں استرخا پیدا کرتی ہے۔اور قبض سے قطعی مخالفت رکھتی ہے۔اس کے علاوہ خشک ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تحلیل کے لئے خشکی کا پیدا ہونا لازمی امر ہے اس لئے کہ اس سے رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں۔پس چونکہ یہ محلل ہے۔اس لئے یہ مواد کی ترقیق بھی کرتا ہے۔کیونکہ ترقیق مواد کے بغیر تحلیل ناممکن ہے۔اور چونکہ یہ قابض بھی ہے لہذا اعضاء کی تقویت بھی کرتا ہے۔اور دردوں میں اسوجہ سے سکون بخشتا ہے کہ یہ اسکے مواد کو تحلیل کرتا ہے اور اعضاء کو ان کے مواد کے دفع کرنے پر قادر بنا دیتا ہے۔

اور آنکھ اور کان کے ورموں اور دردوں کے لئے میفختج کے ہمراہ مفید ہے +

میفختج انگور کا شیرہ ہے۔جبکہ اسکو اس قدر جوش دیا جائے کہ تین چوتھائی جلکر ایک چوتھائی باقی رہ جائے +

دردوں کے لئے یہ کیوں مفید ہے؟ اس کی وجہ ابھی گذری۔اور ورموں کے لئے مفید ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ورموں کا دستور علاج ہے کہ موجودہ مادہ کو تحلیل کیا جائے اور متورم عضو کی طرف زیادہ مادہ آنے نہ دیا جائے۔اور یہ امر فقط قبض ہی سے حاصل ہوتا ہے۔جو کہ اس کے اندر موجود ہے اور میفختج کے ساتھ استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں قبض موجود ہے۔لیکن جب یہ میفختج کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔تو اس سے اس میں قوت تلیین بھی حاصل ہو جاتی ہے۔جو کہ تحلیل اور تلطیف کے لئے مددگار بن جاتی ہے۔اور اسی سبب سے یہ مقعد اور خصیوں کے ورم کے لئے بھی مفید ہے + اسکا ضماد رطوبت

دار زخموں اور تر گنج کے لئے بعض قابض ادویہ مثلاً مسور، گل ارمنی کے ہمراہ مفید ہے۔کیونکہ ان کا علاج یہی ہے کہ خشکی پیدا کی جائے عضو کو تقویت دی جائے اور تر فضلات کو تحلیل کیا جائے۔اور مسور، گل ارمنی وغیرہ جیسی قابض دواؤں کے ہمراہ ضماد کرنے کا سبب یہ ہے کہ ناخونہ میں قوت قابضہ تھوڑی ہے۔

ان دواؤں کے ملنے سے قوت قابضہ کافی حاصل ہو جائیگی اور درد سر کی تسکین کے لئے اس کا نطول بناتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

انیسون (بادیان رومی) یہ بادیان رومی کے تخم ہیں جو مزہ میں تیز اور تلخ ہوتے ہیں۔ عمدہ انیسون وہ ہے جس کے دانے بڑے بڑے ہوں۔ اور اُن کے اوپر سے بھوسی کے مانند چھلکا نہ اُترے۔ اور اس کی بو قوی ہو +

مزاج۔ یہ تیسرے درجہ میں خشک ہے اور جالینوس کے دو مختلف اقوال کی بنا پر اس کی گرمی دوسرے، یا تیسرے درجہ میں ہے +

افعال و خواص گردے، مثانہ، رحم، جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے کیونکہ یہ حریف یعنی چرپرا اور تیز ہے اور اس کا فعل تفتیح ہے + اور اپنی تلطیف تحلیل اور تسخین کی وجہ سے یہ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ خصوصاً اگر یہ بھُنا ہوا ہو۔ کیونکہ بھوننے سے اس کی رطوبت گھٹ جاتی ہے اور اُس کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ مُنہ اور ہاتھ پاؤں کے تہبج کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ ادرار کرتا ہے۔ اور اپنی تفتیح اور تھوڑے قبض کے ذریعہ جگر کو طاقت دیتا ہے۔ اور آنکھ میں لگانے سے سبل کہنہ کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ یہ اس کے مادہ کو تحلیل کرتا ہے۔ دردسر اور دوار کے لئے اسکا سعوط اور بخور (دھونی) نہایت سودمند ہے۔ کیونکہ یہ انکے مادوں کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اگر اس کو روغن گل میں کھرل کرکے کان میں ڈالیں تو اپنے تھوڑے قبض کی وجہ سے اُس ضرر کو دور کرتا ہے۔ جو ضربہ سقطہ یا کسی دیگر صدمہ سے اس میں پہونچا ہو۔ اور نیز قوتِ تحلیل کی وجہ سے کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ اور تفتیح اور گرمی کی کثرت سے پیشاب، حیض اور رطوبتوں کا ادرار کرتا ہے جو رحم میں موجود ہوتی ہیں۔ بلغمی پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ یہ بلغم کو پگھلاتا اور تحلیل کر دیتا ہے۔ دودھ اور منی کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ غذائی رستوں کو خصیوں اور چھاتیوں کی طرف کھول دیتا ہے۔ زہروں کی مضرت کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ یہ پیشاب اور حیض کا ادرار کرکے رگوں کو زہر سے پاک صاف کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات شکم میں قبض پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خشکی پیدا

کرتا اور ادرار کرتا ہے۔ اور غذا کو اعضاء کی طرف نفوذ کرا دیتا ہے (جس سے آنتوں میں لامحالہ خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور قبض ہو جاتا ہے) +

مقدار خوراک:۔ دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

چھڑیلہ (اُشنہ) اسکو شیبۃ العجوز بھی کہتے ہیں۔ یہ باریک پوست یا جھلی سی ہوتی ہے جو کہ بلوط۔ جوز اور صنوبر کے درخت پر لپٹی ہوئی رہتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اور اُس درخت کی طبیعت کو اختیار کر لیتا ہے۔ جس پر لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی سبب سے اس کی طبیعت میں اطباء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سرد ہے۔ اور اس کی خشکی نہایت شدید ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے درجہ میں سرد ہے اور اس کی خشکی معتدل ہے۔ اور بعضوں کا قول وہی ہے جو کہ مصنف نے بیان کیا ہے +

افعال و خواص۔ مقوی معدہ ہے۔ کیونکہ یہ قابض اور خوشبودار ہے نیز رطوبت کو جذب کرتا ہے اور نفخ کو دور کرتا ہے۔ درد جگر کے لئے نافع ہے کیونکہ اس میں تلیین اور تحلیل کے ساتھ ساتھ قوت قبض بھی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

انزروت (لائی) یہ ایک خاردار درخت کا گوند ہے۔ جو کہ کرمان اور فارس میں ہوتا ہے۔ یہ قتاد نامی درخت کے مشابہ ہوتا ہے۔ انزروت کا رنگ سرخ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ اور اس کے مزہ میں تلخی ہوتی ہے +

مزاج۔ گرم خشک ہے۔ اگرچہ اس میں ایک قسم کی رطوبت بھی ہوتی ہے جو اس کی خشکی کے ساتھ استحکام کے ساتھ ملی ہوئی ہے لیکن پھر بھی خشکی غالب ہے پس اسی وجہ سے بغیر لذع اور بغیر حدت کے مغری اور مجفف ہے۔ اسی سبب سے یہ قرحوں کو بھر لاتا ہے۔ کیونکہ اُس پیپ اور اُن زردابی رطوبتوں کو جو قرحہ بھرنے نہیں دیتی فنا کر دیتا ہے۔ اور اپنی لزوجت کے سبب سے زخم کے لبوں کو جوڑ دیتا ہے + اور آشوب چشم کے لئے افیر میں مفید ہے۔ کیونکہ یہ لذع اور اذیت کے بغیر مادہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور آنکھ کی طرف بہکر آنے والی رطوبتوں کو روکتا ہے۔ اور جوڑوں سے غلیظ خلطوں کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔ کیونکہ

اس میں ایک تلخ جزو ہے جس کے افعال میں تسخین نضج۔ تفتیح اور تحلیل داخل ہے لیکن بعض کے نزدیک اس کا یہ فعل (غلیظ مواد کا اسہال کے ذریعہ خارج کرنا) محض اس کی خاصیت کی وجہ سے ہے +

مقدار خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

سرمہ (اثمد) سیاہ رنگ کا نہایت چمکدار پتھر ہے جو کہ اصفہان اور ملک مغرب سے آتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ یہ کبریتی اور سیابی دو جزوں سے مرکب ہے جن میں سے کبریتی جزو غالب ہے۔ اسی وجہ سے یہ قابض ہے اور بغیر لذع کے خشکی پیدا کرتا ہے جنانچہ خشکی کی زیادتی سے قرحوں کو بھرتا اور ان کے زائد گوشت کو اڑا دیتا ہے۔ اور اپنے تبعض اور خشکی اور آنکھوں کی طرف فضلات کے روکنے کی وجہ سے آنکھوں کو طاقت دیتا ہے۔ اور اس نکسیر کو بند کرتا ہے جو کہ دماغ کے پردوں سے پھوٹا کرتی ہے۔ اور اس کا حمول رحم کے جریان خون کو بند کرتا ہے +

مقدار خوراک: اندرونی طور پر مستعمل نہیں ہے +

بارہ سنگا (ایّل) اسکو فارسی میں گوزن کہتے ہیں (ہرن کی قسم سے مشہور جانور ہے۔ ادویہ میں اسکا سینگ مستعمل ہے) +

مزاج: گرم وخشک بدرجہ سوم +

افعال وخواص۔ اس کا سینگ جلایا ہوا اور دھویا ہوا کھلانا نفث الدم (خون کے تھوک) اور آنتوں کے زخم کے لئے مفید ہے۔ اور رحم کی طرف رطوبتوں کے سیلان کو بند کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں قوت قبض وتجفیف پائی جاتی ہے اس کے جلانے سے فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ جلانے سے کثیف جوہر لطیف ہوجاتا ہے۔ اور اس کو دھوتے اس لئے ہیں کہ دھونے سے اس کی حدت اور ناریت جو اس میں جلانے سے حاصل ہوتی ہے وہ دور ہوجاتی ہے جلانے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ایک مٹی کی ہانڈی میں ڈالکر اس کا منہ بند کردیں اور پھر اس کو بھاڑ میں رکھکر جلائیں۔ یہاں تک کہ سفید ہوجائے اور دھونے

کی **ترکیب** یہ ہے کہ پانی کے ساتھ یہاں تک حل کریں کہ پانی کے اوپر اس کا
میل آنا بند ہو جائے۔ پھر اُسے ہاتھ سے اُٹھالیں۔ سینگ کی دھونی سے بواسیر کے
مسّے خشک ہو کر گر جاتے ہیں اور کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ بارہ سنگا سوختہ ۴ رتی سے ایک ماشہ تک +

پنیر مایہ (**انفحہ**) یہ منجمد دودھ کے مانند ایک چیز ہوتی ہے۔ جو کہ چوپایوں
کے چھوٹے بچوں کے پیٹ میں صرف پہلی مرتبہ دودھ پینے کے وقت پیدا ہوتی
ہے۔ پنیر مایہ دراصل اُس بچہ کی غذا کا فضلہ ہوتا ہے۔ اور بچہ کی غذا رہیں وہ خون
صرف ہوتا ہے۔ جو ماں کے بدن سے رحم کی طرف آتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ اس پنیر
میں صفرا اور ردی فضلات حادہ زیادہ ہوں جو ماں اور بچہ کے تغذیہ کی صلاحیت
نہیں رکھتے۔ کیونکہ پیٹ کا بچہ حیض کے خون کے اُس حصہ سے غذا حاصل کرتا
ہے۔ جو تر اور اس کے مزاج کے مناسب ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے جو فضلہ
باقی رہیگا وہ یقیناً نہایت تیز فضلہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انافح نہایت گرم اور
خشک ہوتے ہیں۔ ان میں یبوستِ ارضیت کے ساتھ حدت بھی ہوتی ہے اور
اس کے افعال میں بھی اسی قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً)

افعال و خواص۔ اپنی شدید گرمی کی وجہ سے مواد کا محلل ہے۔ نیز یہ
ملطف اور مقطع ہے۔ کیونکہ یہ قوتِ نفوذ کی وجہ سے غلیظ اور لیسدار اجسام کو چھوٹے
چھوٹے اجزاء میں منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہے۔ اور ارضی اور منجمد اجزاء کو پگھلا
ڈالتا ہے۔ نیز یہ مجفف ہے۔ کیونکہ اس میں تحلیل کرنے والی گرمی اور خشکی کے
ساتھ ارضیت زیادہ ہوتی ہے۔ معدہ میں جمے ہوئے خون اور دودھ کو پگھلا
دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کی ایسی حرارت پائی جاتی ہے۔ جو مواد ارضیہ
کو جس سے انجماد پیدا ہو سکتا ہے۔ بہا دیتی ہے۔ اور ہر ایک پگھلی ہوئی چیز
کو منجمد بنا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ ان پگھلی ہوئی اشیاء کی مائیت کو اپنی حرارت
محللہ۔ اپنی یبوست۔ اور اپنی ارضی اور مجفف قوتوں کی وجہ سے ارضیت میں تبدیل
کر دیتا ہے۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد اس کا حمول معین حمل ہے کیونکہ یہ رحم
سے منی کو باہر کی طرف بہنے نہیں دیتا۔ لیکن برعکس اس کے حیض سے پاک

پھوٹنے کے بعد اس کا اندرونی استعمال مانع حمل ہے۔ کیونکہ اندرونی استعمال کی وجہ سے رحم کی طرف رطوبتیں بہکر تھمنے نہیں پاتیں۔ اور قبض پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی قوت تجمید کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ اس میں بہتی ہوئی رطوبتوں کے بستہ کرنے کی خاصیت ہے۔ مواد و رطوبات کو آنتوں کی طرف بہنے سے روک دیتا ہے + **مقدار خوراک**:- ایک ماشہ +

چاول

(اُرُز) مشہور غلہ ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ بقول بعض اس کی گرمی پر اس کی شیرینی دلالت کرتی ہے۔ نیز اس سے تغذیہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے محرور المزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے +

چاول کو اکثر اطبا نے بارد لکھا ہے۔ اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ یہ قطعی خلاف مشاہدہ ہے کہ گرم مزاج میں اس کے استعمال سے گرمی و سوزش کی شکایت ہوجاتی ہے +

افعال وخواص۔ اس کو بدن پر مل کر نہانے سے میل کو چھڑاتا ہے۔ اور چونکہ یہ رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ اس لئے اس سے معدہ کی دباغت وتقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس میں یبوست زیادہ اور قوت قابضہ قوی ہے۔ اسلئے یہ پائخانہ میں قبض پیدا کرتا ہے

اَلْیَہ

(دنبہ کی چکتی) (یہ دنبہ کے جسم کا وہ حصہ ہے۔ جو اُس میں دُم کے قایم مقام ہوتا ہے)

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں تر ہے +

افعال وخواص۔ معدہ کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ یہ اعصاب ایاف میں استرخا پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضماد کرنے سے سخت ورموں اور صلابت اعصاب میں نرمی پیدا کرتی ہے۔ دنبہ کی چکتی چربی کی وجہ سے اگرچہ مائیت خون سے پیدا ہوتی ہے۔ اور برودت کی وجہ سے اس میں انجماد پیدا ہوتا ہے لیکن جب یہ بدن میں داخل ہوتی ہے تو اپنی دُھنیت کی وجہ سے اُسے گرم کر دیتی ہے۔ کیونکہ دھنیت بدنی حرارت کو سب سے زیادہ قبول کر لیتی ہے جس کی وجہ سے

خود بھی گرم ہو جاتی ہے اور بدن کو بھی گرم کر دیتی ہے۔ اس لئے لوگوں کے دو مختلف اقوال اس کے مزاج کے بارے میں در اصل دو حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر وہ کبھی اسکو سرد کہتے ہیں۔ تو اس وقت اس کے اصلی مزاج کا لحاظ کرتے ہیں۔ اور اگر کبھی اسکو گرم کہتے ہیں۔ تو اس وقت اس کے بدنی اثر کا لحاظ کرتے ہیں۔ اور یہی گفتگو چربی میں بھی ہے اور اس کا حال پتھروں کے مانند ہے۔ جو اصلی مزاج کے لحاظ سے تو سرد ہیں۔ لیکن جب یہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ اور اس سے جلنے لگتے ہیں۔ تو آگ کی حرارت کو (باوجود سرد ہونے کے) بڑھا دیتے ہیں +

بابونہ (بابونج) ایک گھاس ہے جس کے پتے سوسن کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور پھول زرد۔ نیلگوں اور سفید ہوتے ہیں۔ جو کہ مقدار میں سداب کے پھولوں کے برابر ہوتے ہیں۔ بابونہ کنکریلی زمین میں پیدا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ "سفید پھول والا بابونہ **اقحوان** کہلاتا ہے۔ جو کہ بابونہ سے علیحدہ ہے" لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اقحوان بابونہ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ اور اس میں بابونہ کی مانند خوشبو نہیں ہوتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص خفیف گرمی کی وجہ سے جو اس میں اعتدال کے قریب ہوتی ہے سخن ہے نیز یہ ملطف بھی ہے۔ کیونکہ یہ اسی حرارت خفیفہ کی وجہ سے منجمد اور بستہ رطوبتوں کو پگھلا کر بہا دیتا ہے۔ اس لئے یہ بھی لازمی ہے کہ یہ ان رطوبتوں کو رقیق بھی کرتا ہے۔ اور اگر اس کی گرمی قوی ہوتی تو وہ نہ صرف رطوبتوں کو بہاتا۔ بلکہ ان کے لطیف اجزاء کو تحلیل بھی کرتا۔ اور باقی اجزاء کو خشک کر دیتا۔ ملین اور مرخی ہے۔ کیونکہ یہ رطوبتوں کو بہا دیتا اور انہیں نرم و ڈھیلا کرتا ہے۔ اور مواد کو جذب کئے بغیر تحلیل کرتا ہے۔ تحلیل کی وجہ یہ ہے کہ مسامات کو کشادہ اور مادہ کو رقیق بناتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نکلنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ اور نیز اس فعل پر اس کی گرمی بھی معین ہوتی ہے۔ اور اس کے جذب سے خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جذب فقط شدت حرارت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کی حرارت شدید نہیں ہے بدیں وجہ یہ جذب سے بھی عاجز ہے۔ اور یہ اسکی زبردست

خاصیت ہے۔ کیونکہ جو دوا عضو کو ڈھیلا اور سست بناتی ہے وہ اُس عضو کو مادّ
کے قبول کرنے کے لئے مستعد بھی کر دیتی ہے اور اُس کی حرارت مواد میں بہا
اور سیلان پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے مادوں کا عضو میں جذب ہونا لازمی ہے
لیکن اتفاق سے بابونہ میں یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اپنے ارخاء اور تسخین
یہ مقوی اعضا بھی ہے۔ تقویت اعضاء کی وجہ یا یہ ہے کہ اس کی حرارت
لطیف۔ اعتدال سے قریب اور بدنی حرارت کے مشابہ ہوتی ہے۔ یا یہ کہ اس
اندر قوت قابضہ ہوتی ہے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ قابض ہو تو ناممکن
کہ یہ مرخی اور مفتح مسام بھی ہو۔ لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قبض و ارخا
اگرچہ باہم متضاد ہیں۔ اور ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہاں ایس
صورت نہیں ہے۔ قبض و ارخاء یہاں ایک وقت میں جمع نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ
ارخاء چونکہ حرارت کا فعل ہے اس لئے یہ مقدم ہوتا ہے۔ اور قبض چونکہ برودت
کا فعل ہے۔ اس لئے یہ مؤخر ہوتا ہے +

شیخ بو علی سینا نے اپنے رسالہ کاسنی میں کہا ہے کہ (کاسنی چونکہ
دو قوتوں سے مرکب ہے) سرد قوت کی توجہ مسالک اور منافذ کی طرف ہوتی ہے
جس سے وہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ اور مادہ کی آمد رک جاتی ہے۔ نیز اس کی تو
اُس مادہ کی طرف بھی ہوتی ہے۔ جو ابھی تک عضو میں نہیں آیا۔ لیکن اسکا ادھ
رخ ہے۔ چنانچہ اس قوتِ باردہ کی توجہ سے وہ آنے والا مادہ غلیظ ہو جا
ہے۔ اور وہ بہنے سے رُک جاتا ہے۔ نیز اس کی توجہ جوہر عضو کی طرف بھ
ہوتی ہے۔ جس سے اُس کی ساخت ٹھوس ہو جاتی ہے۔ اور وہ آنے وال
مادہ سے متاثر ہونے پر مجبور نہیں ہوتا ہے + اور اس کی گرم قوت کی توجہ اُس
مادہ کی طرف ہوتی ہے۔ جو خاص عضو کے اندر ٹھہرا ہوا ہے۔ جس سے وہ تحلیل
اور پراگندہ ہو جاتا ہے" الغرض طبیعت قدرت خداوندی سے یہ کیا۔ اس
بھی زیادہ باریک کام انجام دے لیتی ہے +

دماغ اور عصبی اعضاء کا مقوی ہے۔ کیونکہ یہ مقوی اور رطوبات مرخیہ
کے محلل ہونے کے باوجود لطیف گرمی بھی پیدا کرتا ہے۔ اور لطیف گرمی دماغ ا

اعصاب کے لئے موافق ہے۔ درد سر بارد اور سرد مادوں کے خارج کرنے کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اس میں اگرچہ جذب نہیں ہے لیکن تلطیف، تلیین اور تفتیح کی قوت ضرور موجود ہے۔ اخراج بلغم (براہ دہن) میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں مواد کے رقیق کرنے۔ مسامات کے کشادہ کرنے اور مواد کے نرم کرنے کی قوت ہے۔ اور اسکا ضماد دیتے ہوئے غرب (ناصور گوشہ چشم) کو فائدہ دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں تلطیف۔ تحلیل اور تقویت کی قوت موجود ہے اور اسکا اندرونی استعمال یرقان کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ تفتیح اور ادرار کرتا ہے اس کے اندرونی استعمال اور اس کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے پیشاب اور حیض کا ادرار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مواد کو بہاتا اور نالیوں کو کھولتا ہے اور اسی سبب سے جنین اور مشیمہ کو بھی خارج کرتا ہے۔ اور اسکا جوشاندہ ایلاؤس کو فائدہ کرتا ہے کیونکہ یہ ملین اور مرخی ہے۔ نیز اس لئے کہ دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اور مسامات اور نالیوں کو کھولتا اور مواد کو بھی تحلیل کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک

بنفشہ ایک پودا ہے جس کے پھول چھوٹے چھوٹے خوشبودار اور نیلگوں ہوتے ہیں۔ اور یہ سایہ دار مقامات پر پیدا ہوتا ہے +

مزاج و خواص۔ پہلے درجہ میں سرد تر ہے۔ سرد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اسکا سونگھنا گرم درد سر کو تسکین دیتا ہے۔ اور بعض اسے گرم کہتے ہیں۔ اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ کرب پیدا کرتا ہے۔ اور ملین ہے۔ اور تلیین رطوبتوں کے بہانے اور ان کو رقیق کرنے کا نام ہے۔ اور یہ بات محض گرمی ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نیز اس کے گرم ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ یہ معتدل خون پیدا کرتا ہے اور سرد ہونے کی یہ دلیل بیان کی جاتی ہے کہ سونگھنے اور ضماد کرنے سے درد سر دموی کو فائدہ دیتا ہے۔ اور گرم آشوب چشم اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے سینہ کو نرم اور معدہ کی جلن کو دور کرتا ہے۔ اور اس کا شربت ذات الجنب۔ ذات الریہ اور درد گردہ کے لئے نافع ہے اور خشک بنفشہ تلیین اور ازلاق کے ذریعہ صفراء کو خارج کرتا ہے۔ جو کہ معدہ اور آنتوں میں بند ہوتا

ہے۔ اور آرد جو کے ہمراہ لگانے سے ارخا اور تحلیل کے باعث نتو مقعد (کانچ نکلنے) کے لئے فائدہ مند ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

بورہ (یا ٹریا بون) (بورق) اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ اور اس کی بہت سی کانیں ہیں۔ نطرون بھی اسی قسم کی ہے۔ اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم بحری نمک ہے جو کہ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اور اس کا مزہ خفیف تلخی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کی ایک قسم سفیدی مائل ہوتی ہے۔ جس کا مزہ شوریت اور ترشی کے درمیان ہوتا ہے۔ اور **بورق الغرب** جو کہ غرب نامی درخت میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی اسی کی ایک قسم ہے +

غرب بید سادہ کی قسم سے ایک بڑا درخت ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ کے اخیر میں گرم خشک ہے۔ اور یہ ایک نہایت تیز اور نہایت خشک ارضیت اور ایک رطوبت سے مرکب ہے۔ لیکن اس کی رطوبت نمک کی رطوبت سے کم اور اس کی ارضیت نمک کی ارضیت سے تیزی میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ اپنی ارضیت کی حدت کے باعث نہایت قوی جلا کرتا اور مواد کو دھوتا ہے۔ لیکن نمک سے کم۔ کیونکہ اس کی مائیت نمک سے کم ہوتی ہے۔ اور جلا کرنے اور دھونے کے سبب سے اعضاء کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اپنی تیزی کی وجہ سے غلیظ خلطوں کو چھانٹتا ہے۔ اور بالوں پر چھڑکنے سے ان کو باریک کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بالوں کی اس رطوبت کو خشک و تحلیل کرتا ہے جس سے بال غذا حاصل کرتے ہیں۔ اور ظاہر بدن پر ضماد کرنے سے رنگ کو سرخ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خون کو اپنی ارضیت کی شدت حرارت کے باعث باہر کی طرف جذب کرتا ہے۔ اور حمول کرنے سے تلیین کرتا ہے۔ کیونکہ یہ جلا کرنے اور دھونے کے ساتھ غلیظ خلطوں کو چھانٹتا بھی ہے (اس لئے وہ خارج ہونے پر مجبور ہوجاتی ہیں) +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

پیاز (بصل) مشہور چیز ہے +

مزاج تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ پیاز کی ترکیب میں اول تو ایک رطوبت باردہ ہے۔ دوئم ایک تیز اور لطیف مائیت ہے جو لطافت کے باعث بآسانی تحلیل ہوجانے والی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ایک طرح کی شیریں رطوبت فضلیہ بھی ہوتی ہے۔ جو ان چیزوں کی پرورش میں صرف ہوتی ہے۔ جو پیاز سے اگتی ہیں (مثلاً پتے۔ پھل وغیرہ) +

افعال و خواص محلل۔ ملطف۔ مقطع۔ جالی اور مفتح ہے +

جنگلی پیاز ان امور میں زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اور چہرہ کے رنگ کو سرخ کرتی ہے۔ جبکہ باہر سے اس کا ضماد کیا جائے۔ کیونکہ یہ خون کو باہر کی طرف جذب کرتی ہے پیاز کے تخم سرکہ کے ہمراہ لگانے سے بہق کو دور کرتے ہیں اور نمک کے ساتھ لگانے سے بواسیری مسوں کو گرا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ گلا کر کاٹ دیتے ہیں۔ پیاز دردسر پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی رطوبت فضلیہ سے بخارات دخانی اٹھکر دماغ کی طرف جاتے ہیں۔ جو دردسر پیدا کردیتے ہیں۔ اور بکثرت زیادہ استعمال کرنے سے نیند کو بڑھاتی اور عقل کو ضرر دیتی ہے۔ کیونکہ پکانے سے اس کی گرمی اسکی تیز مائیت کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے اور اس کی ارضیت باردہ باقی رہ جاتی ہے جس سے غلیظ اور خام بلغم پیدا ہوتا ہے۔ اور پیاز کے بخارات دخانی کے ساتھ دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ اور ضعف معدہ کو دور کرتی ہے کیونکہ یہ اپنی حرارت کی وجہ سے معدہ کے فضلات ردیہ کو چھانٹتی اور تحلیل کرتی ہے۔ کھانے کی خواہش (بھوک) پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ معدہ میں لذع پیدا کرتی۔ اور اسے تقویت پہونچاتی ہے +

پکائی ہوئی پیاز کثیر الغذا ہے۔ کیونکہ پیاز کی مائیت اپنی حدت کے باعث غذا دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔ اور جب تک پیاز خام رہتی ہے اس کی یہ ناقابل تغذیہ مائیت اس کی ارضیت کے ساتھ اس طرح مخلوط ہوتی ہے کہ اس کی ارضیت بھی غذا دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ لیکن جب پیاز پکائی جاتی ہے۔ خاصکر جبکہ یہ دومرتبہ پکائی جاتی ہے، تو اس کی حدت رکھنے والی رطوبت

پکانے سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور صرف اس کی ارضیت باقی رہجاتی ہے۔ جو غذا بخشنے کے لائق ہوتی ہے۔ پیاس لگاتی ہے۔ کیونکہ یہ معدہ میں گرمی اور سوزش پیدا کرتی ہے اور اپنی تفتیح اور ادرار کی وجہ سے یرقان کے لئے مفید ہے۔ اور جبکہ مقعد کے اندر پیاز رکھی جاتی ہے تو قوت تفریح کے سبب سے بواسیر کے منہ کو کھولتی ہے +

قوت باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کی رطوبت فضلیہ ہے جو کہ رگوں میں پہونچکر نفخ اور ریاح پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں پیاز کی رطوبت منی کے مشابہ اور اس کے قائم مقام ہے۔ کیونکہ یہ رطوبت اس میں اس لئے۔ پیدا کی گئی ہے کہ اُس سے جو چیز پیدا ہو اس کی غذا بنے۔ چنانچہ اسی سبب سے یہ رطوبت منی کو پیدا کرتی اور باہ کو تقویت دیتی ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتی ہے اور ملین طبع ہے۔ کیونکہ یہ مواد کو رقیق کرتی اور جلاکر کے مادوں کو بہاتی ہے اور باد سموم یعنی لو کی مضرت کو دفع کرتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ یہ معدہ میں اخلاط رطبہ بکثرت پیدا کرتی ہے۔ جو زہروں کی مضرت وحدت کو توڑ دیتی ہے۔ اور بعض قدما نے بیان کیا ہے کہ اس میں زہروں کی مضرت کو دور کرنے کی ایک خاصیت پائی جاتی ہے۔ اور ابو ماہر نے بیان کیا ہے کہ پیاس لگانے کے سبب سے اس پر بہت سا پانی پیا جاتا ہے اور بہت سا پانی اپنی رطوبت کی وجہ سے زہروں کی اذیت کو کم کر دیتا ہے (غرض بعض بالخاصہ دافع سم سمجھتے ہیں۔ اور بعض بالعرض خیال کرتے ہیں) +

جنگلی پیاز کا سرکہ (خل عنصل) بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ جنگلی پیاز لیکر اُس کو لکڑی کی چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں پھر انکو دھاگہ میں اس طرح علیحدہ علیحدہ باندھیں۔ کہ ایک دوسرے کو نہ لگنے پائیں پھر ان کو سایہ میں چالیس دن تک سکھائیں۔ بعد ازاں دس گنا پرانے سرکہ میں ڈال کر ساٹھ روز تک گرمیوں کی تیز دھوپ میں رکھیں۔ پھر پیاز کو نکال کر نچوڑ لیں اور پھوک کو پھینک دیں۔ اور سرکہ چھان کر رکھ لیں +

یہ سرکہ مقوی بدن ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ مواد کی تقطیع کرتا ہے اور اس لئے کہ معدہ اور ہضم کو طاقت دیتا ہے۔ اور اسی سبب سے یہ رنگ کو نکھار دیتا ہے

اور اس لئے بھی کہ یہ خون کو رقیق و لطیف بناتا۔ اور اسے بیرون جلد کی طرف حرکت دیتا ہے۔ اور جلد کی خلاؤں میں اس کا نفوذ بہت شدید ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن رطوبتوں کو تحلیل اور خشک کرتا ہے۔ جن سے مسوڑھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور گندہ دہنی کو زائل کرتا ہے۔ خواہ اس کا سبب مسوڑھوں کی اور خواہ معدہ کی تعفن اور خراب رطوبتیں ہوں۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دانت کی جڑوں اور ان کے باندھنے والے رباطات کی رطوبات مرخیہ کو دور کرتا ہے۔ اور سیحج اعصاب کو کسی قدر ضرر دیتا ہے۔ کیونکہ سرکہ اعصاب کے لئے مضر ترین اشیاء میں سے ہے۔ لیکن چونکہ یہ جنگلی پیاز سے قوت تسخین حاصل کر چکا ہے۔ لہٰذا اعصاب کے لئے اس کا ضرر کم ہو گیا ہے۔ اگرچہ جنگلی پیاز وجع المفاصل۔ عرق النساء اور فالج کے لئے نافع ہے۔ اور یہ سرکہ مرگی۔ مالنخولیا۔ ضیق النفس اور پرانی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ آواز کی خشونت کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ اور ہاضم ہے۔ غذا اگر معدہ میں تیر رہی ہو۔ اور قعر معدہ میں جمع ہو کر اچھی طرح ہضم نہ ہوئی ہو تو اس حالت میں سرکہ عنصل مفید ہوتا ہے۔ اور استسقاء، یرقان۔ اختناق الرحم اور عسر البول کے لئے نافع ہے۔ پیشاب کا خوب ادرار کرتا ہے۔ اور اس کا سرکہ اور جوشاندہ ورم طحال کے لئے پیا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں اسلئے ہیں کہ اس میں قوت تقطیع، تنفید، تفتیح، اور تذویب ہے۔ اور چوہا جب جنگلی پیاز کھا لیتا ہے۔ تو وہ مر جاتا ہے۔ اور وہ بغیر گندہ ہوئے اور بغیر کسی طرح کی رطوبت بہے سوکھ کر پرانی کھال کی طرح ہو جاتا ہے۔ اسی سبب سے یہ پیاز بصل الفار کے نام سے نامزد ہے۔

بہمن | بہمن سُرخ و سفید دو قسم کا ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی گاجروں کے مانند جڑیں ہیں۔ جو اکثر بل کھائی ہوئی اور اینٹھی ہوئی ہوتی ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ لیکن بہمن سُرخ زیادہ گرم ہوتا ہے۔

افعال وخواص۔ دل کو نہایت قوت دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر قوت تلطیف تفتیح اور عطریت کے ساتھ قبض بھی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں تقویت و تفریح قلب کی ذاتی خاصیت بھی ہے۔ منی کو نمایاں طور پر بڑھاتا ہے۔ کیونکہ

اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتا ہے کیونکہ یہ اعضاء کی طرف
خون کا نفوذ کراتا ہے۔ پھر اس کو وہاں قائم رکھتا ہے۔ اور غذاء کو اعضاء میں اتنی
مدت تک روک رکھتا ہے کہ اس میں پورا ہضم ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی
گرمی بھی ہضم پر معین ہوتی ہے +

مقدار خوراک: ۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

باقلا

(مشہور پھلیاں ہیں جو ترکاری کے طور پر پکائی جاتی ہیں)+

مزاج ۔ اعتدال کے قریب ہے۔ لیکن سردی و خشکی کی طرف مائل ہے البتہ
تر و تازہ باقلا زیادہ مرطوب ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ کی کثرت ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے جس کے سبب سے
نفخ بہت کرتا ہے۔ لیکن پکانے سے نفخ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پکانے کی گرمی سے
وہ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں۔ جو آخر میں ریاح کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ علیٰ ہذا
بھوننے سے بھی اس کا نفخ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے وہ رطوبت جو نفخ کا مادہ
ہے کم ہو جاتی ہے۔ باقلا رطوبت کی کثرت کی وجہ سے ڈھیلا گوشت (گلٹی) پیدا
کرتا ہے نیز یہ ایسے گاڑھے اخلاط پیدا کرتا ہے۔ جو بلحاظ غذائیت کے عمدہ لیکن
بلحاظ ہضم کے ثقیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اجزاء ارضیہ غلیظ ہوتے ہیں۔ اگر باقلا
کو چیر کر نصف نصف کر لیا جائے۔ اور بہتے ہوئے خون پر رکھا جائے۔ تو جریان خون
بند ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو
ویسی تجفیف (خشکی) پیدا کرتا ہے۔ جس کے اندر کوئی اذیت نہیں پائی جاتی ہے۔ اسکے
اندر ایک خاصیت عجیب پائی جاتی ہے:۔ اگر یہ مرغیوں کو کھلایا جائے۔ تو مرغی انڈا
دینے سے رک جاتی ہے۔ یا کم دینے لگتی ہے۔ اس کا چھلکا بالوں پر لگانے سے
ان کو باریک کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک طرح کی مرارت ہے جس کے سبب سے
تحلیل کرتا ہے۔ اور نیز اس میں قوت قبض اور قوت تجفیف بھی ہے۔ جس کے سبب
بالوں کی طرف غذا کی آمد کو بند کرتا ہے۔ اور ان کی رطوبت غاذیہ کو دور کر ڈالتا
ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر یہ بچے کے پیڑو پر لگایا جائے تو اس پر بال نکلنے سے رک جاتے
ہیں۔ اور اپنی جلا کی وجہ سے جو اس میں خفیف حرارت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے

پر رنگ کو نکھارتا ہے۔ اور شراب کے ساتھ خصیوں اور چھاتی کے ورم پر لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ باقلا کے اندر قوت تجفیف وجلا ہے۔ اور شراب میں قوت ترقیق وتلطیف اور تحلیل ہے۔ سینہ کے لئے عمدہ دوا ہے اور کھانسی کے لئے فائدہ مند چیز ہے۔ کیونکہ یہ قوت جلا، کی وجہ سے سینہ اور پھیپھڑے کے فضلات کے خارج کرنے پر مدد دیتا ہے۔ لیکن یہ درد سر پیدا کرتا ہے اور پریشان خواب کھلاتا ہے۔ کیونکہ اس سے بخارات دخانی کثرت سے پیدا ہو کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں +

چھوارہ خام | (بلح۔ بُسر) چھوارے کے درخت میں جو پھل لگتا ہے۔ اُس کی اوّل حالت کو طلع کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد (شیرینی پیدا ہونے سے پیشتر) بلح اور بعد ازاں (جبکہ اُس میں کسی قدر شیرینی پیدا ہو جاتی ہے) بُسر اور اس کے بعد (پختہ ہونے پر جب تک تر و تازہ رہتا ہے) رُطب کہلاتا ہے +

مزاج۔ بلح و بسر دونوں دوسرے درجہ میں سرد خشک ہیں +

افعال و خواص۔ اپنی شدتِ عفوصت (کسیلا پن) کے سبب قابض ہیں پاخانہ کو روک دیتے ہیں۔ مسوڑھوں کے لئے دونوں عمدہ دوا ہیں۔ کیونکہ یہ مسوڑھوں میں قبض پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کی رطوبت مرخیہ کو خشک کر ڈالتے ہیں لیکن سینہ اور پھیپھڑے کے لئے مضر ہیں۔ کیونکہ یہ اپنی عفوصت کی وجہ سے ان میں خشونت پیدا کرتے ہیں۔ دیر ہضم ہیں۔ کیونکہ ان میں ایسی رطوبت فضلیہ ہے۔ جو اب تک کامل طور پر پختہ نہیں ہوئی۔ لیکن یہ دونوں اپنی ارضیت وغلظت کی کثرت اور عفوصت کے سبب سے معدہ کی دباغت کرتے ہیں (یعنی معدہ کے طبقات کو سخت۔ اور دبیز و قوی بنا دیتے ہیں) اور احشاء میں سُدّے پیدا کرتے ہیں۔ یعنی اپنے قبض و غلظت کے سبب سے ماساریقا اور جگر میں سُدّے پیدا کرتے ہیں سدہ کے لئے احشاء کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ یہ اپنی غلظت کے سبب سے اعضاء بعیدہ تک نفوذ ہی نہیں کر سکتے۔ اور اگر نفوذ کرتے بھی ہیں تو مدت دراز کے بعد۔ جبکہ ان میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سُدہ ڈالنے کی قوت کم ہو جاتی ہے +

خربزہ | (بطیخ) مشہور میوہ ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ کے شروع میں سرد اور اس کے اخیر میں تر ہے

کیونکہ یہ شمار مائیہ (پانی کے میووں) میں سے ہے۔ اور اسی سبب سے اس کی طبیعت پانی سے قریب ہے اور جس قدر اس کے اندر مائیت کی زیادتی ہوگی یعنی جس قدر یہ پھیکا ہوگا۔ اسی قدر یہ زیادہ سرد اور تر ہوگا۔ اور یہ ظاہر امر ہے کہ زرد رنگ کا خربزہ جو کہ ملک شام میں صینی کے نام سے مشہور ہے ایسا نہیں ہے' کیونکہ اس کی طبیعت شیرینی کے سبب سے گرمی اور ارضیت کی طرف مائل ہے' اس لئے کہ شیرینی کی پیدائیش غلیظ ارضی مادہ ہی سے ہوتی ہے۔ لیکن بہت شیریں خربزہ جیساکہ ماوراء النہر کے شہروں میں ہوتا ہے۔ اس کے گرم ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اس کے خشک بیج اور چھلکے دونوں درجۂ اول میں خشک ہیں۔ خربزہ پختہ لطیف ہوتا ہے اور رقیق اور مائی خلط پیدا کرتا ہے۔ برعکس اس کے کچا خربزہ ککڑی کے مانند کثیف ہوتا ہے۔ اور غلیظ کثیف اور خام خلط پیدا کرتا ہے +

افعال وخواص۔ خربزہ خواہ کسی قسم کا ہو بہرحال یہ منفتح جالی اور مدر و غسال ہے کیونکہ اس کے اندر مائیت کی کثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ جلاء اور غسل کا فعل کرتا ہے۔ اور جلاء و غسل کی وجہ سے یہ منفتح ہے۔ اور چونکہ اس کے اندر مائیت کی کثرت ہے۔ اس لئے یہ ان باتوں کے ساتھ مدر بھی ہے۔ کیونکہ مائیت کی شان ہی یہی ہے کہ وہ پیشاب کی نالیوں کی طرف حرکت کرے۔ اور اسی وجہ سے گردہ اور مثانہ کی پتھریوں کو نفع دیتا ہے۔ اور چھوٹی پتھریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیتا ہے۔ علی الخصوص اس کا یہ فعل گردوں کی پتھریوں میں زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ مثانہ تک پہونچتے پہونچتے اس کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ جلد کو میل سے صاف کرتا ہے۔ کلف (جھائیں) برش (چھیپ) نمش (تل) اور اس بہق کے لئے مفید ہے۔ جو زیادہ گہرا اور اندر سرایت کئے ہوئے نہ ہو بسر کی بھوسی کے لئے نافع ہے۔ یہ سب فوائد اس کے جالی ہونے کی وجہ سے ہیں +

بہتر ہے کہ خربزہ کھانے کے بعد کھانا کھایا جائے۔ ورنہ یہ متلی پیدا کرتا اور قے لاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ تنہا کھایا جاتا ہے۔ تو فم معدہ سے ملاقی ہو کر کسے رطوبات سے تر کرکے متلی پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی جلاء اور قوت غسل کی وجہ سے معدہ اور فم معدہ کی رطوبتوں کو ان سے جدا کرکے قے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ لیکن جب

اس کے بعد کھانا کھایا جائے گا۔ تو وہ کھانا اُس کو نیچے کی طرف مائل کر دے گا، اور اُس کی قوت جلا اور غسل کم ہو جائے گی۔ اور یہ قول کہ "اس کو دو کھانوں کے درمیان کھانا بہتر ہے"۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اس کے کھانے کے بعد کھانا کھایا جائے جس کی وجہ ابھی بیان کی گئی۔ اور یہ کہ اسکو بھوک کی شدت میں نہ کھائیں کیونکہ یہ اس وقت معدہ کی گرمی اور اپنے سریع الفساد ہونے کی وجہ سے جلد فاسد ہو جائے گا۔ بلکہ پہلے کھانے کے ہضم ہونے کے بعد اسے کھانا چاہیے۔ اُس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خربزہ کھانے سے پہلے کھانا کھائیں اور اسکے کھانے کے بعد پھر کھانا کھائیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس کے پہلے کا کھانا خربزہ کو منحدر ہونے سے روکے گا۔ اور ہضم ہونے کے بعد اسکو جانے کا راستہ نہ ملیگا۔ بلکہ یہ فاسد ہو جائے گا۔ اور غذا کو بھی فاسد کر دیگا +

اس کی جڑ بقدر سات ماشہ بغیر کسی زحمت کے قے لاتی ہے۔ اور خربزہ اُس خلط کی طرف جلد مستحیل ہو جاتا ہے۔ جو کہ معدہ میں موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ مائیت کی کثرت کے سبب سے یہ بہت جلد دوسرے مواد سے منفعل ہو جاتا ہے جس سے معدہ کے مواد اُس کو اپنی طرف بدل لینے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ یہ بلغم کی طرف بمقابلہ صفرار کے زیادہ میلان رکھتا ہے۔ اور جلد بلغم کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت بمقابلہ صفرار کے بلغم سے زیادہ قریب ہے۔ اور سودار کی طرف اسکا استحالہ تو اور بھی کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت سودار سے دور ہے۔ لیکن جب اسکو سوداوی مزاج کھا لیتا ہے تو اُس میں سودار کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ کیونکہ سودار اپنی ارضیت اور خشکی کے سبب سے صعود کرنے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن پھر جب وہ اس سے تر ہو جاتا ہے۔ تو اسکا صعود بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اور دل و دماغ کی طرف پہونچکر اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خربزہ زرد اکثر صفرار کی طرف مستحیل ہوتا ہے کیونکہ اس کے اندر مٹھاس زیادہ ہوتی ہے۔ اور زیادہ سخت ہونے کی وجہ سے اس کے اندر مائیت بھی کم ہوتی ہے +

اور جبکہ معدہ میں خربزہ کا فساد محسوس ہو۔ تو قے کر ڈالنا ضروری

ہے۔ کیونکہ یہی خربزہ کبھی فاسد ہوکر زہر بن جاتا ہے۔ گرم مزاج کو خربزہ کھانے کے بعد سکنجبین چاٹ لینا چاہیئے۔ کیونکہ خربزہ گرم مزاجوں میں صفرار کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ اور یہ خود بھی اپنی ذاتی جلا اور تفتیح کے سبب سے رگوں میں نفوذ کرنے کی قابلیت جلے سے رکھتا ہے۔ اس لئے اس سے صفرادی بخار پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا گرم مزاج کے لئے واجب ہے کہ اس کے فاسد ہونے سے پہلے اس کے کھانے کے بعد سکنجبین ترش چاٹ لیا کرے تاکہ اُس کو صفرار کی طرف مستحیل ہونے سے باز رکھے۔ اور اس کے کھانے کے بعد آہستہ آہستہ دیر تک چہل قدمی کرنا چاہیئے۔ اور رگوں میں نفوذ کرنے اور کامل طور پر ہضم ہونے سے پہلے نہیں سونا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ پائخانہ کے ساتھ یہ بھی نیچے چلا جائے۔ اور جگر کی طرف نفوذ نہ کرسکے۔ اور مرطوب مزاج کو اس کے کھانے کے بعد کندر یا مربائے ادرک کھا لینا چاہیئے۔ تاکہ اس کو بلغم کی طرف مستحیل ہونے سے باز رکھے +

انڈا (بیضہ) انڈوں میں سب سے بہتر مرغی کے نیمبرشت انڈے کی زردی ہے نیمبرشت بیضہ اُسے کہتے ہیں جسے پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ وہ گرم ہوکر اس قدر گاڑھا ہو جائے کہ وہ حریرہ کے قوام کے مانند ہو جائے۔ کیونکہ زیادہ رقیق زردی مائیت کی کثرت کی وجہ سے کم تغذیہ بخشتی ہے۔ اور مرغی کے انڈے زیادہ مناسب اس لئے ہیں کہ انڈے حیوانات کے بچوں کے لئے حقیقت میں منی اور حیض کے قائم مقام ہیں۔ اور جب انڈے کسی ایسے جانور کے ہوں جس کا مزاج انسانی مزاج سے قرب اور مشابہت رکھتا ہے۔ تو اُس جانور کے انڈے بھی آدمی کے خون اور منی سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور سب جانوروں سے زیادہ آدمی کے مزاج سے مشابہت وہ جانور رکھتے ہیں۔ جو آدمی سے اُلفت و اُنس رکھتے ہیں جیسے مُرغیاں۔ کیونکہ اگر ان کا مزاج آدمی کے مزاج سے مشابہ نہ ہوتا۔ تو پھر کبھی آدمیوں سے زیادہ مانوس نہ ہوتے۔ علاوہ ازیں مرغی کے انڈے بمقابلہ دوسرے انڈوں کے آدمی کے لئے مرغوب و مالوف غذا ہیں۔ اور زیادہ بھنا ہوا انڈا جو بھننے سے سخت ہو گیا ہو دخانیت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے کیونکہ بھننے سے اُس کی مائیت کم ہو جاتی ہے۔ اور ارضیت کا غلبہ ہو جاتا ہے +

مزاج۔ اعتدال کی طرف مائل ہے۔ مگر انڈے کی زردی گرمی کیطرف میلان رکھتی ہے اور مزے میں زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اسی سبب سے یہ افضل ہے۔ اور اس سے معتدل خون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور سفیدی سردی کی طرف زیادہ میل رکھتی ہے۔ اسی سبب سے اس سے لزج بلغم پیدا ہوتا ہے۔ اور زردی و سفیدی دونوں تر ہیں۔

افعال وخواص۔ بھنی ہوئی زردی شہد کے ہمراہ طلا کرنے سے جھائیوں کو دور کرتی ہے کیونکہ زردی تلیین و تحلیل کرتی ہے اور شہد جلا کرتا ہے۔ اور انڈے کی سفیدی منہ پر لگانے سے دھوپ کی تیزی اور آگ کے جلانے سے بچاتی ہے کیونکہ یہ اپنی لزوجت اور ریس کی وجہ سے جلد پر عرصہ تک چپکی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے جلد تک گرمی نہیں پہونچنے پاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ معتدل ٹھنڈک بھی پیدا کرتی ہے، نیز یہ آگ سے جلنے کے لئے اس وجہ سے مفید ہے، کہ یہ ٹھنڈک ڈالتی ہے اور بغیر لذع کے خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور آنکھ کے اندر قطور کرنے سے دردوں کو تسکین دیتی ہے۔ کیونکہ یہ اعتدال کے ساتھ ٹھنڈک ڈالتی اور بغیر لذع کے خشکی پیدا کرتی اور تحلیل کرتی ہے۔ مگر جبکہ آنکھ کے اندرونی طبقات میں تیز مواد کے بند ہونے کی وجہ سے امراض ہوں۔ تو اس صورت میں اس کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں سفیدی اپنی لزوجت کی وجہ سے آنکھ کے بیرونی مسامات کو بند کر دیتی اور بخارات کو گھوٹ دیتی اور تحلیل ہونے سے باز رکھتی ہے۔ اور جب یہ ابخرہ اور مواد بند ہو جاتے ہیں اور جوش و غلیان کی وجہ سے ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ اور تنگی مقام کی وجہ سے وسعت و فراخی مقام کا طالب ہوتا ہے۔ تو طبقۂ قرنیہ کو پھاڑ ڈالتا ہے۔ اور کھانسی۔ حلق کی خشونت اور آواز بیٹھ جانے کے لئے مفید ہے۔ اور سل۔ شوصہ۔ ضیق النفس۔ نفث الدم کو فائدہ دیتی ہے۔ کیونکہ ان ماؤف اعضاء میں ضماد کی طرح چپک جاتی ہے۔ اور بغیر لذع کے انکو چکنا اور نرم کرتی ہے۔ جس سے ان اعضاء کی خشونت دور ہو جاتی اور ان کے دردوں میں تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کی زردی نیم گرم پلائی جائے۔ کیونکہ حرارت فاترہ ارخاء اور تلیین پیدا کرنے کی وجہ سے دردوں میں سکون بخشتی ہے۔ علاوہ ازیں انڈا چونکہ جلد نفوذ کرنے والا۔ سریع الغذاء۔

لطیف اور عمدہ اخلاط پیدا کرنے والا ہے۔ اور تھوڑی سی ارضیت کی وجہ سے
اس میں قبض بھی ہے۔ اس لئے اس سے ایسا خون پیدا ہوتا ہے۔ جو قلب کے
تغذیہ بخشنے والے خون سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور جلد قلب کی طرف جاکر اور اُسکے
تغذیہ میں صرف ہوکر اُسے قوی بنا دیتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تمام امراض کا
دفعیہ اور ان کے مواد کا تحلل قوتِ قلب ہی پر موقوف ہے۔ اور آنتوں کے
زخموں کے لئے حقنہ کی دواؤں میں اور بخیش کی دواؤں میں اسے ڈالا جاتا ہے
کیونکہ اس میں قبض کے ساتھ بغیر لذع کے ایک طرح کی لزوجت پائی جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ بطور غذا ۲ دو عدد سے چار عدد تک +

بہیڑہ (د. بلیلج) یہ ہلیلہ زرد کے مانند ہوتا ہے۔ لیکن اسکا چھلکا چکنا ہوتا ہے
اور ہلیلہ کے مقابلہ میں نرم اور پولا ہوتا ہے۔ اس کے مزہ میں ایک قسم کی لذیذ
عفوصت اور تلخی ہوتی ہے +

مزاج وخواص۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے
دباغت کرنے اور سکیڑنے کی وجہ سے مقوی معدہ ہے۔ اور اُس کے استرخا اور اسکی
رطوبت کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اس میں کسی قدر تلخی کے ساتھ عفوصت اور قبض ہے
اور رطوبات غلیظہ کے لطیف کرنے والی قوت بھی پائی جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

بادرنجبویہ (د. بلی لوٹن) اس کے معنی اُتْرُجِیُّ الرَّائِحَۃ (اترج کی بو رکھنے والا) کے
ہیں۔ کیونکہ رائحہ کو فارسی میں بوئے کہتے ہیں۔ اور اترج کا نام بادرنج ہے۔ چونکہ اس سے
اترج کی سی خوشبو آتی ہے۔ لہذا اس کا نام بادرنجبویہ رکھا گیا۔ یہ ایک قسم کا
گھاس ہے۔ اس کے پتے ریحاں کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی شاخیں
چوپہل اور اس کی بو اچھی اور مرغوب ہوتی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ جملہ بلغمی اور سوداوی امراض اور خصوصاً جرب سوداوی
کے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اس میں ایک طرح کی تلطیف اور تفتیح ہے۔ اپنی خوشبو
کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ یہ اپنی قوت تلطیف سے بخر کے مادہ کو زائل کرتا

ہے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے اور گندہ دہنی کو دور کرتا ہے۔ مفتح ہونے کی وجہ سے دماغی سدوں کو فائدہ دیتا ہے ✦

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک ✦

بینگن

(باذنجان) مشہور ترکاری ہے ✦

مزاج۔ بعض اطباء اسے سرد کہتے ہیں۔ اور بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے۔ اور یہی خیال شیخ اور شیخ کے تابعین کے نزدیک صحیح ہے۔ چونکہ بینگن چند جواہر واجزاء سے مرکب ہے۔ ایک جز سرد وارضی ہے۔ دوسرا گرم ارضی۔ تیسرا آبی اور چوتھا ناری ہے۔ اس لئے یہ سرد ارضی جوہر کی وجہ سے قابض ہے۔ اور گرم ارضی جوہر کے سبب سے اس میں تلخی ہوتی ہے۔ اور آبی جوہر کی وجہ سے اس میں عفونت پائی جاتی ہے۔ اور ناری جوہر کی وجہ سے جو کہ شدید حرارت رکھتا ہے۔ اس میں حرافت (چرپرا پن) آتی ہے۔ پس بینگن کے اندر جس جوہر کا غلبہ ہوگا۔ اسی کے موافق اس کے مزاج میں بھی اختلاف ہوگا۔ چنانچہ بعض بینگن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں تیزی اور تلخی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ گرم ممالک میں ہوتا ہے۔ یہ زیادہ گرم ہونگے۔ اور بعض نہایت پھیکے ہوتے ہیں اُن کا مزاج سردی کی طرف مائل ہوگا۔ یہ اُن ممالک میں پیدا ہوتے ہیں جن میں پانی بکثرت ہوتا ہے۔ اور بعض بینگن زیادہ قابض ہوتے ہیں۔ ان میں خشکی کی زیادتی کے ساتھ حرارت کم ہوگی۔ جیسا کہ سرد ممالک میں ہوتے ہیں جن میں کہ پانی کم ہوتا ہے۔ اسی سبب سے اطباء نے بینگن کے مزاج میں اختلاف کیا ہے ✦

افعال وخواص۔ بینگن سوداء پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ارضیت کی کثرت ہوتی ہے۔ اور سُدے پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے جو چیز پیدا ہوتی ہے۔ اس میں غلظت اور قبض ہوتا ہے۔ دوار وسدر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے دماغ کی طرف ابخرۂ سوداویہ بکثرت چڑھتے ہیں۔ اور نیز سوداوی خارش۔ سرطان۔ بواسیر۔ اور صلابت یعنی سخت ورم اور جذام پیدا کرتا ہے۔ یہ تمام امراض پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بینگن سوداء بکثرت پیدا کرتا ہے۔ رنگ کو خراب اور اس کو سیاہ یا زرد بنا دیتا ہے۔ سیاہ کرنے کا سبب تو سوداء کی

کثرت ہے۔ لیکن رنگت کی زردی خون کی قلت اور غلظت سے اور نیز اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جنگن رگوں میں سُدّے پیدا کر دیتا ہے جس کے سبب سے خون اُن میں ظاہر بشرہ کی طرف نفوذ نہیں کر سکتا۔ اور اپنی حدت اور تیزی کے سبب مُنہ میں پھنسیاں پیدا کرتا ہے +

بوزیدان سخت۔ سفید۔ پیچیدہ اور ٹھوس جڑیں۔ جو بہمن سفید کے مشابہ ہوتی ہیں۔ **مزاج** پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ وجع المفاصل (گٹھیا) اور نقرس کو فائدہ کرتا ہے کیونکہ یہ اخلاط غلیظہ کو لطیف کرتا ہے۔ اور اعصاب کو اُن سے بذریعہ اسہال پاک صاف کرتا ہے۔ اور باہ کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بولائی (بقلہ یمانیہ) اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کا تنہ۔ پتے۔ شاخیں اور خوشے تمام سرخ ہوتے ہیں۔ اس کو فارسی میں **سرخ مرو** کہا جاتا ہے۔ اور اس کی دوسری قسم سبز ہوتی ہے۔ اس کو **سفید مرو** کہا جاتا ہے۔ دونوں قسم کے پتے خوبانی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور دونوں کے خوشے لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے چمکدار اور چپٹے تخم بھرے رہتے ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے +

افعال وخواص۔ گرم ورموں اور پیاس کو تسکین اور کھانسی اور صداع احتراقی کو نفع دیتی ہے (**صداع احتراقی** اُس دردِ سر کو کہتے ہیں۔ جو دماغ کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے) اس کے فوائد اس کی سردی اور تری کی وجہ سے ہیں۔ جو کہ اس میں پیکی اور خالی از حرارت مائیت کی کثرت سے حاصل ہوتی ہے (اس کا ساگ پکا کر کھایا جاتا ہے) +

اسپغول (بزرقطونا) اس کو فارسی میں **اسفیوش** کہتے ہیں۔ یہ سیاہ و سفید سُرخی مائل دو قسم کا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بارتنگ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر ہے۔ لیکن سفید اسپغول زیادہ سرد ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ روغن گل میں بھونا ہوا اسپغول قابض اور پیچش کے لئے نافع ہے کیونکہ بھوننے سے اُس کی لزوجت چپکدار ہو جاتی ہے جس کے سبب سے وہ رگوں کے منہ بند کرتا اور اُن سے مواد نکلنے کو روکتا ہے۔ اور سرکہ کے ہمراہ ضماد لگانے سے اپنی ارخا، تلیین اور تبرید کے سبب جمرہ اور تیز ورموں کے لئے نافع ہے اور دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اور سر پر ضماد لگانے سے گرم دردسر کو ساکن کرتا ہے۔ اور اس کا لعاب پیاس اور بخاروں کی سوزش کو تسکین دیتا ہے اور بغیر بھنا ہوا ملین طبع ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کا لعاب پانی میں نکال کر پیا جائے کیونکہ اس کے لعاب میں لزوجت ہوتی ہے (جو پھسلا کر پاخانہ کو خارج کردیتی ہے)۔ **مقدار خوراک**۔ تین ماشہ سے نو ماشہ تک۔

خرفہ (بَقلَۃُ الحَمقَاء) سلیمان بن حسان نے کہا ہے کہ اطبار کا گمان ہے کہ اسکا نام **بقلۃ الحمقاء** رکھنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ آدمیوں کے راستوں میں پیدا ہوتا ہے جہاں یہ پیروں سے روندا جاتا ہے۔ اور یا پانی کے بہاؤ کے مقام پر پیدا ہوتا ہے جہاں پانی کا بہاؤ اسکو اکھیڑ ڈالتا ہے (بہرحال یہ بیوقوف ساگ ہے۔ (بقلہ۔ ساگ۔ حمقاء۔ بیوقوف)۔

مزاج۔ تیسرے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر ہے۔

افعال وخواص۔ اپنی خاصیت سے مسوں کو اکھیڑ ڈالتا ہے۔ اسی طرح شیخؒ نے بھی کہا ہے۔ اور مصنف نے (دوسرے مقام میں) کہا ہے کہ خرفہ میں ایک تیز دودھ ہوتا ہے۔ پس جس وقت مسوں کو اُس کی شاخوں سے رگڑا جاتا ہے تو مسے اکھڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ خرفہ کی شاخوں میں یہی تیز دودھ ہوتا ہے۔ غرض اسکا یہ فعل بالخاصہ نہیں ہے۔ اور پینے اور لگانے سے گرم دردسر اور سوزش معدہ کو تسکین دیتا ہے۔ اور آشوب چشم اور نفث الدم (خون تھوکنا) کو نفع بخشتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر قوت قابضہ اور لزوجت ہوتی ہے۔ نیز یہ رقیق خون کو غلیظ کردیتا ہے۔ اور ضرس یعنی دانت کھٹے ہوجانے کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ چکناہٹ پیدا کرتا ہے اور اپنی روغنی رطوبت لزجہ کی وجہ سے اُس خشونت کو زائل کردیتا ہے جو دانتوں میں کھٹی اور خشونت پیدا کرنے والی چیزوں کے چبانے سے

پیدا ہو جاتی ہے + (خرفہ کا ساگ پکا کر کھایا جاتا ہے) +

فندق (بندق) ایک درخت کا پھل ہے جس کا مغز مستعمل ہے (مترجم)

مزاج۔ گرمی و خشکی کی طرف مائل ہے +

افعال و خواص۔ دیر ہضم ہے۔ کیونکہ اس میں غلیظ ارضیت ہوتی ہے جسکی وجہ سے اس کے جسم میں کثافت آجاتی ہے۔ خصوصاً جبکہ اسکا اندرونی چھلکا بھی ساتھ ہی استعمال کیا جائے جس میں کثافت اور قبض زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی ارضیت کی غلظت کی وجہ سے دیر میں نفوذ کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ دیر تک پڑا رہتا ہے۔ دراں حالیکہ وہ خود ایک روغن دار شی ہے۔ تو اندرونی حرارت کو اس میں عرصہ تک اپنا عمل کرنے کا موقعہ ملجاتا ہے، اس لئے وہ صفرا بن جاتا ہے۔ اور قے کو ہیجان میں لاتا ہے۔ کیونکہ یہ صفرا کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ معدہ سے دیر میں نفوذ کرتا ہے اس لئے اُس سے سر کی طرف بکثرت گرم بخارات چڑھتے ہیں۔ جو کہ درد سر پیدا کر دیتے ہیں۔ ریاح اور نفخ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کی رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ تاکہ وہ (رطوبت فضلیہ) دوسرے فرد کے وجود کے لئے مادہ ہو جائے۔ دماغ کو بڑھاتا ہے کیونکہ اس کا جوہر دماغ سے مناسبت رکھتا ہے۔ کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ اور سینہ وغیرہ سے مواد و بلغم کے اخراج پر معاون ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مواد کی تقطیع کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ ماء العسل کے ہمراہ استعمال کیا جائے +

مقدار خوراک:۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک +

بسفائج (کھنگالی) اس کے معنی بہتیری ٹانگوں والے کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اُس جانور سے مشابہ ہوتی ہے۔ جس کے بہت سے پاؤں ہوتے ہیں اور جس کا نام اُم اربعہ و اربعین (کنکھجورا) ہے بسفائج ایک بوٹی ہے جو کہ پرانے درخت بلوط کے تنہ اور اس کی جڑوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی بالشت بھر تقریباً ہوتی ہے۔ اور اس کی جڑ موٹی اُسپرروواں سا ہوتا ہے۔ شاخیں اس کی بہت سی ہوتی ہیں۔ مگر اس میں پھول اور پھل نہیں لگتا اور اس کا مزہ مائل بہ شیرینی ہوتا ہے۔ اور رنگت اندر سے سبز ہوتی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے +
افعال وخواص۔ ریح کو تحلیل کرتی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حرارت کی وجہ سے
رقیق اور لطیف کر دیتی ہے۔ جس کے سبب سے وہ قوام میں ہوا کے
جاتی ہے۔ اور طبیعت کے فعل سے خارج ہونے کے لئے تیار ہو جاتی
ر اپنی خاصیت سے سوداء۔ بلغم اور مائیت کے دست لاتی ہے۔ مقدار
ے ماشہ ہے۔ بشرطیکہ یہ خود کھلایا جائے۔ نہ اسے پکایا جائے۔ اور نہ بھگویا
ورنہ اگر اسے جوشاندہ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ تو اس وقت جوشاندہ
و ماشہ تک ڈال سکتے ہیں +
(سیتا سپاری) ایک درخت کا پھل ہے +
مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +
افعال وخواص۔ اپنے ثقل اور غلظت کی وجہ سے ردی الغذا ہے
نے قبض اور خشکی کی وجہ سے نفث الدم۔ اور رطوبت معدہ کو نفع دیتا۔ شکم
ں کرتا اور آنتوں کے زخم اور پیچش کو فائدہ بخشتا ہے +
مقدار خوراک:۔ دو ماشہ سے تین ماشہ تک +
ے بیل (بقر) مشہور چوپایہ ہے +
افعال وخواص۔ اس کا قرن محرق مغسول یعنی جلایا ہوا اور دھویا ہوا
پانی کے ہمراہ کھانے سے نفث الدم (خون تھوکنا) اور نکسیر کو بند کرتا
س کے جلانے اور دھونے کا طریقہ بارہ سنگھے کے سینگ کے مانند ہے
، گوبر کی دھونی نتو الرحم کو لوٹاتی ہے۔ کیونکہ رحم اپنی ذکاوت حس کی
بدبو سے بھاگتا اور خوشبو کی طرف میل رکھتا ہے۔ اور مچھروں کو بھگاتی
ر مریض استسقاء کے پیٹ پر گوبر کا ضماد کر کے دھوپ میں لٹانے سے نفع
ہ۔ کیونکہ یہ تجفیف اور تحلیل کرتا ہے۔ اور مادہ کو خارج کی طرف قوت سے
رتا ہے +
ہ ردو ایک خاردار بوٹی ہے۔ اس کے پتے حرشف یعنی کنگر کے پتوں سے
ملتے ہیں۔ اس کا تنہ لمبائی میں دو ہاتھ سے زیادہ اور موٹائی میں انگوٹھے

کے برابر یا اس سے زیادہ اور رنگت میں سفیدی مائل۔ اندر سے جو فندار و مربع ہوتا ہے۔ اور اس کے سرے پر گول خاردار چوٹی ہوتی ہے جو کسم کی چوٹی کے مانند لیکن اس سے زیادہ بڑی اور لمبی ہوتی ہے۔ اس کے پھول نیلگوں ہوتے ہیں۔ اور ان میں تخم قرطم یعنی کڑ کے مانند لیکن اس سے زیادہ گول ہوتے ہیں +

مزاج پہلے درجہ میں سرد خشک ہے۔ اور چونکہ اس میں قوت محللہ اور مفتحہ ہوتی ہے اس واسطے بعض نے اس کو گرم اور حاد کہا ہے +

افعال و خواص۔ اسہال سعدی اور نفث الدم کو نفع کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے۔ تفتیح اور تحلیل کی وجہ سے ضماد کرنے سے اورام رخوہ یعنے ڈھیلے ورموں کو نفع دیتا اور ان کو گُھلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں معتدل قوت قبض کے ساتھ تجفیف۔ تحلیل اور تفتیح کی قوت پائی جاتی ہے۔ اس کا جوشاندہ دانتوں کے درد کو نفع دیتا ہے۔ جبکہ اس کی کلی کی جائے اور پرانے بخار ردل کو فائدہ دیتا ہے۔ جبکہ اسے پیا جائے۔ کیونکہ یہ تحلیل وادرار کرتا ہے۔ اس کے تخم لطیف اور محلل ہیں۔ اور تشنج کو فائدہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی تحلیل وادرار کی قوت ہے۔ نیز یہ سُدّوں کو بھی کھولتے ہیں۔ اور ضماد کرنے سے بچھو کاٹے ہوئے کو شفا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ زہر کو جذب کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

جُعدہ[۵] (بھنگرہ یا کوئی اور بوٹی ہے) جعدہ دراصل شیح کی ایک قسم ہے۔ جس میں شاخیں ہوتی ہیں۔ اس کے پھول سفید زردی مائل اور پتے روئیں دار ہوتے ہیں۔ یہ تقریباً ایک بالشت لمبی ہوتی ہے۔ اسکے سرے پر قبہ کے مانند ایک حصہ ہوتا ہے جس میں تخم بھرے ہوتے ہیں جعدہ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی۔ چھوٹی تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ اور بڑی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ مگر دونوں پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہیں۔ سدے کھولتی۔ دیدان (پیٹ کے کیڑے) کو مارتی۔ اور خارج کرتی ہیں۔ اور یرقان سیاہ اور استسقاء

[۵] جعدہ کا ذکر موجودہ نفیسی میں نہیں تھا۔ شاید طباعت کی غلطی سے رہ گیا۔ حالانکہ موجز القانون واقصرائی میں اس کا ذکر موجود ہے۔ مترجم +

ئے نافع ہیں۔ لیکن معدہ اور سر کے لئے مضر ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک۔ جوشاندہ میں ایک
سے تین تولہ تک +

نوٹ (جوز) یہ ایک قسم کا مغز ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔ تمام مغزیات
مثل اس میں بھی ایک رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ رطوبت خشکی کے
توڑ دیتی ہے۔ بدیں وجہ اس کی خشکی اس کی گرمی سے کم ہوتی ہے اور چونکہ یہ
نا طبعی نہیں ہے۔ بلکہ پانی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ اس کی آمیزش مستحکم ہے
س کو خشکی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اسے تر نہیں کہا گیا +

افعال وخواص۔ منہ میں پھنسیاں پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں سوزش
یت ہوتی ہے۔ اور ارضیت کے غلبہ اور نفوذ میں سست ہونے کی وجہ سے
یں حرارت عرصہ تک اثر کرتی رہتی ہے۔ جس کے باعث وہ صفراء کی طرف
ل ہو جاتا ہے۔ اور منہ میں پھنسیاں پیدا کر دیتا ہے۔ زبان کو ثقیل بناتا اور
سر پیدا کرتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ اس کے دیر ہضم اور بطی النفوذ ہونے
ں کی رطوبت فضلیہ کی کثرت کے سبب سے اس سے ابخرۂ غلیظہ سر کی
بکثرت چڑھتے ہیں جس سے درد سر پیدا ہو جاتا اور زبان ثقیل ہو جاتی ہے
اپنے غلبۂ ارضیت کے سبب سے دیر ہضم ہے۔ اور اپنی چکنائی اور دیر ہضم
ی کی وجہ سے معدہ کے لئے خراب ہے۔ اور شہد کے ہمراہ کھانے سے
معدہ کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ شہد تنہا معدہ کی رطوبات غلیظہ کی تقطیع کرتا
اور دونوں کا مجموعہ مرکب معدہ کی رطوبت کو جذب کرتا ہے +

ں کے چھلکے کا رب جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ اوپر کے سبز او
نہ چھلکے کو اتار کر نچوڑ لیں۔ اور یہاں تک پکائیں کہ وہ غلیظ ہو جائے حلق اور
کے ورم بلغمی کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ شدت قبض کے باوجود اپنی لطافت
ب سے جلد کی گہرائی میں گھس جاتا ہے۔ اس کے سبب سے عضو کی طرف
کے گھسنے کو روکتا ہے اور جلد کی گہرائی میں گھس جانے کی دلیل یہ ہے

کہ تازہ اخروٹ کو چھیلتے وقت اس کی رنگت جلد میں اس طرح نفوذ کر جاتی ہے
کہ وہ کسی طرح بھی نہیں چھوٹتی +

مقدار خوراک:۔ مغز اخروٹ ایک تولہ سے دو تولہ تک +

جائپھل (جوزبوا) ایک پھل ہے۔ جو مازو کے برابر ہوتا ہے۔ اور آسانی سے ٹوٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا رقیق اور اس کی بو تیز خوشبودار ہوتی ہے۔ اور ملک ہندوستان سے لایا جاتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ آنکھوں کو طاقت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ روح کی غلیظ کمنے والی رطوبات کو خشک کرتا اور ان کو زائل کر دیتا ہے۔ بسل یعنی جالے کو نفع بخشتا ہے۔ کیونکہ ان فضلات غلیظہ کو دور کر دیتا ہے۔ جو رگوں میں بند ہوتے ہیں اور بدن کی بو کو خوشبودار بناتا ہے۔ کیونکہ یہ متعفن رطوبات کو زائل کر دیتا ہے اور اسی سبب سے نمش (لہسن) اور کلف (چھائیں) کو صاف کر دیتا ہے۔ اور اس میں قوت قبض بھی ہے۔ اس کے سبب سے اور نیز اپنی تسخین اور رطوبات فاسدہ مرخیہ کے خشک کرنے کی وجہ سے معدہ۔ جگر اور طحال کو قوت دیتا ہے اور ادرار کرتا ہے + **مقدار خوراک**: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

گلنار (جلنار) یہ ایک قسم کے (جنگلی) نر انار کا شگوفہ ہے جسکو پھل نہیں لگتا۔ ان میں سے عمدہ وہ ہے جو سبز اور بڑا ہو۔ اور جس انار کو پھل لگتا ہے اس کی کلی کو عربی میں جُنبذُ الرُّمّان (انار کی کلی) اور اَقماعُ الرُّمّان (انار کی کلی) کہتے ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ سوڑھوں کو سخت بناتا اور دانتوں کو قوت دیتا ہے نفث الدم اور زحیر امعاء کو نفع بخشتا ہے۔ تازہ اور پرانے زخموں کو بھرتا ہے یہ تمام فوائد اس کے قبض۔ تجفیف اور تغریت (چپک) کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

پنیر (جبن) منجمد دودھ ہوتا ہے۔ جسکو پنیر مایہ وغیرہ سے جمایا جاتا ہے (مترجم)

مزاج۔ تازہ پنیر تر ہے۔ کیونکہ اس کا مزاج تازہ دودھ کے قریب ہے اور اگرچہ اس میں پنیر مایہ کے سبب سے کسی قدر حرارت پیدا ہو گئی ہے اور نیز اس سے دودھ کی بہت سی مائیت دور ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ کثافت کے سبب سے دیر ہضم ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے یہ بلغم کو زیادہ پیدا کرتا ہے۔ لہذا یہ دودھ سے زیادہ سرد ہے۔ یعنی سردی پیدا کرنے میں دودھ سے زیادہ قوی ہے۔ اور پُرانا پنیر گرم خشک ہے۔ کیونکہ پُرانا پنیر مائیت کے فنا ہو جانے اور جلد بگڑ جانے کی وجہ سے تیز اور چرپرا ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ پُرانا پنیر نمک ملا کر رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا مدت تک بغیر نمک کے رہنا مشکل ہے اس لئے کہ اگر اس میں نمک نہ ڈالا جائے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور سڑ جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ نمک کے ملانے سے گرم خشک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نمک اسکو اپنی طبیعت کی طرف مستحیل کر دیتا ہے +

سب سے **افضل پنیر** وہ ہے جو نمک لگایا ہوا اور زیادہ پُرانا نہ ہو۔ کیونکہ پنیر بذاتہ سرد تر ہے لیکن چونکہ وہ نمک سے تھوڑی گرمی اور خشکی حاصل کر لیتا ہے۔ اور چونکہ اس میں نمک ملائے ہوئے تھوڑا ہی وقت گذرا ہے۔ اس لئے گرمی و خشکی اس میں زیادہ نہیں پہونچتی ہے۔ لہذا وہ چاروں کیفیات میں تقریباً معتدل ہوتا ہے +

تازہ پنیر غاذی اور مسمن بدن ہے۔ کیونکہ یہ نہ تو دیر ہضم ہے اور نہ دیر میں نفوذ کرتا ہے اور نہ ردی خلط پیدا کرتا ہے۔ اور ان باتوں کے باوجود یہ تر اور غلیظ ہے +

نمکین اور پُرانا پنیر اپنی حدت و حرافت کی وجہ سے بدن کو دُبلا کرتا ہے کیونکہ یہ خون کو حاد بنا دیتا ہے۔ اور اسکو ایسا خراب کر دیتا ہے۔ کہ اعضاء اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے تغذیہ میں کم استعمال ہوتا ہے۔ اور معدہ کے لئے خراب ہے۔ کیونکہ یہ تیز۔ غلیظ۔ دیر ہضم اور دیر میں نفوذ کرنے والا ہے۔ لیکن معدہ میں دغدغہ پیدا کرنے کی وجہ سے بھوک کو بڑھاتا ہے

اور لطیف چیزوں کے ساتھ اس کی آمیزش خراب ہے۔ اس سے سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ لطیف چیزیں اسکو غلظت اور لزوجت کی حالت میں اعضار تک نفوذ کرا دیتی ہیں اور اس کی تنفید کے لئے رہبر و رہنما (بدرقہ) بن جاتی ہیں۔ اور اپنی غلظت اور لزوجت کی وجہ سے گردہ و مثانہ میں پتھری پیدا کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کو نفوذ کرانے والے گرم مصالحہ کے ساتھ استعمال کیا جائے +

مقدار خوراک:۔ بقدر ہضم +

گاجر

(گزر۔ جزر) مشہور شیریں جڑ ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم تر ہے +

افعال و خواص۔ نفخ پیدا کرتی ہے۔ اور باہ کو ہیجان میں لاتی ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہے۔ اور اس کے تخم خصوصاً جنگلی گاجر کے تخم لطیف ہوتے ہیں۔ اور پیشاب و حیض کا ادرار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں مواد چھانٹنے انکے لطیف و رقیق بنانے اور سدے کھولنے کی قوت ہوتی ہے جزر بری یعنی جنگلی گاجر ایک پودا ہے جس کے پتے شاہترہ کے پتوں کے مانند مگر اس سے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ مزہ تلخی مائل اور تنہ سیدھا اور کھردرا ہوتا ہے۔ اور اس کی چوٹی سوئے کی چوٹی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اس میں سفید پھول ہوتے ہیں۔ اور اس کی جڑ انگلی کے برابر موٹی اور ایک بالشت لمبی اور خوشبودار ہوتی ہے +

مقدار خوراک:۔ گاجر کے تخم پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

دار چینی

ایک درخت کی خوشبودار چھال ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ انتہا درجہ کی لطیف چیز ہے۔ کیونکہ بدن انسان میں پہونچکر اس کے اجزاء نہایت چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ جاذب اور مفتح ہے۔ کیونکہ یہ لطیف ہونے کے ساتھ گرم بھی ہے۔ ہر ایک عفونت کی اصلاح کرتی ہے کیونکہ رطوبات فاسدہ کو اپنی تجفیف اور تحلیل کی وجہ سے فنا کر ڈالتی ہے چنانچہ اس کے متعلق جالینوس کا قول ہے کہ "گرم ادویہ میں اس کے مانند لطافت جوہر کی وجہ سے خشکی پیدا کرنے والی کوئی دوسری دوا نہیں ہے"

اور اسی سبب سے ہر ایک زرداب اور پیپ کی مصلح ہے جو کہ زخموں میں پیدا
ہوجاتی ہے۔ اس کا تیل جلا بخشتا ہے۔ مواد کو گھلا دیتا ہے۔ محلل ہے۔ اور رعشہ
کے لئے عجب چیز ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطافت کی وجہ سے اعصاب کے اندر نفوذ
کر جاتا ہے۔ اور اپنی حرارت کی وجہ سے اُن کے مزاج کو معتدل کر دیتا ہے
اور اُنکے فضلوت کو تحلیل کر دیتا ہے۔ اور اسکی خشکی تجفیف مواد میں معین ہوتی ہے +

روغن دارچینی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون میں عود بلسان
چرائتہ اور اذخر ڈالکر منہ بند کرکے رکھیں۔ اور دارچینی۔ حب بلسان اور مُر سے
خوشبودار کریں۔ اور خوشبودار دواؤں کے گوندھکر ملانے میں شہد استعمال کیا
جاتا ہے۔ اور اپنی قوت جلاء کے سبب سے کلف (جھائیں) اور نمش (لسن) کو
نفع دیتا ہے۔ سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطافت اور قوت حرارت کی وجہ سے
جلد نفوذ کر جانے کے باعث رطوباتِ دماغ کو جذب کرتا ہے۔ اور نیز سینہ کو
اُن رطوبات سے پاک صاف کرتا ہے۔ جو اُس کی طرف جذب ہو کر آتی ہیں۔ اور
بالخاصہ تفریح پیدا کرتا ہے۔ اور اس فعل پر اس کی خوشبو بھی معین ہوتی ہے۔ اور
جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطافت اور حرارت کے سبب سے
جگر کی رگوں کی طرف جلد نفوذ کر جاتا ہے۔ اس کے باوجود جگر بھی اُس کو خوشبودار
ہونے کی وجہ سے اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس
کی رطوبات کو جذب کرتا ہے۔ نیز اس کے اندر قوت قبض اور عطریت بھی ہے۔ اور
اپنی تحلیل و تفتیح کے سبب سے درد گردہ و درد رحم کو نفع دیتا ہے + نیز یہ آنکھ کے
پھولے اور تاریکی کو کھانے اور لگانے سے نفع کرتا ہے۔ کیونکہ یہ آنکھ سے غلیظ
رطوبتوں کو دور کر دیتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

مُرغا۔ مُرغی (دیک و دجاج) سب سے بہتر مرغی وہ ہے جس نے ابھی انڈے
نہ دیئے ہوں۔ کیونکہ انڈے دینے سے اُن کی رطوبت غریزی کم ہوجاتی ہے۔
اور اُس کا ہضم و نضج بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ اور بہتر مرغا وہ ہے جس نے آواز
نہ دی ہو۔ کیونکہ آواز دینے پر اس کی رطوبت غریزی بھی کم ہوجاتی ہے اور نضج و

ہضم مشکل ہوجاتا ہے

افعال وخواص۔ چوزوں کی چربی بڑی مرغیوں کی چربی سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہے اور خصی الدیوک یعنی مرغ کے خصیئے عمدہ غذا ہیں۔ کیونکہ خصیئے عام طور پر خواہ کسی جانور کے ہوں منی کے پکانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لہذا اُن کے لئے پکانے والی معتدل حرارت کی ضرورت ہے۔ نیز اُس رطوبت کی بھی ضرورت ہے جو نضج پر معین ہوتی ہے اور چونکہ وہ منی کو پیدا کرتے ہیں اور منی گرم تر ہے تو اُن کا مزاج بھی ضرور منی کے مزاج سے قریب ہوگا۔ تاکہ وہ منی کو اپنی طبیعت کے قریب اور اس کے مشابہ بنانے پر قادر ہوں۔ جب یہ حال ہے تو لازمی طور پر وہ اعضاء کے جوہر سے نہایت مشابہت رکھتے ہونگے۔ اور اُنکی طرف اِن کا استحالہ جلد ہوجائیگا۔ علاوہ ازیں خصیئے چونکہ لحوم رخوہ یعنی ڈھیلے گوشت (گلٹی) کے قسم سے ہیں۔ اس لئے یہ زود ہضم بھی ہیں +

یہ حالت تو عام جانوروں کے خصیوں کی ہے۔ رہے مرغ کے خصیئے۔ یہ اس بارے میں سب سے عمدہ ہیں۔ کیونکہ مرغ کے مزاج کی خشکی کی وجہ سے ان میں اعتدال پیدا ہوتا ہے خصوصاً جبکہ مرغ فربہ ہوں۔ کیونکہ ایسے مرغ کے خصیے زیادہ نرم۔ زود ہضم اور لذیذ ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مصنف کے مذکورہ بالا لفظ خصی الدیوک سے مرغ کے خصیئے مراد نہ لئے جائیں۔ بلکہ اسے بجائے خُصی الدیوک کے خَصِی الدیوک (بدھیا کیا ہوا مرغ) پڑھا جائے۔ کیونکہ خواہ کوئی جانور ہو۔ بدھیا ہونیکے بعد اس کا گوشت بمقابلہ نر کے زیادہ تر (اور زود ہضم) ہوتا ہے۔ اور مرغ چونکہ خشک ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ بدھئے ہونگے۔ تو نسبتاً یہ معتدل ہونگے۔ مگر مصنف کی عبارت کے طور پر اور نحوی قواعد سے یہ معنے درست نہیں ہوتے +

مرغے کا شوربہ رعشہ وجع مفاصل (گٹھیا) معدہ۔ ربو (دمہ) اور قولنج کے لئے موافق ہے۔ کیونکہ مرغے کے گوشت میں جلا دینے والا ایک لطیف جوہر ہوتا ہے۔ جو اُس سے پکاتے وقت جدا ہوکر شوربے میں باقی رہ جاتا ہے۔ اسی واسطے شوربا بمقابلہ گوشت کے زیادہ جلا دینے والا ہے +

اور مرغیوں کا گوشت عقل بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اس سے لطیف خون

پیدا ہوتا ہے۔ جن سے روح بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور مرغیاں چونکہ خشک مزاج ہیں۔ لہٰذا ان کے گوشت سے پیدا شدہ خون دماغ کی اُس رطوبت کو معتدل کر دیتا ہے۔ جو کہ دماغ کی کندی کا سبب ہو سکتی ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ گوشت اُن رطوبات غلیظہ کی تعدیل کرتا ہے۔ جو پھیپھڑے اور اُس کی نالی میں ہوتی ہیں۔ اور نیز اپنی چکنائی کی وجہ سے اِن اعضاء کی خشونت کو دور کر دیتا ہے +

اور مرغے کا دماغ (بھیجا) نکسیر بند کرتا ہے جو کہ دماغی پردوں سے ہوتی ہے کیونکہ دماغ کا طبعی مزاج سرد تر ہے۔ لیکن جبکہ وہ خشک مزاج جانور کا ہوگا تو وہ معتدل اور عمدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں دماغ میں لزوجت اور رغرویت ہوتی ہے۔ اور نیز مشابہت کی وجہ سے دماغ کو دماغ کے ساتھ خصوصیت بھی ہے۔ اسی واسطے بھیجا دماغ کو بہت زیادہ غذا بخشتا ہے۔ اور اُسکے جوہر کو بڑھاتا ہے لہٰذا وہ اُس خون کو جو کہ دماغ میں ہے غلیظ۔ سرد اور لزج بنا دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سیلان کے قابل نہیں رہتا +

اور چوزوں کا شوربا معدہ کی سوزش کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ پکانے سے شوربے میں جو چیز گوشت سے حاصل ہوتی ہے وہ بہت مرطوب اور نہایت کم گرم ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنی کثرتِ رطوبت کی وجہ سے سوزش کو تسکین دیتی ہے

دماغ (بھیجا) مشہور عضو ہے۔ جو سر کے اندر سفید اور لیسدار جوہر کا ہوتا ہے +

مزاج۔ سرد تر ہے +

افعال وخواص۔ سرد تر اور غلیظ ہونے اور دیر میں نفوذ کرنے اور دیر ہضم ہونے کی وجہ سے بلغم اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے۔ متلی اور قے لاتا ہے اور بھوک کو بند کر دیتا ہے۔ کیونکہ فم معدہ کو تر اور ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اور نیز ارخا پیدا کرنے کی وجہ سے ملین طبع ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ اسکو اُن مصالح کے ساتھ کھایا جائے جو مقطع اور مسخن ہوں تا کہ اس کی اصلاح ہو جائے +

دم الاخوین (ہیرا دکھی) مصنف نے کہا ہے۔ کہ وہ سرخ رنگ کا خشک کیا ہوا عصارہ ہے۔ لیکن دوسرے اطباء نے کہا ہے کہ وہ ایک درخت کا گوند ہے

جو کہ جزیرہ سقوطرہ میں پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خراسان، ارمن (آرمینیا) اور ہندوستان میں بھی پیدا ہوتا ہے (یہ حقیقت میں گوند ہے اس لئے دوسرا قول صحیح ہے) +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے +

افعال و خواص۔ اپنی لزوجت و غرویت کی وجہ سے تازہ زخم کے لب جوڑ دیتا ہے۔ اور لزوجت و غرویت کی وجہ سے شکم میں قبض پیدا کرتا ہے۔ لزوجت و غرویت اور شدتِ قبض کی وجہ سے سیلان خون کو روکتا ہے۔ خشکی پیدا کرنے کی وجہ سے معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اور گوشت اُگاتا ہے۔ پیچش اور شقاق مقعد کو نفع دیتا ہے۔ جس کے وجوہ معلوم ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک +

کاسنی

(ہندبا) کاسنی جنگلی اور باغی دو قسم کی ہوتی ہے۔ جنگلی کاسنی کے پتے باغی کاسنی سے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر باغی کاسنی کی دو قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک قسم کاہو کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کے پتے چوڑے، پھول سفید اور مزہ پھیکا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے پتے لمبے۔ پھول نیلگوں۔ مزہ تلخ ہوتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد ہے اور خشک کاسنی رطوبت کے فنا ہو جانے کی وجہ سے پہلے درجہ میں خشک ہے۔ اور سبز کاسنی رطوبت کی کثرت کے سبب سے تر ہے۔ اور باغی کاسنی زیادہ تر ہوتی ہے کیونکہ اس میں جنگلی کاسنی کی نسبت رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور موسم گرما میں گرمی کی طرف مائل ہو جاتی ہے کیونکہ گرما میں اس کے اندر تلخی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے اندر تلخی، پھیکا پن، شوریت اور کسی قدر قبض بھی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تلخی اور بورقیت اُس گرم قوت کا اثر ہے جو اس کے اندر پائی جاتی ہے۔ اور جو منفخ ہے، اور پھیکا پن اس کی قوت مائیہ کے لوازم سے۔ اور قبض قوت ارضیہ کے لوازم سے ہے +

افعال و خواص۔ اپنی بورقیت (شوریت) کی وجہ سے رگوں اور ماساریقا کے سُدّے کھولتی ہے۔ اور اس میں کافی قبض ہے۔ جس کی وجہ سے معدہ کو تقویت

دیتی ہے۔ اور اسی وجہ سے مقوی جگر ہے۔ گرم جگر کے لئے تو نہایت موافق ہے۔ کیونکہ اپنی سردی سے اس کی تعدیل کرتی ہے۔ لیکن سرد جگر کے لئے بھی بالخاصہ مفید ہے۔ اور اس کے پانی میں ستو ملا کر گرم خفقان کے لئے لیپ لگایا جاتا ہے۔ کاسنی دل کو طاقت دیتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر ایک جوہر بورقی ہے جو تفتیح کرتا اور تاثیر ادویہ کے لئے بدرقہ بنتا ہے۔ اور سرد ارضی جزو کو دل تک پہونچا دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ ارضی جزو ثقیل۔ سرد اور ناقابل تحلل ہوتا ہے لہذا دل میں وہ عرصہ تک باقی رہتا ہے۔ اور اس کے مزاج کو بدل دیتا ہے۔ اور گرم جزو اپنی لطافت کی وجہ سے جلد تحلیل اور باطل ہو جاتا ہے۔ اور املتاس کے ہمراہ اورام حلق کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں قبض اور تبرید کے ساتھ نفوذ اور تفتیح کی قوت بھی ہے۔ اور املتاس میں قوت محللہ ہے۔ آشوب چشم کو نفع دیتی ہے کیونکہ اس میں قبض کے ساتھ تبرید ہے۔ اور اس کا شیرہ اپنی حدت کے سبب سے آنکھ کے جالے کو کاٹتا ہے +

مقدار خوراک:- آب کاسنی سبز مروق چار پانچ تولہ تک؛ بیخ کاسنی سات ماشہ، تخم کاسنی پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

ہلیلہ (ہلیلج) ہڑ۔ اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱) ہلیلہ زرد (۲) ہلیلہ سیاہ ہندی جو چھوٹی ہوتی ہے۔ اور یہ وہ ہلیلہ زرد نہیں ہے جو کہ درخت پر پختہ ہو کر سیاہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہلیلہ زرد بھی خوب پختہ ہونے پر سیاہ ہو جاتی ہے (لیکن صحیح یہ ہے کہ ہلیلہ سیاہ حقیقت میں ہلیلہ زرد ہی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ یہ چھوٹے ہونے کی حالت میں درخت سے علیحدہ کر لی جاتی ہے۔ ورنہ یہی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہلیلہ کابلی بھی ہلیلہ زرد ہی ہے۔ اور اسی کے درخت پر لگتی ہے۔ صرف بڑی اور چکنی ہوتی ہے۔ مترجم) (۳) ہلیلہ سیاہ کابلی جو بڑی بڑی ہوتی ہے (۴) چوتھی قسم باریک سیاہ و زردی مائل ہوتی ہے اور اس کی شکل زیتون سے مشابہ ہوتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال و خواص۔ اپنی سردی کی وجہ سے اسکا کھانا حدت صفراء کو توڑتا

اور اپنی خاصیت ذاتی سے خفقان کو نفع دیتی ہے۔ نیز اس وجہ سے بھی نا
خفقان ہے کہ دل کی گرمی کی تعدیل کرتی ہے۔ علاوہ ازیں خون کو سوداء سے
پاک کرتی اور اسکو گاڑھا اور طاقتور بناتی ہے + اور سوداء کو براہ اسہال
خارج کرنے کی وجہ سے جذام۔ توحش (دیوانگی) اور ورم طحال کو نفع پہونچاتی
ہے۔ اور اپنی عفوصت اور رطوبات کے جذب کرنیکی وجہ سے فم معدہ کو طاقت
ہو پہنچاتی ہے +

ہلیلہ سیاہ رنگت نکھارتی ہے۔ کیونکہ خون کو کدورت سے صاف کرتی
ہے۔ اور اس بارہ میں یہ نہایت مفید دواء ہے۔ کیونکہ یہ سوداء کے اسہال
خوب لاتی ہے +

اور ہلیلہ کابلی تمام حواس۔ قوت حافظہ اور عقل کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ
یہ رطوبات دماغ کو جذب کر لیتی ہے اور جیسا کہ آملہ کے بیان میں ذکر ہوا
ہے کہ جب روح قلبی (روح حیوانی) کی اصلاح اس کے خون کی اصلاح
ہونے سے ہوجاتی ہے تو ساتھ ہی روح نفسانی کی اصلاح بھی ہوجاتی۔
اور استسقاء کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ اسہال لاتی اور رطوبات کو خشک
کرتی ہے۔ سوداء اور بلغم کے اسہال لاتی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس کا
فعل اس جوہر صمغی (گوند) کی وجہ سے ہے۔ جو اس میں پایا جاتا ہے۔ یہی
سبب ہے کہ جب اس کو توڑ کر استعمال نہیں کیا جاتا۔ تو چونکہ اس کا جوہر ظاہر
نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت اس کا فعل بھی ضعیف ہوتا ہے۔ اور بعض
کا قول ہے کہ یہ آنتوں کو نچوڑ کر (عصر سے) دست لاتی ہے۔ اور بعض کا قول
ہے کہ خاصیت سے اسہال لاتی ہے۔ اور عصر اس کی اعانت کرتا ہے +

ہلیلہ زرد صفراء کے اسہال لاتی ہے۔ اور کسی قدر بلغم کو بھی نکالتی ہے۔
اور ہلیلہ سیاہ سوداء کے اسہال لاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے بواسیر کو نفع بخشتی ہے

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

ہلیون (ناگدون) ایک بوٹی ہے۔ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم باغی۔
یہ کھیتوں میں بوئی جاتی ہے۔ اس کے پتے سونے کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں

اس میں کانٹے نہیں ہوتے۔ اس کے بیج گول گول سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو بعد میں سیاہ و سرخ ہو جاتے ہیں اور اس کے جوف میں حب النیل کے مشابہ تین دانے ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم جنگلی ہے۔ اس میں کانٹے بکثرت ہوتے ہیں +

مزاج۔ گرمی اور رطوبت کی طرف مائل ہے +

افعال وخواص۔ قوت جلاء رکھتی ہے۔ احشا خصوصاً جگر اور گردے کے سُدّے کھولتی ہے۔ نیز اس میں قوت تحلیل بھی ہے۔ اور اپنی تفتیح اور ادرار کی وجہ سے یرقان کو نفع پہونچاتی ہے + یہ تلی پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں تیز دودھ ہے جو اگر زیادہ استعمال کیا جائے تو معدہ کو اذیت دیتا ہے اور درد پشت کو فائدہ دیتی ہے۔ جو کہ ریح اور بلغم سے عارض ہوا ہو۔ کیونکہ یہ تحلیل کی قوت رکھتی ہے اور پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وضع حمل میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ اور کثیر الغذاء ہونے کی وجہ سے منی بڑھاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے نو ماشہ تک +

ہزار جشان

(دفاشرا) یہ لفظ فارسی ہے۔ اس کے معنے "ہزار ہاتھ" کے ہیں۔ یہ نام بطور مبالغہ کے زیادہ لمبے ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یہ بوٹی پتوں۔ شاخوں اور ریشوں میں انگور کی بوٹی سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اپنے ریشوں کے ذریعہ قریب کی چیز پر لپٹ جاتی ہے۔ اور اسکو سرخ خوشوں کے مشابہ پھل لگتے ہیں۔ (اور فارس کے کوہستانی علاقہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی جڑ مولی کے مانند موٹی اور رطوبت دار ہو جاتی ہے) مترجم

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ چونکہ اس میں تلخی۔ چرپراہٹ اور تیزی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ محلل۔ ملطف اور مجفف ہے۔ اور اسی وجہ سے پیشاب کا ادرار کرتی ہے۔ اور تلی کی سختی کو دور کر دیتی ہے۔ اور اخلاط غلیظہ کو لطیف بناتی ہے اور خارش کو نفع دیتی ہے۔ اور اپنی تلطیف تحلیل اور جلاء کی وجہ سے جلد کو چھیل ڈالتی ہے۔ اور اپنی تلطیف تجفیف اور قوت اسہال کی وجہ سے مرگی کو نفع بخشتی ہے۔ اور

اپنی خاصیت سے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے لئے مفید ہے۔ اور اپنی قوت
ادرار سے اس کے جوشاندہ کا حقنہ رحم کے فضلات کو خارج کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بچ بچھ (د ج) یہ ایک گھاس کی جڑ ہے۔ جو گوندل (پٹیرا) کے مانند تالابوں
اور پانیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس میں بانس کے مانند گرہیں ہوتی ہیں۔ یہ ٹیڑھی
ہوتی ہے اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے بل کر جال کے مانند ہوجاتا ہے

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ کیونکہ اس میں حدت حرافت
اور کسی قدر تلخی ہوتی ہے +

افعال وخواص۔ اخلاط غلیظہ کو لطیف بناتی ہے۔ نیز یہ جالی محلل ا
مفتح ہے۔ اسی واسطے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے۔ تلی کی سختی کو گھلا دیتی ہے
اور طبقہ ملتحمہ اور طبقہ قرنیہ میں جو کچھ سفیدی وغیرہ پیدا ہوتی ہے اس کو کاٹ ڈالتی
ہے۔ اور پہلو اور سینہ کے درد اور مروڑ کو نفع دیتی ہے۔ جبکہ یہ سردی کی وجہ سے
ہوں۔ اور درد رحم کے لئے اس کے جوشاندہ میں بٹھایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تلطیف
اور تحلیل اور حیض کا ادرار کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

گلاب گلسرخ (و ر د) اس سے یہی گلسرخ (سرخ گلاب کا پھول) مراد ہے
جو کہ مشہور ہے۔ سب سے عمدہ گلاب کا پھول وہ ہے جو تر و تازہ۔ خوشبو دار
باریک پنکھڑیوں والا اور نہایت سرخ ہو +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ اس کا تخم قوت قبض کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے۔ ا
اس کے تخم سے مراد اس کا وہ سخت دانہ ہے جو گلاب کے پھل میں ہوتا ہے
کیونکہ جب پھول کی پتیاں جھڑ جاتی ہیں۔ تو اس کے بعد سرخ رنگ کا پھل رہ جاتا
ہے۔ جس میں کسی قدر شیرینی ہوتی ہے۔ اس پھل کو اہل شام **دلیث** اور
صوم الدیك کہتے ہیں۔ اور خشک گلاب تر کی نسبت زیادہ قابض ہے
کیونکہ گلاب میں ایک قسم کی حرافت اور تلخی ہوتی ہے جو اسہال کی باعث ہوتی ہے

لیکن جب وہ خشک ہو جاتا ہے تو یہ دونوں باتیں اس سے دور ہو جاتی ہیں اور صرف قبض باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ خشک ہونے سے اس کے اجزاء ناریہ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ جو حرافت و حرارت کے مستلزم تھے۔ اسی طرح اس وقت وہ سرد اور مائی جزو بھی جو کہ تلیین اور پھیکے پن کا موجب ہے کم ہو جاتا ہے۔ اور صرف سرد غلیظ ارضی اور قابض جزء باقی رہ جاتا ہے۔

گل سُرخ مفتح ہے۔ کیونکہ اس میں ایک تلخ ناری جزء ہوتا ہے۔ اور اپنے سرد مائی جزو کی وجہ سے حدتِ صفراء کو کم کرتا ہے اور جزو ارضی قابض کے ذریعہ اعضاء باطنی کو قوت بخشتا ہے۔ اور اس کا عرق غشی کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ اپنی خوشبو کی وجہ سے جوہر روح کے لئے مناسب ہے اور اس لئے کہ اس کی گرمی اس کی سردی کی تعدیل کرتی ہے۔ اور اپنے قبض سے روح کو متین اور طاقتور بناتی ہے اور اپنی سردی پہونچانے اور دماغ کو طاقت دینے کی وجہ سے گرم دردِ سر کو تسکین دیتا ہے۔ لیکن گلاب کا پھول سونگھنے سے گرم دماغ والوں کو چھینکیں آنے لگتی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ گلاب کے پھول میں قبض کے ساتھ حرارت ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ حرارت کی وجہ سے رطوباتِ دماغ کو بہا دیتا ہے لیکن وہ ضعف حرارت کی وجہ سے ان کو تحلیل نہیں کر سکتا۔ اور قبض کی وجہ سے اُن راستوں میں سکیڑ پیدا کر دیتا ہے جن راستوں سے ناک کی طرف فضلات آیا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود بھی تنگ ہی ہیں۔ پس وہ رطوبت جس کو حرارت نے بہایا تھا اس جگہ آکر بند ہو جاتی ہے اور اس سے نتھنوں کے اندر لذع پیدا ہوتا ہے۔ جس سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اور گاہے ان راستوں کے بند ہو جانے سے زکام بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ پس جس شخص کا دماغ گرم ہو اور ناک کے فضلات کا راستہ تنگ ہو اسکو گلاب سے زکام اور چھینکیں اکثر پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ کیونکہ دماغ کی حرارت سیلانِ رطوبت اور لذع حدت کے لئے اور راستہ کی تنگی اُس کے انسداد کے لئے معین ہو جاتی ہے۔ بدن کی بُو کو اپنی خوشبو کی وجہ سے عمدہ بنا دیتا ہے۔ اور نیز اس وجہ سے بھی نکہتِ بدن کو درست کرتا ہے کہ بدبودار پسینہ کو انسداد مسامات پیدا کر کے نکلنے سے روکتا ہے۔ پچش کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں قبض کی قوت اور قبض سے

زیادہ تجفیف کی قوت ہوتی ہے +

اور اس کا مربی (گلقند) شہد یا شکر میں بنایا ہوا گرم ہے کیونکہ گلاب کے پھولوں سے اس ترکیب میں جو چیز تحلیل ہوتی ہے وہ سرد مائی جزو ہے اور تلخ اور حریف جزو شہد یا شکر کے ملنے سے محفوظ رہتا ہے اس لئے اس کے گرم اجزاء سرد مائیت سے جو کہ گرمی کو توڑنے والی ہے بالکل خالی رہتے ہیں اور اس کی حرارت شدید ہو جاتی ہے۔ گلقند اپنی خوشبو۔ قبض اور تجفیف کی وجہ سے معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہضم پر بھی معین ہوتا ہے اور گلاب کا سیج (بچھونا) بنانا اور اس پر سونا باہ کو ضعیف کرتا ہے کیونکہ وہ منی کو خشک کر ڈالتا اور گردہ اور آلات تناسل کو سردی پہونچاتا ہے۔ گلاب درد مقعد کو تسکین دیتا ہے۔ جبکہ اس پر اس سے طلا کیا جائے۔ اور گلاب کے تازہ پھول بقدر تین تولہ (تقریباً) دس دست لاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اندر تلخ۔ حریف مفتح اور جالی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ لیکن گلاب کے خشک پھول ان اجزاء کے علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے دست نہیں لاتے۔ کیونکہ یہ اجزاء مائیت کے ساتھ ہی خشک ہونے پر تحلیل ہو جاتے ہیں اور صرف قبض باقی رہ جاتا ہے (گل سرخ خشک سے بھی کسی قدر تلیین ضرور حاصل ہوتی ہے۔ مترجم)+

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک، گلقند دو تولہ سے چار تولہ تک +

زعفران (کیسر) ایک بوٹی ہے جس کا تنہ لمبا۔ اور جڑیں پیاز نرگس کے مانند زمین میں ہوتی ہیں۔ پھول رنگ اور شکل میں سورنجان کے پھول کے مانند ہوتا ہے جس کے وسط میں زرد رنگ کے بال ہوتے ہیں جو کہ مستعمل ہیں۔ اور انہیں کو زعفران کہا جاتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ مفتح۔ محلل۔ قابض اور منضج ہے۔ اس میں **تفتیح** اور **تحلیل** اس وجہ سے پائی جاتی ہے کہ اس کے اندر تلخی ہوتی ہے۔ اور تلخی گرم اجزاء ارضیہ کے بغیر ہوتی نہیں۔ اور یہ **قابض** اپنے اجزاء قابضہ کی وجہ سے ہے

جو اس کے مزہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ اور منضج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اسکی حرارت سرد اجزاء سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ لہذا یہ ملین اور منضج ہے۔ اور اگر اس کی حرارت سرد اجزاء کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی نہ ہوتی۔ تو غلبۂ حرارت سے بجائے انضاج اور تلیین کے تجفیف اور احراق کا کام کرتا۔ رنگت کو نکھارتا ہے۔ کیونکہ یہ روح اور خون کو اعتدال کے ساتھ گرم اور لطیف کرتا ہے۔ اور دونوں کو باہر کی طرف حرکت کرنے کے لئے مستعد کر دیتا ہے۔ اور سرور پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں جوہر روح کی تقویت کی نہایت شدید خاصیت پائی جاتی ہے۔ اس سے روح میں نورانیت اشراق اور انبساط پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور باوجود اس کے روح کا قوام بھی غیر معمولی طور پر رقیق نہیں ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ نہایت سرعت کے ساتھ صعود کرجاتا ہے مدانیکہ اس کی زرد سنہری رنگت ابھی تک باقی رہتی ہے۔ اور روح کے ساتھ مل کر اس کو منور اور مشرق (چمکدار) بنا دیتا ہے۔ اور اس امر پر اس کی خوشبو اور لطیف گرمی بھی معین ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ شراب کے ساتھ اسے استعمال کیا جائے۔ کیونکہ شراب سرور پیدا کرنے میں اپنی خوشبو اور لطیف گرمی۔ اور جوہر روح کی زیادہ تقویت کرنے کی وجہ سے زیادہ معین ہوجاتی ہے۔ شراب کے ساتھ استعمال کرنے میں اس سے اس قدر سرور حاصل ہوتا ہے کہ اس سے رعونت پیدا ہوجاتی ہے؛

شیخؒ نے کہا ہے۔ کہ جبکہ زعفران کو شراب میں ملا کر پیا جائے۔ تو اسقدر سکر لاتا ہے۔ کہ رعونت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ کی طرف یہ بکثرت چڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی ارضیت اپنی لطافت کی وجہ سے بہت زیادہ صعود کے قابل ہوتی ہے۔ اور سرا نراہیؒ نے کہا ہے کہ زعفران کو جس وقت شراب کے ساتھ ملا کر پیا جاتا ہے تو بہت زیادہ نشہ لاتا ہے۔ اور تفریح پیدا کرتا ہے یہانتک کہ پینے والا فرحت کی شدت سے مجنون سا ہوجاتا ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ دماغ کی طرف گرم بخارات بکثرت چڑھ جاتے ہیں۔ جس سے دماغ بھر جاتا ہے اور سر بھاری ہوجاتا ہے۔ اور اس کو نہایت شدید ضرر پہونچاتا ہے اور نیند لاتا ہے۔ کیونکہ یہ دماغ کو بخارات سے بھر دینے کے بعد ذہن کو کند کر دیتا

ہے۔ اور نیز رطوبات دماغی کو رقیق کرنے اور پگھلانے کی وجہ سے دماغ کو مسترخی
کر کے دماغی قویٰ کو کند بنا دیتا ہے۔ اور آنکھوں میں لگانے سے بینائی کو تیز
کرتا ہے۔ کیونکہ یہ آنکھ اور اُس کی روح کو قوت دیتا ہے۔ اور اُس کے فضلات کو
تحلیل کرتا ہے۔ لیکن کھانے سے کثرتِ تبخیر کے سبب بینائی اور حواس کو مکدر کرتا ہے
اور اپنی خاصیت سے وضع حمل کو آسان کرتا ہے۔ چنانچہ زعفران کو میسکر اور
گوند بکر بقدر اخروٹ اس کا تعویذ بنایا جاتا ہے۔ اور اُس کو عورت کے گلے میں
لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس سے ولادت آسان ہو جاتی ہے۔ تنفس میں سہولت پیدا
کرتا ہے کیونکہ اِس میں قوت تلیین انضاج اور تحلیل پائی جاتی ہے۔ اور اپنی قوت
قابضہ کی وجہ سے اندرونی اعضاء کی تقویت کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی
تقویت پیدا کرتا ہے کہ یہ اپنی عطریت کی وجہ سے اعضاء کے لئے محبوب و مالوف
ہے۔ انھیں وجوہ مذکورہ سے قلب کو تقویت پہونچاتا ہے۔ اور اپنی تلطیف اور
تفتیح کی وجہ سے پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ اور خواہش طعام یعنی بھوک کو ساقط
کرتا ہے جنین نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ اُس حموضت (ترشی) کو
باطل کر دیتا ہے۔ جو معدہ میں ہوتی ہے۔ اور جس کے ذریعہ بھوک لگتی ہے اور
مسیحی نے کہا ہے کہ اس کے دو وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نیند لانے پر معین ہوتا
ہے اور نیند کے وقت بھوک کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ
زعفران ذہن کو کند اور بحس سا بنا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ دماغی قوتونکو اپنی رنگت کی
طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور اس کی صورت قائم ہی رہتی ہے کہ یہ سرعت سے
دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

زعرور اس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم کا پھل سُرخ اور چھوٹا بڑے حب الآس
کے برابر ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کا پھل سُرخ اور عناب کے برابر ہوتا ہے۔ اور
یہ کم ملتا ہے۔ اس میں تین تخم ہوتے ہیں برخلاف ازیں سُرخ پھل والے میں صرف
ایک ہی تخم ہوتا ہے۔ اور تیسری قسم وہ ہے جسکو طرایفلین یعنی تین تخم والا کہتے
ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے ہر ایک پھل میں تین تخم ہوتے ہیں اس کا یہ نام انہی تخموں

کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یہی وہ قسم ہے جس کو مصنف بیان کرتا ہے۔ یہ شکل و صورت میں چھوٹے سیب کے برابر اور لذیذ ہوتا ہے اسی وجہ سے اسکو جنگلی سیب کہتے ہیں۔ اور اس کو میں نے سمرقند میں دیکھا ہے اسکا رنگ زرد ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ یہ غبیرا[1] سے زیادہ قابض ہے۔ اپنی برودت کی وجہ سے صفراء کو دور کرتا ہے۔ اور نیز اس وجہ سے کہ اس کا مزہ ترشی اور قبض کے درمیان ہے۔ اور اپنی شدت قبض سے اسہال کو روکتا ہے۔ اسہال کو روکنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اپنی عطریت کی وجہ سے معدہ کو تقویت پہونچاتا ہے +

مقدار خوراک ۵ ساتماشہ سے ایک تولہ تک +

مکھن

(مسکہ) دودھ سے بلو کر نکالا جاتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم تر ہے +

افعال وخواص۔ منضج محلل اور مرخی ہے۔ کیونکہ یہ خون کی چکنائی سے پستانوں کی حرارت منضجہ کے عمل کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ اعتدال کے ساتھ گرم ہوتا ہے۔ کیونکہ پستانوں میں پکنے کی وجہ سے یہ حرارت حاصل کر لیتا ہے۔ اور یہ تر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ چکنائی صرف اُس مائیت سے حاصل ہوتی ہے۔ جو ہوائی اجزاء سے کسی قدر ارضیت کے ساتھ ملی رہتی ہے۔ بدن پر طلا کرنے سے تغذیہ بخشتا اور اس کو موٹا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ جلد میں ارخا پیدا کرتا ہے۔ اور بدن کے اندر مسامات کے ذریعہ گھس جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ دودھ کا جزو ہے۔ لہٰذا بدن اُس سے غذا حاصل کرتا ہے۔ کھانسی اور سینہ کو نفع دیتا ہے۔ اور اخراج بلغم میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں انضاج اور تلیین کی قوت پائی جاتی ہے۔ اعصاب کے جراحات کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ کیونکہ یہ زخموں کو پاک صاف کرتا ہے۔ اور اعصاب میں ارخا پیدا کرتا ہے۔ جس کے سبب سے زخم کے کنارے آسانی مل جاتے ہیں۔ اور اپنی روغنیت کی وجہ سے قبض دور کرتا ہے۔ بلکہ اس کے بکثرت کھانے سے ارخاء کی زیادتی کے باعث دست آجاتے ہیں +

[1] غبیرا ایک پھل ہے۔ جو عراق وشام میں بکثرت ہوتا ہے۔ اور زیتون کے برابر ترشی لئے ہوئے شیریں ہوتا ہے۔ مترجم +

مقدار خوراک:- دو تولہ سے چار تولہ تک +

ادرک وسونٹھ (زنجبیل) چھوٹی چھوٹی جڑیں ہوتی ہیں۔ جو زمین کے اندر پھیلی رہتی ہیں۔ اور یہ ملک عمان میں ہوتی ہے نیز ہمارے ملک میں بھی بکثرت پیدا ہوتی ہے) اس کا رنگ سفیدی مائل اور مزہ فلفل کے مزہ سے مشابہ ہوتا ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ دوسری تمام جڑوں میں ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس میں خشکی کم ہے۔ اور اسی واسطے اسمیں بہت جلد گھن لگ جاتا ہے اور بہت جلد بوسیدہ ہو جاتی ہے۔ اور اسکی حرارت عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔ جیسا کہ تر لکڑی جس وقت جلائی جاتی ہے۔ تو اس میں عرصہ تک حرارت رہتی ہے۔ برخلاف خشک لکڑی کے۔ کہ وہ جلد جل جاتی ہے۔ اور جلد بجھ جاتی ہے۔ باہ کو ہیجان میں لاتی ہے کیونکہ یہ ریاح پیدا کرتی ہے۔ اور اپنی گرمی کی وجہ سے ہاضم ہے۔ اور سردی معدہ اور سردی جگر کے لئے موافق ہے۔ اور اپنی تجفیف اور جذب سے معدہ کی تری کو زائل کر دیتی ہے جو کہ میوہ جات کے کھانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ کیونکہ دماغ کی رطوبات فضلیہ کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اور ملین طبع ہے جبکہ گرم پانی اور شکر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ کیونکہ یہ اس وقت اپنی تقطیع اور جلاء کے سبب سے لیسدار اور لعاب دار فضلات بذریعہ اسہال خارج کرتی ہے +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک +

روغن زیتون (زیت) زیت الانفاق یعنی زیتون خام کا تیل پہلے درجہ میں سرد وخشک ہے اور اس کی سردی زیتون کی عفوصت اور قبض کے موافق ہوتی ہے۔ ابو ریحان نے اپنی کتاب صیدنہ میں ماسرجویہ سے نقل کیا ہے۔ کہ جو بیل تر و تازہ ہوتا ہے۔ اس کو اہل روم انفاقین کہتے ہیں۔ اور انفاق اسی سے مشتق ہے۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ زیت الانفاق اسوجہ سے نام رکھا گیا ہے کہ یہ نفقہ (خرچ) کے لئے بنایا جاتا ہے" یہ بیہودہ بات ہے۔

اور پورے طور پر پکے ہوئے زیتون کا تیل اعتدال کے ساتھ گرم ہوتا ہے۔
کیونکہ پکنے سے اس کا مادہ گرم ہو جاتا ہے۔ اور رطوبت کی طرف مائل ہے
کیونکہ پختہ زیتون میں اجزاء ارضیہ پر مائیت کا غلبہ ہوتا ہے جس کی دلیل یہ ہے
کہ اس کا قبض اور اس کی عفوصت زائل ہو جاتی ہے۔ اور پرانا روغن زیتون
حرارت میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر سرد مرطوب اجزاء
تحلیل ہو جاتے ہیں +

افعال و خواص۔ روغن زیتون بالوں کو مضبوط بناتا ہے۔ کیونکہ
اپنی حرارت کے باعث خون سے بالوں کے مادہ کو جذب کرتا ہے۔ اور اپنے
قبض سے اس کو بالوں کی جڑوں کے پاس محفوظ رکھتا ہے۔ اور بالوں کی جڑوں
سے رطوبات مرخیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور بالوں کو دیر میں سفید ہونے دیتا ہے
کیونکہ سفیدی پیدا کرنے والی رطوبات کو تحلیل کرتا رہتا ہے۔ خام زیتون
کا تیل تندرستوں کے لئے بہت موافق ہے۔ کیونکہ یہ لذع۔ گرمی اور تحلیل سے
خالی ہوتا ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اور زیتون کا
کا ملکین یانی قلاع (منہ آنا) کو فائدہ دیتا ہے۔ اور آگ سے جلنے پر آبلہ نہیں
پڑنے دیتا۔ اور مسوڑھوں کو قوت قبض و تجفیف کی وجہ سے مضبوط کرتا ہے
اور برگ زیتون اپنے قبض اور سردی کی وجہ سے جمرہ۔ نملہ۔ قروح وسخہ (گندہ
زخم) اور بتی کو نفع دیتا ہے۔ پسینہ کو بند کرتا ہے۔ اور وہ داخس (لبھری یا
انگل بیڑا) کے لئے نہایت مفید ہے +

مقدار خوراک:۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک +

رسوت (محضض) یہ ایک خاردار درخت کا عصارہ ہے۔ اس درخت کی
شاخیں لمبی لمبی اور چھال زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ اور مرچ سیاہ کے مانند
پھل لگتا ہے۔ اور اس سے رسوت اس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ کہ اس کے
پتوں کو کوٹ کر پانی نچوڑ لیتے ہیں اور اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ وہ خشک
ہو کر جم جاتا ہے۔ اور اس کا نام فیلزهرج (ہاتھی کا پتہ) رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ
اس کے عصارہ کو جمع کر کے جب شکنبہ میں رکھتے ہیں تو یہ اپنے رنگ اور کلانی

میں کسی بڑے جانور کے پتہ کے مانند ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکو مجازاً مرارۃ الفیل (ہاتھی کا پتہ) کہتے ہیں لیکن مصنف نے اس وجہ تسمیہ کو بیہودہ کہا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسوت کا نام فیلزہرج ہونا چاہئے تھا۔ نہ کہ درخت کا نام جس سے عصارہ لیا جاتا ہے لیکن اس اعتراض کا جواب ظاہر ہے (کیونکہ وجہ تسمیہ میں معمولی مناسبت بھی کافی سمجھی جاتی ہے)۔

(رسوت درحقیقت درخت زرشک کی لکڑی (دار ہلد) کا عصارہ ہے) عمدہ رسوت وہ ہے۔ جو کہ آگ پر رکھنے سے جل جائے اور باہر سے سیاہ اور اندر سے یاقوتی رنگ ہو۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں خشک اور گرمی سردی میں معتدل ہے۔

افعال وخواص۔ اس کے تبعض سے اس کی تحلیل زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ یہ جوہر ناری اور جوہر ارضی سے مرکب ہے۔ اپنی ارضیت سے تو قبض کرتی ہے۔ اور ناریت سے تحلیل۔ تجفیف اور کافی طور پر جلاء کرتی ہے۔ اور ان دو جوہروں سے مرکب ہونے کے بعد گرمی اور سردی میں اعتدال سے قریب ہوگئی ہے لیکن چونکہ یہ دونوں جوہر خشک ہیں۔ لہذا اس میں خشکی کا غلبہ ہے۔ اور چونکہ اس کا جزء ارضی تلخ ہے اس وجہ سے اس کا قبض ضعیف ہوگیا ہے (کیونکہ تلخی حرارت کی دلیل ہے) اور اپنے قبض اور خشکی کی وجہ سے بالوں کو قوت دیتی ہے۔ اور اپنی جلاء کی وجہ سے جھائیں کو دور کرتی ہے۔ اور داحس (انگل بیڑا یا بسہری) کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ یہ عضو کے موجودہ مادہ کو تحلیل کرتی ہے۔ اور عضو میں قبض پیدا کرتی ہے۔ جس کے سبب سے وہ عضو دوسرے آنے والے مادہ کو قبول نہیں کرتا ہے۔ اور نیز وہ عضو کے اندر مادہ کے نفوذ کرنے کو روکتی ہے اور اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے مفاصل کو مضبوط بناتی اور ہر ایک عضو کے سیلان خون کو روکتی ہے۔ اور آشوب چشم کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں ضعیف قبض کے ساتھ تحلیل کی قوت بھی پائی جاتی ہے بر عکس اس کے جس دوا میں قبض قوی ہوتا ہے۔ وہ آشوب چشم میں مضر ہوتی ہے۔ طبقہ قرنیہ کی جلاء کرتی ہے۔ اور اپنی قوت تفتیح اور ادرار کی وجہ سے یرقان کو نفع دیتی ہے۔ اور اپنی تلطیف اور تحلیل کی وجہ سے ورم طحال کے لئے مفید ہے۔ اور قوت تحلیل کے سبب سے

ڈ ھیلے درسوں کو نافع ہے۔ اور اپنے قبض اور تجفیف کی وجہ سے مثلاً خراب زخموں۔ سوڑ ہوں کے زخموں اور معدہ کے دستوں کو نفع بخشتی ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

منہدی (حنا) ایک درخت ہے۔ جس کے پتے زیتون کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور اس کی کلیاں خوشہ کے مانند نکلتی ہیں۔ جن سے چھوٹے چھوٹے خوشبودار پھول کھلتے ہیں۔ اس کے تخم چھوٹے چھوٹے خاکی رنگ کے ہوتے ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے۔ لیکن بعض نے گرم کہا ہے یہ سرد اور گرم دو جوہروں سے مرکب ہے۔ جن میں گرم جوہر غالب ہے۔ لیکن سرد جوہر کی قوت بہت جلد ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ جوہر بارد لطیف اور رائی ہے اور نیز اسکی حرارت بھی سرد جوہر کے نفوذ کرانے میں اعانت کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باہر لگانے سے اس سے سردی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب اسکو اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا سرد جوہر رائی اور لطیف ہونے کی وجہ سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور صرف گرم جزو باقی رہ جاتا ہے۔ اس لئے اورام بلغمی کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اعصاب کے سرد امراض کو نفع دیتی ہے۔ پس انہی دونوں جوہروں کے اختلاف کی وجہ سے اس کے مزاج میں اختلاف ہے +

افعال وخواص۔ اس میں گرم جزو کی وجہ سے تحلیل کی قوت پائی جاتی ہے اور ارضی جزو کی وجہ سے قبض کی قوت پائی جاتی ہے۔ اور زیادہ تحلیل کرنے کی وجہ سے تجفیف کی قوت بھی پائی جاتی ہے۔ منہدی رگوں کے منہ کھولتی ہے۔ کیونکہ گرم لطیف جزو کی وجہ سے اس میں سخت قوت نفوذ پائی جاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ بیرونی طور پر استعمال کرنے سے پیشاب کو رنگین کر دیتی ہے۔ اورام حارہ اور اورام بلغمیہ کے لئے نافع ہے۔ اور اس کا فاغیہ (پھول) جوڑوں اور پٹھوں کے درد۔ فالج اور تمدد کے لئے نافع ہے +

ابو حنیفہ دینوری نے کہا ہے کہ اگرچہ **فاغیہ** ہر ایک خوشبودار پھول کو کہتے ہیں لیکن جب صرف لفظ فاغیہ بلا قید بولا جاتا ہے۔ تو اس سے منہدی کا پھول مخصوص طور پر سمجھا جاتا ہے +

اور اس کا تیل (روغن حنا) مالش کرنے سے تکان کو دور کرتا اور اعصاب کو نرم بناتا ہے۔ کیونکہ مہندی کے اندر تحلیل اور تسخین کی قوت پائی جاتی ہے۔ اور جس وقت اسکو تیل کے ساتھ مرکب کرلیا جاتا ہے۔ تو یہ اُس سے قوت تلیین حاصل کر لیتی ہے۔ اور تحلیل و تسخین کی قوت بڑھا لیتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

اندراین (حنظل۔ پھر پھیندوا) ایک درخت یا بیل کا پھل ہے۔ جو کہ زمین پر پھیلتی ہے۔ اس کے پتے تربوز کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں اور اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ جس سے نہایت کڑوا پھل پیدا ہوتا ہے۔ پھل کی شکل چھوٹے تربوز کے مشابہ ہوتی ہے۔ بہترین حنظل وہ ہے جو نرم اور پختہ ہو۔ پختہ کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ اور اس کا تخم (گودا) سفید زردی مائل ہوتا ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ اس کے تخم اور چھلکے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں آنتوں سے چمٹ جاتے ہیں اور نہایت شدید مروڑ پیدا کر کے باعث ہلاکت ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پھل جو درخت میں اکیلا ہو۔ وہ قاتل ہوتا ہے۔ کیونکہ درخت کی تمام قوت سمیہ اُس ایک پھل میں جمع ہو جاتی ہے۔ اسی واسطے ایسا پھل جو درخت میں ایک ہی ہو۔ قوت کے قوی ہونے کی وجہ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے +

افعال و خواص۔ اس کا گودا (تخم) محلل اور مقطع ہے۔ دور سے مواد جذب کرتا ہے۔ اور اس کا تازہ پتا نشاستہ کے ہمراہ ضماد کرنے سے سیلان خون کو روکتا ہے اور ورمونکو تحلیل کرتا اور اُن کو پکاتا ہے۔ اور اگر اسکا پتا کھلایا جائے تو درد اعصاب۔ نقرس اور جوڑوں کے درد اور عرق النسا کے لئے نافع ہے۔ اور اگر اس کو جذام اور داء الفیل پر ملا جائے تو فائدہ پہونچاتا ہے۔ اور اگر اس کو سرکہ کے ہمراہ پکا کر مضمضہ کیا جائے۔ تو دانتوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ اور ان کو آسانی سے اکھڑنے کے قابل بناتا ہے۔ اور اس کا مسہل دتہ کے لئے نافع ہے۔ اور یہ اعصاب اور مفاصل اور دور کے اعضاء سے غلیظ بلغم اور سوداء کو کھینچکر دست لاتا ہے۔ طاقتور آدمیوں کے لئے اس کی مقدار خوراک نصف

درہم یعنی تقریباً پونے دو ماشہ ہے۔ نصف درہم بارہ قیراط کے برابر ہوتا ہے اور ایک قیراط چار جو کے برابر۔ اور گردہ اور مثانہ کو نفع دیتا ہے۔ اور اسکا مصلح کتیرا اور روغن بادام ہے۔ کیونکہ کتیرا اپنی لزوجت و غرویت سے مروڑ۔ خراش اور پیچش کو روکتا ہے۔ جو اندرائن سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور نیز دست لانے میں بھی اعانت کرتا ہے۔ برخلاف اس کے گوند سے اس کی اصلاح کی جائے۔ تو وہ اپنے قبض کی وجہ سے دستوں کو روکتا ہے اور روغن بادام بھی اُس پھسلا دیتا ہے اور آنتوں سے چمٹنے نہیں دیتا +

چنا (نخود (ف) حمّص (ع)) +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اور سیاہ چنا گرمی خشکی میں زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ سیاہی حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ اور حرارت خشکی کو پیدا کرتی ہے +

افعال وخواص۔ چنا نفاخ ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے جیسا کہ دوسرے تمام غلوں میں پائی جاتی ہے۔ مقطع یعنے مواد کا چھانٹنے والا ہے۔ کیونکہ اس میں شور اور تلخ دو قسم کے اجزاء ہیں۔ اور یہ دونوں اجزا تقطیع کرتے ہیں۔ باقلا سے زیادہ غذا بخشتا ہے۔ کیونکہ اس سے جو خون پیدا ہوتا ہے۔ وہ زیادہ گاڑھا ہوتا ہے۔ در دپشت کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ کیونکہ اپنی شوریت کی وجہ سے مواد میں تلیین اور تلخی کی وجہ سے تفتیح کرتا ہے۔ سوڑھوں کے سخت ورموں اور کان کے نیچے کے ورموں کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اپنی لطیف حرارت کی وجہ سے مواد کی تقطیع تفتیح۔ تلیین اور جلاء کرتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے اور پھیپھڑہ کو دیگر اعضاء کی نسبت زیادہ غذا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی لطیف حرارت اور تفتیح کی وجہ سے پھیپھڑہ کے لئے نہایت موافق ہے۔ لہذا پھیپھڑہ اُسکو اپنی طرف بہت زیادہ جذب کرتا ہے۔ پس یہ اُس کو زیادہ غذا دیتا ہے۔ اور نیز اُس کی غلیظ و لزج رطوبات کو قطع کرتا اور اُس کو جلا بخشتا ہے۔ جس کے سبب سے آواز کو صاف کرتا ہے۔ اور اس کا جوشاندہ استسقاء اور یرقان کے لئے نافع ہے۔ گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے جنین کو

خارج اور پیشاب کو جاری کرتا ہے +

یہ تمام فوائد اس وجہ سے ہیں کہ ایک تو اس میں شور جزو ہے۔ جو کہ شکم کی تلیین کرتا ہے۔ اور دوسرے تلخ جزو ہے۔ جو کہ منفخ اور مقطع ہے اور یہ دونوں جزو جوش دینے پر اس سے جدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ باقی اجزاء کے ساتھ یہ زیادہ مستحکم طور پر نہیں ملے ہوئے ہیں۔ بلکہ انکی باہمی آمیزش ضعیف ہے۔ اور مقوی باہ بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی رطوبت فضلیہ بہت غلیظ ہے۔ معدہ اور جگر میں یہ رطوبت اس سے جدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس وقت تک باقی رہتی ہے کہ رگوں کی طرف نفوذ کر جاتی ہے لہٰذا اس سے رگوں کے اندر غلیظ ریاح اور منی پیدا ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس میں قوت مدرہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ اس رطوبت کو اعضاء تناسل تک پہونچا دیتی ہے +

اس کے چھلکوں میں عفوصت اور قبض ہے۔ جیسا کہ تمام غلوں کے چھلکوں میں ہوا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے آب نخود اور حمصیہ (چنے کی غذاء) کے بناتے وقت جبکہ اس سے تلیین اور ادرار مدِنظر ہوتی ہے۔ تو اس کے چھیلنے کے لئے کہا جاتا ہے +

مقدار خوراک:- (بطور دواء) دو تولہ +

گیہوں

(گندم (ف)۔ حِنطہ (ع))

مزاج۔ گرم ہے۔ لیکن رطوبت و یبوست میں معتدل ہے۔ بھنا ہوا گیہوں دیر ہضم ہے۔ کیونکہ بھُننے سے اُس کی رطوبت کم اور ارضیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ دیرہضم اور دیر میں منحدر ہونے کی وجہ سے نفاخ ہے۔ اور کیڑوں کو پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے غلیظ فضلات پیدا ہوتے ہیں۔ جو کہ کیڑوں اور کدو دانہ کی پیدائش کے لئے مادہ بن جاتے ہیں۔ اور بڑا اور سُرخ گیہوں اعضاء کو زیادہ غذا دیتا ہے۔ بڑا گیہوں تو اس لئے زیادہ غذا دیتا ہے۔ کہ اس میں رطوبت اور غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور سُرخ اس وجہ سے زیادہ غذاء دیتا ہے کہ سفید گیہوں سے ڈھیلے اور پولے ہونے کے باعث گاڑھا خون نہیں پیدا ہو سکتا۔ اور سیاہ گیہوں میں غلبہ ارضیت اور احتراق کی وجہ سے

کو دانا کم ہوتا ہے (اس لئے سُرخ گیہوں ضرور سفید اور سیاہ گیہوں سے زیادہ غذا دیگا)

کالا دانہ (حبُّ النیل۔ تخم کبکو۔ تخم عشق بیچہ) اس کی بوٹی لبلاب کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور درخت وغیرہ پر لپٹ جاتی ہے۔ اس کے پتے سبز ہوتے ہیں اور ہر ایک پتے کی جڑ میں نیلگوں پھول ہوتا ہے۔ جو کہ قیف سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور جس وقت پھول گر جاتا ہے تو تخم کل کے غلاف کے مانند تین جوف والا غلاف ظاہر ہوتا ہے جس میں مُثلّث شکل کے تین تخم ہوتے ہیں۔ یہی تخم ادویہ میں مستعمل ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ بہق ابیض (چھیپ) اور برص (پھلبہری) کو نفع دیتا ہے۔ لیکن اس کے کھانے سے کرب و بےچینی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ آنتوں میں یہ زیادہ دیر تک ٹھہرتا ہے اور استعمال کے وقت سے چوبیس گھنٹے تک دست نہیں لاتا۔ اور متلی لاتا ہے۔ اور اپنی قوت سمیت سے اخلاط غلیظہ اور سوداء و بلغم کے دست لاتا ہے۔ اور سمیت ہی کی وجہ سے کیڑوں اور کدو دانہ کو مارتا اور خارج کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

چلغوزہ (حب الصنوبر) اس کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی قسم کو فارسی میں چلغوزہ کہتے ہیں۔ اور چھوٹی قسم کا نام قضم قریش ہے +

مزاج۔ چلغوزہ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں تر ہے۔ اور قضم قریش دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ چلغوزہ میں انضاج تلیین اور تحلیل کی قوت ہوتی ہے کیونکہ اس میں رطوبت کے ساتھ روغنیت پائی جاتی ہے۔ اور روغن ارضیت مائیت اور کسی قدر ہوائیت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قدر لذع بھی ہے۔ کیونکہ اس میں حدت، تھوڑی سی حرافت اور تلخی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ مواد میں جلاء اور تقطیع بھی کرتا ہے۔ اور اس کی قوت لذع گرم پانی میں بھگونے سے زائل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پانی میں بھگونے سے اس کا یہ جزو لاذع تحلیل ہو جاتا ہے۔ یہ کثیر الغذاء، قوی الغذاء، دیر ہضم ہے۔ کیونکہ اس میں ارضیت کی کثرت

ہوتی ہے کھانسی اور پھیپھڑوں کی رطوبات اور اس کی پیپ صاف کرنے کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔ کیونکہ اس میں جلا اور تفتیح۔ انضاج اور تلیین کی قوت ہے نیز یہ چکناہٹ پیدا کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ میٹھی شراب کے ساتھ اسے پکا لیا جائے۔ کیونکہ شراب میں پکانے سے اس کا نفع اور اس کی قوت تفتیح اور تلیین و تملیس (چکنا کرنا) زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور منی کو بہت زیادہ بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ جو کہ اپنی غلظت کی وجہ سے رگوں کے اندر نفخ پیدا کرتی ہے۔ اس لئے چلغوزہ تولید منی کے علاوہ انتشار پر بھی معین ہوتا ہے اور اپنی لذع کی وجہ سے مروڑ پیدا کرتا ہے۔ اور کھٹ مٹھا انار اس کا تریاق ہے۔ چلغوزہ کھانے کے بعد انار کا پانی چوسا جائے جس سے چلغوزہ کی حدت میں تسکین ہوجاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

حب الزلم ایک تخم ہے جو روغن دار۔ چپٹا اور چنے سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ یہ باہر سے زرد اور اندر سے سفید ہوتا ہے۔ اور کھانے میں خوش مزہ ہوتا ہے۔ شہر زور کے اطراف میں پیدا ہوتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں تر ہے +

افعال و خواص۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ روغن دار اور لذیذ ہوتا ہے لہذا اس کو اعضاء نہایت رغبت سے قبول کرتے ہیں۔ اور منی کو بہت زیادہ بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ بہت زیادہ ہے +

مقدار خوراک:۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک +

حبۃ الخضرا (ڈبن) یہ درخت بطم کا پھل ہے +

مزاج۔ گرم خشک ہے۔ اس کی خشکی دوسرے درجہ میں ہے +

افعال و خواص۔ بدن میں سخونت (گرمی) اور مواد میں نرمی پیدا کرتا ہے اور نفخ دیتا ہے۔ کیونکہ یہ دو جوہروں سے مرکب ہے۔ ایک جوہر گرم اور ہوائی ہے۔ اور دوسرا جوہر رطب اور مائی ہے جس پر اس کی روغنیت دلالت کرتی ہے + اور یہ اپنی جلاء اور تفتیح کی قوت کی وجہ سے مواد کا تنقیہ کرتا ہے + اور

اس میں قوت قبض بھی ہے۔ کیونکہ اس میں حرارت محللہ کے ساتھ خشک ارضیت بھی
پائی جاتی ہے۔ اور اس میں قوی جلاء اور کافی قوت تفتیح پائی جاتی ہے۔ اور اپنی
قوت حرارت کی وجہ سے اندرون بدن سے باہر کی طرف مواد جذب کرتا ہے
اور باہ کو ہیجان میں لاتا ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے اور نیز
گردوں کو فربہ کرنے والی حرارت ہوتی ہے۔ اور اس کا گوند دردوں کو بجھاتا ہے
کیونکہ اس میں سخونت پیدا کرنے۔ اور رطوبات کے بہانے کی قوت پائی جاتی ہے
جس سے مواد اورام نرم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ مرہموں میں ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ
اپنی جلاء سے زخموں کو پاک کرے اور اپنے قبض اور تجفیف سے پیپ کو خشک
کرے + شکم کی تلیین کرتا اور چہرہ کے پھٹنے کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں یبس ہوتا
ہے۔ اور خارش کو دور کرتا ہے + اور اس کا روغن جو کہ روغن بادام کے
مانند نکالا جاتا ہے تکان کو نفع دیتا ہے کیونکہ اس میں اس قبض کے ساتھ
ساتھ جو کہ تقویت اعضاء کے لئے ضروری چیز ہے۔ قوت تحلیل و تلیین بھی ہوتی
ہے۔ اور اسی وجہ سے فالج اور لقوہ کے لئے مفید ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کبوتر بچہ | (حمام النواہض) اس سے وہ بچے مراد ہے۔ جنکے پر کامل طور
پر نکل آئے ہوں۔ اور اس کے بازو بڑھ گئے ہوں۔ اور ان کو اڑنے کے لئے
پھیلاتا ہو +

افعال و خواص۔ زود ہضم ہے۔ چوزوں سے زیادہ غذائیت دیتا
ہے اور عمدہ خلط پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ کم ہے۔ اور گرم مزاج
کو انگور خام۔ دھنیا اور مغز خیار کے ساتھ کھانا چاہیئے۔ تاکہ اسکی حرارت کم ہو جائے +

چیرونجی | (حب السمنہ) ایک درخت کا تخم ہے۔ جو کہ چٹیل بیابانوں میں اگتا ہے
اور ایک گز کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے پتے نہایت سفید ہوتے ہیں پھل مرچ
سیاہ کے برابر لگتا ہے جس کا چھلکا سیاہ اور مغز سفید اور روغن دار ہوتا ہے
اور اس کے درخت سے دودھ نکلتا ہے۔ اس کے پتوں سے لاجوردی رنگ
نکالا جاتا ہے جس سے چمڑے کو رنگتے ہیں +

مزاج پہلے درجہ میں گرم تر ہے +

افعال وخواص۔ اس میں روغنیت بکثرت ہوتی ہے۔ اور اپنی رطوبت فضلیہ کی وجہ سے منی کو بڑھاتی ہے۔ اور کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے بدن کو فربہ کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

حجر لاجورد حجر ارمنی دونوں میں یہ فرق ہے کہ حجر لاجورد بہت سخت اور رنگت میں گہرا ہوتا ہے۔ لیکن حجر ارمنی سختی اور رنگت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس میں ریتلا پن ہوتا ہے اور چھونے میں ملائم معلوم ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ یہ دونوں پتھر سوداء کے قوی مسہل ہیں لیکن حجر ارمنی لاجورد سے زیادہ قوی ہے۔ اور یہ دونوں اگر بغیر دھوئے استعمال کئے جائیں۔ یعنے انہیں اگر مغسول کئے بغیر کھلایا جائے تو متلی پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایک ردی قوت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے متلی پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اُس کی آمیزش باقی اجزاء سے زیادہ قوی نہیں ہے۔ اسی واسطے یہ قوت دھونے سے جدا ہوجاتی ہے (اور اُس کی ردائت اصلاح سے بدل جاتی ہے) +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

حَیُّ العَالَمُ (سدا بہار) اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اسکی پتیاں کسی وقت نہیں جھڑتیں +

افعال وخواص۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ چھوٹی اور بڑی چھوٹی قسم اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے نفث الدم کو نفع دیتی ہے اور اپنی تھوڑی سی تجفیف کی وجہ سے پھیپھڑے اور سینہ کو پاک کرتی ہے۔ اور فتق کی ادویہ میں ڈالی جاتی ہے اور جبکہ شراب کے ساتھ پکائی جاتی ہے تو آنتوں کے زخم کو نفع دیتی ہے اور اسکی بڑی قسم ان تمام افعال میں بہت کمزور ہے +

مقدار خوراک:۔ اس کا پانی ڈیڑھ تولہ سے ڈہائی تولہ تک اور پتے خشک شدہ دو تولہ تک +

میتھی (حُلبہ) مشہور تخم ہے۔ جس کا ساگ بھی کھایا جاتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ تھوڑی حرارت والے ورموں کو تحلیل کرتی ہے اور زیادہ حرارت والے ورموں کو بڑھا دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے مواد اور زیادہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا جوشاندہ شہد کے ہمراہ اپنی تلیین ۔ جلاء اور لزوجت کی وجہ سے سینہ سے غلیظ اخلاط کو نکالتا ہے۔ اور چونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہے۔ لہٰذا قوت باہ کو ہیجان میں لاتی ہے۔ اور اپنی تلیین ۔ تحلیل اور جلاء کی وجہ سے ظفرہ[1] کو نفع دیتی ہے۔ اور سر کی بھوسی کو صاف کرتی ہے اور رحم کے درد اور اس کی سختی میں نفع دیتی ہے۔ اور اگر خشکی کی وجہ سے رحم کا منہ بند ہو گیا ہو تو اس حالت میں فائدہ پہونچاتی ہے۔ کیونکہ میتھی اپنی لزوجت اور حرارت کی وجہ سے ارخاء اور تلیین پیدا کرتی ہے اور اپنی قوت جلاء سے اس کے اندرونی مواد کو خارج کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

حجر الیہود | بلوط کی شکل کا پتھر ہوتا ہے جو کہ سفید اور بہت کھردرا ہوتا ہے۔ اس پر غیر متوازی خطوط کھنچے رہتے ہیں۔ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اور اس کا کوئی مزہ نہیں ہوتا ہے۔ بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ یہ یہود کے شہروں میں بہت پایا جاتا ہے۔ اور یہ وہ شہر ہیں کہ جو ان سے قدیم زمانہ میں مخصوص تھے اور وہ ملک شام کے درمیانی شہر ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام **یھوذا** ذال (نقطہ دار) سے ہے کیونکہ یہ زیادہ تر اُس ملک میں پایا جاتا ہے۔ جس کو **یھوذا** کہتے ہیں +

افعال وخواص۔ عسر البول (پیشاب کے مشکل سے آنے) کو فائدہ دیتا ہے۔ اور گردہ کی پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔ لیکن مثانہ کی پتھری کیلئے زیادہ مفید نہیں ہے۔ کیونکہ مثانہ کے لئے اس کی قوت کمزور ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک +

یشب | (حجر الیشف۔ سنگ یشب) اس کی بہت قسمیں ہیں جن میں عمدہ سبز رنگ کی ہے

افعال وخواص۔ اگر اس کو معدہ پر لٹکایا جائے تو معدہ کو طاقت دیتا ہے اور اپنی خاصیت سے مری کے تمام امراض کے لئے نافع ہے +

مقدار خوراک:۔ چار رتی +

[1] ظفرہ: آنکھ کی سفیدی کا سرخ نقطہ جو کسی ضرب وغیرہ سے لاحق ہو جائے (ظفرہ: ملا پچھ) +

بنسلوچن (طباشیر) بقول بعض یہ جلے ہوئے خاص قسم کے بانسوں کی جڑ ہوتی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ خاص قسم کے بانس کے اندر ایک چیز ہوتی ہے جب اس کو جلایا جاتا ہے تو وہ بنسلوچن ہو جاتی ہے۔ اور یہ چیز اس سفید چیز کے مانند ہوتی ہے جو کہ ہمارے ملک کے بانسوں میں گرہ کے پاس پائی جاتی ہے (بقول متاخرین بنسلوچن وہ شئی ہے جو بعض قسم کے بانسوں کے اندر اول میں رقیق رطوبت ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد وہ جم کر خشک ہو جاتی ہے۔ اور بانس کے چیرنے پر وہ نکل آتی ہے) +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے درجہ میں خشک ہے۔ یہ دو جوہروں سے مرکب ہے۔ ایک خشک ارضی جوہر ہے اور دوسرا تلخ جوہر ہے۔ خشک ارضی جوہر کے ذریعہ قبض کرتی ہے۔ اور تلخ جوہر سے تحلیل کرتی ہے۔ اور یہ دونوں جوہر خشک اور جفف ہیں۔ اور باوجود اس کے یہ جلائی ہوئی ہوتی ہے۔ لہذا اسکی تجفیف چونہ کے مانند زیادہ ہو گئی ہے + اور اس کی برودت بھی قوی ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر اسقدر زیادہ ارضیت والا نہیں ہے کہ جلنے پر زیادہ حدت حاصل کر لے بلکہ وہ جلنے سے صرف قوت تحلیل حاصل کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ سردی پیدا کرتی ہے

افعال و خواص۔ یہ بالخاصہ قلب کو تقویت دیتی ہے گرم خفقان۔ توحش غم اور غشی کو جو کہ معدہ پر صفراء کے گرنے کی وجہ سے ہو نفع دیتی ہے۔ اور اس کا قبض ان فوائد کے لئے اس کی خاصیت کی اعانت کرتا ہے۔ اور گرم مزاجوں میں اس کی تبرید معاون ہوتی ہے۔ اور شیخ نے کہا ہے کہ شاید اس کی تفریح اور تقویت کا سبب وہ نورانیت اور متانت ہو جو کہ یہ روح میں پیدا کرتی ہے۔ پیاس۔ معدہ کی سوزش۔ اور کرب کو تسکین دیتی ہے۔ کیونکہ یہ معدہ میں سردی پہونچاتی ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے معدہ کی طرف صفراء کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ اور سرد پانی کے ہمراہ پینے سے اپنی قوت تبرید کی وجہ سے تیز بخاروں کو نفع دیتی ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

گل ارمنی (طین ارمنی) یہ سرخ سیاہی مائل اور خوشبودار مٹی ہے۔ زبان سے

جسٹ جاتی ہے، اور ملک آرمینیہ سے لائی جاتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ خون کو بند کرتی ہے۔ کیونکہ اِس میں قوت تجفیف بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور پھنسیوں اور طاعون کی گلٹیوں کو کھانے اور لگانے سے نفع دیتی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی سردی اور خشکی کی وجہ سے عفونت اور فساد کو روکتی ہے اور اعضاء کی عفونت کو پھیلنے سے روکتی ہے۔ اور قلاع (منہ آنا) اور سل کو فائدہ دیتی ہے۔ کیونکہ یہ پھیپھڑے کے زخم کو خشک کر دیتی ہے۔ یہانتک کہ مریضِ سل کو کھانسی نہیں آتی، اور اپنی قوتِ تجفیف کی وجہ سے سر سے سینہ کی طرف مواد اور نزلہ گرنے کو روکتی ہے +

مقدار خوراک:- دو ماشہ سے تین ماشہ تک +

جھاؤ (طرفا) یہ چار قسم کا ہوتا ہے **ایک قسم** کا درخت قدِ آدم کے برابر اونچا ہوتا ہے اور پتے سرو کے پتوں کے مانند اور پھل گول ہوتا ہے جسکو کزمازج (بڑی مائیں) کہتے ہیں۔ **دوسری قسم** پہلی قسم سے زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ پتے کم ہوتے ہیں۔ اور اسکو سفید سُرخی مائل پھولوں کے گچھے لگتے ہیں **تیسری قسم** میں نہ پھول ہوتا ہے اور نہ پھل لگتے ہیں۔ اس کی شاخوں پر سُرخی سبزی مائل تخم بھنگ کے مانند دانے جم جاتے ہیں جن سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ اور **چوتھی قسم** کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے اور یہی اثل (جھاؤ) ہے (اور اسی کو مصنف بیان کرتے ہیں۔ مترجم) +

مزاج:- سرد و خشک بدرجۂ اوّل +

افعال وخواص۔ چونکہ اِس میں قوتِ تقطیع اور جلاء بہت ہوتی ہے اور شدتِ تجفیف کے بغیر تھوڑا سا قبض بھی ہے۔ لہذا اسکا جوشاندہ اور اس کی لکڑی سے بنائے ہوئے برتن میں رکھا ہوا پانی مرض طحال کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ جوشاندہ یا اُس کے برتن کے پانی میں اسکا مقطع اور جالی جوہر جدا ہو کر آجاتا ہے۔ اور چونکہ اِس جوہر کی حرارت قوی نہیں ہے۔ اِس واسطے وہ خفیف طور پر مادہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ خشکی بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ تحلیل رطوبتوں کے فنا کرنے کی وجہ سے

[1] عام طور پر جھاؤ کے نام سے پہلی قسم مشہور ہے اور چوتھی قسم کے درخت کا نام فراش ہے +

تجفیف پر معین ہوتی ہے + نیز جھاؤ منفخ بھی ہے۔ اور اس سے کسی قدر سرد قابض
جوہر بھی علاوہ ہوتا ہے۔ اور اس کے جوشاندہ کی کلی دانتوں کے درد کو نفع دیتی
ہے۔ کیونکہ اس میں تھوڑی سی برودت۔ قوتِ جلا اور قبض بھی ہے۔ اور اس کے
جوشاندہ میں بیٹھنے سے پُرانے سیلان الرحم کو فائدہ پہونچتا ہے۔ کیونکہ اس کا قبض
تفتیح کرنے والی حرارت سے خالی ہوتا ہے۔ اور عذبہ یعنی مائیں جو جھاؤ کے پھل کا
نام ہے۔ زیادہ قابض ہونے کی وجہ سے مُنہ اور نفث الدم اور اسہال کی دواؤں
میں ڈالی جاتی ہے۔ اور اس کا پوست یعنی چھلکا بھی یہی نفع دیتا ہے کیونکہ اس کا
فعل بھی مائیں کے مانند ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

طراثیث (طرثوث کی جمع ہے) یہ کھمبی کے مانند بغیر پتوں کا پودا ہے جو بعض
وقت لمبا اور بعض وقت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم شیریں ہے
جو سُرخ ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم تلخ ہے جو سفید ہوتی ہے +

مزاج:۔ سرد وخشک بدرجۂ سوم +

افعال وخواص۔ دستوں کو روکتا ہے اور نفث الدم۔ رحم مقعد اور تمام جسم کے
سیلان خون بلکہ ہر ایک سیلان کو بند کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے مزہ میں تلخی کیساتھ
قبض اور عفوصت ہوتی ہے۔ اور یہ تمام امور خشک ارضیت کی وجہ سے ہوتے
ہیں۔ اسی وجہ سے وہ نہایت قابض ہے اور اپنے قبض ہی کی وجہ سے اعضاء کو
تقویت دیتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

چمیلی (یاسمین) ایک بوٹی ہے۔ اسکی شاخیں لمبی لمبی پتلی پتلی ہوتی ہیں۔ جو بذاتہ
قائم نہیں رہتی۔ بلکہ اپنے قریب کی چیز پر چڑھ جاتی ہیں۔ اور پتے باریک اور لمبوترے
سے ہوتے ہیں۔ جو بہت زیادہ سبز ہوتے ہیں۔ پھول سفید چار پنکھڑیوں والا اور
نہایت تیز خوشبودار ہوتا ہے۔ اور اسکی ایک قسم زرد پھول والی ہوتی ہے۔ اور
بعض کہتے ہیں کہ اس کی ایک قسم نیلے رنگ کے پھول کی بھی ہوتی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ بلغمی رطوبتوں کو لطیف ورقیق بناتی ہے۔ اور اسی واسطے بوڑھوں کو نفع دیتی ہے۔ اور اس کا زیادہ سونگھنا بدن کی رنگت کو زرد کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ خون کو گرم کرتی ہے اور اس کو صفراء بنادیتی ہے۔ اور اس کا روغن اعصاب کے سرد امراض کو نفع دیتا ہے۔ روغن بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ تلوں کو سفید چنبیلی کے پھولوں میں بسلاتے ہیں۔ پھر اُن سے تیل نکالتے ہیں +

کافور (کپور) یہ ایک بڑے درخت کا گوند ہے۔ جو کہ ہندوستان اور چین میں ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ اس قدر بڑا ہوتا ہے کہ سو سواروں پر سایہ کر سکتا ہے اس سے چیتا اُلفت رکھتا ہے۔ اور سال بھر میں اس درخت کے پاس ایک مدت مقررہ میں انسان پہونچتا ہے + اس سے **کافور نکالنے کا طریقہ** یہ ہے کہ درخت کو اکثر مقامات سے کوچ دیتے ہیں۔ اور اس میں گڑھے کر دیتے ہیں۔ جن سے پانی نکلتا ہے۔ جسکو **ماء الکافور** (کافور کا پانی) کہتے ہیں۔ اس کے بعد ان گڑھوں کے علاوہ اَور کوچتے ہیں۔ اور وہاں سے کافور نکلتا ہے۔ اس کے بعد اسی سال درخت خشک ہو جاتا ہے۔ اور کبھی درخت کو چیرا جاتا ہے۔ تو اُس کے ان شگافوں اور سوراخوں میں جو درخت کی لمبائی میں ہوتے ہیں کافور پایا جاتا ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں سرد خشک ہے +

افعال وخواص۔ نکسیر کو بند کرتا ہے۔ جو کہ جوش خون سے ہوتی ہے کیونکہ یہ اپنی سردی اور خشکی کی وجہ سے جوش میں سکون پیدا کر دیتا ہے (کیونکہ جوش اور اُبال حرارت اور رطوبت سے پیدا ہوتا ہے) اور حادّ ورموں اور گرم درد سر کے لئے مفید ہے۔ اور قلاع (منہ آنا) کو بہت فائدہ بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ سردی پہونچاتا اور خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور اس کا سونگھنا تخفیف دماغ کی وجہ سے بیداری لاتا ہے اور گرم مزاجوں کے حواس کو قوت دیتا ہے۔ کیونکہ ان کے دماغ کی تعدیل کرتا ہے۔ اور بالوں کو جلد سفید کرتا ہے۔ خواہ اندرونی طور پر استعمال کیا جائے۔ یا بیرونی طور پر۔ چنانچہ یہ اندرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو بالوں کے سفید ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ مزاج کو سرد کر دیتا ہے۔ جس کے سبب رطوبات بلغمیہ زیادہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن جبکہ بالوں پر بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو بالوں کے سفید

ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ بالوں کی حرارت کو بجھا دیتا ہے۔ اور اُن کی رطوبات کو تحلیل ہونے سے روک دیتا ہے۔ یا یہ سبب ہے کہ یہ بالونکو اپنی سردی کی زیادتی سے کثیف کر دیتا ہے۔ اور ان کے اجزاء کو اکٹھا کرتا ہے جس سے بالوں کی غذا کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ کھیتی اور کاشت زیادہ سردی پہونچنے سے سفید ہو جاتی ہے۔ اور قوت باہ کا قاطع ہے۔ کیونکہ یہ منی کو جما دیتا ہے۔ اور گردوں اور خصیوں کو سردی پہونچاتا ہے +

اور جو کافور لکڑی کے جوڑوں سے نکلتا ہے وہ کافور کی تمام اقسام میں زیادہ قوی ہے۔ کافور کی ایک سفید۔ نرم اور ہلکی سی لکڑی ہوتی ہے جس کے جوف سے کافور نکلتا ہے۔ اور اس کا نام شاہ ریاح سے منسوب کرکے **کافور ریاحی** رکھا گیا ہے۔ ریاح وہ پہلا شخص ہے جس نے اسکو اوّل اوّل پہچانا تھا۔ اور وہ ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ اور اسی طرح قیصور سے منسوب کرکے کافور کی ایک قسم کا نام **قیصوری** رکھا گیا ہے۔ کیونکہ قیصور وہ مقام ہے جہاں کافور پایا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے تین رتی تک +

کہربا ایک گوند ہے جو کہ شفاف زرد رنگ ہوتا ہے۔ اور تنکے اور خشک گھاس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے[1]۔ بعض **محققین** نے کہا ہے کہ وہ ایک رطوبت ہے جو دوم یعنی گوگل کی کے درخت سے شہد کے مانند ٹپکتی ہے اور پھر جم جاتی ہے۔ اور جبکہ کہربا کو توڑا جاتا ہے۔ تو اس کے اندر سے مکھی۔ پتھر اور تنکے وغیرہ نکلتے ہیں۔ جو اس کے مقام سیلان میں اتفاق سے موجود ہوتے ہیں اور اس چیز کے ملنے کا اتفاق اس رطوبت کے بہنے کے مقام پر ہو جاتا ہے۔ اور جس کسی نے اس کو حَوَر رومی کا گوند بتایا ہے۔ وہ غلط ہے۔ کیونکہ **جالینوس** نے ذکر کیا ہے کہ "اس کے درخت کا پھول تیسرے درجہ میں گرم ہے۔ اور اس کا گوند پھول سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔" لیکن کہربا میں اسقدر گرم کوئی چیز نہیں ہے۔ اور **دیسقوریدوس** نے کہا ہے کہ حَوَر کا گوند توڑنے پر اس سے خوشبو نکلتی ہے۔ لیکن کہربا میں بالکل خوشبو نہیں ہوتی +

مزاج۔ تھوڑا گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ

[1] اسی طبعی کشش اور قوت جذب کی وجہ سے برقی قوت کو قوت کہربائیہ کہا جاتا ہے۔ مترجم +

سرد خشک ہے۔ جیسا کہ ابن عمران اور صاحب کامل نے کہا ہے +

افعال وخواص۔ اپنے قبض کی وجہ سے نفث الدم اور سیلان خون کو بند کرتا ہے + مقوی قلب ہے۔ کیونکہ اس میں قلب کو تقویت دینے کی زبردست خاصیت ہے۔ اور اس سے روح میں جو نورانیت اور متانت پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی اس خاصیت کو مدد دیتی ہے۔ گرم خفقان کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ مزاج کی تعدیل کرتا ہے اور قلب کو تقویت دیتا ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے خلفہ (اسہال معدی) اور پیچش کو بند کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

کتیرا (کتیرا) یہ قتاد کا گوند ہے۔ اور قتاد ایک خاردار درخت ہے۔ جس کے کانٹے تیز۔ بڑے۔ سفید اور سخت ہوتے ہیں +

مزاج:۔ سرد خشک ہے +

افعال وخواص۔ مرہموں میں ڈالا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں غرویت۔ لزوجت اور سردی ہے۔ جن کے سبب آنکھ کے زخموں اور اس کی پھنسیوں اور آشوب چشم کو فائدہ دیتا ہے۔ اور ادویہ مسہلہ میں ان کی اصلاح کے لئے داخل کیا جاتا ہے تاکہ اپنی غرویت ولزوجت کی وجہ سے ان کی تیزی کو توڑ دے۔ اور طبیعت پر ان کو زیادہ بوجھ ڈالنے سے روکے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

زیرہ (کمونی) اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے زیادہ قوی زیرہ کرمانی (زیرہ سیاہ) ہے۔ اور وہ سیاہ رنگ اور خوشبودار ہوتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ اپنی شدت حرارت اور لطافت کی وجہ سے ریاح کو دور کرتا اور تحلیل کرتا ہے۔ اور اس میں تقطیع۔ تجفیف اور قبض ہے۔ اور اپنی تفتیح اور ادرار کی وجہ سے عسر البول کو نفع دیتا ہے۔ اور اپنی تقطیع کی وجہ سے نفس الانتصاب[1] کے

[1] نفس الانتصاب وہ مرض ہے جس میں تاوقتیکہ مریض سیدھا نہ ہو اور گردن نہ کھینچے سانس نہیں لیا جاتا۔ یہ دمہ کی ایک قسم ہے۔ مترجم +

لئے مفید ہے۔ اور اپنے قبض اور تجفیف کی وجہ سے زخموں کو جوڑ دیتا ہے اور
اپنی تقطیع سے پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔ اور جیسا کہ ذکر ہو چکا ریاح اور
نفخ کو دور کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کرویا (شاہ زیرہ۔ کمون رومی) مشہور تخم ہیں +

مزاج:۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ یہ اپنی حدت و حرافت کی وجہ سے ریاح کو خارج کرتا ہے
اور خشکی پیدا کرتا ہے۔ زیرہ کے مانند لطیف نہیں ہے۔ اور خفقان کو نفع دیتا ہے
جو کہ معدہ کے اخلاط لزجہ کے سبب سے ہو۔ کیونکہ یہ ان کی تلطیف اور تقطیع کرتا ہے
اور اپنی حدت و حرافت اور کسی قدر تلخی کے باعث کیڑوں کو مارتا ہے +

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کھمبی (ککرمتا) یہ بغیر تنہ اور بغیر پتوں والی گول جڑ ہوتی ہے۔ اسکی رنگت سرخی
مائل ہوتی ہے۔ اور فصل ربیع میں پیدا ہوتی ہے۔ اس میں جوہر ارضی زیادہ اور
جوہر مائی کم ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قدر ہوائیت ہوتی ہے۔ اور جب یہ خشک ہو جاتی
ہے۔ تو اس کی مائیت زائل ہو جاتی ہے۔ اور خالص ارضیت کے باقی رہنے سے
غلظت بڑھ جاتی ہے +

مزاج:۔ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے +

افعال و خواص۔ بہت زیادہ غلیظ ہے۔ کیونکہ اس میں ارضیت کا غلبہ ہے
اور بدن کو بلغمی۔ سوداوی اور غلیظ غذا دیتی ہے۔ اور اس بارے میں اس کے برابر
کوئی دوسری چیز نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس سے امراض سوداوی اور
امراض بلغمی خصوصاً امراض عصبانی اور امراض دماغی مثلاً سکتہ اور فالج کے
پیدا ہونے کا خوف کیا جاتا ہے۔ نیز اس سے تولنج اور عسر البول کے پیدا ہونے
کا بھی خوف ہے۔ کیونکہ اس سے غلیظ اور لزج بلغم پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کا پانی
اپنے گرم اور لطیف ہوائی جزو کی وجہ سے آنکھوں کو جلا بخشتا اور روح باصرہ کو
طاقت دیتا ہے۔ اور نزول الماء کو روکتا ہے۔ اور اسکا تریاق یعنی اس کی سمیت

کے توڑنے والے خالص شراب اور مرچ سیاہ اور دارچینی کے مانند گرم مصالحہ ہیں
کیونکہ یہ اُس کو غلیظ اور لزج بلغم کے پیدا کرنے سے روکتے ہیں +

کبر ایک پھل ہے۔ جو شکل میں زیتون کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کا درخت جب
کھلتا ہے۔ تو اس کو سفید پھول لگتے ہیں۔ اور جب وہ جھڑ جاتے ہیں۔ تو بلوط کے
مانند لمبا پھل لگتا ہے۔ اور جب یہ پھل پھٹتا ہے۔ تو اس کے اندر سے انار دانہ
کے مانند چھوٹے چھوٹے اور سُرخ دانے نکلتے ہیں۔ اس کے پتے گول ہوتے ہیں
اور جڑ لکڑی کے برابر بڑی ہوتی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص محلّل مقطّع۔ ملطف اور جالی ہے۔ کیونکہ اسمیں تلخی تیزی
اور قبض ہے۔ تلخ جزو کی وجہ سے جلا بخشتا ہے۔ اور تنقیہ۔ تفتیح اور تقطیع کرتا ہے
اور تیز جزو کی وجہ سے تسخین اور تحلیل کرتا ہے۔ اور قابض جزو کی وجہ سے سکیڑتا
اور تقویت پیدا کرتا ہے۔ اس کا پھل ارضیت کی زیادتی کے سبب سے غذا کم
بخشتا ہے۔ اور تازہ پھل خشک پھل کی بہ نسبت زیادہ غذا دیتا ہے۔ اور اُن
افعال کی وجہ سے جو کہ ذکر ہو چکے فالج اور ضرر (سُن) کو نفع دیتا ہے۔ اور اپنی
تفتیح تقطیع اور تحلیل وجلاء کی وجہ سے تلی کے لئے نہایت نافع دوا ہے۔ اور اسی وجہ
سے ربو کو نفع دیتا ہے۔ اور غلیظ خام خلط کو نکالتا ہے۔ کیونکہ معدہ اور آنتوں کی
بلغم کی جلاء اور تقطیع کرتا ہے اور اُس کو پاخانہ کے ساتھ خارج کرتا ہے۔ اور جگر
اور طحال کے سدّوں کو کھولتا اور ان دونوں اعضاء کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اپنی
تلخی کی وجہ سے دیدان (چھوٹے کیڑے) کدو دانہ اور (پیٹ کے) کینچوؤں کو مارتا
ہے۔ اور اس کے جوشاندہ سے سرکہ اور شراب کے ہمراہ مضمضہ (کلی) کرنے سے
دانتوں کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ جو کہ غلیظ مواد کے سبب سے ہو +

مقدار خوراک۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

کرفس (اجمود) اس کی بہت سی قسمیں ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ یہ حریف اور تلخ ہے۔ اسی وجہ سے گرم مقطع اور شدید

مفتح ہے اور اسی وجہ سے نفخ کو تحلیل کرتا ہے۔ سدوں کو کھولتا ہے اور پسینہ لاتا ہے
اور بلغمی اور ریحی دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اور بدبُو دہن کو نہایت خوشبودار بناتا
ہے۔ کیونکہ سوڑ ہوں۔ تالو کوّے اور معدہ کی متعفن اور فاسد رطوبتوں کی تحلیل اور
تقطیع کرتا ہے۔ مرگی کے لئے مضر ہے۔ اور مرگی کے مریضوں کے مادہ میں ہیجان
پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ معدہ کو گرم کرتا ہے۔ اور اس میں تبخیر پیدا کرنیوالی حرارت پیدا
کر دیتا ہے۔ جس سے تیز دخانی بخارات اٹھتے ہیں اور یہ جسوقت دماغ تک پہونچتے
ہیں تو کثیف ہو کر ریح بن جاتے ہیں۔ جس سے مرگی پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں
سر کی طرف فضلات کو بھی چڑھاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ فضلات کے رستوں
کو کھولنے کی وجہ سے معدہ، سر اور رحم کی طرف تیز فضلی رطوبتوں کو جذب کرتا ہے
اس کی وجہ سے مرگی کو ضرر پہونچاتا ہے۔ اور کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ جگر۔ طحال۔
گردہ اور مثانہ کے لئے مفید ہے۔ استسقاء اور عسر البول کو فائدہ پہونچاتا ہے
اور پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔ کیونکہ اس میں تقطیع (مواد کے چھانٹنے)
تفتیح (سدوں اور رگوں کو کھولنے) اور ادرار کی قوت پائی جاتی ہے۔ ادرار حیض
کے سبب سے حاملہ کو ضرر پہونچاتی ہے۔ پس اسی وجہ سے تیز مواد اور تیز رطوبتوں
سے رحم کو بھر دیتی ہے۔ اور جس وقت یہ جنین کی غذا میں مل جاتی ہیں۔ تو اس کے
بدن میں خراب پھنسیاں اور خراب زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ پیدائش کے بعد
نمودار ہوں اور قوت باہ کو ہیجان میں لاتی ہے۔ کیونکہ اپنی تفتیح کی وجہ سے ان
گرم مواد کو آلات منی کی طرف حرکت دیتی ہے۔ جو کہ شہوت باہ کو ہیجان میں لانے
والے ہوتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ تخم کرفس تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔ بیخ کرفس
پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

گردہ | (گُردہ) معتدل مگر خشکی کی طرف مائل ہے۔ کیونکہ اس میں ارضیت بکثرت
پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اس پر اس کے جوہر کی سختی دلالت کرتی ہے۔ اس سے
ردی خلط پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکی غذا خون کے وہ فضلات بنتے ہیں۔ جو پیشاب
کے ساتھ دفع ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے جوہر کا اور اس کی غذا کا ردی ہونا ضروری

ہے۔ اور اپنی سختی کی وجہ سے دیر ہضم ہے۔ اور سب سے عمدہ بکری کے بچہ کا گردہ ہوتا ہے۔ کیونکہ گردہ حرارت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس جبکہ سرد مزاج جانور کا ہوگا تو زیادہ معتدل ہوگا اور جبکہ وہ چھوٹے جانور کا ہوگا تو بہت زیادہ نرم ہوگا۔ کیونکہ چھوٹے جانور کے اعضاء رطوبت کی زیادتی کے باعث بہت نرم ہونگے۔ لہذا اس کا گردہ نسبتاً زود ہضم اور غذا دینے میں جید ہوگا +

اوجھڑی (کرش) یعنی معدۂ حیوان۔ یہ قلیل الغذا ہے۔ کیونکہ یہ عصبی عضو ہے ردی الکیموس ہے کیونکہ یہ صلابت کے باوجود بدن کی غذا کا مطبخ ہے۔ اسی وجہ سے اس کے فضلات زیادہ ہوتے ہیں اور اسکا تغذیہ خراب ہوتا ہے +

جگر (کبد) مشہور عضو ہے +

مزاج۔ گرم ہے۔ کیونکہ اس کی پیدائش بستہ خون سے ہوتی ہے +

افعال وخواص۔ سب سے عمدہ جگر مرغی اور فربہ بطخ کا ہے۔ کیونکہ جگر کا جوہر چونکہ کثیف ہوتا ہے اس وجہ سے اس سے پیدا شدہ غذا غلیظ ہوتی ہے اس لئے اگر جگر کسی پرندہ کا ہوگا۔ تو وہ نسبتاً اچھا ہوگا۔ کیونکہ پرندوں میں رطوبت کم ہوتی ہے لہذا اُن کے جگر میں فضلات بھی بہت کم ہونگے۔ اور جبکہ پرندہ رطوبت کی طرف مائل ہوگا تو اُس کا جگر بھی نرم اور غذا دینے میں جید ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مرغی اور فربہ بط کا جگر زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور گرگٹ کا جگر بوسیدہ دانتوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ جبکہ اُس کو بوسیدہ دانت پر رکھا جائے۔ اور جبکہ مرگی کا مریض پہاڑی بکرے کا جگر کھاتا ہے۔ تو اُس کو مرگی کا دورہ آجاتا ہے۔ اور باؤلے کتے کا جگر باؤلے کتے کے کاٹے کو شفا دیتا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ یہی جگر پانی سے ڈرنے (کلب = فزع الماء) کو نافع آتا ہے +

دھنیا (کشنیز) مشہور بودار نبات ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ عفوصت کی وجہ سے جو کہ سرد ارضی جزو سے پیدا ہوتی ہے قابض ہے۔ اور اپنے سرد مائی جزو کی وجہ سے مخدر و مسکن درد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کا پانی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً اس کا نچوڑ استعمال

کیا جائے۔ تو غلبۂ برودت سے ہلاک کر ڈالتا ہے۔ گرم ورموں کو نفع دیتا ہے
کیونکہ سردی پہونچاتا اور قبض پیدا کرتا ہے۔ اور ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کرتا
ہے کیونکہ اس میں ایک تلخ اور گرم جزو بھی ہے جو کہ اندرونی استعمال سے تو
تحلیل ہو جاتا ہے مگر خارج بدن کی حرارت سے تحلیل نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کا
فعل خارج ہی میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ حار لطیف جوہر بدن کے اندر گھس کر
غلیظ مادہ تک پہونچ جاتا ہے جو کہ خنازیر کا سبب ہے۔ اور خارج میں فقط سرد
جوہر باقی رہ جاتا ہے۔ جو کہ گرم محلل جوہر کی مزاحمت نہیں کرتا جبکہ اسکو جو کے ستو
کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو یہ تحلیل پر اور بھی اعانت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اس میں
جلا اور تفتیح کی قوت بخش دیتا ہے۔ جس سے گرم جزو کے نفوذ کرنے میں امداد حاصل
ہو جاتی ہے۔ اور اپنے قبض اور سردی پہونچانے کی وجہ سے گرم معدہ کو طاقت
دیتا ہے۔ اور دوار و سدر کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اپنے قبض اور سردی کی وجہ سے
سر کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے۔ اس کی سردی بخارات کو غلیظ کر دیتی اور
حرارت مبخرہ کو تسکین دیتی ہے +

خشک دھنیا اپنی سردی اور تخدیر کی وجہ سے قوت باہ کو توڑتا ہے۔ اور اپنی
خشکی کی وجہ سے منی کو خشک کر دیتا ہے۔ اور اپنی سرد قوت سے اس کو غلیظ بنا دیتا
ہے۔ اور اس کا بکثرت استعمال بینائی میں تاریکی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی تخدیر سے
روح نفسانی کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے۔ لہذا اس کے تمام قوی کمزور ہو جاتے
ہیں۔ لیکن قوت باصرہ میں اس کا ظہور زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قوت زیادہ
لطیف و نازک ہے +

مقدار خوراک:۔ دھنیا خشک پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

ناشپاتی

(ڈگنتری) اس کی بہت سی قسمیں ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال و خواص۔ اپنے قبض اور کسیلے پن کی وجہ سے قابض ہے۔ مواد
کا حابس ہے اور اپنی سردی اور ترشی کی وجہ سے پیاس اور صفرا کو تسکین دیتا ہے
اور اپنے قبض۔ عفوصت۔ ترشی اور خوشبو کی وجہ سے معدہ کو طاقت دیتا۔ اور

اس کی دباغت کرتا۔ یعنی طبقات معدہ کو کثیف و قوی بنا دیتا ہے +

پاچہ (کُراع) لزج۔ لطیف اور محمود خلط پیدا کرتا ہے۔ جس میں فضلات کم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں حرکت کی زیادتی کے سبب سے فضلات کم ہوتے ہیں۔ کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اپنی لزوجت کی وجہ سے سینہ اور قصبۃ الریہ کی خشونت کو دور کر دیتا ہے۔ اس کا ہضم اچھا اور جلد ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ پکانے سے جلد گل جاتا ہے +

گاؤزبان (لسان الثَّور) یہ چوڑے اور کھردرے پتوں والی بوٹی ہے۔ اس کی دو شاخیں ہنڈی کے پیروں کے مانند کھردری ہوتی ہیں۔ اور اس کا رنگ سبزی اور زردی کے درمیان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کے پتے بیل کی زبان سے مشابہ ہوتے ہیں (لسان۔ زبان + ثَور۔ بَیل) +

مزاج۔ معتدل مگر خفیف حرارت کی طرف مائل اور پہلے درجہ میں تر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دوسرے درجہ کے آخر میں سرد تر ہے۔ یہ قول شیخ کا ہے جو صداقت سے بعید ہے +

افعال و خواص۔ بچوں کے قُلاع (جوشش دہن) اور منہ کی سوزش کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ خصوصاً جبکہ جلا کر اسے استعمال کیا جائے کیونکہ جلانے سے اس میں تجفیف زیادہ قوی ہو جاتی ہے اور اپنی خاصیت سے مقوی قلب ہے۔ خفقان۔ دیوانگی اور سوداوی امراض کو فائدہ بخشتی ہے۔ اور اس میں اسہال سوداء کی قوت پائی جاتی ہے۔ جو اس خاصیت کی مدد کرتی ہے کیونکہ اس سے قلب کا خون اور روح پاک صاف ہو جاتی ہے۔ اور اپنی رطوبت کی وجہ سے کھانسی کو نفع دیتی ہے۔ خصوصاً شکر کے ہمراہ۔ کیونکہ شکر اس فعل میں اپنی تلیین سے اس کی مدد کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ برگ گاؤزبان پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

بارتنگ (لسان الحمل) بڑی اور چھوٹی اس کی دو قسمیں ہیں۔ بڑی قسم کا تنہ ہوتا ہے۔ اور اس پر سرخی مائل غلاف اور لمبے لمبے خوشے لگتے ہیں۔ جن پر باریک باریک تخم ہوتے ہیں۔ اور اس کے پتے حمل (بھیڑ کے بچہ) کی زبان کے مانند ہوتے

ہیں اسی وجہ سے اس کا نام لسان الحمل رکھا گیا ہے (لسان. زبان حمل. بھیڑ کا بچہ) اس کی جڑیں ملائم ہوتی ہیں۔ جو کہ انگل بھر موٹی ہوتی ہیں۔ اور اُن پر سفید رُواں لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور چھوٹی قسم کے پتے باریک اور بڑی قسم کے پتوں سے چھوٹے اور زیادہ چکنے ہوتے ہیں۔ اور اس کا تنہ. غلاف اور پھول زرد ہوتا ہے +

مزاج۔ سرد خشک ہے +

افعال و خواص۔ قابض ہے۔ کیونکہ اس میں ایک ارضی جوہر ہے جو خشک اور مجفف ہوتا ہے سیلان خون کو روکتی ہے۔ آگ سے جلنے (حرق النار) نیز اور جمرہ (شب چراغ) کو نفع دیتی ہے اور خبیث زخموں اور نار فارسی (چھاجن) کے لئے عمدہ دوا ہے۔ یہ تمام فوائد اس کے سرد قابض ارضی جزو اور سردی پہونچانے والے مائی جزو کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔ اور نیز اس میں ایک گرم جزو بھی ہوتا ہے جو تجفیف میں اس کی اعانت کرتا ہے۔ اور جلاء، تفتیح اور تنقیہ بخشتا ہے۔ اس وجہ سے بھی بارتنگ خبیث زخموں کو نفع دیتی ہے۔ اگر داء الفیل پر اس کا ضماد لگایا جائے تو اپنے قبض اور تجفیف کی وجہ سے اس کو بڑھنے سے روکتی ہے۔ اور قبض کے ساتھ ساتھ سردی پہونچانے کی وجہ سے آشوب چشم کو فائدہ بخشتی ہے اور قبض کے ساتھ خشکی پیدا کرنے کی وجہ سے خون تھوکنے (نفث الدم) کو نفع دیتی ہے۔ اور اس کے تخم اور پتے جگر کے سُدوں کو نفع دیتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایک گرم و مفتح جوہر ہے +

مقدار خوراک:۔ آب بارتنگ مروق پانچ تولہ سے سات تولہ تک تخم بارتنگ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

لوبیا (مشہور غلہ ہے۔ جو کھایا جاتا ہے) +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال و خواص۔ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ اور اس سے رطب اور بلغمی خلط پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر غلیظ اور دیر ہضم ہے۔ لہذا اس سے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور یہ نفاخ ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے خواب خواب (ڈراؤنے خواب) دکھلاتا ہے۔ کیونکہ اس سے ریاح پیدا ہو کر

دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔ جس سے پریشان خواب نظر آتے ہیں پھیپھڑے اور سینہ کے لئے عمدہ دوا ہے۔ کیونکہ اپنی لطیف حرارت کی وجہ سے جلاء اور تلیین کرتا ہے۔ اسی واسطے یہ پھیپھڑے اور سینہ کے لئے مناسب ہے۔ اور اسی لطیف حرارت کی وجہ سے حیض کو جاری کرتا ہے۔ اور مرتج سیاہ۔ نمک۔ سرکہ اور رائی اس کے مصلح ہیں۔ کیونکہ سیاہ مرتج اس کی ریاح اور نفخ کو توڑتی ہے۔ اور نمک اور رائی اسکو طبیعت کے لئے مرغوب بنا دیتے ہیں۔ اور پیٹ سے جلد نکالدیتے ہیں یعنی اس سے قبض شکم نہیں ہونے پاتا۔ اور سرکہ سر کی طرف اس کی تبخیر کو چڑھنے سے روکتا اور اسے پراگندہ کر دیتا ہے۔ اور اس سے پیداشدہ رطوبات کی تقطیع کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ بصورت جوشاندہ ایک تولہ تک +

بادام

(لَوز) یہ شیریں اور تلخ دو قسم کا ہوتا ہے +

مزاج۔ بادام شیریں معتدل رطوبت کی طرف مائل ہے۔ اور بادام تلخ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ بادام تلخ غذا کم بخشتا ہے۔ کیونکہ وہ دوائیت کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ لہذا وہ بدن میں دوا کا فعل کرتا ہے نہ کہ غذا کا۔ اور دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ اس کی تلخی تغذیہ کے منافی ہوتی ہے۔ اور یہ اپنی لطیف حرارت کی وجہ سے تفتیح جلاء اور تنقیہ کرتا ہے۔ اور بادام شیریں ان تمام افعال میں بہت کمزور ہے۔ کیونکہ اس کی حرارت بہت کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بادام شیریں کو تلخ بنانا منظور ہوتا ہے۔ تو اس کے درخت کو روغن زیتون میں تر کر دیتے ہیں۔ جس سے وہ تلخ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اس کی حرارت شدید ہو جاتی ہے اور بادام تلخ بالخاصہ لومڑی کو ہلاک کرتا ہے۔ اور جلد کی جلاء اور تلیین کرنے کی وجہ سے جھائیں (کلف) اور نمش (لسن) کو نفع دیتا ہے۔ اور شراب کے ہمراہ پتی کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ کیونکہ شراب اس کی تفتیح۔ جلاء اور تنقیہ کو بڑھا دیتی ہے۔ اور جبکہ شراب سے پہلے پچاس بادام تلخ کھائے جائیں تو وہ نشہ کو روک دیتے ہیں جس کی وجہ ابھی گذری +

اور بادام شیریں بدن کو فربہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے لزج غیر ردی اور چکنا خون پیدا ہوتا ہے جس کی طرف طبیعت رغبت کرتی ہے۔ اور اپنی تلیین اور جلاء کی وجہ سے کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ اور جگر اور طحال کے سُدّوں کو کھولتا ہے خصوصًا بادام تلخ۔ کیونکہ اس کی تفتیح زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی لزوجت کی وجہ سے دیر ہضم ہے۔ مگر صالح الکیموس یعنی اچھے اخلاط پیدا کرتا ہے۔ اور بادام تلخ اپنے ادرار کی وجہ سے گردہ اور مثانہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اپنی تقطیع کی وجہ سے پتھری کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے +

مقدار خوراک:- مغز بادام تلخ نصف عدد سے ایک عدد تک، مغز بادام شیریں سات عدد سے گیارہ عدد تک +

دودھ (لبن) **عورت کا دودھ** سب سے افضل ہے کیونکہ عورت کا دودھ اُن اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ جو بدن انسانی کے جوہر کے مناسب ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ دودھ بدن انسان کے لئے لازمی طور پر مناسب ہوگا جبکہ پستان سے پیا جائے۔ کیونکہ یہ نضج کے کامل ہونے کے باعث رداءت اور فساد کی طرف بہت جلد مستحیل ہوتا ہے۔ اور اسے نہایت شدت سے قبول کرتا ہے +

جس قدر دیر کا دوہا ہوا دودھ ہوگا اُسی قدر زیادہ ردی ہوگا۔ کیونکہ دیر ہونے کی وجہ سے فساد کی طرف اُس کا اُسی قدر زیادہ استحالہ ہوگا۔ اور یہ استحالہ صرف خارج ہی میں نہیں ہوتا بلکہ داخل بدن میں بھی ہوتا ہے۔ البتہ خارج میں استحالہ کو جلد قبول کرتا ہے +

اور ہر ایک حیوان جس کی مدت حمل انسان کی مدت حمل سے زیادہ لمبی ہوتی ہے اُس کا دودھ ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ مدت حمل کی طوالت کا سبب محض یہ ہوتا ہے کہ خون جنین کی شکل کو بدشواری قبول کرتا ہے۔ اور جبکہ حمل کی مدت طویل ہوتی ہے تو بدن میں وہ فضلات حیض بھی زیادہ مدت تک باقی رہتے ہیں۔ جو کہ دودھ کا مادہ ہیں۔ اور چھاتی میں بھی دودھ کے رہنے کی مدت طویل ہوتی ہے اور اس سے دودھ میں فساد کی بہت زیادہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے اُس جانور کا دودھ جس کی مدت حمل انسان کے قریب ہوتی ہے وہ انسان کے لئے بہت بہتر ہوتا ہے مثلاً گائے کا دودھ۔ کیونکہ اس جانور کے اخلاط انسانی اخلاط کی طرح جنین کی شکل میں

جلد تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اور اس بارے میں دونوں باہمی مناسبت رکھتے ہیں
اور ہتھنی کا دودھ بہت خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی مدت حمل چار سال تک
طویل ہوتی ہے +

اور **دودھ کی مائیت** گرم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تلخ اجزاء
ہوتے ہیں۔ نیز وہ اپنی حدت کی وجہ سے دست لاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں
لذع کے بغیر قوت غسل اور جلاء بھی موجود ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت بافراط ہوتی
ہے۔ صفراء محترقہ اور افیتمون کے ساتھ سوداء محترقہ کو دست کے ذریعہ خارج
کرتی ہے۔ کیونکہ باوجود رقت قوام کے اس کے اندر قوت جلا اور غسل ہے +

مزاج۔ ترش دودھ سرد خشک ہے اور تازہ دودھ سرد تر ہے۔ حنین نے
کہا ہے کہ دودھ اُس عضو کے مشابہ ہوتا ہے۔ جس نے اُس کو ہضم کیا ہے۔ اور وہ
چھاتی ہے جس کا مزاج سرد ہے۔ اور بعض نے گرم تر کہا ہے۔ کیونکہ اس کا ہضم
خون کے ہضم سے زیادہ ہوچکا ہے۔ نیز اس میں شیرینی ہوتی ہے۔ اور بعض نے
اس کو گرمی اور سردی میں معتدل کہا ہے۔ کیونکہ اسکی گرمی خون سے کسی قدر کم
ہوگئی ہے۔ لہٰذا وہ خون اور بلغم کے درمیان ہے +

افعال وخواص۔ دودھ اخلاط کی تعدیل کرتا ہے۔ کیونکہ اپنی رطوبت
اور چکناہٹ کی وجہ سے اُن کی حدت اور لذع کو دور کردیتا ہے۔ اور زیادہ
غذاء دینے کی وجہ سے بدن کو تقویت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ نہایت پختہ خون سے پیدا
ہوتا ہے۔ جو دوبارہ پھر پکیا ہے۔ اور اگرچہ اس میں پستان سے جو کہ سردی کی
طرف مائل ہے کسی قدر سردی عارض ہوتی ہے۔ تاہم دودھ خون سے اس قدر
دور نہیں ہوا ہے۔ کہ اُس کو زیادہ ہضم کی ضرورت پڑے۔ بلکہ اُس پر اعلیٰ درجہ
کی حرارت کا غلبہ ہوتا ہے جو اُس کو جلدی سے معتدل خون کی طبیعت کی طرف
لوٹا دیتی ہے۔ اور اندرونی اعضاء کے زخموں کو شہد کے ساتھ استعمال کرنے
سے پاک کرتا اور جلا بخشتا ہے۔ اور دماغ اور منی کو بڑھاتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں
کے جوہر کے لئے مناسب ہے +

اور تمام دودھ یہاں تک کہ ترش دودھ[1] بھی اپنی شدید سردی کے باوجود

[1] ترش دودھ سے مراد دہی ہے۔

باہ کو ہیجان میں لاتا ہے۔ کیونکہ یہ نفخ پیدا کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے منی پیدا کرنے کے باوجود انتشار پر بھی معین ہوتا ہے +

اور یہ ہضم سے قریب ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا۔ اور گرم خشک مزاجوں کو نفع دیتا ہے بشرطیکہ اُن کے معدہ میں صفرا، نہ ہو کیونکہ سریع الاستحالہ ہونے کی وجہ سے ایسے معدہ میں صفرا کی طرف یہ جلد مستحیل ہو جائے گا۔ اور بلغمی مزاجوں کو ضرر دیتا ہے۔ کیونکہ ان کی حرارت اسکو ہضم کرنے اور خون کی طرف اس کا احالہ کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔ لہذا اُن میں بلغم کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ بوڑھوں کو نفع پہونچاتا ہے۔ کیونکہ ان کے اعضاء اصلیہ میں تری پیدا کرتا ہے۔ جو کہ رطوبت غریزی کے تحلیل ہونے سے خشک ہو گئے ہیں۔ لیکن چونکہ اُن کی حرارت اُس کے ہضم کرنے کے لئے کم ہوتی ہے لہذا دودھ کو ہضم کرنے کے لئے انکو شہد سے مدد لینی چاہئے۔

اور اکثر اوقات دودھ شروع شروع میں دست لاتا ہے۔ اور آنتوں کے گرد و نواح سے فضلات کو خارج کرتا ہے۔ اس کے بعد تغذیہ میں صرف ہوتا اور بدن میں پھیل جاتا ہے۔ دودھ قبض پیدا کرتا ہے۔ اور نفاخ ہے۔ کیونکہ رطوبت کی زیادتی کے باعث اُس سے دخانی بخارات بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جبکہ اسکو جوش دے لیا جائے تو اس سے وہ رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ جو تبخیر کی استعداد رکھتی ہے +

اور لبا، یعنی پیوسی (کھیس) یہ وہ پہلا دودھ ہے۔ جو کہ بچہ جننے کے بعد دوہا جاتا ہے۔ دیر ہضم ہے اور خراب خلط پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ پستانوں میں زیادہ مدت تک ٹھہرنے کی وجہ سے فساد کی طرف مستحیل ہو گیا ہے۔ اور شہد اسکی اصلاح کرتا ہے کیونکہ شہد معدہ میں جلاء اور گرمی پیدا کرتا ہے۔ اور تمام دودھ دیر ہضم ہونے اور نفخ کی زیادتی کے سبب سے احشاء کے لئے خراب ہیں۔ تمام احشاء میں عموماً اور جگر میں خصوصاً سُدے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اونٹنی کا دودھ اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ عام طور پر دودھ اگرچہ غلیظ ہوتا ہے لیکن جگر رغبت خاص کی وجہ سے اور کثرت تغذیہ کی توقع سے دودھ کو معدہ سے تکمیل ہضم سے قبل ہی اپنی طرف جذب کر لیتا ہے۔ جس سے سدہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اونٹنی کے دودھ میں یہ فعل نہیں ہے۔ کیونکہ اُس میں جُبنیت کم اور مائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کی مائیت

اپنی حرارت کی زیادتی کے باعث بہت زیادہ مفتح - جالی اور غسال ہے۔ اور اس کا قوام زیادہ رقیق ہے +

دودھ تری پہونچانے کی وجہ سے خشکی کے نسیان اور وسواس سوداوی کا علاج ہے۔ اور دانتوں کو ضرر دیتا ہے اور ان کو اور مسوڑہوں کو میلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی چکنے والی جنبیت کی وجہ سے دانتوں اور مسوڑہوں سے چمٹ کر انکو فاسد کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ خود بھی جلد فاسد ہو جاتا ہے۔ اور اسی واسطے اس کا زیادہ مدت تک کسی عضو کی بیرونی سطح پر رہنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کو جلد ہی دھو دینا واجب ہے۔ تاکہ وہ متعفن اور فاسد ہو کر عضو کو فاسد نکر دے اور یہ اپنی ترطیب کی وجہ سے اعصاب کو ضرر پہونچاتا ہے۔ اور چونکہ اس سے سر کی طرف بخارات بہت زیادہ چڑھتے ہیں لہذا دردسر۔ دوار اور طنین کے مریضوں کو ضرر دیتا ہے۔ اور بینائی میں تاریکی اور آنکھ میں پردہ پیدا کرتا ہے کیونکہ ابخرہ کی زیادتی کے باعث روح باصرہ کو غلیظ کر دیتا ہے + کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ تری پہنچاتا اور خشونت کو زائل کر دیتا ہے۔ اور نفث الدم کو رگوں کے منہ پر چکنے اور چمٹ جانے کی وجہ سے اور سل کو اپنے جلاء دینے تنقیہ کرنے اور چپک جانیکی وجہ سے مفید ہے

اونٹنی کا دودھ استسقاء اور صلابت طحال کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ وہ جلا بخشتا ہے۔ اور مائیت کی زیادتی کے سبب سے دست لاتا ہے۔ اور سدوں کو کھولتا ہے +

دودھ کا کثرت سے استعمال کرنا جوئیں پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ دودھ جوہر دم سے مشابہ ہونے کے باعث کامل طور پر ہضم ہونے سے پیشتر ہی اعضاء کی طرف نفوذ کر جاتا ہے۔ اور جبکہ اسی حالت میں ظاہر بدن کی طرف نفوذ کر جاتا ہے۔ تو وہ مسامات میں پھیل جاتا ہے۔ اور وہاں اس میں عفونت عارض ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ فاسد ہونے کے لئے نہایت شدید استعداد رکھتا ہے۔ اور جب اس میں عفونت عارض ہو جاتی ہے۔ تو وہ کسی حیوانی صورت کے قبول کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ ہر ایک مسام میں تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ اور نیز جگہ تنگ ہوتی ہے لہذا وہ جوں ہی کے صورت کے قابل ہوتا ہے + اور شکر کے ساتھ رنگ کو نکھارتا

اور بدن کو فربہ بناتا ہے۔ کیونکہ شکر اس کے ہضم ہونے پر اعانت کرتی ہے۔ لہذا اُس سے نہایت اچھا زیادہ غذا دینے والا اور ظاہر بدن کی طرف جلد نفوذ کرنے والا خون پیدا ہوتا ہے۔

دودھ مائیت۔ جبنیت اور روغنیت تین اجزا سے مرکب ہوتا ہے۔ چنانچہ روغنیت گائے کے دودھ میں زیادہ ہوتی ہے۔ دودھ میں ان تینوں اجزاء کے پائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ دودھ خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور خون میں اس کی ترقیق کے لئے اور رگوں میں نفوذ کرانے کے لئے بہت زیادہ مائیت ہوتی ہے۔ چنانچہ جب خون اعضاء کی طرف نفوذ کر جاتا ہے تو اس کی یہی مائیت کسی قدر اُلٹی لوٹ آتی ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ دفع ہوتی ہے۔ اور کسی قدر مسامات کے ذریعہ پسینہ اور بخارات بنکر نکلتی ہے۔ کیونکہ اس کی اب ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن جبکہ وہ پستانوں کی طرف جاتی ہے تو مائیت حالانکہ مقدار میں زیادہ ہوتی ہے مگر خون سے علیحدہ نہیں ہوتی اور نہ دفع ہوتی ہے۔ کیونکہ اس مائیت کی یہاں ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے کہ دودھ سے پستانوں کا تغذیہ مقصود نہیں ہے بلکہ [illegible] کی غذا ہونا مقصود ہے۔ لہذا اس مائیت کا اس میں باقی رہنا ضروری ہے۔ تاکہ جنین کے اعضاء کی طرف اِس مائیت کی وجہ سے رقیق ہو کر بآسانی نفوذ کرسکے (اس لئے دودھ میں مائیت کا ہونا ضروری ہے) رہی **جبنیت** پنیر یہ ان اجزاء ارضیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو خون کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں یعنی خلط سوداوی سے۔ اسی طرح **روغنیت** دودھ کے اندر اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ پستانوں میں خون کے جوش کھانے اور دودھ بننے کے وقت اجزاء ہوائیہ پیدا ہوتے ہیں جو اجزاء ارضیہ اور مائیہ سے مل جاتے ہیں کیونکہ روغنیت انھیں اجزاء کی باہمی آمیزش سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اونٹنی اور بکری کا دودھ مائیت کی زیادتی کے باعث رقیق ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں جانوروں کا گوشت خشک ہے۔ لہذا ان کے اعضاء کی طرف تغذیہ کے لئے جو خون جاتا ہے۔ اُس سے اجزاء ارضیہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سی مائیت دودھ میں باقی رہ جاتی ہے۔

گوشت (۱۰) **جوان بھیڑ کا گوشت** سب سے افضل ہے۔ کیونکہ اس کا مزاج اپنی نوع کے مطابق، گرم تر ہے لہذا کم سنی میں اس کے اندر رطوبت زیادہ اور حرارت نرم ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس سے فضلات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اور جوانی میں اس کی رطوبت کم اور حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے فضلات کم پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن جب جوانی سے تجاوز کر جاتا ہے تو اس کا گوشت عمدہ نہیں رہتا کیونکہ وہ کبر سنی کی وجہ سے دیر ہضم ہو جاتا ہے +

اور **چھوٹے بچھڑے اور بکری کے بچہ کے گوشت** میں فضلات بہت کم ہوتے ہیں۔ کیونکہ گائے اور بکری کا مزاج اُن کی نوع کے مطابق سرد خشک ہے اور انکے چھوٹے بچّے اعتدال سے قریب تر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ عمر کے لحاظ سے گرم تر ہوتے ہیں۔ لہذا عمر کا مقتضیٰ (حرارت ورطوبت) نوع کے مقتضیٰ (برودت و یبوست) ملکر برابر (معتدل) ہو جائیں گے۔

اور ہر **سیاہ جانور کا گوشت** بہت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے کیونکہ سیاہ جانور کا گوشت حرارت کی وجہ سے زیادہ نضج یافتہ ہوتا ہے +

اور اسی طرح **نر جانور کا گوشت** مادہ سے افضل ہے۔ کیونکہ نر بمقابلہ مادہ کے زیادہ نضج حاصل کئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور اس میں فضلات کم ہوتے ہیں اور اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ نر میں حرارت زیادہ ہوتی ہے +

اسی طرح **موٹے جانور کا گوشت** دبلے جانور کے گوشت سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ نرم اور اعتدال سے قریب تر ہوتا ہے کیونکہ فربہی خون کی مائیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور **دُبلے اور بُڈھے جانوروں کا گوشت** ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے جانوروں کا گوشت خشکی کی زیادتی کے سبب سے دیر ہضم ہوتا ہے۔ اور نیز ان کا گوشت ریشوں کے مانند سخت اور ہضم کی کمی کے سبب سے غلیظ ہوتا ہے علاوہ ازیں بڈھے جانور کا گوشت ان باتوں کے باوجود بہت فضلات رکھتا ہے کیونکہ اس میں رطوبات فضلیہ کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور فربہ جانور کا سرخ گوشت جو چربی سے علیحدہ کر لیا گیا ہو نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ سمین (یعنی چربی) جس کے سبب سے مٹاپا ہوتا ہے۔ بذاتہ خون کی مائیت سے پیدا ہونیکے باعث نرم تر

ہوتی ہے اس لئے وہ گوشت جو اس سے علیحدہ کرلیا گیا ہو وہ اعتدال سے زیادہ
قریب ہوگا۔ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ نہایت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہے اور لحم
مجزع یعنی وہ گوشت جس سے چکنائی علیحدہ نہ کی گئی ہو۔ معدہ میں تیرتا رہتا ہے
اس کا سبب چکناہٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ چکنائی غلبۂ ہوائیت کے باعث تیرتی
رہتی ہے +

گائے کا گوشت بکری کے گوشت سے زیادہ خشک ہوتا ہے۔ اور
بکری کا گوشت بھیڑ کے گوشت سے زیادہ خشک اور دیر ہضم ہوتا ہے۔ کیونکہ خشکی
صلابت کے لئے لازمی ہے۔ اور اونٹ کے بچہ کا گوشت غلیظ غذا دیتا ہے۔
دیر ہضم اور بہت گرم ہوتا ہے۔ اور خرگوش کا گوشت گرم خشک اور دُنبے کی چکتی
گرم تر ہوتی ہے +

افعال وخواص۔ گوشت بدن کے لئے مقوی غذا ہے۔ کیونکہ وہ بدن کے
مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا اُس کا اکثر حصہ بدن کا جزو بن جاتا ہے۔ اور خون کی طرف مستحیل
ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ کیونکہ گوشت خون ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ بھنے ہوئے
گوشت کی غذا رطوبت کی کمی کی وجہ سے زیادہ خشک ہوتی ہے۔ اور جوش دیا
ہوا گوشت زیادہ تر ہوتا ہے۔ کیونکہ جس پانی میں جوش دیا جاتا ہے۔ اس سے
رطوبت حاصل کرلیتا ہے۔ اور سمین اور شحم دونوں خراب ہیں۔ کیونکہ انکی پیدائش،
گاڑھے اور اچھے خون سے نہیں ہے۔ اور یہ دونوں غذا کو فم معدہ کی طرف تیرا
دیتے ہیں +

اور **سمین** ارخا کے سبب سے پیٹ کی تلیین کرتی ہے۔ اور غذا کم
دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں مائیت اور ہوائیت کی کثرت ہوتی ہے۔ اور اشتعال
کو شدت سے قبول کرنے کے باعث دخانیت اور صفراء کی طرف جلد مستحیل
ہوجاتی ہے۔ اور اپنے جوہر کی نرمی کی وجہ سے زود ہضم ہے +

اور گائے کا گوشت خربزہ کے چھلکوں کے ساتھ پکانے سے جلد گل جاتا ہے
اور بہتر ہے کہ گرم مزاج آدمی گائے کے گوشت کو بہار کے موسم یا گرمیوں کے شروع
میں کھائے۔ کیونکہ سرد مزاج اُس کو ہضم نہیں کرسکتے۔ بلکہ ان کے بدن میں اس سے

غلیظ ردی خلط پیدا ہوتی ہے۔ اور ان موسموں (بہار اور گرمی کی شروع) میں گھاس
لمبی موٹی اور بہت تر و تازہ ہوتی ہے اور گائے اس کو کھاتی ہے۔ لہذا اس
موسم میں اس کا بدن موٹا و تر و تازہ اور اس کا گوشت زیادہ نرم ہوتا ہے۔ اسی لئے
اُس کے گوشت سے پیدا شدہ خون اس کے کھانے والوں کے لئے نہایت جید
اور موافق ہوتا ہے لیکن اِن دونوں موسموں کے علاوہ گرم مزاج آدمیوں کا اس کا
کھانا بہتر ہے +

اور **بطخ کا گوشت** کثیر الغذا ہے۔ لیکن مرغیوں کے برابر اچھا نہیں ہے
کیونکہ ان کا گوشت کثرت حرکت کے سبب سے بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اور **گائے کا
گوشت** اپنی غلظت اور شدید تجفیف کی وجہ سے خارش۔ داد۔ جذام داء الفیل اور
طحال یعنی مرض طحال کو پیدا کرتا ہے۔ اور تمام غلیظ گوشت اسی طرح ہیں کیونکہ وہ
سوداء کو پیدا کرتے ہیں۔ اور **بارہ سنگھے کا گوشت** غلیظ ہونے کے باوجود
کثرت حرکت اور قوت حرارت کے سبب سے بہت جلد منحدر ہونے والا ہے۔ اور
خنزیر کا گوشت زود ہضم۔ کثیر الغذا اور لزج ہے +

لاذن (ماہیت ذیل میں درج ہے) +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +

افعال و خواص۔ لطیف محلل اور منضج ہے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی اوس ہے
جو کہ اس کی بوٹی قستوس نامی پر پڑتی ہے۔ اور جس وقت اُس بوٹی کو بکریاں چرتی ہیں
تو یہ اوس ان کے بالوں سے چمٹ کر خشک ہو جاتی ہے۔ پھر آدمی اُس کو جمع
کر کے اُس کے قرص بنا لیتے ہیں۔ اور اوس حقیقت میں وہ رطوبت ہے جو
بخارات کی شکل میں اُڑتی ہے جب ان بخارات کو رات کی سردی پہونچتی ہے تو انکو
کثیف اور ثقیل بنا دیتی ہے۔ جس سے وہ نیچے اتر آتے ہیں۔ اور یہ بخارات
خالص پانی ہی سے نہیں چڑھتے۔ کیونکہ جس پانی سے بخارات چڑھتے ہیں۔ وہ زمین
پر ہوتا ہے لہذا حرارت کے فعل سے ان بخارات کے چڑھتے وقت ان کے ساتھ
اجزاء ارضیہ کا ملنا بھی ضروری ہے۔ لہذا یہ بخارات دخانی ہونگے۔ انہیں لحاظ سے
لاذن میں قوت قبض کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اُس میں کسی قدر اجزاء ارضیہ

ضرور ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اس میں حرارت بھی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے اسمیں
قوت نفخ۔ تحلیل۔ تلیین اور تفتیح کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ اور چونکہ یہ ایسے
اجزاء سے پیدا ہوتا ہے جو لطافت کے باعث اوپر صعود کر جاتے ہیں۔ اس لئے
اس کا جوہر لطیف بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ غلیظ اجزاء کسی طرح صعود نہیں کر سکتے۔ امراض
رحم کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اپنی تلیین اور تحلیل بلا لذع سے رحم کے دردوں کو تسکین
دیتا ہے اور اپنے انضاج۔ تلیین اور تحلیل سے رحم کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے
اور بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ یہ بالوں پر اجزاء جلد کو سمیٹتا اور ان میں
قبض پیدا کرتا ہے۔ جس سے بالوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ از ان
بال کی جڑوں کے فاسد مادہ کو اور نیز ڈھیلا کرنے والی رطوبات کو حرارت کے
ذریعہ تحلیل کر ڈالتا ہے اور اپنی حرارت کے ذریعہ بالوں کی طرف غذا جذب
کرتا ہے۔ اور مشکل سے اچھا ہونے والے زخموں کو بھرتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن رطوبات
کو خشک کر دیتا ہے جو زخم کو بھرنے نہیں دیتی۔ اور غذا کو اُن کی طرف جذب
کرتا ہے۔

مصطگی

ملک روم سے لائی جاتی ہے۔ اور سیاہ اور سفید اسکی دو قسمیں ہیں
سیاہ کا نام نبطی (مصطگی نبطی) رکھا گیا ہے۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ لیکن گرمی خشکی میں کند سر بہت کم ہے

افعال و خواص۔ محلل اور قابض ہے۔ اور اس میں تلیین بھی ہے۔ اور
یہ نہایت لطیف شی ہے۔ رقیق بلغم کو پگھلا دیتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مصطگی
مائیت اور ارضیت سے ایسے استحکام سے مرکب ہے کہ یہ علک یعنی چیپی ہو گئی ہے
اور چونکہ اس میں ارضیت قلیل ہے۔ اس لئے اس کا قبض شدید نہیں ہے۔ کیونکہ
قبض ارضیت ہی کی شان ہے۔ اور چونکہ اس میں حرارت بھی ہے اس لئے یہ محلل و
ملین ہے۔ اور چونکہ اس میں ارضیت کے ساتھ حرارت ہے اس لئے یہ مجفف بھی ہے
کیونکہ حرارت تحلیل کی وجہ سے تجفیف پر ارضیت کی معین ہوتی ہے۔ مصنف کے
اس قول پر کہ "وہ رقیق بلغم کو پگھلا دیتی ہے۔" اعتراض ہے صحیح وہ ہے جو کہ شیخ نے
کہا ہے کہ "اُس کی رقیق حرارت بلغم کو پگھلا دیتی ہے۔" اور اس کا چبانا اپنے جذب

اور تلیین سے سر سے بلغم کو جذب کرتا ہے۔ اور اس کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اپنی تلیین سے کھانسی کو اور قبض سے نفث الدم کو نفع دیتی ہے۔ اور معدہ کو قوت دیتی ہے اپنے قبض کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ معدہ کی رطوبات اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ اور اس کو خوشبودار بناتی ہے کیونکہ یہ متعفن بلغم کو پگھلاتی اور اسکو تحلیل کرتی ہے۔ اور اپنے قبض اور تحلیل کی وجہ سے جگر میں تقویت پہونچاتی بھوک کو بڑھاتی ہے۔ اور ریاح کو تحلیل کرنے کی وجہ سے ڈکاریں لاتی ہے۔ اور معدہ سے بلغم کو صاف کر دیتی ہے +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

میدہ لکڑی

(مُغاث) کہا گیا ہے کہ وہ جنگلی انار کی جڑیں ہیں اور مغاث بغدادی بہت عمدہ ہوتی ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں تر ہے +

افعال وخواص۔ اعضاء کو تقویت دیتی ہے۔ کیونکہ اعضاء کو گرمی پہونچاتی ہے۔ اور اُن میں جو فضلات بند ہوتے ہیں۔ ان کو تحلیل ہونے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ اور اُن کو موٹا بناتی ہے۔ کیونکہ ان کو تقویت دیتی ہے۔ اور اپنی حرارت سے ان کی طرف غذاء کو جذب کرتی ہے۔ اور حلق اور پھیپھڑے کی صلابت کو نرم کرتی ہے۔ اور اپنی رطوبت فضلیہ کی وجہ سے محرک باہ ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

نمک

(ملح) اس کی بہت سی قسمیں ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ جالی۔ محلل اور مجفف ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ جزء مائی اور نہایت قلیل مقدار میں محترق جزء ارضی سے مرکب ہے۔ چنانچہ یہی سبب ہے کہ گھلنے کے بعد غلیظ اور گدلا نہیں ہوتا (اگر اس کے اندر ارضیت زیادہ ہوتی۔ تو گھلنے کے بعد یقیناً غلیظ اور گدلا ہو جاتا) لیکن جزء ارضی کے قلیل ہونیکے باوجود احتراق کے سبب سے نہایت خشک ہے۔ اور خشکی پیدا کرنے میں نہایت قوی ہے۔ اسی وجہ سے تھوڑا سا نمک بہت زیادہ پانی کو نمک کر دینے اور اُس کو

نمک بنا دینے پر قادر ہوتا ہے۔ اور خشکی کے سبب سے اِس میں شدید قبض ہوتا ہے اور اپنی تحلیل کی وجہ سے ریاح کو توڑتا ہے اور قوت حرارت کی وجہ سے منجمد اخلاط کو گھلاتا ہے۔ اور جلایا ہوا نمک دانتوں کو میل سے پاک صاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ جلانے سے زیادہ لطیف اور محلل ہو جاتا ہے۔ اور اعتدال کے ساتھ نمک کا استعمال رنگت کو نکھارتا ہے۔ کیونکہ خون کو گھلاتا اور رقیق کرتا ہے جس کے سبب سے وہ ظاہر جلد میں پھیل جاتا ہے۔ لیکن نمک کی کثرت استعمال تحلیل و تجفیف کی زیادتی کے سبب سے خون کو جلاتی اور رنگت کو زرد بنا دیتی ہے۔ اور اپنے پگھلانے اور جلا دینے کی قوت سے فضلات کے نکالنے اور غذا کے انحدار میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اور سوداء کے نکالنے کے لئے ادویہ مسہل کی اعانت کرتا ہے +

اور ذُرَانی (نقطہ دار ذال کو زبر۔ رے کو سکون اور زبر) وہ نمک ہے جو کہ بلور کے مانند سفید صاف اور شفاف ہوتا ہے۔ اور یہ لفظ ذراۃ سے مشتق ہے جس کے معنی بہت سفیدی کے ہیں (غالباً اِس سے مراد نمک لاہوری ہے) بلغم خام کے دست قوت سے لاتا ہے۔ اور نمک تلخ جو شدید سخن ہے۔ سوداء کے دست قوت سے لاتا ہے۔ اور نمک سیاہ خواہ وہ نفطی ہو اور خواہ غیر نفطی بلغم اور سوداء کے اسہال لاتا ہے۔ نفطی وہ ہے جس کی سیاہی نفطیت کی وجہ سے ہو۔ لہٰذا جس وقت اُسکی نفطیت اڑ جاتی ہے۔ تو وہ ذرانی کے مانند ہو جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ +

خبازی (ملوخیا) ملوخیا خبازی بستانی (باغی) کا نام ہے +

مزاج پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں تر ہے +

افعال و خواص۔ جگر کے سُدّوں کو کھولتی ہے۔ کیونکہ اس میں مائیت کی زیادتی کے سبب سے قوت غسالہ موجود ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

خوبانی (مشمش) مشہور پھل ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔ اور اس کی گٹھلیوں کا روغن دوسرے

ؔ نفط ایک معدنی سیاہ روغن ہے +

درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اس کی گٹھلیوں کا تیل اپنی تسکین اور تحلیل کی وجہ سے بواسیر کو نفع دیتا ہے۔ اور خوبانی سے پیدا شدہ خلط بہت جلد متعفن ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں مائیت زیادہ ہے۔ جوخون کی مائیت کو زیادہ کر دیتی ہے۔ اور اس صورت میں چونکہ حرارت غریزی اُس پر کثرت رطوبت کے باعث قابض وقادر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اُس میں حرارت غریبی اپنا تصرف کرلیتی۔ اور اسکو متعفن کر دیتی ہے۔ اور اس کا فیساندہ پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ معدہ میں سردی اور تری پہونچاتا ہے اور صفراء کو دور کرتا ہے۔ اور یہ معدہ کے لئے آڑو سے زیادہ موافق ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ نرم اور زود ہضم ہوتی ہے۔ اور جلد متعفن ہونے کی وجہ سے بخاروں کو پیدا کرتی ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ عدد +

کیلا (موز) اس کے درخت کا تنہ شکل میں چھوارے کے درخت کے مانند ہوتا ہے اس کے پتے تنہ سے باہر نکلتے ہیں۔ جو کہ چکنے تین ہاتھ لمبے اور دو ہاتھ چوڑے ہوتے ہیں۔ اس سے ایک خوشہ نکلتا ہے۔ جس سے کیلے ککڑی کے مانند نکلتے ہیں۔ اور وہ شروع میں سبز ہوتا ہے۔ پھر زرد ہو جاتا ہے۔ اور جب کامل طور پر پختہ ہو جاتا ہے۔ تو سیاہ پڑ جاتا ہے +

افعال وخواص۔ قلیل الغذاء ہے طبیعت کی تلیین کرتا ہے۔ اور اسکا زیادہ کھانا غلظت کے سبب سے سُدے پیدا کرتا ہے۔ اور معدہ میں ثقیل ہوتا ہے کیونکہ معدہ میں سردی پہونچانے کے ساتھ زیادہ تری بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اور کھانیوالے کے مزاج کے مطابق صفراء اور بلغم کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی تلیین کی وجہ سے سینہ اور حلق کی جلن کے لئے نافع ہے۔ اور اپنی رطوبت فضلیہ کی وجہ سے منی کو بڑھاتا ہے اور گردہ اور مثانہ کے لئے موافق ہے۔ کیونکہ پیشاب کا ادرار کرتا ہے :۔

مونگ (ماش) مشہور غلہ ہے جس کی دال پکا کر کھائی جاتی ہے +

مزاج۔ چھلکے دار مونگ خشکی کی طرف مائل ہے۔ کیونکہ اسکے چھلکے میں عفوصت ہوتی ہے۔ اور عفوصت ارضیت سے پیدا ہوتی ہے جو کہ خشک ہے۔ اسی طرح

ہر ایک تخم کا چھلکا زیادہ ارضیت رکھتا ہے۔کیونکہ وہ حفاظت کے لئے ہوتا ہے۔ جسکو زیادہ سخت ہونا چاہئے۔اور سختی ارضیت ہی آتی ہے۔اس لئے یہ زیادہ قابض بھی ہوتا ہے۔اور چھلی ہوئی مونگ خشکی اور تری میں معتدل ہوتی ہے +

افعال وخواص۔اس سے خصوصاً چھلی ہوئی مونگ سے خلط محمود پیدا ہوتی ہے۔اور باقلا کے مانند یہ دیر میں منحدر ہونے والی نہیں ہے۔کیونکہ یہ اُس کی طرح غلیظ نہیں ہے۔اور نہ اس میں باقلا کے مانند نفخ ہے۔کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ کم ہوتی ہے اور نہ اس میں اُس کے مانند جلاء ہے۔کیونکہ اس میں باقلا کی طرح تلخی نہیں ہے۔اگرچہ اس کا جوہر باقلا کے جوہر سے قریب ہے۔اور اس میں تھوڑا سا نفخ بھی ہے جس کی اصلاح اس طرح کی جائے کہ اس میں تھوڑا سا تخم قرطم (کرڑ کے بیج) ڈال لیے جائیں۔تاکہ اس کی خشکی کو زائل کردے۔اور رُب انگور کے ہمراہ ضماد کرنے سے اپنے قبض اور عفوصت کے باعث اعضاء کے درد کو نفع دیتی ہے۔ اور اعضاء کی کوفت (رض) اور تفرق کے لئے مفید ہے۔اور بعض لوگ اسے قوت باہ کے لئے مضر کہتے ہیں +

نرگس (نرجس) ایک گھاس ہے۔اس کے پتّے گندنے کے مانند لیکن اس سے باریک اور چھوٹے ہوتے ہیں۔اس کا تنہ سبز رنگ۔جوفدار اور بغیر پتّوں کے ہوتا ہے۔جو ایک بالشت سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔اور اس کے اوپر سفید پھول آتا ہے۔جس کے وسط میں زرد رنگ کی چیز ہوتی ہے۔اور اس کی ایک قسم کا پھول بنفشئی ہوتا ہے +

افعال وخواص۔اس کی جڑ جو کہ جنگلی پیاز (بلبوس) کے مانند چھوٹی سی پیاز ہوتی ہے۔گہرائی سے مواد جذب کرتی ہے نیز جالی مجفف اور غسال ہے۔کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ پائی جاتی ہے۔اور اسکا جوہر ارضی نہایت تھوڑی مائیت رکھتا ہے جس پر اس کی گولائی دلالت کرتی ہے۔اور یہ جوہر گرم ہے جس پر اسکی بو کی شدت دلالت کرتی ہے۔اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حرارت جسوقت جوہر ارضی کے ساتھ مل جاتی ہے تو تیز تر ہو جاتی ہے۔اس لئے اس کی حرارت شدید اور جذب اور جلاء میں قوی ہوتی ہے۔لیکن اس کا غسال ہونا رطوبت فضلیہ کی وجہ سے کم

اور اس کا روغن جو کہ اس کے پھول سے بنایا جاتا ہے روغن چنبیلی کے مانند لیکن اس سے بہت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کا پھول حرارت۔ قوت اور خوشبو میں چنبیلی کے پھول سے زیادہ ضعیف ہے۔ جھائیں اور نمش (لہسن) کو صاف کرتا ہے اور اس کی جڑ داء الثعلب کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی قوت جلا سے ان رطوبات کو زائل کر دیتی ہے۔ جو بالوں کو خراب کر سکتی ہیں۔ اور بالوں کی طرف اُن کی غذا کو جذب کرتی ہے۔ اور اس کا پھول دماغ کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اور مرگی کو نفع دیتا ہے۔ اور گرم مزاجوں میں درد سر پیدا کرتا ہے جبکہ سونگھا جائے۔ اور اسکی جڑ قے کو ہیجان میں لاتی ہے جبکہ وہ بقدر نو ماشہ کھائی جائے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

نیل

یہ نام تین چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ ایک تو وہ بوٹی ہے۔ جس کے پتّوں کو وسمہ (خضاب) کہتے ہیں۔ اور یہ وہ ہے جو کہ خضاب شعر (بال کے رنگنے) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے وہ بوٹی ہے جسکو عظلم (بے نقاع کو زیا در نقطہ دار ظاء) کہتے ہیں۔ اس بوٹی کے پتے بارتنگ کے پتّوں کے مانند ہوتے ہیں لیکن یہ اُس سے زیادہ لزج اور زیادہ سیاہ ہوتے ہیں۔ اور اس کا تنہ ایک ہاتھ سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ اور یہ وہ ہے جسکو اندلس میں رنگریز رنگنے میں استعمال کرتے ہیں۔ تیسری چیز وہ منجمد عصارہ ہے۔ جسکو اکثر ممالک میں رنگریز استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ عصارہ اُس بوٹی سے بنایا جاتا ہے جسکا تنہ سخت اور اُس پر بہت سی باریک باریک شاخیں اور پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں +

اس کے **بنانے کی ترکیب** یہ ہے کہ ان پتّوں کو گرم پانی سے دھوتے ہیں جس سے پتّوں کے اوپر غبار کے مشابہ جو نیلاہٹ ہوتی ہے اسکو گرم پانی دھو دیتا ہے اور پتے سبز رنگ کے رہ جاتے ہیں۔ پھر اس پانی کو الگ رکھ دیا جاتا ہے۔ جس سے اسکی تہ میں کیچڑ کے مانند نیل تہ نشین ہو جاتا ہے۔ پھر یہ پانی گرا دیا جاتا ہے۔ اور نیل کو خشک کرنے کے بعد اٹھا کر رکھ لیا جاتا ہے۔ اس جگہ نیل سے پہلی چیز مراد ہے (یعنی وہ بوٹی جس کے پتوں کو وسمہ کہتے ہیں اور ہندوستان میں اسی کے پتوں سے نیل بناتے ہیں جو کپڑے رنگنے کے کام آتا ہے)+

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ قابض ہے اسی وجہ سے سیلان خون کو روکتا ہے۔ اور اپنی حرارت محللّہ سے جھائیں اور چھیپ کو صاف کرتا ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے تازہ زخموں کو نفع دیتا ہے۔ اور اس کے پتے نہایت عمدہ خضاب ہیں +

مقدار خوراک:۔ برگ نیل تین ماشہ سے سات ماشہ تک +

سیوتی (نسرین) سفید پھول ہے۔ اس کا درخت گلاب کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور پھول بھی گلاب کے سفید پھول کے مشابہ ہوتا ہے لیکن یہ اس سے چھوٹا ہوتا ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اس کے افعال چنبیلی کے مانند ہیں لیکن یہ اس سے کمزور ہے کیونکہ سیوتی کی حرارت چنبیلی کی حرارت سے کم ہوتی ہے۔ چنانچہ چنبیلی کی بو کے مانند اس کی بو تیز نہیں ہوتی۔ اور یہی اس کی حرارت کے کمزور ہونے کی دلیل ہے۔ اور اس کا تیل چنبیلی کے تیل کے مانند ہے۔ اور سیوتی اپنی تلخی کی وجہ سے پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ اور دردی اور طنین کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ سر کے پوشیدہ ریاح کو تحلیل کرتی اور اُن کو سر سے چھینکوں کے ذریعہ خارج کرتی ہے۔ اور اپنی تحلیل کی وجہ سے دانتوں کے درد، حلق اور بن زبین کے ورموں کو فائدہ دیتی ہے۔ اور اپنے گرم لطیف اور مفتح جز کی وجہ سے نتھنوں کے سُدّوں کو کھولتی ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک اور گلقند ایک تولہ سے دو تولہ تک +

نمام یہی سیسنبر ہے۔ اس کی دو قسم ہیں (۱) نمام بستانی۔ اس کی بو مرزنجوش (رودنامروا) کی بو کے مانند ہوتی ہے۔ اور اس کے پتے اور شاخیں نعناع کے پتوں اور شاخوں کے مانند ہوتے ہیں +

نمام (چغل خور) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اپنی بو کی تیزی کی وجہ سے اپنے آپ کو اور نیز اُس کو جس کے ساتھ ہوتا ہے ظاہر کر دیتا ہے (گویا یہ چغلی کھاتا ہے) اور یونانی زبان میں ایسے نام سے موسوم ہے۔ جو کہ "وبیب" (دیکھئے

والے) سے مشتق ہے۔ کیونکہ اس کو جب زمین میں لگایا جاتا ہے۔ تو یہ اُس کے نیچے ہی نیچے رینگتا اور پھیلتا جاتا ہے اور وہاں اس کی بہت سی جڑیں ہوجاتی ہیں۔
(۲) **نمام غیر بستانی** کی شاخیں باریک اور اُن پر پتے بکثرت لگے ہوتے ہیں جو کہ سُداب کے پتوں کے مشابہ لیکن اس سے زیادہ لمبے اور سخت ہوتے ہیں۔ اس کا پھول خوشبودار اور مزہ میں تیز ہوتا ہے۔ یہ پتھریلی زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ نمام بستانی سے زیادہ قوی اور زیادہ گرم ہوتا ہے۔

مزاج دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔

افعال وخواص۔ اپنی حدت کی وجہ سے جوؤں کو مار ڈالتا ہے۔ اور اپنی قوت حرارت کی وجہ سے سرد ورموں اور لیترغس کو نفع دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے مزہ اور بُو کی تیزی اس کی حرارت پر دلالت کرتی ہے۔ اور اپنی خوشبو کے ذریعہ تقویت پہونچانے اور تحلیل کرنے کی وجہ سے ہچکی کے لئے مفید ہے۔ جبکہ شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ کیونکہ شراب اپنی تسخین اور خوشبو کی وجہ سے اُس کی مدد کرتی ہے۔ اور تحلیل کرنے اور خوشبو کے ذریعہ تقویت پہونچانے کی وجہ سے جگر کے سرد ورموں کو نفع دیتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

نیلوفر بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ فارسی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں "نیلے بازوں والا" یا "نیلے پروں والا" یہ ایک بوٹی ہے۔ جو پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکا پھول سوسن کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اس کا درمیانی حصہ زعفرانی رنگ کا ہوتا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت کھلتا اور غروب آفتاب کے وقت سکڑ جاتا ہے۔ اور طلوع آفتاب کے وقت پانی کے اوپر نکلتا ہے۔ لیکن غروب کے وقت پانی کے اندر چلا جاتا ہے۔ اور جس وقت اس کا پھول علیحدہ ہوجاتا ہے تو شکل میں سیب کے مشابہ گول ہوتا ہے۔ اور اس میں سیاہ رنگ کے چوڑے تخم ہوتے ہیں اور اس کا تنہ ہموار چکنا اور سیاہ ہوتا ہے جو زیادہ موٹا نہیں ہوتا۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔

افعال وخواص۔ نیند لاتا ہے اور گرم صفراوی دردِ سر کو تسکین بخشتا

ہے۔ کیونکہ اس کے جوہر میں مائیت بکثرت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ محض پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا جوہر سرد مائی ہے اور گرمی کے بجھانے میں نہایت شدید ہے لیکن یہ دماغ کو ضعیف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی اُس رطوبت اور سردی کی وجہ سے جو دماغ میں پہونچتی ہے روح دماغی میں سستی اور فتور پیدا کرتا ہے۔ احتلام میں کمی کرتا ہے قوت باہ کو کم کرتا ہے۔ اور منی کو جماتا ہے۔ اپنی خاصیت کی وجہ سے اور خاصیت بد اس کی سردی بھی معین ہوتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ اس بوٹی کی جڑ اور تخم میں ایک قوت ہے۔ جو کہ بغیر لذع کے خشکی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے شکم میں قبض پیدا کرتی ہے اور سیلان و جریان منی کو روکتی ہے + اس کا شربت گرمی کے بجھانے میں نہایت شدید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنی شیرینی کے باوجود صفرا کی طرف مستحیل نہیں ہوتا ہے۔ اپنی قلیل حرارت کی وجہ سے ملطف ہے۔ کیونکہ اس کی ترکیب میں ایک گرم جزو بھی ہے۔ جو لطیف اجزاء کو بخار بنا کر اڑاتا ہے جس سے اُسکی بو ظاہر ہوتی ہے۔ اپنی شدید ترطیب و تلیین کی وجہ سے کھانسی اور خشونت کو نفع دیتا ہے +

مقدار خوراک: گل نیلوفر پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

نعناع

سبزیوں میں سے ایک مشہور سبزی ہے +

مزاج - دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اس میں عموماً اور بستانی میں خصوصاً رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ پانی سے زیادہ سینچا جاتا ہے +

افعال و خواص - یہ بلحاظ جوہر کے سبزیوں میں نہایت لطیف ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اور اس کو گرمی پہونچاتا ہے۔ ہچکی کو بند کرتا ہے۔ ہاضم ہے اور بلغمی و دموی قے کو روکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے مزہ میں عفوصت کے ساتھ حدت ہوتی ہے۔ اپنی حدت کی وجہ سے معدہ کو گرمی پہونچاتا ہے اور غذا کو ہضم کرتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اپنی عفوصت کی وجہ سے قبض پیدا کرتا ہے۔ جس کے باعث معدہ کو قوت دیتا ہے اور ہچکی اور قے کو روکتا ہے اور مقوی باہ ہے۔ کیونکہ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسکی حرارت اوعیہ منی کو گرم کرتی ہے۔ اور اس کا قبض اُس کو تقویت پہونچاتا ہے۔ اسکی شاخیں

دودھ میں رکھنے سے اسکو جمنے سے روکتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہ پستانوں میں دودھ کے جمنے کو روکتا ہے +

مقدار خوراک :۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بھوسی

(نخالہ ۔ سبوس) اس سے گیہوں کا چھلکا مراد ہے۔ جو کہ اس کا آٹا چھاننے پر باقی رہتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ اس میں قوی جلا، اور تلیین ہے۔ اسی وجہ سے خوب تنقیہ کرتی ہے اس کا حریرہ بادام اور شکر کے ہمراہ حلق اور کھانسی کے لئے نافع ہے کیونکہ یہ خشونت کو زائل کرتی ہے۔ اور بلغم کو بآسانی خارج کرتی ہے۔ اور سینہ کو فضلات سے پاک صاف کرتی ہے۔ اور اپنی تحلیل و تلیین کی وجہ سے شراب کے ساتھ ضماد لگانے سے پستان کے ورم کو نفع دیتی ہے +

مقدار خوراک :۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

نشاستہ

(نشا) سفید مغز ہے جو کہ گیہوں وغیرہ سے نکالا جاتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد خشک ہے۔ سردی اس وجہ سے ہے کہ اس میں ایک مائیت ہوتی ہے۔ جو کہ گیہوں کے ساتھ بلکہ نشاستہ کی ترکیب میں داخل ہوتی ہے۔ اور خشکی کی وجہ یہ ہے کہ اس میں نہایت خشک اجزاء ارضیہ ہوتے ہیں جو کہ گیہوں سے ملتے ہیں۔ اور چونکہ اجزاء ارضیہ اور ان کی قوت غالب ہوتی ہے۔ لہذا پانی کی رطوبت ظاہر نہیں ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ اس میں تلیین اور تغریہ ہے۔ زعفران کے ساتھ چھائیں کو دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اس کی قوت جلا، بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا حریرہ اپنی تغلیظ و تلیین کے ذریعہ خشونت کو دور کرنیکی وجہ سے سینہ کی طرف نزلہ گرنے کو روکتا ہے۔ اور آنکھ کی طرف مواد آنے نہیں دیتا۔ جبکہ اسے انڈے کی رقیق سفیدی میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکایا جائے + اور اپنی لزوجت اور تغریہ کی وجہ سے آنکھ کے زخموں کو بھرتا ہے +

مقدار خوراک :۔ پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

بیر (نبق) یہ بیری کا پھل ہے۔ قوت میں زعرور کے مشابہ ہوتا ہے۔

مزاج۔ پہلے درجہ کے وسط میں سرد خشک ہے۔

افعال وخواص۔ قبض کرتا ہے۔ اور اسہال معدی کے لئے مفید ہے۔ بیر اور خصوصاً بیر کا ستو سیلان خون کو روکتا ہے۔ اور تازہ بیر کا فعل بھی سیب اور ناشپاتی کے فعل کے مانند ہے۔ کہ اگر ان کو اعتدال کے ساتھ کھایا جائے تو قبض کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ کھانے سے ہیضہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زیادتی کی صورت میں وہ ہضم نہیں ہوتے۔ اور طبیعت اُن کو دفع کر دیتی ہے۔

بیری (سدر) بیر کے درخت کو کہتے ہیں۔ اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم عبری ہے۔ جس کو کانٹے نہیں لگتے۔ یا لگتے ہیں تو وہ ایسے نہیں ہوتے کہ ضرر دیں۔ یہ نہروں میں پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم ضال (جھڑبیری) ہے۔ یہ تیز کانٹوں والی ہوتی ہے اور جنگل میں اُگتی ہے اور اس کے بیر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

افعال وخواص۔ اس کے پتوں کے ساتھ سر دھونے سے سر کی بھوسی دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں ترطیب وتحلیل ہے۔ اور اس کے دھوئیں میں قبض نہایت شدید ہے۔ کیونکہ اس درخت کے تمام اجزاء میں خشکی ہے۔ اور جب اِن اجزاء ارضیہ کی تدخین (دھونی) کی جاتی ہے۔ تو یہ زیادہ خشک ہو جاتے ہیں۔

سورنجان ایک بوٹی کی جڑ ہے۔ جس کا پھول زعفران کے مانند اور رنگت میں سفید نیلگوں ہوتا ہے۔ یہ بوٹی موسم سرما کے آخر میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس سے جنگلی پیاز کے پتوں کے مانند پتے نکلتے ہیں۔ اور اسکی جڑ پر سُرخ رنگ کا چھلکا ہوتا ہے۔ جب اُس کو چھیل دیا جاتا ہے۔ تو اندر سے بادام مقشر کے مانند سفید جڑ نظر آتی ہے۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ کیونکہ یہ گرم اور سرد ارضی جزو سے مرکب ہے۔ گرم جزو محلل۔ مفتح اور مسہل ہے۔ اور ارضی جزو قابض ہے۔

افعال وخواص۔ اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ اور یہ مفاصل کے لئے تریاق ہے جس کا سبب ہم عنقریب ذکر کرتے

ہیں۔ اور ضماد کرنے سے نقرس کے درد کو فی الفور تسکین دیتی ہے۔ کیونکہ جوڑوں کے اندر جو مادہ بند ہوتا ہے اُسے یہ تحلیل کرکے جوڑ کو قوت بخشتی ہے اور ان کی طرف دوسرے مادہ کے گرنے کو روکتی ہے۔ اور اپنے گرم جزو کی وجہ سے جوڑوں کی طرف گرنے والے مادہ کو بذریعہ اسہال خارج کرتی ہے۔ اور جزو ارضی کی وجہ سے اس میں قبض ہے۔ جو کہ اُس عضو کی طرف جس سے مادہ خارج ہو چکا ہے دوبارہ مادہ کے گرنے کو روکتی ہے۔ اور گرم جزو کا عمل جو کہ لطیف اور مسہل ہے قابض ارضی جزو کے عمل سے مقدم ہوتا ہے +

مقدار خوراک:۔ سورنجان شیریں ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، نقوع اور جوشاندہ میں پانچ ماشہ تک + سورنجان تلخ ایک رتی سے تین رتی تک +

سقمونیا (محمودہ) عمدہ وہ ہے۔ جو کہ صاف۔ ہلکا اور متخلخل (پولا) ہو اور اسکا رنگ گائے کی کھال سے بنائے ہوئے سریش کے مانند ہو۔ اس کے اندر اسفنج کے مانند چھوٹے چھوٹے چھید ہوں۔ یہ لبلاب جیسے درخت کا دودھ ہے اسکی بہت شاخیں ہوتی ہیں۔ جو کہ ایک ہی جڑ سے نکلتی ہیں۔ اور انکی لمبائی تین ہاتھ یا اس سے زائد ہوتی ہے۔ اور اُن پر رطوبت ہوتی ہے۔ جو کہ ہاتھ سے چپک جاتی ہے۔ اور نیز اُن پر رُواں ہوتا ہے۔ اور اس کے پتے لبلاب کے پتوں کے مانند لیکن اُن سے زیادہ نرم اور مثلث شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول سفید گول اور جو فدار ہوتا ہے۔ اور اس کی بو گراں ہوتی ہے۔ اور اس کی جڑ موٹی رطوبت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ رطوبت اس طرح جمع کی جاتی ہے کہ جڑ کو کاٹ دیا جاتا ہے پس اس سے جو رطوبت بہتی ہے۔ اس کو صدف (سیپ) وغیرہ میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسکو رکھ چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتی ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ اپنی خاصیت سے یہ معدہ اور جگر کا دشمن ہے قلب اور انتوں کو ضرر دیتا ہے۔ اور کرب پیدا کرتا ہے۔ متلی لاتا ہے۔ بھوک کو مار دیتا ہے اور پیاس لگاتا ہے۔ کیونکہ یہ معدہ۔ جگر اور دل کو گرمی پہونچاتا اور ضرر دیتا ہے۔ اور اپنی خاصیت سے صفراء کے خوب اسہال لاتا ہے۔ اور اس کی مقدار خوراک زیادہ سے

زیادہ تقریباً پونے دو ماشہ ہے۔ شیخؒ نے بعض اطبا کا قول نقل کیا ہے کہ جب سقمونیا زیادہ مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے اور زیادہ مقدار پونے دو ماشہ ہے۔ تو اول قبض کرتا ہے۔ پھر کرب۔ متلی اور ٹھنڈا پسینہ لاتا ہے۔ اور اکثر اوقات بکثرت دست لاتا ہے۔ اور یہ قاتل ہے۔ اول میں قبض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب اس کو کثیر مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تو دل جگر اور معدہ کو زیادہ ضرر پہونچانے کی وجہ سے حرارت غریزی کو ضعیف کر دیتا ہے اور قوت کو ساقط کر دیتا ہے اور یہ امور دواء کے دست لانے میں مانع ہوتے ہیں۔ کیونکہ دست محض دفع طبیعت اور دوا مسہل کے جذب کرنے سے آتے ہیں۔ لیکن ضعف کی زیادتی کے وقت طبیعت دفع کرنے سے عاجز ہوتی ہے۔ بلکہ اس وقت شدت سے کرب۔ متلی اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ اس کے بعد جبکہ طبیعت میں ضعف بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ رطوبتوں کو روکنا چھوڑ دیتی ہے جس سے بذریعہ اسہال اس کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ اور صحیح مذہب کے مطابق اس کی مقدار خوراک چھ جَو سے بیس جَو تک ہونی چاہئے +

اور اس کی **اصلاح کا طریقہ** یہ ہے کہ اسکو بہی یا سیب میں بھون لیا جائے کیونکہ یہ دونوں پھل اُن اعضاء کے لئے مناسب ہیں جنکو سقمونیا ضرر پہونچاتا ہے۔ بہی یا سیب لیکر اُس کا سر کاٹ ڈالیں۔ اور اس کو تخموں سے پاک صاف کرکے اُسکے اندر سقمونیا رکھدیں پھر اُس پر اُس کا سر رکھکر درزوں کو تنکوں سے کونس کر بند کر دیں اور آٹے سے گل حکمت کرکے اوپر سے کپڑا لپیٹ دیں۔ بعدہٗ ایسے تنور میں رکھیں جس کی آگ ہلکی ہو گئی ہو۔ اور اُس وقت تک رکھا رہنے دیں جب تک کہ وہ پک جائے۔ اس کے بعد اُس کو تنور سے نکالکر اُس کے اندر سے سقمونیا نکال لیں اور سایہ میں سُکھا کر استعمال میں لائیں۔ اور رب السوس کے ساتھ ملا لیا جائے۔ کیونکہ اپنی شیرینی کے باعث گرمی سردی اور تری خشکی میں معتدل ہونے کی وجہ سے بدن انسان کے لئے مناسب ہے یا اسی غرض کے واسطے کتیرے کے ساتھ ملا لیا جائے اور بہی او سیب جن میں سقمونیا کو بھونا گیا ہے۔ یہ بھی سقمونیا کی طرح دست لاتے ہیں۔ کیونکہ یہ سقمونیا سے کیفیت مسہلہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور سقمونیا کی طرح ضرر نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ اعضاء مذکورہ کو قوت دیتے ہیں۔ اور نیز یہ جرم سقمونیا سے خالی ہوتے ہیں +

مقدار خوراک۔ (جو آجکل مستعمل ہے) دو رتی سے پانچ رتی تک +

سُماق ایک درخت کا پھل ہے۔ جس کے پتے لمبے اور اُن کے کنارے چوڑے ہوتے ہیں۔ اور اس کا پھل خوشوں میں لگتا ہے اور حبۃ الخضراء کے مثل ہوتا ہے۔ فائدہ اِس پھل کے چھلکے میں ہوتا ہے (جو پوست سماق یا گرد سماق کہلاتا ہے) اور یہی بطور دوا مستعمل ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد اور تیسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ قابض ہے۔ کیونکہ اس کا مزہ قبض کے ساتھ ترش ہے اور اسی واسطے یہ اعصاب جیسے سرد اعضاء کے سوا دیگر اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ سُدے پیدا کرنے والا ہے۔ شکم میں قبض پیدا کرتا ہے اور سیلان خون کو روکتا ہے۔ اور صفراء کو احشاء کی طرف جذب کرتا ہے۔ اور داحس (بسہری) کو نفع دیتا ہے۔ اور ورموں کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ سردی، خشکی اور قبض کی وجہ سے یہ رادع ہے اور نیز اسی وجہ سے قروح خبیثہ کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ اور دانتوں کے درد کو تسکین دیتا اور اُن کو گلنے سڑنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن کو تقویت دیتا ہے۔ اور اُن کی طرف مواد کے جذب ہونے کو روکتا ہے۔ اور اپنی تبرید کی وجہ سے پیاس کو تسکین دیتا ہے اور اپنے قبض اور عفوصت کی وجہ سے معدہ کی دباغت (تقویت) کرتا ہے۔ اور اپنی ترشی کی وجہ سے بھوک لگاتا ہے۔ اور معدہ کو تقویت اور صفراء کو تسکین دینے کی وجہ سے صفراوی متلی کو روکتا ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے حیض کو بند کرتا ہے بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی ترشی اس کے اجزاء قابضہ کو بالوں کی گہرائی تک پہونچا دیتی ہے۔ بدیں وجہ وہ اُن کو دباتے ہیں اور اُن سے شفاف ہوا کو خارج کر دیتے ہیں۔ لہذا انکے اندر روشنی اور شعاع نہیں پہونچتی۔ پس وہ سیاہ ہو جاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

چقندر (سِلق) اس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم بڑی ہے۔ جو کہ نہایت سُرخ سیاہی کا مائل ہوتی ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے چوڑے، نرم اور خوبصورت ہوتے ہیں اس کو چقندر سیاہ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے پتے مُڑے ہوئے اور بدصورت اور کم سُرخ ہوتے ہیں۔ تیسری قسم کا تنہ لمبا ہوتا ہے اور پتے بکثرت ہوتے ہیں جن کی جڑ

باریک ہوتی ہے یہ قسم سرخ زردی مائل ہوتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے

افعال وخواص۔ اس میں اس کی حرارت کی وجہ سے تلطیف کرنیوالی رطوبت بورقیہ ہوتی ہے اور بورقیت کی وجہ سے اس میں تفتیح اور تحلیل پائی جاتی ہے۔ اور یہ معدہ کے لئے خراب ہے قلیل الغذا ہے۔ متلی پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں غلیظ ارضی اجزاء اور لذع پیدا کرنے والے اجزا بورقیہ کی کثرت ہے۔ اور اس سے سر کو دھونے سے بفا دور ہوجاتی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی بورقیت کی وجہ سے جلا پیدا کرتی ہے +

سپستان (سبغستان۔ لسوڑے) یہ لفظ دراصل "سگ پستان" ہے جس کے معنی فارسی میں "کتیا کے پستان" کے ہیں۔ یہ ایک درخت کا پھل ہے جو قدآدم بلند ہوتا ہے۔ اس کے چھلکے کا رنگ سفیدی مائل اور اسکی شاخوں کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے۔ پتے گول اور بڑے ہوتے ہیں پھل خوشوں میں لگتا ہے۔ اس کا مزہ شیریں ہوتا ہے۔ اور یہ پھل سکڑ کر اور خشک ہو کر مونیز (منقی) کے مانند ہوجاتا ہے +

مزاج۔ گرمی اور سردی میں معتدل ہے +

افعال وخواص۔ اپنی رطوبت مغرویہ کی وجہ سے حلق سینہ اور شکم کو نرم کرنیوالا ہے +

مقدار خوراک:۔ نو دانہ سے پندرہ دانہ تک +

شکر (شکر) مشہور ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم تر ہے۔ لیکن پرانی شکر مائیت کے فنا ہونیکی وجہ سے خشکی کی طرف مائل ہے۔ اور گنے کا مزاج شکر سفید کے مزاج کے مانند ہے لیکن یہ شکر سے زیادہ ملین ہے۔ کیونکہ اس میں مائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور شکر کو جس قدر صاف کیا جاتا ہے۔ اسی قدر اس کی حرارت کم ہوجاتی ہے۔ کیونکہ جو اجزاء اس کے میل میں خارج ہوتے ہیں وہ گرم ہوتے ہیں۔ لہذا جس قدر اس کو زیادہ صاف کیا جائیگا۔ وہ حرارت میں اسیقدر کم ہوجائے گی۔ یہ اپنی رطوبت مرخیہ کی

وجہ سے حلق اور سینہ کو نرم کرتی ہے۔ اور ان کی خشونت کو دور کرتی ہے شدوں
کو کھولتی ہے اور پیاس لگاتی ہے۔ کیونکہ قوت جلا کی وجہ سے معدہ کی رطوبات
کو خارج کرتی ہے۔ اور اسی واسطے معدہ کے لئے موافق ہے۔ لیکن صفراوی معدہ
کے لئے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے معدہ میں وہ خود صفرا بن جاتی ہے۔ اور بلغم کو
چھانٹتی ہے اور جلا کی وجہ سے شکم کو نرم کرتی ہے (یعنی قبض کھولتی ہے) اور شکر
سرخ شکر سفید کی بہ نسبت پیٹ کی تلیین کرنے میں زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جلا
کرنے میں نہایت قوی ہے اور اس کی حرارت شدید ہوتی ہے۔ اور یہ حرارت میں
گویا شہد کے مانند ہے +

مقدار خوراک:۔ شکر سرخ بغرض تلیین دو تولہ سے پانچ تولہ تک +

گھی

(دستن یا سمن ہو) جبکہ اس میں نمک جوش دیا جاتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم تر ہے +

افعال وخواص۔ منضج۔ محلل ہے اور حلق اور سینہ کے لئے ملین ہے۔ کیونکہ
یہ اپنی حرارت سے جوکہ اعتدال کے قریب ہے۔ رطوبتوں کو پگھلا دیتا ہے مگر ان کو
تحلیل نہیں کرتا۔ اور سینہ کے فضلات کو نضج دیتا ہے بخصوصاً شہد اور بادام تلخ کے
ہمراہ کیونکہ اس امر میں یہ دونوں گھی کی مدد کرتے ہیں۔ اور کھائے ہوئے زہروں کے
لئے تریاق ہے +

بہی

(سفرجل) مشہور پھل ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ کے آخر میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے
اسکا سبب یہ ہے کہ اس کا جوہر ارضی ہے۔ اسی وجہ سے خاک کے مانند اس کی
خشکی اس کی سردی سے زیادہ ہے +

افعال وخواص۔ چونکہ اس میں خشکی زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ اور اسکا پھول
قابض ہے۔ اور اس میں ایک گرم جزو بھی ہے جوکہ بو کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی وجہ سے
وہ جگر وغیرہ کے سدوں کے لئے مفتح ہے۔ اور چونکہ یہ مفتح ہے لہٰذا پیشاب کا ادرار
کرتی ہے۔ اور اس فعل پر اس کا پیٹ میں قبض کرنا معین ہوتا ہے۔ بھوک
خوب لگاتی ہے۔ کیونکہ اپنے قبض اور خوشبو کی وجہ سے معدہ کو تقویت دیتی ہے

اور اپنی سردی کی وجہ سے پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ اور شراب پینے کے بعد اسکا نقل کرنے سے نشہ کو روکتی ہے۔ کیونکہ یہ معدہ کو تقویت دیتی ہے۔ نیز اس کا تبعض اور اس کی برودت بخارات کو دماغ کی طرف چڑھنے سے روکتا ہے۔ قے بلغمی کو بند کرتی ہے۔ اور اس کا لعاب یعنی لعاب بہدانہ لزوجت کی وجہ سے بغیر قبض کے ملین ہے اور کھانسی کو نفع دیتا ہے اور قصبۃ الریہ کو نرم کرتا ہے۔ اور بہی کا بکثرت استعمال اپنے تبعض کی وجہ سے قولنج پیدا کرتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ بہدانہ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

مچھلی (سمک) مچھلیوں میں بہتر وہ ہوتی ہے جو (۱) چھوٹی ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھلی اُن اجزا ارضیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو پانی کے ساتھ ملے ہوتے ہیں اور انہیں کو مچھلی پانی میں کھاتی ہے۔ اسی واسطے یہ سرد تر اور مولد بلغم ہوتی ہے غلظت جرم کے باعث دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ جو مچھلی بڑے قد و قامت اور سخت گوشت کی ہوگی وہ زیادہ خراب ہوگی۔ کیونکہ وہ نہایت غلیظ ہوگی اور اُس کا ہضم کرنا نہایت دشوار ہوگا۔

(۲) مزہ میں لذیذ ہو۔ کیونکہ لذیذ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نہایت عمدہ غذا ہے۔ نیز لذیذ ہونے کی وجہ سے اُس پر معدہ اچھی طرح چمٹتا ہے۔ جس سے اُس کا ہضم اچھا ہوتا ہے۔

(۳) پانی سے نکالنے کے بعد رکھ چھوڑنے سے جلدی بدبودار نہ ہو۔ کیونکہ جلدی سے بدبودار ہو جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس کے بدن میں جوہر کو فاسد کرنے والی رطوبت بکثرت ہے۔ اور

(۴) میٹھے پانی سے پکڑی گئی ہو۔ کیونکہ مچھلی جس پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی پانی کی کیفیت سے وہ متکیف ہوتی ہے اور جو مچھلی کہ نیستانوں کے پانی اور اُن ٹھہرے ہوئے پانیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جن میں سیاہ کیچڑ وغیرہ ہو وہ نہایت خراب ہوتی ہیں۔ اور پانی بھی نہایت تیزی سے بہتا ہو اور اس میں خوب لہریں اٹھتی ہوں۔ کیونکہ ایسے پانی میں مچھلی کو حرکت و ریاضت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور اُس میں فضلات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا مقام کنکریلی۔ ریتلی اور پتھریلی

زمین ہو۔ کیونکہ ایسے مقامات پہ بہنے والا پانی متعفن ہونے سے بہت بعید ہوتا ہے۔ اور جو مچھلی سمندروں سے میٹھے پانی کے دریاؤں کی طرف پانی کے بہاؤ کے خلاف حرکت کرتی ہے وہ دوسری مچھلیوں سے افضل ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی حرکت میں مشقت زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے اس میں فضلات کم ہو جاتے ہیں۔

مزاج۔ سرد تر ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا لیکن بعض مچھلیاں بعض سے گوشت کی سختی جسم کی بزرگی اور جس پانی میں پیدا ہوتی ہے اُس کے لحاظ سے سردی تری میں کم ہوتی ہیں۔ اور نمک لگائی ہوئی مچھلی (مملح) اسباب میں بہتر ہوتی ہے۔ بشرطیکہ دیرینہ نہ ہو۔ اور یہ نمک کی قوت کے غلبہ کے سبب سے گرم خشک ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ تازہ مچھلی بلغم مائی پیدا کرتی ہے۔ چونکہ اس میں تری تری کا غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا معدہ اور جگر خالص خون کی طرف احالہ کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ اور اس سے پیدا شدہ خون رقیق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس پر جوہر مائی کا غلبہ ہوتا ہے اعصاب کو ضرر دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے خام رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور معدہ کے لئے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ عصبی عضو ہے۔ مگر نہایت گرم معدہ کے لئے موافق ہے۔ اور یہ مائیت کی زیادتی کے سبب سے بہت جلد فاسد ہونیوالی ہے +

عنبر بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک دریائی چوپائے کی لید ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ایک بوٹی ہے جو کہ سمندر کی تہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اُسکو بعض دریائی چوپائے کھاتے ہیں۔ اور جب ان کا پیٹ اس سے بہت بھر جاتا ہے۔ تو وہ اُسکو اُگل دیتے ہیں +

شیخ نے کہا ہے کہ "عنبر میرے خیال میں سمندر کی تہ کے چشمہ کا جوش ہے اور جن لوگوں نے اس کو سمندر کی جھاگ یا چوپائے کی لید کہا ہے وہ سچائی سے دور ہیں"+

بعض نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ ہندوستان میں شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مکھیاں وہاں کے خوشبودار پھولوں اور پتیوں کو چاٹتی ہیں اور اس سے وہاں کے پہاڑوں میں شہد بناتی ہیں۔ اس لئے یہ شہد بہت خوشبودار ہوتا ہے۔ پھر جبکہ کثرت بارش سے جو کہ وہاں ہوتی ہے اس شہد پہ پانی کا سیلاب

آتا ہے۔ تو اس کو دھو کر اور بہا کر سمندر میں لیجاتا ہے۔ جس سے شہد تو وصل کر پانی میں مل جاتا ہے اور صرف اجزاء شمعیہ (موم کے اجزاء) باقی رہ جاتے ہیں جو نہایت خوشبودار ہوتے ہیں۔ پھر وہ پانی میں آفتاب کی گرمی سے پگھلتے ہیں اور صاف ہوجاتے ہیں اور ان کو سمندر کی موج ساحل کی طرف لے آتی ہے پس یہی عنبر ہوتا ہے +

یہ آخری قول بھی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح اور محقق یہ ہے کہ عنبر ایک خاص قسم کے دریائی جانور (اسفرم ویل) کے شکم سے نکلتا ہے۔ مترجم +

اور جس قدر اس کا ذوبان وتصفیہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر وہ نہایت سفید ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات بیل جیسا ایک دریائی جانور اسکو شیرینی کے باقی رہنے کی وجہ سے نگل جاتا ہے اور چونکہ وہ اسکے معدہ سے منحدر نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مرجاتا ہے۔ اور اسکے شکم سے عنبر نکلتا ہے۔ جس کا رنگ سیاہی مائل اور بو خراب ہوتی ہے اور یہی عنبر سیاہ زنجی (زنگی) کے نام سے مشہور ہے۔ یہی سبب ہے کہ بعض آدمیوں نے اس کو سمندری بیل کا گوبر خیال کیا ہے +

سب سے عمدہ عنبر وہ ہے جو کہ رنگ میں اشہب ہو (اشہب وہ رنگ جس کی سفیدی سیاہی پر غالب ہو) وزن میں ہلکا اور چکنائی میں کم ہو اور جس کی بو مشک کی بو پر غالب نہ ہو۔ اس کے بعد خوبی میں عنبر ازرق ہے جو کہ فستقی کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کے بعد سیاہ ہے +

عنبر کا امتحان اس طرح کیا جائے۔ کہ اس کو ایک شیشہ میں ڈال کر کوئلہ کی آگ پر رکھا جائے پس اگر وہ تمام پگھل جائے اور شیشہ پر تیل کے مانند بہنے لگے تو خالص ہے۔ ورنہ نہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ قلب کو قوت دیتا ہے۔ اور حواس و دماغ کو نفع بخشتا ہے کیونکہ اس میں تفریح اور تقویت قلب کی شدید خاصیت ہے۔ اور اس امر پر اس کی تیز خوشبو مددگار ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں تلطیف۔ متانت اور لزوجت پائی جاتی ہے پس عنبر اپنی ان خصلتوں کے اجتماع کے سبب سے تمام ارواح کے

جوہر کو طاقت دیتا اور ان کو بڑہاتا ہے +

مقدار خوراک:- ایک رتی سے تین رتی تک +

اگر

(عود) اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ سب سے عمدہ وہ ہے جو سخت۔ وزنی اور چکنا ہو۔ اور آگ پر (دیر تک) قائم رہے۔ رنگ میں نیلگوں اور سفیدی سے پاک ہو +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ لطیف ہے۔ اور اپنی خوشبو اور حرارت غریزی کو تقویت دینے کی وجہ سے معدہ۔ جگر۔ قلب اور حواس کو قوت دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اور دماغ کے مزاج کی تعدیل کرنے کے سبب سے دماغ کو بہت نفع دیتا ہے۔ اور اپنی لطافت و حرارت سے سدّوں کو کھولتا ہے۔ اور اس کا چبانا منہ کی بو (نکہت) کو خوشبودار بناتا ہے۔ کیونکہ یہ حرارت غریزی کو قوت دیتا ہے۔ پس حرارت غریبی جو کہ تعفن پیدا کرنے والی ہے کم ہو جاتی ہے۔ اور نیز یہ اُن رطوبتوں کو خشک کر دیتا ہے۔ جو کہ عفونت کا مادہ ہیں۔ اور اپنی لطافت اور حرارت کی وجہ سے ریاح کو توڑتا ہے +

مقدار خوراک۔ تین ماشہ سے چار ماشہ تک +

عناب

(مشہور پھل ہے۔ جو جنگلی بیر کے برابر اور اس کے مشابہ ہوتا ہے) +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور رطوبت یبوست میں معتدل ہے۔ البتہ کسی قدر رطوبت کی طرف مائل ہے +

افعال و خواص۔ دیر ہضم اور قلیل الغذا ہے۔ کیونکہ اس سے خون بلغمی غلیظ پیدا ہوتا ہے اور دیر ہضم ہونے کی وجہ سے معدہ کے لئے ردی ہے۔ اور گردہ سینہ اور پھیپھڑے کے گرم درد کے لئے نافع ہے۔ اور خون کا ملطف ہے۔ اس میں اعتراض ہے کیونکہ تلطیف محض حرارت سے ہوتی ہے۔ حالانکہ عناب مصنف کے نزدیک سرد ہے اور **شیخ** کا قول ہے کہ "عناب گرم خون کی حدت کو نفع دیتا ہے" میرے خیال میں شیخ کا خیال صحیح ہے۔ اور یہ فائدہ خون کے غلیظ کرنے یا اس میں لزوجت پیدا کرنے کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے

کہ عناب پہلے درجہ میں گرم تر ہے" شاید یہ لوگ اس میں شیرینی کے ہونے کے باعث اس کی حرارت کے قائل ہوئے ہیں۔ اور رازی نے کہا ہے کہ تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ عناب اپنی شیرینی کے باوجود تبرید کرتا۔ خون کو بجھاتا اور اسکی گرمی کو تسکین دیتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ پانچ دانہ سے سات دانہ تک۔

مسور (عدس) مشہور غلہ ہے۔

مزاج۔ گرمی اور خشکی کی طرف مائل ہے۔

افعال وخواص۔ اپنے جوہر کے غلیظ ہونے اور دیر ہضم ہونے کی وجہ سے مسور نفاخ ہے۔ اور یہ دو قوتوں قوت قابضہ اور قوت جالیہ سے مرکب ہے۔ اس میں قوت قابضہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں خشک ارضی جوہر ہے۔ جو کہ اس میں تمام اجزا سے زیادہ ہے۔ اور یہ جوہر زیادہ تر اس کے چھلکے میں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مسلم امر ہے کہ ہر ایک دانہ کے چھلکے میں مائیت بہت کم ہوا کرتی ہے۔ اسی واسطے چھلکا اتار کر پکائی ہوئی مسور قبض میں بہت کم ہوتی ہے۔ بہ نسبت اُس مسور کے جو بغیر چھلکا اُتارے پکائی گئی ہو۔ اور اس میں قوت جالیہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں گرم ناری اور لطیف جوہر ہوتا ہے۔ لیکن قوت جالیہ پکانے اور صاف کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ اور صرف اجزا ارضی باقی رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ دونوں کی باہمی آمیزش اس قدر ضعیف ہے۔ کہ پکانے سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور سوداء اور امراض سوداوی کو پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس کا جرم ارضی ہے لہذا اس سے جو چیز پیدا ہوگی وہ بہت غلیظ اور مکدر ہوگی۔ اور اس کی اصلاح یہ ہے کہ آش جو کے ہمراہ پکایا جائے۔ کیونکہ آش جو اس کے مضاد ہے۔ اپنی ترطیب سے مسور کی خشکی اور اُس کے قبض کا تدارک کر دیتا ہے۔ اور یہ پیشاب اور حیض کو کم کرتی ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ اور مکدر خون پیدا کرتی ہے۔ اور جو خون بدن میں موجود ہے۔ اس کو غلیظ بنا دیتی ہے۔ جس سے وہ رگوں میں خاطر خواہ جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ غلیظ خون کا خروج بہر حال مشکل ہے۔ اسی وجہ سے پیشاب اور حیض کم ہو جاتا ہے۔ اور بینائی کو ضرر دیتی ہے۔ کیونکہ آنکھ میں تاریکی اور جالا پیدا کرتی ہے۔ اور نیز اس وجہ سے کہ

سوداء کو پیدا کرتی ہے۔ اور خون کو غلیظ اور مکدر بناتی ہے۔ اس لئے اس سے غلیظ اور مکدر روح پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ آنکھ میں تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اور اپنے قبض اور تجفیف کی وجہ سے زخموں کو لیپ کرنے سے نفع دیتی ہے +

شہد

(عسل) مشہور ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ نہایت جالی۔ منضج اور جاذب ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اوس جو پھول وغیرہ پر پڑتی ہے۔ شہد کی مکھی اس کو چوس لیتی ہے۔ تاکہ اس سے غذا حاصل کرے۔ اور بھوک کے وقت کے لئے ذخیرہ بنائے۔ اور اوس کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے۔ کہ جو بخارات رطوبتوں سے آفتاب کی گرمی کے باعث چڑھتے ہیں ان کے ساتھ ارضیت بھی ہوتی ہے جو اُن کے ساتھ ہی چڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ خالص رطوبت کا چڑھنا شاذونادر ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ بخارات فضائے آسمان میں حرارت آفتاب سے نضج حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کی (مائیت اور ارضیت کی) آمیزش مکمل ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں جب رات آتی ہے۔ اور اُن کو سردی پہونچتی ہے تو قاسر و مسخن یعنی آفتاب کی گرمی زائل ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ بخارات سرد کثیف اور غلیظ ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے ثقل کی وجہ سے زمین کی طرف نیچے اُتر آتے ہیں۔ اور درختوں وغیرہ پر گرتے ہیں۔ لیکن جب اس کو گرمی پہونچتی ہے۔ تو وہ پگھل جاتی ہے۔ اور متفرق ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ اِن بخارات کے مواد اُن اجزاء ارضیہ کی آمیزش کی وجہ سے مختلف ہوا کرتے ہیں اس لئے اُس سے اُوس (طَل) کی مختلف انواع پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً شہد۔ ترنجبین۔ شیرخشت وغیرہ + شیخ نے کہا ہے کہ "میرا خیال یہ ہے کہ شہد میں مکھی کے تصرف کا بھی ضرور اثر پہونچتا ہے۔ چونکہ شہد نہایت شیریں مائل بہ حدت و حرافت ہے۔ اس لئے اس کا مزاج گرم وخشک ہے۔ اور چونکہ یہ گرم اور نضج یافتہ ہے۔ اِس لئے یہ منضج۔ ملین۔ محلل۔ منقح اور جاذب ہے اور حرافت کے ساتھ شیریں ہونے کی وجہ سے جالی ہے۔ اور خشکی اور رطوبات فضلیہ کو تحلیل کرنے کی وجہ سے عفونت کو روکتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے مردہ کو اس میں رکھا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اس کو فساد سے بچائے رکھے۔ شہد جو ڈوں کی

پیدائش کو روکتا ہے۔ اور اُن کو مارتا ہے۔ جبکہ اسے لگایا جائے۔ کیونکہ یہ مادہ متعفن کو زائل کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی لطافت۔ جلار اور تجفیف کی وجہ سے عفونت سے باز رکھتا ہے اور میلے زخموں کو پاک صاف بناتا ہے۔ اور بینائی کی تاریکی کو صاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اُن رطوبتوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ جو روح کو مکدر کرنے والی ہیں۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ اور بھوک لگاتا ہے۔ کیونکہ یہ معدہ سے اُن رطوبتوں کو زائل کر دیتا ہے۔ جو اُس کو ضعیف کرنے والی ہیں اور اپنی تلیین اور جلار کی وجہ سے دست لاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ دو تولہ سے چار تولہ تک +

انگور

(عنب) مشہور میوہ ہے +

مزاج۔ اس کا چھلکا سرد خشک۔ اور اس کا مغز گرم تر۔ اور اس کی گٹھلی سرد خشک ہے +

افعال و خواص۔ جید الغذا ہے۔ کیونکہ اس سے صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ جو اپنی شیرینی کی وجہ سے طبیعت کو نہایت مرغوب ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے باوجود اپنی رطوبت کی وجہ سے سریع النفوذ ہے۔ اور اسی وجہ سے مقوی بدن ہے اور کامل طور پر پکا ہوا انگور بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ نہایت شیریں ہوتا ہے اور اس میں خام رطوبتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ اور وہ انگور جو لٹکا کر رکھا گیا ہو وہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں ہوا جو کہ رطوبات فضلیہ کی محلل ہے اُس پر چاروں طرف سے مسلط ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے جو کسی جگہ رکھے ہوئے ہوں۔ خصوصاً جبکہ بہت زیادہ تہ برتہ رکھے ہوئے ہوں وہ اس سے برے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عرصہ کا توڑا ہوا انگور بھی بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ پانی جو کہ انگور کی غذا میں صرف ہوتا ہے اُسکی طرف جلد جلد پہونچتا ہے اسلئے کہ انگور کا درخت اپنی قوت حرارت کے سبب پانی کو جذب کرنے میں زیادہ قاعدہ ہے علاوہ ازیں اسکا درخت پورے طور پر سیدھا کھڑا ہوا نہیں ہوتا۔ اس لئے پانی بھی اُس کی طرف بآسانی جذب ہوتا ہے اور وہ اس کے باوجود نہایت متخلخل ہوتا ہے۔ اور اُس میں غذا کے مجاری نہایت کشادہ ہوتے ہیں اور چونکہ انگور کی طرف غذا کا نفوذ سرعت سے ہوتا ہے اسلئے وہ غیر منہضم رہتی اور حالت خامی میں باقی ہوتی ہے جس سے ریاح اور نفخ پیدا ہوتا

ہے۔ لیکن جبکہ توڑنے کے بعد کچھ مدت رکھا رہتا ہے۔ تو اس کی رطوبات فضلیہ کا اکثر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ انگور مثانہ کو ضرر دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں استرخاء حدت اور لذع پیدا کرتا ہے۔ رخاوت پیدا کرنے کا سبب یہ ہے کہ مثانہ اس رطوبت کی وجہ سے زیادہ تر ہو جاتا ہے جو اس کی طرف انگور کی رطوبت سے بکثرت نفوذ کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی رطوبت مقدار میں زیادہ اور سریع النفوذ اور مدر بول ہوتی ہے۔ اور حدت کا سبب اسکی مٹھاس کی زیادتی ہے +

مقدار خوراک۔ بقدر ہضم +

چاندی

(فضہ) مشہور سفید دھات ہے +

افعال وخواص۔ چاندی کے ورق اور اس کا برادہ جو کہ کھرل میں گھس لیا گیا ہو خفقان اور خارش کو نفع دیتا ہے۔ اور اپنی خاصیت سے مقوی قلب ہے۔ اس کا کشتہ بھی تقویت وتفریح قلب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک۔ ورق نقرہ ایک دو عدد۔ صلایہ یا کشتہ نقرہ دو چاول سے ایک رتی تک +

مولی

(فجل۔ ترب) مشہور سفید جڑ ہے +

افعال وخواص۔ تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ شیخ نے کہا ہے کہ مولی پہلے درجہ میں گرم تر ہوتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ باغی اور جنگلی۔ جنگلی کی جڑ باریک۔ لمبی اور مزہ میں کسی قدر تیز ہوتی ہے۔ اور یہ گرمی خشکی میں باغی سے زیادہ قوی ہے۔ اور مولی کی ایک قسم وہ ہے جس کو **فجل شامی** کہتے ہیں۔ اس کے پتے شلجم کے پتوں کے مانند اور اس کی جڑ اس کی جڑ سے مشابہ اور نہایت سفید ہوتی ہے۔ کھانے میں تیز ہوتی ہے پختہ اور خام دونوں طرح سے کھائی جاتی ہے +

افعال وخواص۔ اس سے غذا قلیل اور بلغمی حاصل ہوتی ہے اور اس میں تلطیف قوی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ دو جوہروں سے مرکب ہے۔ ایک جوہر ارضی غلیظ اور دیر ہضم ہے۔ اور دوسرا جوہر لطیف۔ گرم۔ ملطف۔ جالی۔ مفتح اور مدر ہے۔ چنانچہ مولی اس دوسرے جزو کی وجہ سے تو کھانا ہضم کرتی ہے۔ لیکن ارضی غلیظ جزو کی وجہ سے خود ہضم نہیں ہوتی۔ اور اس کے تخم نہایت ملطف اور محلل ہیں کیونکہ ان میں

ارضیت بہت قلیل پائی جاتی ہے اور ان میں دُہنیت ہوتی ہے۔ اور دُہنیت اگر
ارضیت سے تیار ہوتی ہے۔ جس میں حرارت کے ساتھ تھوڑی سی مائیت اور ہوائیت
بھی شامل ہوجاتی ہے۔ اسی واسطے تخموں کی حرارت نہایت قوی اور ان کا جوہر نہایت
لطیف ہوتا ہے۔ طلا کرنے سے نمش (لہسن) اور کلف (جھائیں) اور چوٹ کے نشانات
اور چھیپ کو نفع دیتے ہیں۔ اور مولی جوؤں کو بہت پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ خلط
کو پیدا کرتی ہے۔ اور اس کو اپنی حرارت کے سبب سے نواح جلد میں بہت جلد نفوذ
کرا دیتی ہے۔ پھر وہ غلیظ خلط اپنی غلظت کے باعث مسامات میں بند ہوجاتی ہے۔ ا
اپنی حرارت کی وجہ سے متعفن ہوکر کسی حیوانی زندگی کے لئے مستعد ہوجاتی ہے۔ اور جگر
کے سدوں کو کھولتی ہے۔ اور اسی وجہ سے یرقان کو نفع دیتی ہے۔ اور متلی پیدا کرتی ہے
کیونکہ یہ اپنی حرارت کی وجہ سے غذا کو فم معدہ کی طرف تیرا دیتی ہے جس سے متلی پیدا ہوتی
اور ڈکاریں آتی ہیں۔ اور اس کے تخم اپنی حرارت اور تلطیف کی وجہ سے نفخ کو تحلیل کرتے
ہیں + نیز قے لاتے ہیں یا اس لئے کہ جب یہ کھانے کو فم معدہ کے قریب چڑھا دیتے ہیں۔ تو
اوپر کی طرف سے اس کا خروج آسان ہوتا ہے لہٰذا اس کو طبیعت اس طرف سے بذریعہ
قے دفع کرتی ہے۔ اور مولی ہضم کی اعانت کرتی ہے لیکن خود اس کا ہضم مشکل سے
ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوچکا +

مقدار خوراک:۔ مولی کا پانی چار تولہ سے چھ تولہ تک، مولی کے تخم
ایک ماشہ سے تین ماشہ تک اور قے لانے کے لئے چھ ماشہ تک +

فقاع

(دو ربیرہ) یہ اگرچہ ادویہ مرکبہ سے ہے لیکن مصنف نے اس کو مفردات
میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ جس مادہ سے بنایا جاتا ہے اسکی موافق یہ مختلف ہوتا ہے +

افعال و خواص: اسکی تمام قسمیں معدہ۔ اعصاب اور دماغ اور تمام اعضا عصبیہ
کے لئے ردی ہے۔ کیونکہ اس میں عفونت کے غلیان سے اعصاب میں نفوذ کرنے کی قوت
پیدا ہوجاتی ہے، کیونکہ اس میں جوش و غلیان سے حرافت ترشی اور
لطافت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے اس سے اعصاب ممتلی ہوجاتے اور ضرر پاتے ہیں
اور یہی سبب ہے کہ فقاع دماغ کو گرم اور غلیظ بخارات سے بھر دیتا ہے۔ جو کہ
دیر میں تحلیل ہوتے ہیں۔ اور یہ نفاخ ہے۔ کیونکہ غلیان کے سبب سے اس سے

دخانی بخارات اوپر چڑھتے ہیں۔ اور یہ بخارات جب کثیف ہو جاتے ہیں۔ تو ریاح بنجاتے ہیں۔ اسی واسطے اس سے نفخ پیدا ہوتا ہے۔ اور غلیان اور ضعف معدہ کے سبب سے اخلاط ردی پیدا کرتا ہے +

پستہ

(فستق) مشہور مغز ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم ہے۔ اور اس میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے جیساکہ تمام حبوب (دانوں) میں ہوتا ہے +

افعال وخواص قلب کو قوت دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں لزوجت کے باوجود خوشبودار قبض ہے۔ اور جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ کیونکہ اس کے مزہ میں شیرینی خوشبو اور کسی قدر تلخی ہے۔ پس اسی وجہ سے یہ محلل۔ جالی اور مفتح بھی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ ذہن کو تیز کرتا ہے۔ کیونکہ تقویت قلب سے تمام ارواح کی تقویت ضروری ہے +

مقدار خوراک:۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک +

فلفل اور دارفلفل

(فلفل یعنی مرچ سے مراد گول مرچ ہے۔ خواہ سفید ہو یا سیاہ۔ اور دارفلفل سے فلفل دراز یعنی پیپل مراد ہے) +

مزاج۔ فلفل سیاہ چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے اور فلفل سفید اس سے زیادہ گرم اور تیز ہے۔ یہ **جالینوس** کی رائے ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے کہ فلفل سیاہ میں زیادہ احتراق اور خشکی کی وجہ سے اس کی حرارت کم ہو گئی ہے۔ اور چونکہ فلفل سفید میں زیادہ احتراق اور خشکی نہیں پہونچی ہے لہٰذا اس میں حرارت اور حدت قائم رہتی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ فلفل سیاہ زیادہ گرم اور تیز ہوتی ہے۔ کیونکہ سفید مرچ غیر پختہ ہوتی ہے +

اور **دار فلفل** (پیپل) ان دونوں سے کم خشک ہوتی ہے۔ اسکی رطوبت پر جالینوس نے یہ دلیل بیان کی ہے۔ کہ جب اس کو رکھے ہوئے عرصہ دراز ہو جاتا ہے تو وہ بوسیدہ اور فاسد ہو جاتی ہے۔ اور سڑ گل جاتی ہے۔ علاوہ ازیں جب اسکو چکھا جاتا ہے تو شروع میں اس کی لذع اور حرافت محسوس نہیں ہوتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد محسوس ہوتی ہے۔ پھر اس حالت پر کچھ دیر تک باقی رہتی ہے۔ اور یہ باتیں صرف رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے ہو سکتی ہیں۔ اور **جالینوس** کا گمان ہے کہ اول

جو پھل نکلتا ہے وہ دار فلفل ہوتا ہے اور جب تک کچا رہتا ہے فلفل سفید ہوتا ہے
اور جبکہ کامل طور پر پختہ ہو جاتا ہے تو فلفل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فلفل
سیاہ میں احتراق اور ارضیت کی کثرت ہوتی ہے۔ جو کہ سردی کی مستلزم ہے۔
مصنف نے کہا ہے کہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ان تینوں چیزوں کے درخت
مختلف ہوتے ہیں جیسا کہ بہت سے تاجروں نے بیان کیا ہے۔ جن کا ایک ساتھ ایک
جھوٹی بات پر متفق ہونا ناممکن ہے +

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ آخری قول بالکل صحیح ہے، یعنے
مرچ سفید، مرچ سیاہ، اور دار فلفل (پیپل) کے پودے ایک
دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں، البتہ وہ باہم مشابہ ضرور ہوتے
ہیں، دار فلفل کی جڑ فلفلمویہ (پیپلا مول) کہلاتی ہے (مترجم)

افعال و خواص۔ تیز، معدہ اور آنتوں کی غلیظ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں
اخلاط لزجہ کی تقطیع کرتی ہیں۔ اعصاب اور عضلات کو گرمی پہونچاتی ہیں +

مقدار خوراک: مرچ تین رتی سے سوا ماشہ تک، دار فلفل ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

پودینہ (فوتنج) یہ نہری، جنگلی اور پہاڑی تین قسم کا ہوتا ہے۔ عمدہ وہ ہوتا ہے
جو اچھے پانی کے قریب اُگے اور پاکیزہ بو رکھتا ہو +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ محلل۔ ملطف۔ جاذب اور محمر ہے۔ کیونکہ یہ گرم۔ لطیف
اور تلخی مائل حریف (تیز) ہے۔ اخلاط غلیظہ میں جو ارضیت ہوتی ہے۔ اُس کے قوام
کو رقیق کرتا ہے۔ اور اس میں تحلیل کے باوجود قبض بھی ہے جو کہ اس کی ارضیت
کے سبب سے ہے۔ اسی واسطے یہ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ اور اس کا نچوڑا ہوا پانی
اپنی حدت اور مرارت کے سبب سے پینے اور حقنہ کرنے سے پیٹ کے کیڑوں کو قتل
کر ڈالتا ہے۔ کیونکہ اس کی مرارت (تلخی) اگرچہ تھوڑی ہوتی ہے لیکن وہ زیادہ مرارت
کا فعل کرتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ وہ حرارت کثیرہ اور جوہر لطیف کے ساتھ ہوتی
ہے اور حمول کرنے سے جنین کو ساقط کرتا ہے۔ جس کی وجہ مذکورہ بالا وجہ کے
علاوہ یہ بھی ہے کہ یہ حیض کا ادرار نہایت قوت سے کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خون کو رقیق

گرم بنا دیتا ہے۔ اور اس کو رگوں میں رحم کی طرف بآسانی نفوذ کرا دیتا ہے۔ اور نفس الانتصاب کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ سینہ کے مواد غلیظہ کو لطیف کرتا ہے۔ جو پھیپھڑے کی نالیوں میں بآسانی نفوذ کرنے لگتے اور تھوک کے ساتھ بآسانی خارج ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی تفتیح، تلطیف، جلا اور پسینہ لانے کی وجہ سے یرقان کو روکتا ہے۔ اور ضماد کرنے سے جلد پر زخم ڈال دیتا ہے۔ کیونکہ یہ عمق بدن سے خون کو جذب کرتا ہے۔ جس سے بیرونی حصۂ بدن گرم اور سرخ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ دیر تک اس مقام میں قائم رہتا ہے تو اس کی یہ سرخی و گرمی زخم سے بدل جاتی ہے۔ کیونکہ جس جذب مادہ کے ساتھ حدت و تسخین ہو گی، اس کے لئے زخم ڈالنا لازمی ہے۔ اور ضماد کرنے سے زہریلے جانوروں کے کاٹے کو نفع دیتا ہے کیونکہ یہ باہر کی طرف زہر کو بزور جذب کرتا ہے اور اس فعل میں یہ کیّ یعنے داغنے کے قائم مقام ہے۔ اور پسینہ لاتا ہے۔ کیونکہ یہ مواد غلیظہ کے قوام کو رقیق اور لطیف کر دیتا ہے۔ اس لئے بذریعہ مسامات کے ان کا نفوذ سہل ہو جاتا ہے۔ اور اپنی تلطیف، تقطیع، تحلیل اور سوداء کے اسہال لانے کی وجہ سے جذام کو مفید ہے۔ اور منی کو خشک کرنے کے باعث قاطع باہ ہے۔ کیونکہ اس میں ارضی قابض جوہر حرارت مجففہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ حرارت مجففہ قوت تجفیف کو آلات تناسل کی طرف پہونچا دیتی ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ اپنی قوت تسخین اور تلطیف سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے یعنی بلغم کو پگھلاتا ہے اور اس کے قوام کو رقیق کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مواد غلیظہ کو خوب نضج دیتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

صندل

(چندن) مشہور خوشبودار لکڑی ہے +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے +

افعال و خواص سردی کے باوجود اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے مواد کے انجذاب کو روکتا ہے۔ گرم ورموں۔ گرم دردسر اور گرم خفقان کو ضماد کرنے اور پینے سے فائدہ بخشتا ہے۔ اور اس ضعف معدہ کے لئے موافق ہے۔ جو کہ حرارت سے لاحق ہوا ہو +

متاخرین کے نزدیک صندل سرخ میں ایک گرم جزو ہے۔ جو سرد اجزاء کو اندر نفوذ کرا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب صندل سرخ کو خارج سے استعمال کیا جاتا ہے

تو وہ صندل سفید سے زیادہ ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ لیکن جب صندل سفید کو داخلی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کی ٹھنڈک صندل سرخ سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ گرم جزو سے خالی ہوتا ہے اور یہی مصنف کے نزدیک بھی صحیح ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

صعتر اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ جنگلی۔ باغی۔ لمبے پتوں والا۔ گول پتوں والا۔ باریک پتوں والا۔ اور چوڑے پتوں والا۔ اور اس کی اکثر قسمیں مشہور ہیں +

مزاج تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ ملطف اور محلل ہے۔ اور اپنی تلطیف اور تحلیل کی وجہ سے ریاح اور نفخ کو دور کرتا ہے۔ اور غذائے غلیظ کو اپنی حرارت کی وجہ سے جو کہ ہضم معدی کے لئے معین ہوتی ہے ہضم کرتا ہے۔ اور معدہ کی رطوبتوں کو تحلیل کرکے اس میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور مواد کی تلطیف اور ترقیق کرنے کی وجہ سے پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہے۔ اور روح کے مکدر کرنے والے فضلات کو تحلیل کرنے کی وجہ سے بینائی کو تیز کرتا ہے + وجع الورک (کولھے کے درد) کو پینے اور لگانے سے نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ مادہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور اپنی حرارت کی وجہ سے اس مفصل کے اعضاء (یعنی ہڈیوں، رباطات۔ اعصاب اور جھلیوں) میں تعدیل پیدا کرکے جوڑ کو قوی بناتا ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

گوند ببول (صمغ) جبکہ اطباء کسی چیز کی طرف منسوب کئے بغیر فقط "صمغ" (گوند) کہتے ہیں۔ تو اس سے ببول کا گوند (صمغ عربی) مراد ہوتا ہے۔ گوند خواہ کسی درخت کا ہو یہ دراصل اس درخت کی غذا کا فضلہ ہوتا ہے۔ جو ارضیت اور مائیت سے مرکب ہوتا ہے۔ اور ان دونوں کی آمیزش نہایت مستحکم ہوتی ہے۔ اور آفتاب کی گرمی سے دونوں (ارضیت و مائیت) کی تعدیل ہوجاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا جوہر چکدار ہوتا ہے۔ جب اس میں رطوبت مل جاتی ہے تو وہ لیسدار بنجاتا ہے +

افعال و خواص۔ یہ بہت زیادہ مغری اور مجفف ہے۔ کیونکہ یہ اسی درخت کی لکڑی کے قریب ہوتا ہے۔ اور صمغ عربی (عرب کا گوند ببول) افضل ہے۔ کیونکہ ملک عرب کی ہوا بہت گرم خشک ہے۔ لہذا وہاں کے گوند میں ارضیت اور مائیت

کی آمیزش نہایت مستحکم ہوتی ہے اور اُس میں تجفیف بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور جبکہ آمیزش مستحکم ہوتی ہے تو اُسکی لچک جو کہ غرویت اور لزوجت کے لئے لازمی ہے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی لئے وہ افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی غرویت کی وجہ سے حلق اور سینہ کی خشونت کی تلیین کرتا ہے۔ اور اپنے قبض اور خشکی کی وجہ سے شکم میں قبض کرتا اور آنتوں کو قوت دیتا ہے +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

ککڑی (قثا) یہ ایک قسم کا کچا خربزہ ہے۔ اس کی ایک قسم گول بھی ہوتی ہے جو کہ پختہ ہونے پر خربزہ نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ اس وقت مزہ میں ترش اور اندر سے سُرخ ہو جاتی ہے +

مزاج- دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ مائیت اور تھوڑی سی ارضیت سے مرکب ہوتی ہے +

افعال وخواص- پختہ ککڑی افضل ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ لطیف اور رقیق اور اس میں مائیت کی زیادتی ہوتی ہے۔ اپنی کیفیت (سردی) سے گرمی اور صفرا کو تسکین دیتی ہے۔ خصوصًا پختہ اور ترش ککڑی لیکن وہ مسکن حرارت ہونیکے باوجود اس سے پیدا شدہ خلط عفونت کے لئے مستعد ہوتی ہے اور تپ پیدا کرنیوالی ہے۔ کیونکہ یہ خون میں مائیت کو بڑھا دیتی ہے۔ جس سے وہ عفونت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور پختہ ککڑی نسبتہ جلد فاسد ہو جاتی ہے۔ جیساکہ ذکر ہو چکا کہ اس میں مائیت اور لطافت زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا یہ بمقابلہ کچی ککڑی کے جلد منفعل متاثر ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے کچی ککڑی کی مائیت منجمد ہوتی ہے اور تا خامی اس کے اجزاء میں اس کا سیلان نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ جلد دوسرے مؤثرات (معفنہ) سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔ اور اپنی تبرید کے باوجود خوشبودار ہونے کی وجہ سے سونگھنے سے گرم غشی کو نفع دیتی ہے + اور پیاس کو تسکین دیتی ہے + نیز یہ مثانہ کے لئے موافق ہے کیونکہ یہ مثانہ کو فضلات غلیظہ اور ریگ سے پاک کرتی ہے۔ اور اس میں قوت ادرار بھی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں قوت جلا اور غسل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مائیت بھی بکثرت ہوتی ہے۔ اور مائیت بذاتہ مجرائے بول کی طرف متحرک ہوتی ہے

اور اس میں قوت تلیین بھی ہے۔ کیونکہ جو غذا معدہ میں ہوتی ہے اگر ہی اس کو کثرت مائیت کے سبب سے تر کر کے پھسلا دیتی ہے۔ اور اپنی جلا اور غسل کی وجہ سے رطوبات کو جرم معدہ کے ساتھ چمٹنے سے زائل کر دیتی ہے (جس سے قبض رفع ہو جاتا ہے)۔

مقدار خوراک: بقدر ہضم۔ گڑوی کا پانی چار تولے سے چھ تولہ تک

کدوئے دراز

(قرع۔ لوکی۔ گھیا) مشہور ترکاری ہے۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔

افعال و خواص۔ سریع الانحدار ہے کیونکہ غلبہ مائیت کے سبب سے وہ سریع الاستحالہ اور سریع الہضم ہوتا ہے۔ اور اسی واسطے بہت جلد غذا پہنچاتا ہے۔ اور چونکہ یہ سریع الہضم۔ پھیکا اور کیفیات ردیہ سے خالی ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے پیدا شدہ خلط صالح ہوتی ہے۔ بشرطیکہ معدہ میں ہضم ہونے سے پیشتر یا ہضم ہونے کے بعد یہ فاسد نہ ہو گیا ہو۔ چنانچہ جب اس کو معدہ سے نفوذ کرنے میں دیر ہو جاتی ہے تو یہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ سرعت استحالہ کی وجہ سے معدہ کی حرارت سے یہ بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ ہاں اگر اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز ملا دی جائے۔ جو اس کی کیفیت پر غالب آجائے۔ مثلاً اسکو خردل یعنی رائی کے ساتھ ملا دیا جائے۔ تو اس کی خلط حریف (تیز) ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں خردل کا مزاج حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسکو انگور خام یا انار ترش یا سماق کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو صفراوی مزاجوں کے لئے نافع ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے جو خلط پیدا ہوتی ہے وہ ان ترشیوں کے سبب سے اُن کی ہم جنس پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کا ضرر قولنج میں دوچند ہو جاتا ہے۔ کدو بذات خود تنہا بھی قولنج پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ لزج (لیسدار) ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جب اس کی مائیت جگر کی طرف جذب ہوتی ہے۔ تو اس سے ثفل لزج باقی رہ جاتا ہے۔ جس میں ارضیت بکثرت ہوتی ہے۔ پھر جب اس فضلہ لزجہ میں حرارت بدنی عمل کرتی ہے۔ تو اس میں اور بھی زیادہ لزوجت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ آنتوں سے چمٹ جاتا اور انہیں میں بند ہو کر رہ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے غلیظ ریاح بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

جو مجاری کے بند کرنے میں اس کے ثقل کی اعانت کرتی ہے اور جب اس میں یہ قابض اشیا مل جائیں گی۔ تو اس میں ان چیزوں کا اثر آ جائیگا تو اس سے انسداد (سدہ پڑنے) میں لامحالہ اضافہ ہو جائے گا۔ اور نمک کے ساتھ ملانے سے اس سے نمکین خلط پیدا ہوتی ہے + کدو مسکن عطش ہے۔ کیونکہ اس میں مائیت بکثرت ہوتی ہے۔ لیکن وہ کدو جو پختہ نہ ہوا ہو وہ معدہ کے لئے ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ خام میں ارضیت زیادہ۔ اور اس کی مائیت منجمد ہوتی ہے +

مقدار خوراک۔ کدوے دراز زیادہ تر بطور نانخورش مستعمل ہے۔ اسکے تخموں کا مغز اور اس کا پانی دواءً استعمال کئے جاتے ہیں، مغز تخم کدو علیحدہ مذکور ہے اور آب کدو کی مقدار خوراک ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک ہے +

سنگدان

(قانصہ) یہ ایک عضو ہے۔ جو کہ پرندوں میں مخصوص طور پر پایا جاتا ہے چوپایوں میں نہیں ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ کثیر الغذا ہے۔ لیکن مرغیوں کا سنگدان اپنے جوہر کی سختی کے سبب سے دیر ہضم ہے۔ اور مرغ اور مرغیوں کے سنگدان کا اندرونی طبق جو کہ سخت جھلی کی ساخت کا ہوتا ہے فم معدہ اور اس کے درد کے لئے موافق ہے کیونکہ اس میں ایک قوت پائی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے پرندے پتھروں اور سخت اشیا کو ہضم کر دیتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ +

قُسط

(کوٹھ) اس کی تین قسمیں ہیں، اوّل ہندی جس کو **قسط قرنفلی** (کوٹھ ڈگیا) کہتے ہیں۔ یہ سیاہ رنگ موٹی۔ ہلکی اور شیریں ہوتی ہے۔ دوسری شامی جس کا رنگ شمشاد کی لکڑی کے مانند ہوتا ہے۔ اور بُو تیز ہوتی ہے۔ اسی کو بعض لوگ ماہسن کہتے ہیں۔ تیسری **قسط بحری**۔ جو ہلکی۔ خوشبودار مزہ میں تلخ اور رنگ میں سفید ہوتی ہے۔ قسط سے مراد یہاں یہی آخری قسم (تلخ) ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قسط سیاہ ہندی مزہ میں تلخ ہوتی ہے۔ اور قسط سفید شیریں ہوتی ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ قسط سفید شیریں حقیقت میں سوسن کی ایک قسم کی جڑ ہے۔ جو روم میں ہوتی ہے۔ اور وہ بنفشہ کے ساتھ پرورش کی جاتی ہے۔ اور یہ عراق میں "بنفشہ

کی جڑ" کہلاتی ہے +

مزاج - تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اس میں ایک گرم ارضی جوہر پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تلخ ہے۔ دوئم اس میں ایک ناری جوہر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ تیز و حریف (چرپرا) ہے نیز اس میں ایک رطوبت فضلیہ بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جڑوں میں شامل ہے +

افعال وخواص - ملطف جلد کا زخمی کرنے والا مقرح مجفف محلل و مقطع ہے اس کی مالش لنزہ اور فالج کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ یہ گرم ہے۔ نیز یہ لزج و غلیظ اخلاط کی تقطیع کرتا ہے۔ اور اپنی حدت اور جذب کی وجہ سے عرق النسا جیسے ہر اس مرض کے لئے مفید ہے جس میں عمق بدن سے باہر کی طرف مواد کے جذب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اپنی تفتیح اور ادرار کی وجہ سے پیشاب اور حیض کا بقوت ادرار کرتا ہے۔ اور اپنی تلخی کے سبب سے کدو دانہ کو مارتا ہے۔ اور اپنی رطوبت فضلیہ کی وجہ سے محرک باہ ہے۔ اور اپنی تحلیل و تجفیف کی وجہ سے فسخ (عضو کے ٹوٹنے) کو اور تجفیف کی وجہ سے عضل کے ہتک (ٹوٹنے) کو نفع دیتا ہے۔ اور اس کا روغن اپنی حرارت کے سبب سے اعصاب کے استرخاء اور ان کی سردی کے لئے مفید ہے +

مقدار خوراک :- دو ماشہ سے تین ماشہ تک +

قنطوریون

یہ لفظ جنتوریہ کا معرب ہے جو جنتوریس حکیم کی طرف منسوب ہے جس نے اس کو اوّل اوّل معلوم کیا تھا۔ کبیر و صغیر اسکی دو قسمیں ہیں۔

قنطوریون کبیر کے پتے اخروٹ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور یہ کرم کلہ کے پتوں کی مانند سبز ہوتے ہیں۔ اور ان کے کنارہ آرہ کے مانند دندانہ دار ہوتے ہیں۔ اور اس کا تنہ حماض کے تنہ کے مانند ہوتا ہے۔ جو دو تین ہاتھ تک لمبا جاتا ہے اور ایک ہی جڑ سے بہت سی شاخیں نکلتی ہیں۔ ان کی چوٹیاں خشخاش کی چوٹیوں کے مانند ہوتی ہیں۔ جو گول اور کسی قدر لمبی ہوتی ہیں۔ اور اس کا پھول سُرمئی رنگ کا ہوتا ہے۔ جو صوف (اون) سے مشابہت رکھتا ہے۔ جس کے جوف میں تخم قرطم کے مانند تخم ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ موٹی سخت اور دو ہاتھ لمبی ایک قسم کی سرخ خونی رطوبت سے بھری رہتی ہے۔ اور اس کے عصارہ کا رنگ بالکل خون کے

مانند ہوتا ہے۔ اور اس کا مزہ تھوڑے سے قبض اور شیرینی کے ساتھ حریف (چرپرا) ہوتا ہے +

قنطوریون صغیر پہاڑی پودینہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کا تنہ ایک بالشت سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ اور اس کا پھول سُرخ بنفشئی۔ اور پتے چھوٹے چھوٹے کسی قدر لمبے اور سداب کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور اس کا پھل گیہوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کی بوٹی کا مزہ بہت تلخ ہوتا ہے۔ اور مصنف نے ان دونوں قسموں کے منافع مخلوط کرکے ذکر کئے ہیں +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص۔ چونکہ قنطوریون کبیر کے مزہ میں حدت و حرافت ہوتی ہے۔ اور نیز چونکہ اس میں تھوڑی سی مٹھاس کے ساتھ قبض ہوتا ہے۔ اس میں جلاء قبض اور لذع وحدت کے بغیر تجفیف پائی جاتی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جب اسکو کوٹ کر کٹے ہوئے گوشت کے ساتھ پکایا جاتا ہے تو اسکو جوڑ دیتا ہے۔ نیز پیشاب اور حیض کا ادرار کرتی ہے۔ پیٹ کے بچوں کو خراب کر دیتی ہے۔ مردہ جنین کو رحم سے خارج کرتی ہے۔ جس کا سبب اس کی حدت و حرافت اور قوت حرارت ہے۔ اور اپنے قبض کی وجہ سے زخموں کو مندمل کرتی اور نفث الدم کو روکتی ہے۔ اور عضلات کے ہتک اور فسخ (ٹوٹنے پھوٹنے) دمہ اور پرانی کھانسی کو نفع بخشتی ہے۔ کیونکہ ان امراض میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ان اعضاء سے فضلات کا استفراغ کیا جائے اور ساتھ ہی اُن کو تقویت دی جائے۔ چنانچہ استفراغ اس کی حدت وحرافت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں کسی قدر شیرینی ہوتی ہے۔ لہذا اس سے جو استفراغ حاصل ہوتا ہے وہ سختی اور شدت سے نہیں ہوتا۔ اور تقویت قبض سے حاصل ہوتی ہے۔ اور **قنطوریون صغیر** میں چونکہ شدید تلخی اور تھوڑا سا قبض ہوتا ہے اس لئے وہ بلا لذع کے جلاء اور تجفیف کرتی ہے اور صفراء اور بلغم غلیظ کے دست لاتی ہے۔ اسی واسطے اس کے جوشاندہ سے عرق النساء کے لئے حقنہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ یہ غلیظ خلط کو خارج کرے۔ اور جگر کے سددوں کو اور صلابت طحال کو پینے اور ضماد کرنے سے نفع دیتی ہے۔ اور اپنی جلاء سے آنکھ کے پھولے کو دور کرتی اور بینائی کو تیز کرتی ہے +

مقدار خوراک :۔ تین ماشہ +

لونگ (قرنفل میخک) پھل اور لکڑیاں ہوتی ہیں اور دونوں ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان کرناٹک اور شہر دمشق میں بھی اسکی کاشت کی جاتی ہے۔ اسکے پتے ریحان صنیر کے پتوں کے مانند اور اسکی شاخیں اسکی شاخوں سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں اور اس کا پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے +

"لونگ" درحقیقت لونگ کے پودے کی خشک شدہ کلیاں ہیں، اور یہ جزیرۂ ملاکا، جزیرۂ جاوا وغیرہ جزائر میں پیدا ہوتی ہے، مترجم +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اِس میں قدرے تلخی کے ساتھ عطریت اور حرافت ہوتی ہے۔ معدہ جگر اور دماغ کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اِن اعضاء میں تسخین پہونچاتی ہے اِن سے رطوبات کو زائل کرتی ہے۔ ان کے مزاج کی تعدیل کرتی ہے اور اپنی عطریت (خوشبو) کی وجہ سے تقویت پہونچاتی ہے + قے اور متلی کے لئے سودمند ہے +

مقدار خوراک :۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

آلو بالو (قراصیا) ایک مشہور درخت ہے۔ اسکی شاخیں پھیلی ہوئی اور رنگت میں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ اس کے پتے خوبانی کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اور اس کا پھل چھوٹے انگور کے مانند اور گول ہوتا ہے۔ اور ایک چیز سے جو دھاگہ کے مانند باریک ہوتی ہے دو دو پھل لٹکتے رہتے ہیں۔ ان کا رنگ شروع میں سبز ہوتا ہے لیکن پھر سرخ ہوجاتا ہے۔ اور جب کامل پختہ ہوتا ہے تو مشکی ہوجاتا ہے اور اس کی ایک قسم سیاہ بھی ہے + آلو بالو۔ میٹھا۔ کھٹ میٹھا۔ ترش۔ اور کسیلا غرض چار قسم کا ہوتا ہے + قراصیا کا لفظ اسی پھل کے لئے بولا جاتا ہے +

مزاج اور افعال وخواص :۔ میٹھا آلو بالو دوسرے درجہ میں گرم تر ہے۔ یہ اپنی جلاء اور کثرت مائیت کے سبب سے معدہ سے بہت جلد منحدر ہوجاتا ہے اور کثرت مائیت کے سبب سے تخمہ پیدا کرتا اور معدہ کو ڈھیلا بناتا ہے۔ اسی کثرت مائیت کی وجہ سے معدہ میں جو خلط غالب ہوتی ہے۔ اُس کی طرف یہ مستحیل ہوجاتا ہے کیونکہ یہ ادنیٰ اسباب سے متاثر ہوجاتا ہے +

کھٹ میٹھا آلو بالو تقریباً معتدل ہے۔ اور **ترش آلو بالو** غلبۂ ارضیت

کے باعث سرد خشک ہے۔ بلغمی معدہ کو نفع دیتا ہے کیونکہ اس میں قبض کے ساتھ کسی قدر قوت تجفیف بھی ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ اپنی ترشی کی وجہ سے بلغمی فضلات کی تقطیع کرتا ہے +

اور کیسلا آلو بالو۔ غلبۂ ارضیت کے باعث کثیف اور دیر ہضم ہے +

اس کا گوند قصبۂ ریہ کی خشونت کو نرمی سے بدل دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں بغیر لذع کے لزوجت وغرویت ہوتی ہے اور جبکہ اس کو شراب کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو پتھری کو نفع دیتا ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ اس گوند میں ایک لاثانی صفت ہے بشرطیکہ لوگوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ صحیح ہو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب اسکو شراب کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو پتھری کو نفع دیتا ہے۔ اگر واقعی اس کا یہ فعل ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس میں ایک لطیف قوت پائی جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ دو تین عدد۔ گوند آلو بالو ایک دو ماشہ +

ریحان

(نازبو) اس کو شاہسفرم اور پودینہ کرمانی کہتے ہیں۔ اس کے پھول نیلگوں۔ خوشبودار جنگلی تلسی کے پھولوں سے مشابہ ہوتے ہیں اس کے پتے شاخیں اور تنہ سُرخ ہوتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے لیکن بعض نے اسکو قابض ہونے کی وجہ سے سرد کہا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کسی مریض سرسام کو اس کی بو سے ضرر پاتے نہیں دیکھا +

افعال وخواص۔ خوشبودار ہونے کی وجہ سے قلب کو تقویت دیتی ہے اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔ اور اس کو پانی میں بھگو کر سونگھنا نیند لاتا ہے کیونکہ پانی سے سردی اور تری کو حاصل کر لیتی ہے +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

ریوند

(راوند) ماوند چار چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے جن میں سے تین کی ماہیت ایک دوسرے کے مشابہ ہے۔ لیکن ایک از روئے حقیقت علیٰحدہ ہے۔ بلکہ یہ صرف ان سے نام میں مشارکت رکھتی ہے ورنہ ماہیت اور افعال میں ان سے الگ ہے ان تینوں قسموں سے ایک قسم کا نام ریوند چینی۔ دوسری قسم کا نام ریوند زنجی

اور تیسری کا نام ریوند ترکی ہے۔ یہ تمام قسمیں چین سے لائی جاتی ہیں + ریوند ترکی
اگرچہ چین کے شمالی حصے میں اُگتی ہے۔ لیکن چونکہ وہ ترکوں کے ملک سے لائی جاتی ہے
لہٰذا اس کو ریوند ترکی کہتے ہیں۔ جیسا کہ اس مشک کو جو کہ عراق سے لایا جاتا ہے
مشک عراقی کہتے ہیں۔ اور ریوند زنجی کا یہ نام اس وجہ سے نہیں ہے کہ یہ زنج میں
پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اسکو زنگی کہا جاتا ہے +
چوتھی قسم **ریوند شامی** ہے۔ اور اسی کو **ریوند جبلی** بھی کہتے ہیں۔ یہ ملک شام
سے لائی جاتی ہے۔ اور یہ لکڑی جیسی جڑیں لمبی۔ گول۔ انگوٹھے کے برابر موٹی اور کسی قدر
سخت ہوتی ہیں۔ اور اس کا رنگ باہر سے خاکی سیاہی مائل اور توڑنے پر اندر سے
ہموار صاف زرد کسی قدر نیلگوں ہوتی ہے۔ یہ سب ریباس کی جڑیں ہیں +

مزاج:- اس کو بعض نے گرم اور بعض نے سرد کہا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے
کہ اس کی قوت مرکب ہے یعنی یہ مرکب القویٰ ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ نمایاں قبض
پایا جاتا ہے جو کافی مقدار جوہر سرد ارضی کے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ نیز اس میں
حدت و حرافت بھی پائی جاتی ہے جو جوہر ناری کی قلیل مقدار پر دلالت کرتی ہیں۔ اور
اس میں کسی قدر پوشیدہ حرارت بھی ہوتی ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسکے
جوہر ارضی کے افعال ناریت کی وجہ سے ہیں۔ اور اس میں سبکی۔ نرمی اور بھربھراپن پایا جاتا
ہے جو اس کے لطیف ہوائی جوہر پر دلالت کرتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ اس کے گرم
جوہر سے غلیظ مواد اور ریاح کی تحلیل و تلطیف۔ سُدّوں کی تفتیح۔ جلا۔ تنقیہ اور ادرار
پیشاب جیسے افعال ظہور میں آتے ہیں۔ اور اس کے سرد جوہر سے ردع۔ مواد
منجذبہ کو روکنا۔ اعصاب مسترخی کو قوی اور مضبوط بنانا۔ تر زخموں کو خشک کردینا۔
اسہال اور سیلان خون کو روک دینا یہ سب افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح
رہے کہ اگرچہ سرد جوہر اپنی ضد گرم جوہر کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ لیکن اس کے افعال
محض اس لئے قوی ہوتے ہیں کہ دونوں جوہروں میں سے کوئی جوہر ایک دوسرے
کے افعال میں حارج نہیں ہوتا۔ بلکہ گرم جوہر سرد جوہر کا بدرقہ بنکر اس کو عمق تک
پہونچا دیتا ہے جس سے اس کے افعال قوی ہوتے ہیں +

افعال وخواص۔ یہ اپنی تلطیف۔ تفتیح۔ جلا اور تحلیل کی وجہ سے جگر میں

(کلف) (سن ذش) اور جلد کے باقی نشانوں کو نفع دیتی ہے۔ جبکہ اسکے ذریعہ استفراغ کیا جائے۔ یا سرکہ کے ہمراہ اس کو طلا کیا جائے۔ اور اپنے قبض تجفیف اور تقویت کی وجہ سے سقطہ و ضربہ۔ عضلے کی چوٹ۔ فتق اور نفث الدم کے لئے مفید ہے۔ اور مواد غلیظہ کی تلطیف و تحلیل اور تنقیہ کرنے کی وجہ سے دمہ کو نفع دیتی ہے۔ اور معدہ و جگر اور ان کے دردوں اور ہچکی کے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ اعضاء باطنی کو قوت دیتی ہے ان کے سددوں کو کھولتی ہے اور ان کی رطوبتوں کو خشک کر دیتی ہے اور لزج وخام بلغم کو دست کے ذریعہ خارج کرتی ہے۔ اور مدیاح کو تحلیل کرتی ہے۔ اور اس کے افعال جگر میں زیادہ قوی اور ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ یہ جگر کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اور تنقیہ اور ادرار کی وجہ سے گردہ اور مثانہ کے دردوں کے لئے مفید ہے۔ اور پرانے بخاروں کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں تقطیع۔ تلطیف اور تفتیح کی قوت ہے اور غلیظ فضلات کو اسہال و ادرار کے ذریعہ خارج کرتی ہے +

متقدمین اس کے قبض کی وجہ سے اس کو ذرب (اسہال) اور ذوسنطاریا میں استعمال کرتے تھے اور **متاخرین** اس کو مسہل کے طور پر دیتے ہیں۔ بدیں وجہ بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ موجودہ ریوند وہ نہیں ہے۔ جو قدیم زمانہ میں مستعمل تھی کیونکہ قدیم ریوند دستوں کو بند کرتی تھی اور یہ دست لاتی ہے اور بعض نے گمان کیا ہے کہ ریوند کی حقیقت تو ایک ہے البتہ اوضاع فلکی کے تغیر کے لحاظ سے اس میں بھی تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اور بعض کا گمان کچھ اور ہی ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ ریوند اپنے قبض کی وجہ سے حبس اسہال کرتی ہے اور اپنی قوت تفتیح سے دست لاتی ہے لہذا اگر اس کو تنہا استعمال کیا جاتا ہے۔ تو دست لاتی ہے لیکن اگر قابض دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو دستوں کو بند کر دیتی ہے۔ اور اگر بعض مسہلات کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اسہال کو بڑھا دیتی ہے۔ کیونکہ اپنی قوت مسہلہ سے ان مسہلات کو تقویت دیتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی تفتیح اس کے قبض سے زیادہ ہے +

مقدار خوراک:۔ قبض وغیرہ کے لئے ایک رتی سے تین رتی تک، دست لانے کے لئے ڈیڑھ ماشہ سے دو ماشہ تک +

بادیان

(رازیانج۔ سونف) مشہور بو دار تخم ہے جنگلی اور باغی دو قسم کی ہوتی ہے
مزاج۔ جنگلی بادیان تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور باغی بادیان
دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے +
افعال وخواص۔ اپنی تلطیف اور جلاء کی وجہ کو ستروں کو کھولتی ہے اور
بینائی کو تیز کرتی ہے کیونکہ یہ ان غلیظ فضلات کو تحلیل کر دیتی ہے۔ جو روح کو مکدر کر دیتے
ہیں۔ اور دودھ کو بڑھاتی ہے۔ کیونکہ مواد کو رقیق کر کے ان کو نفوذ کرا دیتی ہے۔ اور مجاری
(رگوں) کو کھولتی ہے۔ پس پستانوں کی طرف غذا کے رستے کھل جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں
اس میں کسی قدر تجفیف کی قوت بھی پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیشاب اور حیض کو
جاری کرتی ہے اور متلی کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ معدہ کی رطوبتوں کو چھانٹ دیتی ہے۔ ا
ان کو پیشاب کی طرف روانہ کر دیتی ہے۔ اور معدہ کی سوزش کو جو کہ بلغم ترش کی وجہ
ہو نفع دیتی ہے۔ جبکہ سرد پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ کیونکہ سرد پانی سوزش ک
بہت جلد تسکین دیتا ہے۔ یہانتک کہ سبب موجب دفع ہو جاتا ہے۔ اور اسکے موا
غلبۂ حرارت کے باعث ردی ہوتے ہیں +
مقدار خوراک۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

ریباس

(ریواج۔ جگری) یہ ایک شاخدار بوٹی ہے۔ اس کا تنہ کھردرا اور ا
پتے بڑے چوڑے۔ اور گول ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں اور تنہ کا مز
ترش ہوتا ہے۔ جو کسی قدر شیرینی کھٹے پن کی طرف مائل ہوتا ہے۔ (اسی کی جڑ ریو
کہلاتی ہے) +
مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے۔ کیونکہ اس کا مزہ ترشی اور قبض
امتزاج اور انگور کے گودے کے مانند مرکب ہوتا ہے +
افعال وخواص۔ چونکہ اس میں ترشی اور قبض ہوتا ہے۔ لہذا خون کو بجھا
ہے (ٹھنڈک پہنچاتی ہے) صفرا کو زائل کرتی ہے۔ اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ا
بینائی کو زیادہ تیز کرتی ہے۔ کیونکہ یہ مواد کو صاف کرتی ہے۔ ساتھ ہی ٹھنڈک پہونچا
تقویت بخشتی اور تجفیف سے روح میں لطافت و رقت پیدا کرتی اور بخارات چڑھنے
روکتی ہے۔ اور طاعون کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ گرم مواد کو دور کرتی ہے۔ اور اعضا

طرف فضلات کے جذب ہونے کو روکتی ہے۔ اور قلب کو تقویت دیتی ہے کیونکہ اپنے قبض کی وجہ سے جوہر روح کو تقویت بخشتی اور اس کو روشن کرتی ہے۔ اور اپنی خاصیت سے بخارات کو روکتی ہے۔ اور اپنے قبض۔ اور معدہ اور امعا کو تقویت دینے اور صفرا کو زائل کرنے کی وجہ سے صفراوی دستوں کو نفع دیتی ہے +

مقدار خوراک:- نو ماشہ +

پھیپھڑہ (ریہ ہُشش) مشہور عضو ہے۔ اس کا ہضم بآسانی اور بہت جلد ہوتا ہے اور اس سے غذائیت بہت کم حاصل ہوتی ہے +

انار (رُمّان) مشہور پھل ہے +

مزاج۔ انار شیریں پہلے درجہ میں سرد تر ہے۔ سرد ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس میں مائیت بکثرت ہوتی ہے اور تر ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس میں غلیان نہیں پیدا ہوتا۔ جو کہ تری کو کم کرنے کا سبب ہو سکتا ہے ورنہ یہ شیریں نہ رہتا بلکہ ترش ہو جاتا اور انار ترش دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے۔ سرد ہونیکا سبب یہ ہے کہ اس کی حرارت غریزی غلیان کے سبب سے تحلیل ہو جاتی ہے اور خشک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مائیت کی کمی ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ اپنی سردی اور ترشی کی وجہ سے صفرا کو زائل کرتا ہے اور اپنے قبض اور خشکی کی وجہ سے احشار کی طرف فضلات کے سیلان کو روکتا ہے خصوصاً اس کا شربت کیونکہ اس میں مائیت کم ہوتی ہے۔ اور اسکی تمام قسموں میں یہاں تک کہ ترش میں بھی قبض کے ساتھ قوت جلا ہوتی ہے +

انار ترش میں اس کے غلیان اور ترشی کی وجہ سے جلا ہوتی ہے۔ لیکن انار شیریں میں جلا ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس میں لطیف حرارت ہوتی ہے۔ جو کہ شیرینی کے لئے لازمی ہے۔ اور قبض کی وجہ یہ ہے کہ تمام انار اپنی طبیعت میں قبض رکھتے ہیں جیسا کہ جالینوس نے اس کی تصریح کی ہے +

اور اس کے دانے جبکہ پکائے جائیں۔ اور شہد کے ساتھ ملائے جائیں۔ تو انکا طلا مسدگوش۔ داخس (انگل بیڑا) قلاع اور قروح معدہ۔ اور قروح خبیثہ کے لئے نافع کیونکہ ان میں قبض اور جلا ہوتی ہے۔ اور جبکہ شہد کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے تو جلا

زیادہ ہو جاتی ہے اور قبض بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ شہد اپنی حرارت کی وجہ سے قوت قبض
کو عمق بدن میں نفوذ کرا دیتا ہے +

اور اس کی کلیاں یعنی اس کے پھول کی گرہیں جو نکلتے ہی درخت سے ہوا کے
جھونکوں کے باعث گر پڑتی ہیں۔ جنکو جُنْبُذُ الرُّمَّان بھی کہتے ہیں۔ زخموں کے
لئے نافع ہے۔ کیونکہ یہ بہت قابض اور مجفف ہوتی ہیں۔ خصوصاً جلائی ہوئی۔ کیونکہ
جلانے سے انکی تجفیف زیادہ ہو جاتی ہے +

انار ترش میں انار شیریں کی بہ نسبت قوت ادرار زیادہ ہے۔ اگرچہ دونوں
مدر ہیں۔ کیونکہ دونوں میں قوت جلاء پائی جاتی ہے۔ لیکن ترش میں قوت ادرار کے
زیادہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اس سے آنتوں میں قبض ہو جاتا ہے۔ جو ادرار پر معین
ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں لذع بھی ہے۔ اور انار شیریں میں ادرار کے کم ہونے
کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسکی رطوبت لطیف حرارت کے ساتھ ہوتی ہے جو کہ قوت تلیین
واسہال سے خالی نہیں ہوتی +

انار میخوش (کھٹ مٹھا) معدہ کی سوزش کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ
اس کو سردی پہونچاتا۔ صفرا کی گرمی کو تسکین بخشتا ہے۔ اور اعضائے عصبانیہ کو ضرر
نہیں دیتا۔ کیونکہ اس میں انار ترش کے مانند حدت اور لذع نہیں ہوتی ہے۔ اور اس سے
انار شیریں کے مانند معدہ میں نہ غلیان پیدا ہوتا ہے اور نہ یہ صفرا کی طرف مستحیل ہوتا
ہے اور انار ترش اپنی قوت قبض اور عفوصت کی وجہ سے سینہ اور حلق میں خشونت
پیدا کرتا ہے۔ اور انار شیریں ان دونوں اعضاء کی تلیین کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں
لطیف حرارت کے ساتھ رطوبت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اور اپنے تبعض سے سینہ
کو تقویت پہونچاتا ہے اور اپنی جلاء اور تلیین کی وجہ سے کھانسی کو نفع دیتا ہے +

سب سے افضل املسی (انار بیدانہ) ہے جس کی گٹھلی نرم ہوتی ہے۔ املس
وہ جنگل ہے جس میں کوئی درخت نہ اگا ہو۔ صاحب صحاح نے کہا ہے کہ رمان
املسی بولا جاتا ہے۔ گویا املس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور انار کی تمام قسمیں
خفقان کو نفع دیتی ہیں۔ کیونکہ روح اور قلب کے مزاج کی تعدیل کرتی ہیں۔ اور نیز
اس لئے۔ کہ قلب میں جلاء بخشتی ہیں +

مقدار خوراک:۔ بطور دوا رآب انار دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔

جَو

(شعیر) مشہور غلہ ہے۔

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد خشک ہے۔

افعال و خواص۔ جَو گیہوں کی بہ نسبت غذائیت کم رکھتا ہے۔ اور ماء الشعیر جَو کے ستو سے زیادہ غذائیت بخشتا ہے۔ اگرچہ دونوں مقدار میں برابر ہوں۔ کیونکہ جَو کو بھوننے سے اس کی کچھ رطوبت زائل ہوجاتی ہے خصوصاً جبکہ جَو پرانا ہو تو اسکی اصلی رطوبتوں کا بہت زیادہ حصہ فنا ہوجاتا ہے۔ اور اس کی غذائیت معدوم ہوجاتی ہے برعکس اس کے ماء الشعیر میں ایسے اسباب نہیں ہوتے ہیں۔ ماء الشعیر سے نفخ ضرور ہوتا ہے۔ اگرچہ پکانے سے اس کے اجزا نافخہ (ریاح بننے والے) اکثر تحلیل ہوجاتے ہیں۔ لیکن وہ غلظت جوہر کی وجہ سے کامل طور پر تحلیل نہیں ہوتے لیکن ستو سے نفخ اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ رطوبات فضلیہ جو کہ نفخ کا سبب ہیں وہ بھوننے پر بھی جَو سے علیحدہ نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ پکانے سے اور خاصکر اچھی طرح پکانے سے علیحدہ ہوجاتی ہیں۔

ماء الشعیر (آب جَو) سینہ اور کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ جالی مرطب اور ملین ہے۔ اور جَو کے آٹا کا طلاء اور ضماد خارش اور چھائیں کو اپنی جلا اور تلیین کے باعث نفع دیتا ہے۔ اور اپنے نفخ لزوجت اور غلظت جوہر کے باعث معدہ کے لئے ردی ہے۔

سویا

(شبت) ایک بوٹی ہے۔ اس کے پتے سونف کے پتوں کے مشابہ اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کا تنہ لمبا ہوتا ہے۔ اور اس کے اوپر پھولوں کا تاج ہوتا ہے۔ پھول زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور تخم تخم کرفس کے مشابہ۔

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

افعال و خواص۔ منضج اور ملین ہے اور ریاح کو دور کرتا ہے۔ یہ اس کی گرمی کا نتیجہ ہے۔ اور اس کو ہمیشہ استعمال کرنا بالخاصہ بینائی میں ضعف پیدا کرتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ دو ماشہ سے تین ماشہ تک۔

کلونجی

(شونیز) سیاہ تخم ہیں۔ یہ مزہ میں تیز اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کا پودا چھوٹا باریک باریک شاخوں والا ہوتا ہے۔ اور اسکی لمبائی ایک بالشت یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسکے سرے پر خشخاش کے سرے کے مانند لمبی چوٹی ہوتی ہے

جس کے اندر تخم بھرے ہوتے ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ حاد اور جالی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ اور اپنی قوت جلا کی وجہ سے اپنے مسوں (ثاليل منکوسہ) کو قطع کرتی ہے۔ اور بہق و برص کو دور کرتی ہے کیونکہ اس میں اس لطیف جوہر کی وجہ سے جسکو حرارت نے کامل طور پر پکا دیا ہے ایک قسم کی قوت جلا ہوتی ہے۔ اور دیدان و حب القرع کو مارتی ہے۔ اگرچہ پیٹ پر باہر کی طرف لگائی جائے۔ کیونکہ اس میں قوت لطیفہ اور مفتحہ کے ساتھ تلخی ہوتی ہے۔ اسکے تنکوں کو تالاب میں ڈالنے سے مچھلیاں اوپر تیرنے لگتی ہیں۔ اور اگر اسکو بھونکر کتان کے نیلے کپڑے میں پوٹلی باندھکر سونگھ لی جائے تو اپنی قوت تفتیح سے مصفات کے سدوں کو کھولتی ہے

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

شہدانہ

(شہدانج) بھنگ کے بیجوں کو کہتے ہیں +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اپنی قوت حرارت کی وجہ سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے اور اپنی قوت حرارت سے جو کہ خشکی پیدا کرنے والی ہے۔ منی کو خشک کر دیتا ہے۔ اور دماغ میں گرمی پہونچانے کی وجہ سے دردسر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں ان گرم بخارات سے گرمی پہونچتی ہے۔ جو دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔ اور اس کے پتے نشہ لاتے ہیں خصوصاً وہ قسم جس کو "قنب ہندی" (ہندی بھنگ) کہتے ہیں۔ یہ بہت جلد اور نہایت شدید نشہ لاتی ہے۔ جبکہ آدمی اسکو ساڑھے تین ماشہ یا سات ماشہ استعمال کرے۔ اور اس کے بکثرت استعمال سے اختلال عقل اور جنون پیدا ہو جاتا ہے + **مقدار خوراک**:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک +

شلجم

(مشہور جڑ ہے۔ جو بطور نانخورش بکثرت مستعمل ہے) +

لہ شکم کے باہر اس کے لگانے سے اثر اگر ہوگا بھی تو نہایت خفیف اور ناقابل شمار پیٹ کے کیڑے ایسے موذی ہوتے ہیں کہ تیز تیز ادویہ کے کھلانے سے بھی بعض اوقات نہیں مرتے اور معالج کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ شکم کے اوپر باہر سے ضماد لگانا اکا قاتل ثابت ہو (مترجم) +

مزاج۔ گرم تر ہے۔ کیونکہ اس میں لطیف حرارت کے ساتھ رطوبت فضلیہ بکثرت ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ کثرت ارضیت کے باعث اس سے پیدا شدہ خلط غلیظ ہوتی ہے۔ اور اس کے کھانے کی مداومت بالخاصہ بینائی کو قوت دیتی ہے۔ اور اس کے جوشاندہ سے نقرس اور انشقاق (پھٹ جانا) یہ جو کہ سردی سے عارض ہوا ہو نطول کرتے ہیں۔ اور غانغرانا کے مبداو منشا کو روکتی ہے۔ کیونکہ پکانے پر اس سے گرم لطیف اور مسخن جوہر جدا ہوتا ہے۔ اور اس کے تخم جلا دینے میں اس سے زیادہ قوی ہیں۔ کیونکہ وہ زیادہ لطیف ہوتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تخم شلجم ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

شاہترہ (شاہترج۔ پت پاپڑہ) ایک بوٹی ہے۔ جو دھنیے سے بہت زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ مگر اس کے پتے اس سے زیادہ سفید ہوتے ہیں۔ اور اس کے پھول بنفشئی رنگ کے ہوتے ہیں اور اس کا مزہ تلخ۔ حریف ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قدر قبض بھی ہوتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ یہ سرد اور گرم ارضی جوہر اور مائیت کثیرہ سے مرکب ہے۔ سرد ارضی جوہر کی وجہ سے یہ قابض ہے۔ اور گرم ارضی جوہر کی وجہ سے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ اور اس کی مائیت کی زیادتی نچوڑنے پر معلوم ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ اپنے گرم اور تلخ جوہر کی وجہ سے سددوں کو کھولتا ہے اور یہ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ کیونکہ اپنے گرم جوہر کی وجہ سے معدہ کی رطوبتوں کو چھانٹ دیتا ہے اور اپنی مائیت کی زیادتی سے اس کو دھوڈالتا ہے اور اپنے سرد قابض جوہر کی وجہ سے اس کو طاقت بخشتا ہے۔ اور خون کو اخلاط محترقہ سے جو اس کے ساتھ ملے ہوں۔ پاک صاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان کو اپنی قوت جالیہ اور قوت غسالہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور اخلاط محترقہ کا استفراغ کرنیکی وجہ سے۔ حکہ اور جرب کو نفع دیتا ہے۔ اور جیسا کہ ذکر ہو چکا یہ ملین طبع بھی ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

شکاعی ایک بوٹی ہے۔ اس کے پتے جرجیر کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ اور اس میں شدید حرارت ہوتی ہے۔ اسکی شاخیں سفیدی مائل اور اس کے کانٹے ایسے تیز ہوتے ہیں کہ انکا چھونا مشکل ہے۔ اور اسکا پھول خاردار ہوتا ہے +

مزاج:۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ معدہ کو نفع دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں قوت دابغہ (دباغت معدہ یعنی تقویت معدہ کی قوت) ہے۔ اور نیز اس وجہ سے کہ یہ مجفف اور قابض ہے اور ورم لہاۃ کو نفع بخشتی ہے۔ کیونکہ یہ محلل اور نہایت قابض ہے۔ اور کہنہ غشی بخاروں کے لئے نافع ہے۔ کیونکہ اس میں تفتیح تحلیل اور ادرار ہے۔ اور جگر کے لئے مفید ہے کیونکہ اس میں قبض کے باوجود تفتیح ہے۔ اور اسکے جوشاندہ میں بیٹھنا سیلان خون کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں نہایت قبض اور تجفیف ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

املی (تمر ہندی) سلیمان بن حسان نے کہا ہے کہ املی یمن۔ ہندوستان اور سوڈان میں پیدا ہوتی ہے۔ اور بصرہ میں بھی ہوتی ہے۔ اسکے پتے لوبیا کے پتوں کے مانند اور اس کا پھل غلاف دار باریک اور سیاہ رنگ ہوتا ہے جس پر کچھ شہد جیسا لیسدار مادہ ہوتا ہے۔ غلاف کے اندر سرخ رنگ کے سخت بیج ہوتے ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے۔ کیونکہ تھوڑے سے قبض کے ساتھ اس میں ترشی نہایت قوی ہوتی ہے +

افعال وخواص۔ اپنی لزوجت کی وجہ سے اور اپنی ترشی کی وجہ سے لزج رطوبتوں کی تقطیع کرتی ہے۔ صفراء کے دست لاتی ہے۔ اور اپنے قبض اور تنقیہ کیوجہ سے معدہ کو قوت دیتی ہے۔ اس میں قوت تنقیہ قوت مسہلہ کی وجہ سے ہے۔ اور اپنی سردی کی وجہ سے پیاس کو تسکین دیتی ہے اور نیز اپنے قبض سے قے کو بند کرتی ہے خصوصاً جبکہ اس کا شربت یا خیسانده استعمال کیا جائے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب اسکو بھگویا جائے تو بغیر ملے چھانکر اس کا شربت بنائیں۔ یا ویسے ہی زلال لیکر شکر ملا کر پئیں۔ کیونکہ ملنے پر اس کا مزہ ایسا خراب ہو جاتا ہے کہ قے لاتا ہے +

مقدار خوراک:- دو تولہ سے پانچ تولہ تک +

(تفاح) مزہ کے لحاظ سے اس کی بہت سی قسمیں ہیں +

مزاج۔ اس میں سرد رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ کہ جسکی وجہ سے یہ نفخ پیدا
ہے اور ترش سیب بہت سرد ہوتا ہے۔ یعنی قابض اور عفص (کسیلے) سیب زیادہ
نا پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ ترشی غلیان وجوش سے پیدا ہوتی ہے۔ اور غلیان کے لئے
ت لازمی ہے۔ اور لطافت زیادتی نفوذ کو واجب کرتی ہے۔ اسی واسطے اس میں
و سردی ہوتی ہے۔ اور رطوبت میں کم ہوتا ہے۔ رطوبت کی کمی کی وجہ۔ غلیان
جو ترشی پیدا کرتا ہے۔ اور سیب شیریں بہت کم سرد ہوتا ہے۔ کیونکہ شیرینی محض
ی حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پھیکا سیب بہت زیادہ تر ہوتا ہے۔ کیونکہ
پن محض کثرت مائیت سے پیدا ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ سیب اپنی خوشبو کی وجہ سے قلب کو قوت دیتا ہے اور
اس میں خوشبو کے ساتھ غذائیت اور شیرینی موجود ہے۔ لہذا اسکی غذائیت بھی قلب
وح کو تقویت بخشتی ہے۔ اور اپنے قبض اور خوشبو کی وجہ سے معدہ کو طاقت بخشتا
صوصاً سیب فتحی +

سیب فتحی بہت بڑا۔ خوش مزہ اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اور دمشق
تفاح فتحی (فتحی سیب) کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک بادشاہ کی طرف
ب ہے۔ جسکو **فتح الملک** کہتے ہیں۔ کیونکہ اس بادشاہ نے اس کے درخت کو
مان سے دمشق میں منگا کر لگایا تھا +

سیب سے اور خصوصاً ترش سیب سے خام خلط پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ
وارضی اجزاء کے غلبہ کی وجہ سے دیر ہضم ہوتا ہے۔ جو بخار۔ اور عفونت پیدا
کے لئے مستعد ہوتی ہے۔ کیونکہ سیب کی تمام قسمیں زیادہ مرطوب ہوتی ہیں
ی واسطے ان کا عصارہ (نچوڑ) بہت جلد فاسد ہو جاتا ہے +

مقدار خوراک:- بقدر ہضم +

(ترنجبین) یہ ایک بوٹی کی جڑ ہے۔ اس کے پتے لبلاب کبیر کے پتوں کے مانند
مگر ان کے کنارے تیز ہوتے ہیں +

مزاج۔ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

افعال وخواص۔ مجفف بدن ہے۔ کیونکہ بدن سے رطوبات کا استفراغ کرتا ہے۔ رقیق بلغم کے اسہال لاتا ہے۔ مگر جبکہ اسکو سونٹھ یا اسی قسم کی کسی تیز چیز کے ساتھ ملاکر قوی کردیا جائے۔ تو غلیظ بلغم کے اسہال بھی لاتا ہے۔ کیونکہ دوسری چیز کی مدد سے غلیظ بلغم میں رقت آجاتی ہے اور درد اعصاب کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ تربد اعصاب سے بلغم کو خارج کرتا ہے اور اس کا **مصلح** روغن بادام ہے۔ کیونکہ بادام بدن میں تری پیدا کرتا۔ اور خشکی کو زائل کرتا ہے۔ جوکہ تربد کے دست لانے سے عارض ہوجاتی ہے۔ (غرض تربد کی خشکی بادام سے دفع ہوجاتی ہے) +

مقدار خوراک:۔ بطور سفوف تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک اور بصورت جوشاندہ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

انجیر

(تین) مشہور شیریں پھل ہے۔ جو میوہ جات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کو گولر سے بہت کچھ تشبیہ دی جاسکتی ہے (مترجم) +

مزاج۔ تروتازہ انجیر اپنی شیرینی کی وجہ سے تھوڑا سا گرم اور مائیت کی زیادتی کے باعث زیادہ تر ہوتا ہے +

افعال وخواص۔ کثیر الغذاء ہے۔ اس لئے کہ یہ جوہر اعضاء کے مناسب ہے اور نیز اس لئے کہ اس میں مائیت کی زیادتی کے ساتھ ارضیت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسکو نچوڑا جاتا ہے تو اس سے زیادہ مائیت خارج نہیں ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے جوہر میں کسی قدر غلظت ہوتی ہے۔ اور سریع الانحدار (سریع الہضم) ہے۔ کیونکہ اس میں جلاء بخشنے والا تیز دودھ پایا جاتا ہے۔ اور انجیر خام بہت جالی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ دودھ بہت زیادہ ہے۔ اور کثرت ارضیت کی وجہ سے سردی کی طرف مائل ہے اور خشک انجیر سردی پیدا کرنے والی مائیت کی کمی کے سبب سے پہلے درجہ کے آخر میں گرم اور لطیف ہے۔ اس سے رقیق خون پیدا ہوتا ہے جو باہر کی طرف حرکت کرتا ہے۔ انجیر تمام فواکہ (میوہ جات) سے زیادہ غذا بخشتا ہے کیونکہ جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے اس میں کثرت مائیت کے باوجود ارضیت کی کثرت بھی ہے اور اچھی طرح پکا ہوا انجیر تقریباً بے ضرر ہے۔ کیونکہ اس سے وہ تیز دودھ زائل ہوجاتا

جو اس کے درخت میں ہوتا ہے۔ اور نیز اس کے اجزاء ارضیہ میں اعتدال پیدا
تا ہے۔ اور زیادہ گودے والا انجیر مواد بدن میں زیادہ نفخ دیتا ہے۔ کیونکہ یہ
تر ہونے کی وجہ سے منفخ ہے اور حرارت و رطوبت اس کے گودے میں خصوصیت سے
ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ گودے والا انجیر نفخ بھی زیادہ دیتا ہے۔ اور اسمیں
ادرجہ کی قوت تلیین (مواد کے نرم کرنے کی قوت) ہے کیونکہ اس کی حرارت رطوبات
ملانے پر قادر ہوتی ہے مگر خشکی پیدا کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسکی
ت مجفف نہیں ہے نیز اس میں قوت جلاء اور ریتوعیت (دودھ کی تیزی و سمیت)
ہوتی ہے جو قوت مسہلہ رکھتی ہے۔ اور پسینہ لاتا ہے۔ کیونکہ یہ فضلات کو جلد کی
دفع کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے کرب پیدا کرنے والی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔
یہ گرم اور فاسد فضلات کو جلد کی طرف دفع کر دیتا ہے اور جلد کیطرف گندے فضلا
ع کرنیکی وجہ سے جوئیں پیدا کرتا ہے۔ اس کا دودھ خون اور دودھ کو جما دیتا ہے۔ کیونکہ
مائیت کو تحلیل اور خشک کر دیتا ہے۔ اور اگر خون اور دودھ جمے ہوئے ہوں
کو پگھلا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حدت اور قوت حرارت سے دونوں کے منجمد اجزاء کو پگھلا دیتا
انجیر بدن کے رنگ کو جو امراض کے باعث خراب ہو گیا ہو نکھارتا ہے کیونکہ یہ لطیف
کو پیدا کرتا ہے۔ اور اسکو خارج کی طرف حرکت دیتا ہے۔ اور اپنی حرارت۔ رطوبت
لطافت کی وجہ سے اس کا ضماد پھوڑوں کو پکاتا ہے۔ اور اپنی حدت اور حلاوت
سبب سے معدہ کو گرم کرنے کے باعث گرم مزاجوں میں پیاس لگاتا ہے۔ اور
ں بلغم شورہ کے سبب سے ہو اسکو تسکین دیتا ہے۔ کیونکہ یہ بلغم کو پگھلاتا اور رقیق
ہے اور اسکو کاٹتا چھانٹتا ہے۔ اور پرانی کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ یہ کھانسی
بلغم سے ہوتی ہے۔ اور انجیر بلغم کو پگھلاتا، نفث دیتا۔ اور تحلیل کرتا ہے۔ اور نیز اس
نقیہ پر معین ہوتا ہے۔ اور اپنی قوت تفتیح اور جلا کے باعث پیشاب کا ادرار
ہے اور جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور پیشاب کے روکنے پر معین
ہے۔ کیونکہ یہ فضلات حادہ کو جلد کی طرف دفع کر دیتا ہے۔ اس لئے پیشاب ان سے
رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مثانہ میں پیشاب کی تکلیف کم ہو جاتی ہے جس سے
ن ہوتا ہے کہ پیشاب مثانہ میں بغیر کسی اذیت کے عرصہ تک بند رہے۔ البتہ گردہ

اور مثانہ کے لئے موافق ہے۔ کیونکہ یہ جلا بخشتا ہے۔ اور دونوں کے فضلات کو بذریعہ
ادرار خارج کر دیتا ہے۔ اور نیز انجیر ان کے فضلات کو جلد کی طرف مائل کر دیتا ہے
اور نہار منہ کھانے سے مجاری غذا کے کھولنے میں عجیب منفعت حاصل ہوتی ہے
کیونکہ اس وقت یہ معدہ میں اغذیہ کے ساتھ مختلط نہیں ہوتا (جس سے اسکی ذاتی قوت
ٹوٹنے نہیں پاتی) خصوصاً جبکہ اخروٹ یا بادام کے ساتھ کھایا جائے۔ کیونکہ انکی چکنائی
انجیر کی لذع کو جو تیز دودھ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ توڑ دیتے ہیں۔ اور اخروٹ کے ساتھ
اس کا کھانا زیادہ غاذی ہے۔ لیکن انجیر غلیظ غذاؤں کے ساتھ نہایت ردی ہوتا ہے
کیونکہ انجیر ان غلیظ غذاؤں کو ظاہر بدن کی طرف حرکت دیگا۔ لہذا ان سے ظاہر بشرہ
میں سُدے اور امراض مادی پیدا ہو جائیں گے +

مقدار خوراک:۔ دو تین عدد +

گولر

(دُجَّیز) بھی انجیر ہی کی قسم ہے +
(اسی وجہ سے اس کو تین احمق بھی کہتے ہیں۔ احمق اس لئے کہتے ہیں کہ اسکی پیدائش
سال میں تین چار دفعہ ہوتی ہے) اس کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ اور اس جنگلی انجیر کے
مشابہ ہوتا ہے۔ جو مصر و شام میں پایا جاتا ہے۔ جب تک اس کو لوہے کے کونچے سے
نہ کونچا جائے یہ پکتا نہیں ہے۔ لیکن اس کی ایک چھوٹی قسم ہے۔ جو شام میں ہوتی ہے
اس کا پھل فندق کے برابر اور چھلکا باریک ہوتا ہے۔ اور یہ خود بخود پختہ ہو جاتا ہے
اور نہایت شیریں ہوتا ہے +

افعال و خواص۔ معدہ کے لئے ردی ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ ہے۔ ڈکار لاتا
ہے دیر ہضم ہے۔ دیر میں معدہ سے منحدر ہوتا ہے۔ اور نفخ بکثرت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ
پکا ہوتا ہے۔ خود بخود پکتا ہی نہیں اور نہ اس میں خوشبو آتی ہے۔ اور اس میں تیز دودھ
کی وجہ سے ایک قسم کی قوت حادہ ہوتی ہے جو کامل نضج نہ پانے کے باعث باقی رہجاتی ہے
(یعنی اگر یہ کامل طور پر پک جائے۔ تو اس کا دودھ بھی باقی نہ رہے) اور قلیل الغذا ہے
جیسا کہ ذکر ہو چکا +

مقدار خوراک:۔ بقدر ہضم +

توت

مشہور پھل ہے +

افعال وخواص۔ فرصاد۔ سفید اور میٹھے شہتوت کو کہتے ہیں۔ یہ انجیر کے
ریب ہے لیکن یہ اس سے غذائیت میں کم ہے۔ کیونکہ اس میں انجیر کی نسبت رطوبت
یادہ اور ارضیت کم ہوتی ہے۔ اور اس کی غذا بہت ردی ہے۔ کیونکہ اس سے خون
ے اندر مائیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جس کے باعث وہ غلیان اور فساد
سے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا معدہ کے لئے بھی بہت ردی ہے۔ کیونکہ اپنی
ثرت مائیت سے اس کو مسترخی کر دیتا ہے۔ لیکن **توت شامی** جو سرخ اور ترش ہوتا
ہے یہ سرد و تر ہے۔ اور اس میں قبض ہوتا ہے۔ جس کے باعث یہ اعضاء کی طرف
یلان مواد کو روکتا ہے۔ علی الخصوص اگر یہ خام ہو۔ کیونکہ کچے میں قوت قابضہ کثرت
ضیت کی وجہ سے نہایت شدید ہوتی ہے +

توت خام افعال میں سماق کے مانند ہے۔ اور توت اورام حلق کے لئے نہایت
ید شئے ہے۔ خواہ بطور غرغرہ استعمال کیا جائے اور خواہ پیا یا کھایا جائے۔ کیونکہ اس میں
ض کی وجہ سے تقویت پائی جاتی ہے۔ اور اپنی سردی کی وجہ سے مادہ ورم کو باہستگی لوٹا
بتا ہے۔ اور بھوک لگاتا ہے کیونکہ فم معدہ کو قوت بخشتا اس میں قبض پیدا کرتا۔ اور اپنی ترشی
ے وجہ سے دغدغہ پیدا کرتا ہے اور اپنی تری اور ادغار پیدا کرنیوالی مائیت کی کثرت سے
ذا کو معدہ سے پھسلا دیتا اور بہت جلد معدہ سے نیچے اوتار دیتا ہے۔ لیکن اسے آنتوں
ں دیر تک ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ آنتوں تک پہونچنے میں اس کی مائیت کم ہو جاتی۔ اور باطنی
رارت کی وجہ سے تحلیل ہو کر غذا ریسدار بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ آنتوں میں جا کر
بیٹ جاتی ہے اور یہ بہت عرصہ تک آنتوں میں باقی رہتی ہے۔ اور یہ مدر بھی ہے +

میٹھے توت کے مدر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مائیت غسالہ[1] کی کثرت کے
وجود حرارت بھی ہے۔ لیکن ترش کے مدر ہونے کی وجہ کثرت مائیت ہے۔ اور اس پر
ں کا قبض کرنا معین ہوتا ہے (کیونکہ قبض کی وجہ سے آنتوں کی رطوبت بھی گردوں
طرف مائل ہونے پر مجبور ہوتی ہے۔ اور دستوں سے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے)

مقدار خوراک۔ بقدر ہضم۔ شربت شہتوت دو تولہ +

[1] مائیت غسالہ۔ دھونیوالی مائیت۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسکی مائیت میں ایک قسم کی تیزی اور جلا ہو
ہے +

ترمس (باقلائے مصری) اسکی دو قسمیں ہیں بستانی اور جنگلی عمدہ وہ ہے جس کا رنگ سفید اور دانے بہت بڑے ہوں۔ اور غذا کے لئے بستانی اور دوا کے لئے جنگلی بہتر ہے اور یہ دونوں غذائیت کی بہ نسبت دوائیت کی طرف زیادہ مائل ہیں +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے +

افعال وخواص۔ اس کا جوشاندہ چھائیں (کلف) السن (مسّ) برص بہق کلچ اور خارش کو صاف کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تلخ ہوتا ہے۔ اور تلخ کے افعال میں سے جلا بخشنا اور تحلیل کرنا ہے۔ اسی تلخی کی وجہ سے کرم شکم کو مارتا ہے۔ خواہ ضماد[1] لگایا جائے۔ اور خواہ سرکہ کے ہمراہ پیا جائے۔ اور بالوں کو باریک کرتا ہے کیونکہ بالوں کی رطوبت غاذیہ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور جگر وطحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اور پیشاب اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور حمول کرنے پر جنین کو خارج کرتا ہے۔ کیونکہ تلخ جوہر میں تفتیح اور ادرار کی قوت ہوتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

ترنجبین ایک قسم کی اوس ہے جو درخت حاج پر پڑتی ہے۔ حاج ایک خاردار درخت ہے۔ جو ماوراء النہر کے مضافات میں نسفا کی زمینوں میں اور خراسان کے بعض مواضع میں ہوتا ہے۔ ترنجبین رنگ میں سفید اور جمی ہوئی گولی گولی بندھی ہوئی ہوتی ہے۔

مزاج۔ معتدل مائل بہ حرارت ہے۔ اس کی شیرینی حرارت کی طرف مائل ہونے پر دلالت کرتی ہے +

افعال وخواص۔ ملین ہے۔ کیونکہ اپنی لطیف حرارت کیوجہ سے (جو خشکی سے خالی ہے) رطوبت کو بہا دیتی ہے۔ جالی ہے۔ اور اپنی تلیین۔ ترطیب اور جلا کی وجہ سے کھانسی اور سینہ کو نفع دیتی ہے۔ اور اپنی تری کے ذریعہ حرارت اور سوزش کو تسکین دینے کی وجہ سے پیاس کو تسکین بخشتی ہے۔ اور بالخاصہ صفرا کے اسہال با آہستگی لاتی اس خاصیت کی اعانت اس کی تلیین اور قوت جلا سے بھی ہوتی ہے +

[1] ضماد کا اثر پیٹ کے کیڑوں پر نہایت خفیف اور غیر معتدبہ ہوگا اسکو اس مقصد کیلئے کافی نہ سمجھنا چاہیے۔ مترجم

مقدار خوراک۔ دو تولہ سے چار تولہ تک +

...سن

دُوم۔ سیرا مشہور۔ بودار جڑ ہے +

مزاج۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال وخواص۔ اپنی قوت حرارت اور تلطیف سے نفخ کا محلل ہے۔ اور اپنی
حدت کی وجہ سے جلد کو زخمی کر دیتا ہے جبکہ باہر سے طلا کیا جائے لیکن جبکہ اندرونی
...پر استعمال کیا جائے تو معدہ وغیرہ زخمی نہیں ہوتے ہیں۔ اسکی حالت اس بارے میں پیاز
...نند ہے۔ مختلف مقامات کے پانی کا ضرر و فساد نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ ان کو لطیف
...یتا ہے۔ اور ان کے فضلات کو تحلیل کر دیتا ہے۔ علیٰ ہذا دانتوں کے درد۔ پرانی
...ی اور سینہ کے درد کو جو سردی کی وجہ سے ہو اس کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک
...ت گرم۔ تیز اور لطیف جوہر ہے جو سردی کو زائل کرتا اور مواد میں تلیین پیدا کرتا ہے
...نک کو حلق سے نکالتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی شدت تسخین اور شدت تبخیر کے سبب جونک
...ی پہونچاتا ہے۔ جونک اس گرمی سے بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہے اور حلق سے مُنہ
...رف دوڑتی ہے۔ اور کرم شکم کو خارج کرتا ہے اور اپنی حدت کی وجہ سے انکو مار ڈالتا
...اور حیض کا ادرار کرتا ہے۔ کیونکہ یہ خون کو رقیق اور گرم کرتا۔ اور اس کو حرکت دیتا
...اور ادرار حیض کی قوت کے سبب سے مشیمہ کو نکالتا ہے۔ اور اپنی تلیین اور تقطیع
...ت کی وجہ سے حلق کو مادہ بلغمیہ سے صاف کرتا ہے۔ اور شہد کے ساتھ بہق اور
...سیاہی پڑ نگلنے سے فائدہ دیتا ہے۔ جو ضربہ یا سقطہ سے جلد کے نیچے خون کے
...سے ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تقطیع ہے اور شہد میں جلاء ہے۔ اور اس کا
...نی استعمال جوؤں اور لیکھوں کو مارتا ہے۔ کیونکہ یہ سریع النفوذ ہونے کے باعث
...بدن کی طرف جوہر اعضاء سے مشابہ ہونے سے پہلے نفوذ کر جاتا ہے۔ دراں حالیکہ
...یں سابقہ کیفیت حادہ موجود ہوتی ہے۔ اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ اور بینائی کو ضر...
...تا ہے۔ کیونکہ یہ نہایت حاد نہایت گرم اور نہایت مجفف ہے۔ اور اسکے باوجود
...یں رطوبت فضلیہ بھی ہوتی ہے۔ جس سے بہت زیادہ تبخیر پیدا ہوتی ہے۔ اور
...کی کثرت سے درد سر اور ضعف بینائی لازماً پیدا ہوتی ہے +

مقدار خوراک۔ تین ماشہ +

برف (ثلج) (پانی جو سردی سے جم گیا ہو) +

مزاج۔ بالطبع سرد اور بالعرض خشک ہے۔ حرارت کو سمیٹنے اور اندر کی طرف جمع کرنے کی وجہ سے گو ہے پیاس لگاتی ہے یہ شیخ نے کہا ہے۔ اور اس کی شرح یہ ہے کہ برف کی سردی کی وجہ سے حرارت غریزی قلب کی طرف بھاگتی۔ اور اس میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور اس کی گرمی کو بڑھا دیتی ہے۔ لہذا پیاس پیدا ہو جاتی ہے یا اسلئے کہ برف معدہ کو ایذا پہونچاتی ہے۔ اس لئے طبیعت۔ خون۔ روح اور حرارت غریزی کے ساتھ اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ لہذا معدہ کی گرمی شدید ہو جاتی ہے۔ اور پیاس لگ آتی ہے۔ یا اس لئے کہ برف باطن معدہ کو کثیف کر دیتی ہے۔ اس لئے اس میں حرارت جمع ہو کر بند ہو جاتی ہے۔ اور پیاس پیدا کرتی ہے[1] +

یا اس دخانیت کی وجہ سے پیاس لگاتی ہے۔ جو اس میں بند ہوتی ہے۔ یہ مصنفؒ کا قول ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے کہ برف کا مادہ وہ تر بخارات ہیں جو فضا میں ہوا میں چڑھتے ہیں۔ پھر جس وقت انکو سخت سردی پہونچتی ہے تو اسکو جما کر برف بنا دیتی ہے اور یہ بہت کم ممکن ہے کہ ان بخارات میں دخانیت[2] نہ ملی ہوئی ہو۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ حرارت ان بخارات کو خالص مائیت سے صعود کراتی ہو اور اس میں ارضیت بالکل شامل نہ ہو۔ کیونکہ پانی اور زمین میں حد درجہ کی نزدیکی اور اتصال ہے۔ تو گویا برف جما ہوا بادل ہے جس سے اجزاء ارضیہ کامل طور پر جدا نہیں ہوتے ہیں۔ اس خیال پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے۔ کہ جب برف کو پانی میں حل کرتے ہیں۔ تو اس سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں[3] اور یہ ظاہر ہے کہ دخان گرم ہے۔ اسلئے جب اس کی عارضی سردی زائل

[1] نہیں سے دوسری وجہ نسبتاً بہتر معلوم ہوتی ہے اور اخیر وجہ سب سے زیادہ کمزور ہے کیونکہ جب معدہ کی اندرونی سطح برف سے کثیف ہو جائیگی تو پھر حرارت کس راستہ سے آئیگی اور وہ کیونکر بلند ہوگی +

[2] مصنوعی برف جو خالص پانی سے بنائی جاتی ہے۔ یہ بھی پیاس لگاتی ہے۔ اس بارے میں قدرتی اور مصنوعی برف کا ایک حکم ہے۔ حالانکہ اس میں دخانیت اور اجزاء ارضیہ کا وہم بھی نہیں ہو سکتا اسلئے یہ دلیل محض کمزور اور بے بنیاد ہے +

[3] برف سے دھواں اٹھتا ہوا جو معلوم ہوتا ہے۔ یہ دراصل دھواں نہیں ہے بلکہ اس پاس کی ہوا ہوتی ہے جو سردی سے کثیف اور ٹھنڈی بھاپ بن جاتی ہے اور ہوا کی حرکت سے ادھر اُدھر جاتی ہوئی نظر آتی ہے۔

جاتی ہے تو اس کے وہ دخانی اجزاء جو برف کے اندر بند تھے۔ اصلی حالت پر لوٹ کر گرم
جاتے ہیں جس سے پیاس لگ جاتی ہے۔ اس بارے میں برف کی حالت اس گرم دوا
مانند ہے جو اسقدر ٹھنڈی کرلی گئی ہو کہ وہ باردبالفعل اور نہایت ٹھنڈی ہوگئی ہو
چونکہ ایسی گرم دوا کی جب عارضی سردی زائل ہوگی تو اسکی اصلی گرمی لوٹ آئے گی۔ اور
اس سے بدن میں گرمی لازماً پیدا ہوگی۔ اور معدہ اور اعصاب کو ضرر پہونچاتی ہے۔ کیونکہ یہ
ان سردی کی شدت کے باعث اعصاب میں سردی کو بڑھا دیتی ہے جس سے وہ ضرر
تے ہیں۔ اور ان کے افعال متغیر ہو جاتے ہیں اور اس لئے کہ یہ معدہ اور اعصاب کو
ثیف کر دیتی ہے۔ اور جو فضلات اور بخارات ان سے تحلیل ہوتے رہتے ہیں ان کو
لیل ہونے سے روکتی ہے۔ اور دانتوں کے شدید درد کو جو گرمی کی وجہ سے ہو تسکین
یتی ہے +

مڑی

(ثعلب) مشہور جنگلی جانور ہے +

افعال وخواص کثرت حرارت کی وجہ سے اس میں تحلیل کی قوت ہے اور
اس کا پوستین حرارت اور خشکی کی زیادتی کے باعث تمام پوستینوں سے زیادہ گرم اور
رد و تر مزاجوں کے لئے نہایت مناسب ہے۔ (یہ خیال عام ہے) لیکن میرا خیال یہ ہے
دلق اور حواصل کا پوستین اس سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ ان دونوں کا بیان گذر
کا۔ اور جبکہ اسکو زندہ پکڑ کر پانی میں جوش دیا جائے۔ اور پھر اس پانی سے وجع المفاصل
نٹھیا) پر نطول کیا جائے تو اس کو تسکین دیتا ہے۔ اور پانی کی بہ نسبت روغن زیتون
یں پکانا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ روغن زیتون بذاتہ محلل، مرخی اور مسکن درد ہے
ور اسی طرح اسکی چربی طلا کرنے سے وجع مفاصل کو تسکین دیتی ہے۔ اور اسکا خشک
پھیپھڑا بقدر سات ماشہ کھانا دمہ کے لئے نہایت مفید ہے +

خشخاش

اس کی چار قسمیں ہیں۔ جیسا کہ شیخ نے بیان کیا ہے۔ بستانی (باغات
کی)۔ بری (جنگلی)۔ بحری (دریائی)۔ زبدی (مکھن کے مانند سفید) +

(۱) **خشخاش بستانی** اس کے تخم سفید چھوٹے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں
ور اس کا ڈوڈہ کسی قدر لمبا ہوتا ہے +

(۲) **خشخاش بری**۔ اس کے تخم سیاہ ہوتے ہیں اور اسکا ڈوڈہ تقریباً گول

ہوتا ہے۔ اور یہ نہایت سرد ہے۔ اور اس کو یونانی زبان میں ہراواس کہتے ہیں۔ جس کے معنی بہنے والے کے ہیں۔ کیونکہ اس سے ایک رطوبت بہتی ہے جس سے افیون بنتی ہے +

(۳) **خشخاش بحری**۔ اس کے پتے سفید، روئیں دار، آرہ کے مانند دندانے دار۔ اور خشخاش بری کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کا پھل میتھی کے کے مانند غلاف دار اور بیل کے سینگوں سے مشابہ ہوتا ہے اسی لئے اسکو **خشخاش مقرن** (قرن سینگ) کہتے ہیں۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے موٹے تخم ہوتے ہیں۔ اور یہ ساحل سمندر پر پیدا ہوتی ہے اس لئے **خشخاش بحری** کہلاتی ہے +

(۴) **خشخاش زبدی**۔ اس کا سارا پودا سفید ہوتا ہے۔ اس کا تنہ پتے۔ اور پھل سفیدی میں مکھن کے مشابہ ہوتے ہیں اس لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے (زبد مکھن یا جھاگ) +

مزاج۔ خشخاش سفید دوسرے درجہ میں اور خشخاش سیاہ تیسرے درجہ میں سرد خشک ہے +

افعال و خواص۔ خشخاش سیاہ پینے لگانے اور کھانے سے محذر ہے کیونکہ اپنی سردی سے انجماد پیدا کرکے روح کو غلیظ کرتی ہے۔ اور اعضاء کے مزاج کو زیادہ سرد کرکے اس قابل نہیں رکھتی ہے کہ روح نفسانی کے اثر کو قبول کرسکیں۔ اسی وجہ سے یہ نیند بھی لاتی ہے۔ مغلظ اخلاط ہے اور نزلہ کو روکتی ہے۔ کیونکہ اخلاط جب غلیظ ہو جاتے ہیں تو منافذ میں سما نہیں سکتے۔ اس لئے وہ بند ہو کر رہ جاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پوست خشخاش ایک ماشہ سے تین ماشہ تک + تخم خشخاش تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

خطمی

یہ خبازی کی ایک قسم ہے۔ دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ خطمی ملوخیا بری کی قسم ہے۔ اور ملوخیا بری سے اسکی مراد "خبازی" ہے۔ پس "خطمی" خبازی کی قسم ہوئی۔ اسکے پتے گول اور اس کا پھول گلاب کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور

ن کا تنہ ایک ہاتھ تک اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کی جڑ (ریشہ خطمی) لیسدار ہوتی ہے
اندر سے اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ یہ قسم اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ اور اس کی
دوسری قسم **کلاں** ہے۔ جو درخت کے برابر بڑی ہو جاتی ہے۔ موسم سرما میں اسکے
پتے جھڑ جاتے ہیں اور اس کی شاخیں خشک نہیں ہوتی ہیں۔ اور یہ قسم زیادہ تر سیم قندھا
ر میں ہوتی ہے +

مزاج۔ اعتدال کے ساتھ گرم ہے۔ اور یہی خیال صحیح ہے۔ مگر بعض نے اس کو
خبازی کی دیگر قسموں کی طرح سرد قرار دیا ہے +

افعال وخواص۔ اس کے گرم ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ منضج محلل ملین اور
مرخی ہے یہ سب افعال حرارت کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔ اور وجع المفاصل اور
عرق النسا اور رعشہ کو فائدہ بخشتی ہے۔ کیونکہ یہ محلل ملین۔ اور مرخی ہے۔ اس کے تخم گرم
کھانسی کے لئے نافع ہیں۔ جبکہ گرم پانی میں انکا لعاب نکال کر استعمال کیا جائے۔ اور
منضج اور محلل ہونے کی وجہ سے۔ اس کے پتے پستان کے ورم کے لئے نافع ہیں۔ اسی وجہ
سے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ میں انکا ضماد کیا جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا جوشاندہ حرقت
بول اور حرقت امعاء کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا لعاب مغری اور مرخی ہے۔ اور پیچش
کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ اپنی لزوجت کی وجہ سے ارخا پیدا کرتی ہے اور بند پاخانہ کو
کھلا دیتی ہے۔ اور ورام مقعد کو نفع دیتی ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا۔ اور اپنی لزوجت اور
قوت قابضہ کی وجہ سے بُرے دستوں کے لئے مفید ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

خس (خس)۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خس برّی۔ (۲) خس بستانی +

مزاج۔ خس برّی قوت وتاثیر میں خشخاش سیاہ کے برابر ہوتی ہے۔ اور خس
بستانی دوسرے درجہ میں سرد تر ہے +

افعال وخواص۔ تمام ساگوں سے زیادہ غذا دیتا۔ اور سب سے اچھا ہے
اسی سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسکی سردی زیادہ شدید نہیں ہے۔ پکایا ہوا کا ہو نسبتاً زیادہ
غذی ہے۔ کیونکہ پکانے سے اسکی غلیظ رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے۔ دھونے سے اس
کا نفع زیادہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گرم ولطیف جوہر جو اسکی سطح پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ وہ دھونے

سے زائل ہوجاتا ہے۔ اور نیز دھونے سے اس میں ایک قسم کی رطوبت بالّہ (تر کرنے والی رطوبت) حاصل ہوتی ہے۔ جو بالآخر ریاح نافخہ (نفخ پیدا کرنے والی) میں بدل جاتی ہے۔ اور جبکہ اسکو شراب کے درمیان میں استعمال کیا جاتا ہے تو نشہ کو روک دیتا ہے کیونکہ شدت برودت سے بخارات کو غلیظ کر کے صعود کرنے سے روک دیتا ہے اور پانیوں کے اختلاف کے لئے مفید ہے (جیسا کہ سفر کی حالت میں ہوتا ہے) مصنف نے کہا ہے کہ میرے خیال میں اس کا سبب یہ ہے کہ کاہو پانیوں کو نفوذ کرانے میں دیر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ معدہ اور اس کے نواح میں دیر تک رکے رہتے ہیں یہاں تک کہ نضج وہضم ہو کر انکی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور روح کو غلیظ کرنے کی وجہ سے مخدر و منوم ہے۔ اور ہذیان کو نفع دیتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں سردی پہونچاتا ہے اور اس کی طرف بخارات کو چڑھنے سے روک دیتا ہے۔ اور اگر سر میں آفتاب کی گرمی پہونچ گئی ہو تو اپنی برودت کی وجہ سے نفع پہونچاتا ہے۔ اور دودھ کو بڑھاتا ہے کیونکہ خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے تخم منی کو خشک کر دیتے ہیں یعنی اپنی سردی کے اثر سے اس کو غلیظ کر دیتے ہیں اور اپنی تخدیر سے شہوت باہ میں سکون دکمی پیدا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے۔ احتلام کو بھی کم کر دیتے ہیں۔ اور پیاس اور سوزش کو تسکین دیتے ہیں۔ اور اس کا ہمیشہ کھانا۔ بینائی کو ضعیف کر دیتا ہے۔ کیونکہ روح اس سے غلیظ ہو جاتی ہے +

مقدار خوراک۔ تخم کاہو تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

خرنوب اس سے خرنوب شامی مراد ہے۔ اور اسکی تین قسمیں ہیں پہلی بہتر صیدلانی ہے یہ دیگر قسموں سے نرم اور شیریں ہوتی ہے اور اس میں لکڑی کم ہوتی ہے یہ ملک شام میں کھائی جاتی ہے۔ اور دوسری قسم کو شابونی کہتے ہیں یہ شیرینی میں صیدلانی کے قریب ہوتی ہے لیکن اس کی نسبت اس کا جسم زیادہ کھردرا اور اس کی لکڑی زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اس کو گرد اور کسان لوگ کھاتے ہیں۔ اور تیسری قسم کا جسم نہایت غلیظ اور اس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے۔ اس میں غلظت اور خشبیت کے باوجود بظاہر شیرینی ہوتی ہے +

مزاج سرد خشک بدرجہ دوم + (مترجم)

افعال وخواص: شکم میں قبض پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں خشک ارضیت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ سیلان خون کو روکتی ہے علاوہ ازیں یہ معدہ کے لئے ردی ہے اور اپنی خشبیت کی وجہ سے ہضم نہیں ہوتی ہے۔ اسی واسطے اسکی خلط ردی اور غلیظ ہوتی ہے +

خرنوب نبطی (خرنوب شوکی) میں غذائیت نہیں ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کا کانٹا دو ہاتھ تک لمبا اور شاخدار ہوتا ہے۔ اس کا پھل ایسا ہوتا ہے کہ گویا کہ ہلکا سرخ سیب لگا ہے۔ جس میں سرخ بیج ہوتے ہیں اور دوسری قسم کا درخت سیب کے بڑے درخت کے مانند ہوتا ہے۔ لیکن اس کے پتے سیب کے پتوں سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اس کا پھل زعرور سے چھوٹا اور نہایت سیاہ ہوتا ہے اور اس میں گٹھلیاں ہوتی ہیں جن سے تولنے کے لئے باٹ بناتے ہیں۔ یہ دونوں قسمیں شکم میں قبض پیدا کرتی اور حیض کو روکتی ہیں +

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

خبازی اس کی ایک قسم بستانی ہے۔ جو ملوخیا کے نام سے مخصوص ہے اور ایک قسم بری ہے جو کہ بڑی ہوتی ہے اور وہ خطمی کے نام سے مخصوص ہے اسی طرح ایک اور قسم بھی بری ہے لیکن یہ بڑی نہیں ہوتی ہے۔ جو خبازی کے نام سے مخصوص ہے۔ اور اس کی ایک قسم اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بعض ممالک میں اس کا بڑا درخت ہو جاتا ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد تر ہے +

افعال وخواص۔ اپنی لزوجت کی وجہ سے حلق اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور شکم کی تلیین کرتی ہے۔ کیونکہ اپنی لزوجت کی وجہ سے ازلاق پیدا کرتی ہے اور خشونت اور خشکی کو زائل کرنے کی وجہ سے گرم خشک کھانسی کو نفع دیتی ہے۔ اور اپنی لزوجت اور غرویت کی وجہ سے زخمی گردے اور مثانہ کو نفع دیتی ہے +

مقدار خوراک۔ تخم خبازی پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

آڑو (خوخ) اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ زرد، بسرخی مائل، سفید، جو گٹھلی سے چمٹا ہوا نہ ہو۔ گٹھلی سے چمٹا ہوا۔ میٹھی گٹھلی والا۔ کڑوی گٹھلی والا +

مزاج:۔ دوسرے درجہ میں سرد اور پہلے درجہ میں تر ہے +

افعال وخواص۔ سریع العفونت ہے۔ کیونکہ کثرت مائیت کی وجہ سے خون میں غلیان اور عفونت کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ ملین حلق ہے۔ اور اس میں کسی قدر قبض بھی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کی پھیکی مائیت بکثرت ہوتی ہے جس میں ارضیت کی وجہ سے کسی قدر قبض ہوتا ہے۔ جیساکہ اس کے مزہ سے ظاہر ہوتا ہے علیٰ ہذا اس میں شیرینی بھی ہوتی ہے۔ شیرینی ایسی ارضیت سے پیدا ہوتی ہے جو اعتدال کے ساتھ گرم ہو۔ اور کچی آڑو بہت ہی قابض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ارضیت کی کثرت ہوتی ہے۔ اور اسکے پتوں کا پانی ضماد کرنے اور پینے سے کان اور شکم کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کیونکہ اسکے پتوں میں تلخی ہوتی ہے۔ لیکن اسکو غذا کھانے سے پہلے پینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اپنی رخاوت جوہر اور کثرت مائیت کی وجہ سے سریع الہضم اور سریع الانحدار ہے۔ اسلئے اگر اس کے پینے سے پہلے غذا کھائی جائے گی تو یہ جلد ہضم ہو کر غذا کے حائل ہونے کی وجہ سے انحدار کیلئے رستہ نہیں پائیگا۔ پس خود بھی فاسد ہو جائیگا۔ اور غذا کو بھی فاسد کر دیگا۔ کثیر الغذا ہے لیکن اسکی غذا جید نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ کثرت مائیت کی وجہ سے بلغم مائی کو پیدا کرتا ہے۔ اور گاہے غلیظ بلغم بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مائیت ارضیت کے ساتھ اچھی طرح ملی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے اسکی رطوبت بآسانی علیحدہ ہو جاتی ہے۔ اور ارضیت باقی رہ جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ بقدر ہضم +

سرکہ

(خل) یہ تین اجزاء سے مرکب ہے ایک جز گرم وناری ہے دوسرا سرد ارضی اور قابض ہے۔ اور تیسرا جز، سرد مائی ہے۔ پس یہ اپنی ناریت کی وجہ سے حریف ہے اور ارضیت کی وجہ سے قابض ہے۔ اور مائیت کی وجہ سے ترش ہے۔ لیکن سرد جز دوسب پر غالب ہے کیونکہ اس میں حریف وناری جز دو کم ہے اور باقی سب اجزا سرد ہیں۔ مگر دونوں جزو (گرم وسرد) لطیف ہیں اسی لئے سرکہ عمق بدن میں نفوذ کر جاتا ہے۔ کیونکہ غلظت وغیرہ اس میں نہیں ہے جو نفوذ سے روک سکے۔ یہی وجہ ہے سرکہ تمام ترشیوں سے زیادہ تبرید پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ دیگر ترشیوں میں قوت نفاذ نہیں ہے۔ لیکن پکانے سے سرکہ کی سردی کم ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے اسکی مائیت کم ہو جاتی ہے +

افعال وخواص۔ یہ گرم ناری جزو کی وجہ سے جو کہ حاد اور حریف ہوتا ہے۔ مقطع
اور ملطف ہے۔ اور سرد ترش جزو کی وجہ سے صفرا کو کم کرتا ہے۔ اور اپنے سرد قابض جز
کی وجہ سے پیدا ہونے والے ورم کو روکتا ہے۔ ہضم پر معین ہوتا ہے کیونکہ معدہ کو رطوبات
لزوجات سے پاک صاف کرتا ہے۔ اور غلیظ رطوبتوں کو لطیف بناتا ہے۔ اور اپنے قبض
کی وجہ سے معدہ کو طاقت دیتا ہے جس سے معدہ کا فعل بہتر ہو جاتا ہے۔ اور بلغم کا دشمن
ہے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا۔ اور اپنی قوت تجفیف کی وجہ سے سوداوی مزاجوں کے لئے مضر ہے
اور جمرہ۔ نملہ۔ خارش۔ داد اور آگ سے جلنے کو نفع دیتا ہے اور قروح ساعیہ کو پھیلنے سے
روکتا ہے۔ اور روغن گل کے ساتھ گرم درد سر کے لئے مفید ہے اور دانتوں کے درد
اور ان سے خون جاری ہونے کی حالت میں اس سے مضمضہ (کلی) کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک +

روٹی (خبز) اچھی روٹی وہ ہے جسکا آٹا شلیم کے مانند خراب چیزوں کی آمیزش سے
پاک صاف ہو۔ اور اس میں نمک اعتدال کے ساتھ ہو۔ کیونکہ اگر نمک زیادہ
ہوگا۔ تو قبل اس کے کہ اسکا خلاصہ اعضا کی طرف جذب ہو۔ یہ معدہ وامعا سے خارج
ہو جائیگی کیونکہ نمک جالی ہے (جس سے اس میں قوت مسہلہ آجاتی ہے) اور اگر نمک کم ہوگا
تو وہ معدہ میں عرصہ دراز تک باقی رہیگی۔ اور خمیر میں بھی معتدل ہو۔ خمیر کی حالت اس
بارے میں نمک کی سی ہے۔ کیونکہ خمیر میں بھی قوت جلا رہوتی ہے۔ اور اعتدال کے ساتھ
پکائی گئی ہو۔ یعنی اس کو معتدل آگ سے پکایا گیا ہو کیونکہ اگر آگ قوی ہوگی تو اسکو باہر سے
جلائے گی اور اندر سے کچی رہیگی۔ اور ایسی روٹی بُری ہوگی۔ اور اگر آگ کمزور ہوگی تو وہ
روٹی کو کچا رکھے گی۔ اور تنوری ہو۔ کیونکہ تنور میں آگ روٹی سے براہ راست لگتی ہے اور
روٹی کے ظاہر اور باطن دونوں طرف اثر کرکے دونوں طرف سے پکا دیتی ہے۔ اور اسکو
ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دیا گیا ہو۔ کیونکہ گرم روٹی میں عارضی حرارت ہوتی ہے جسکی وجہ سے
پیاس لگاتی ہے۔ اور رطوبت بخاریہ بکثرت ہوتی ہے جسکی وجہ سے روٹی معدہ میں تیرنے
لگتی ہے اور معدہ کے پُر ہونے کی وجہ سے انسان جلد سیر ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے
کھانے کا بہترین وقت سہ پہر سمجھا گیا ہے۔ جبکہ روٹی صبح کے وقت پکائی گئی ہو۔ یا
کھانے کے بعد دوسرے روز کھائیں۔ بشرطیکہ وہ سخت اور خشک نہ ہو گئی ہو۔ کیونکہ اس

طرح ٹھنڈا ہونے سے اسکی حرارت عرضیہ زائل ہو جاتی۔ اور رطوبت بخاریہ تحلیل ہو جاتی ہے
اور مٹی کے توے کی روٹی خوبی میں تنوری کے بعد ہے کیونکہ مٹی کے توے کی روٹی
صرف ایک طرف سے پکتی ہے۔ اور تنوری روٹی کی طرح اس میں ایک طرف آنچ نہیں لگتی۔ اسلئے
وہ اندر سے باہر کے مانند نہیں پکتی۔ اور اسی واسطے یہ تنوری روٹی سے زیادہ تر ہوتی اور
اس سے زیادہ غذا دیتی ہے۔ اور ان کے علاوہ دیگر قسم کی روٹیاں بُری ہوتی ہیں اور
سمید یعنی وہ روٹی جو گیہوں کے گودے سے (بھوسی نکالکر) بنائی گئی ہو۔ وہ کثیر الغذا
اور اچھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھوسی کم ہوتی ہے۔ لیکن یہ معدہ سے دیر میں منحدر
ہوتی ہے (قبض پیدا کرتی ہے) اور اعضا کی طرف اس کے اجزاء غاذیہ دیر میں نفوذ
کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں لزوجت ہوتی ہے۔ اور اس کا مزاج نشاستہ کے مانند ہوتا
ہے۔ اور خشکار یعنی وہ روٹی جس میں بھوسی زیادہ ہو یعنی اسکے چھاننے میں اور
بھوسی کے الگ کرنے میں زیادہ کوشش نہ کی گئی ہو۔ ملین طبع ہوتی ہے (یعنی قبض نہیں پیدا
کرتی) اور معدہ سے جلد منحدر ہوتی ہے اور اعضا کی طرف اس کے اجزاء غاذیہ
جلد نفوذ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کی جلاء ہوتی ہے۔ لیکن یہ قلیل الغذاء
اور ردی ہے۔ کیونکہ اس میں اجزاء غاذیہ کم ہوتے ہیں اور خشکی زیادہ ہوتی ہے
اور نرم اور پورے گیہوں کی روٹی خشکار یعنی بھوسی والی روٹی کے مانند ہے۔ کیونکہ
اس میں گودا کم اور بھوسی زیادہ ہوتی ہے۔ اور خبز قطائف اپنی لزوجت کی کثرت
اور خمیر سے خالی ہونے اور خام رہنے کی وجہ سے غلیظ خلط پیدا کرتی ہے اور رفتیت
یعنی وہ خشک روٹی جسے پہلے تنور میں سکھایا گیا ہو۔ اسکے بعد سایہ میں اور پھر اسے چور کر
گندھے ہوئے ستو جیسا بنایا گیا ہو (یعنی اس میں پانی ملایا گیا ہو) رطوبت غریبہ کی وجہ سے
جسکو یہ روٹی پانی سے حاصل کر لیتی ہے۔ نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ اور دیر ہضم ہونے کی
وجہ یہ ہے کہ یہ نہایت خشک ہوتی ہے۔ اور رطوبت اصلیہ کے فنا ہونیکی وجہ سے اسکے
جوہر پر ارضیت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور روٹی جو دودھ ملا کر پکائی گئی ہو دودھ کی جبنیت اور
لزوجت کی وجہ سے مسدد (سدہ ڈالنے والی) ہوتی ہے جسکی وجہ دودھ کی جبنیت اور
لزوجت ہے۔ لیکن دودھ کے شامل ہو جانیکی وجہ سے کثیر الغذا ہے اور دیر میں منحدر ہوتی
ہے۔

لے ایک خاص قسم کی روٹی ہے جس میں میوہ جات شامل کر کے خمیر کئے بغیر پکاتے ہیں ۔م

م بقول بعض غلط طیف خلیفہ کی جمع ہے۔ دودھ میں آٹے کو گوندھ کر روٹی پکائی جائے۔

کیونکہ اس میں یبس ہوتا ہے جس سے یہ معدہ کی جھلیوں کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔ اور
ہوں کی رونق فربہی جلا لاتی ہے۔ کیونکہ یہ کثیر الغذا، اور اعتدال کے ساتھ گرم ہے۔ اور
ں کی حرارت جسم انسان کی حرارت کے مشابہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گیہوں اور مزاج
سان کے درمیان مشابہت اور مناسبت بھی ہے +

رائی (خردل) وہ رائی بہت اچھی ہوتی ہے۔ جس کے دانے بڑے اور فربہ ہوں
اور نہ زیادہ سرخ ہوں اور کوٹنے پر اندر سے زرد نکلے +

مزاج۔ چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے +

افعال و خواص مقطع بلغم ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر ناری اور نہایت گرم ہے
انچہ اس کے مزہ کا نہایت حاد اور حریف ہونا اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ اسی وجہ
، یہ لطیف نہایت محلل۔ جاذب مجفف اور مقطع ہے اور اس کا روغن مولی کے روغن
ے زیادہ گرم ہے +

روغن خردل نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو کوٹ کر گرم پانی میں
یس اور پھر تلوں کے مانند روغن نچوڑ لیں +

اور اس کا دھواں اپنی کثرت حدت کی وجہ سے زہریلے جانوروں کو بھگاتا ہے
ر اس میں جلاء اور تحلیل کی قوت پائی جاتی ہے۔ اور یہ اپنی قوت جلاء اور تقطیع کی وجہ سے
ائیں (کلف) اور مردہ خون کے نشان کو زائل کر دیتی ہے اور زبان کو جو بلغم کی وجہ
یل ہو گئی ہو اپنی تقطیع اور تحلیل کے ذریعہ خفیف بنا دیتی ہے۔ داء الثعلب کو نفع دیتی ہے
ر ورموں کو تحلیل کرتی ہے۔ اور خارش۔ دا د اور وجع المفاصل کو نفع بخشتی ہے۔
یونکہ یہ مادہ کو ظاہر کی طرف جذب کر کے تحلیل کر دیتی ہے۔ سر کی رطوبتوں کا تنقیہ کرتی
ہے۔ اور بار بار ہونے والے نزلہ کو نفع دیتی ہے۔ جبکہ اسے سر کے اگلے حصہ پر لگایا جائے
ر اس کا پانی اور اس کا تیل درد گوش کے لئے ٹپکایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں قوت تحلیل
تی ہے۔ اور مقوی باہ ہے۔ کیونکہ یہ اعضاء تناسل کو گرم کرتی ہے۔ اور اس لئے کہ
ں میں دوسرے تخموں کی طرح رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسکے
ھانے سے دل میں خاص قسم کی ذکاوت (تیزی) اور جماع کا سرور پیدا ہو جاتا ہے
ر اپنی حرافت جلاء اور رطوبات کی تقطیع کی وجہ سے۔ پیاس لگاتی ہے۔ اور مصفاۃ کے

سدوں کو کھولتی ہے اور قوت فہم کو زکی بناتی ہے بشرطیکہ نہار منہ استعمال کی جائے۔ اور شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے قصبۂ ریہ کی پرانی خشونت کو زائل کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے چکنا بنانے والی رطوبتیں بہنے لگتی ہیں +

املتاس (خیار شنبر) درخت املتاس کی پھلی کا اندرونی سیاہ گودا بطور دوا مستعمل ہے۔ اس گودے کو **مغز فلوس خیار شنبر اور مغز املتاس** کہتے ہیں۔ مترجم +

مزاج۔ گرمی اور سردی میں معتدل ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسا مزہ[1] نہیں پایا جاتا ہے کہ جسکی وجہ سے اسکو کسی کیفیت قوی کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور ترکیب

افعال و خواص۔ احشا کے گرم وَرموں کو نفع دیتی ہے کیونکہ یہ ملین محلل اور مُرقق ہے۔ انہی افعال کی وجہ سے اورام حلق کے لئے کھوکے پانی کے ساتھ اسکا غرغرہ کیا جاتا ہے اور انہی وجوہ سے وجع مفاصل و نقرس پر اس کا طلا کیا جاتا ہے۔ اور یرقان اور درد جگر کو نفع دیتی ہے۔ اور ملین شکم ہے۔ اور بغیر اذیت کے جلے ہوئے صفرا، اور بلغم کے دست لاتا ہے۔ یہانتک کہ حاملہ عورتوں کو بھی اس کا مسہل دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں لذع۔ حدت قبض اور عفوصت جیسی کوئی بُری کیفیت نہیں ہے۔ جو احشا کو ضرر پہونچائے +

مقدار خوراک۔ دو تولہ سے پانچ تولہ تک +

سونا (ذہب۔ طلا) مشہور دہات ہے +

مزاج: معتدل ہے +

افعال و خواص۔ لطیف ہے۔ اور اسکا برادہ جو کھرل میں رگڑ کر لیا گیا ہو بلکہ اس کے ورق سوداوی امراض کی ادویہ میں ڈالے جاتے ہیں کیونکہ یہ بالخاصہ سودا کا دشمن ہے اور اسی خاصکی وجہ سے خفقان کو نفع دیتا اور قلب کو تقویت بخشتا ہے اور اسکا منہ میں رکھنا منہ کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں میں لگانے سے ان کو قوت دیتا ہے +

مقدار خوراک۔ برادۂ طلا مصلایہ شدہ یا اس کا کشتہ دو چاول سے نصف

[1] اس کا مزہ شیریں اور بیک نہایت تیز ہوتی ہے اسلئے اسے درجہ اول یا دوم کا گرم ہونا چاہئے۔ مترجم

رتی تک +

غبیراء ایک درخت ہے۔ جو عراق اور شام میں بکثرت ہوتا ہے۔ اس کا پھل متوسط درجہ کے زیتون کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کی گٹھلی چھوٹی کسی قدر لمبوتری ہوتی ہے جس کے کنارے پتلے اور تیز ہوتے ہیں۔ اور اس کا رنگ شوخ سرخ ہوتا ہے لیکن اس جگہ لفظ غبیراء سے اس کا پھل مراد ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک ہے کیونکہ اسکی شناس ترشی اور قبض کے ساتھ ہے۔ **ترشی** اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں جزو مائی ہے جس کو غلیان عارض ہو چکا ہے۔ اور **قبض** اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں سرد و ارضی جزو ہے (اور یہ دونوں اجزاء بارد اور دوسرا جز یابس ہے) +

افعال وخواص۔ اس کے افعال زعرور کے مانند ہیں۔ اور وہ افعال دست اور قے بند کرنا کثرت پیشاب کو روکنا اور صفراء کو احشاء کی طرف گرنے سے باز رکھنا ہیں۔ یہ تمام افعال اس کے قبض کی وجہ سے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

غاریقون یہ انجدان کی جڑ کے مشابہ ایک جڑ ہوتی ہے لیکن یہ متخلخل نرم اور ہلکی ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سڑے گلے درختوں میں تعفن سے پیدا ہوتی ہے اور علاقہ اغاریقیا (افریقی روم) سے لائی جاتی ہے۔ اسی لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) **مذکر** (نر) جو بالکل سیدھی ہوتی ہے اور اسکے اندر پرت نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ یک رنگ ہوتی ہے (۲) **مؤنث** (مادہ) اس کے اندر سیدھے پرت ہوتے ہیں اور یہی اچھی ہوتی ہے +

مزاج۔ پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے جب اسکو چکھا جاتا ہے تو شروع میں شیرینی کے ساتھ پھیکا پن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس میں تلخی اور پھر تیزی اور تھوڑا قبض محسوس ہوتا ہے۔ **پھیکاپن** مائیت کی وجہ سے ہوتا ہے اور **تلخی** ارضیت محترقہ کے باعث ہوتی ہے اور **حرافت** کا سبب جوہر ناری ہوتا ہے۔ اور **قبض** جوہر ارضی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ بہت ہلکی ہوتی ہے۔ لہذا اس میں ہوائیت کا بکثرت ہونا ضروری ہے۔ اسی واسطے اس کی حرارت کم اور خشکی زیادہ ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ یہ اپنی حرارت کی وجہ سے محلل ہے۔ اور اخلاط غلیظہ کا مقطع اور
ان کا مسہل ہے کیونکہ بلغم، صفرا اور سوداء کی تقطیع اور جلاء کرتا ہے اور اپنی تلخی اور تقطیع
کے باوجود لطافت پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی حرافت کی وجہ سے تمام سدّوں کو کھولتا اور روح
میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی ارضیت کی وجہ سے قابض ہے۔ اور اپنی خاصیت سے
فضلات اعصاب کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اس فعل میں اس کی تفتیح، تقطیع، جلاء اور تحلیل اس کی
خاصیت کی مدد کرتی ہے۔ اور تمام مفاصل کے دردوں، عرق النساء، مرگی، دمہ اور یرقان
سدّی کو نفع دیتا ہے۔ یہ تمام فوائد اس کی تلطیف، تحلیل اور تفتیح کی وجہ سے ہیں اور سکنجبین کے
ہمراہ ورم طحال کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ سکنجبین اس کی تقطیع اور تفتیح کو بڑھا دیتی ہے۔ اور
اسکی پوری **مقدار خوراک** سات ماشہ ہے۔ یہ اپنی تفتیح اور تلطیف کی وجہ سے پیشاب
اور حیض کا ادرار کرتا ہے +

مقدار خوراک (مروجہ) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

غالیہ | ایک خوشبو ہے جو مشک، سک[1]، عنبر، کافور اور روغن بان[2] (بکائن) سے مرکب ہوتی ہے +

افعال و خواص۔ سخت وَرموں کو نرم کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں عنبر اور روغن
بکائن شامل ہے۔ اس کا سونگھنا مرگی کے مریض کو نفع دیتا ہے۔ اور انکی اصلی حرارت کو
برانگیختہ کرتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں تجفیف اور تسخین پیدا کرتا ہے۔ اور سرد دردسر کو تسکین
دیتا ہے۔ اور شراب کے ساتھ استعمال کرنیسے۔ دماغ کو گرم کرنے کے باعث جلد نشہ لاتا ہے۔
اور اپنی خوشبو اور ذاتی خاصیت سے خفقان کو نفع دیتا۔ اور قلب کو قوت بخشتا ہے۔ اور
حمول کرنے سے رحم کے سرد دردوں (اور رم ضول) کو نفع دیتا ہے۔ اور پیشاب اور حیض کا
ادرار کرتا ہے۔ اور اختناق کی مریضہ کا رحم اس کے ذریعہ اتار[2] جاتا ہے اور جھکا ہوا (خمیدہ) رحم
کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خوشبو کی وجہ سے رحم اس کی طرف مائل ہوتا اور حرکت کرتا ہے۔
اور یہ رحم کو ادرار حیض کی وجہ سے پاک صاف کرتا ہے اور اسکو استقرار حمل کے قابل بنا دیتا ہے
کیونکہ مانع حمل فضلات سے رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور اپنی خوشبو کی وجہ سے اس کو تقویت بخشتا ہے +

[1] آملہ وغیرہ کا ایک خوشبودار مرکب ہے +

[2] بتایا گیا ہے کہ مرض اختناق الرحم کی حالت میں رحم اوپر کی طرف چڑھ جاتا ہے +

بان:- بکائن، یا بکائن سے مشابہ ایک دوسرا درخت ہے۔

جملہ دوئم - ادویہ مرکبہ

باب اول۔ قوانین ترکیب ادویہ

اگر ہم کسی مفرد دوا کو اپنے مقصود کے لئے کافی پاتے ہیں تو اسپر ہم کسی مرکب دوا
ترجیح نہیں دیتے۔ بلکہ مفرد ہی کو بہتر سمجھکر اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ ادویہ کا جوہر بہرصورت
انسان کے اعضاء اور ارواح کے جوہر اور طبیعت سے مختلف ہوتا ہے۔ اگر دوا ایسی نہوتی
غذا کی طرح یہ بھی جزو بدن ہو جاتی۔ اور جوہر اعضاء و ارواح کی شکل قبول کر لیتی۔ علی ہذا
یہ اختلاف نہوتا تو دوا کا بدن میں یہ اثر بھی نہوتا (یعنی دوا کے اثر کا دارومدار ہی اس
اختلاف پر ہے) اور یہ ظاہر ہے کہ مخالف شے جس قدر کم ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ اس لحاظ سے
مفرد بمقابلہ دوا مرکب کے بہتر ہے۔ بشرطیکہ وہ دوا مفرد مقصود کے لئے کافی ہو۔ برخلاف
ان اغذیہ جوہر اعضاء کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور انکے قوام و مزاج کو اختیار
کرتی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و اثر نہیں پیدا کرتی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ
انسانی مزاج بمقابلہ دیگر امزجہ کے اعتدال حقیقی سے قریب تر ہے۔ اور چونکہ اغذیہ کا
مزاج اس اعتدال انسانی سے کسیقدر دور ہوتا ہے۔ جسکو دوسری چیزوں سے ترکیب
دیکر نزدیک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے غذاؤں کے مرکب کرنیکی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ
دوسری مضاد چیزوں سے ملاکر اس کی اصلی کیفیت کم کر دیجائے اور اس طرح اسے انسانی
مزاج سے قریب تر بنا دیا جائے۔ اسلئے وہ مرکب غذائیں جن میں ترکیب کے بعد انسانی
اعتدال سے قرب پیدا ہو گیا ہو وہ بمقابلہ مفرد غذاؤں کے بہتر ہیں۔ علاوہ ازیں ادویہ
مرکبہ میں گاہے ترکیب کی وجہ سے کوئی مضر بدن صورت نوعیہ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو
محض قیاس سے قبل از ترکیب معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے ترکیب کے بعد تجربہ کی
ضرورت باقی رہتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ (نامعلوم شے کے) تجربہ میں اندیشہ ہوتا ہے
برخلاف ازیں دوا مفرد میں یہ خطرہ نہیں ہو سکتا۔ جسکا تجربہ زمانہ سابق سے ہوتا چلا آیا
ہے اور اس کے منافع و مضار مدون و مرتب ہو چکے ہوں۔ ہاں اگر دوا مرکب مجرب ہو تو
اس میں یہ خرابی نہیں بتائی جا سکتی۔ لیکن ہم ادویہ کی ترکیب (ملانے) کیلئے بھی چند
اغراض سے مجبور ہوتے ہیں ۔

(۱) **اصلاح کیفیت کیلئے** جب کوئی دوا مزہ میں نہایت تیز (اور بُری) ہوتی ہے جیسے ایلوا۔ یا جب کسی کی بو تیز (اور بری) ہوتی ہے جیسے املتاس۔ تو معدہ ان سے متنفر ہوتا ہے۔ اور قے کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے۔ ایسی حالت میں ایسی چیزوں کے ملانے کی ضرورت پیش آتی ہے جو (پہلی صورت میں) مزہ کو اچھا کر دے۔ مثلاً شہد یا (دوسری صورت میں) بو کو بدبو سے خوشبو میں تبدیل کر دے جیسے گلاب۔ تاکہ معدہ اسے قبول کرلے +

(۲) **تقویت اثر کیلئے** جب کوئی مرض قوی ہو۔ اور اسکے مقابلہ کیلئے کوئی کیلا مفرد دوا نہ ملے۔ تو اسوقت ترکیب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تاکہ مرکب دوا کے اجزا مقابلہ مرض میں ایکدوسرے کی مدد کریں (اور مجموعی قوت کافی ہو جائے) مثلاً کسی مرض میں ایسی دوا کی ضرورت پیش آئے جو کسی خاص عضو میں اپنے تین اجزا سے گرمی پہونچائے لیکن ہمیں ایسی دوا نہ ملتی ہو بلکہ صرف دو دوائیں اس قسم کی مل رہی ہوں کہ ایک تو دو اجزا سے گرمی پہونچاتی ہو۔ اور دوسری چار اجزا سے ایسی حالت میں ہمیں ان دونوں ادویہ کو مرکب کر دینا چاہئے تاکہ مرکب ہو کر تین اجزا سے مسخن ہو جائے +

لیکن اگر کہا جائے۔ کہ اس ترکیب کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بلکہ اس غرض کیلئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو جزو کی مسخن دوا کی مقدار بڑھا دی جائے یا چار اجزا کے گرم دوا کی مقدار گھٹا دیجائے تاکہ ترکیب دینے کے بغیر مقصود حاصل ہو جائے۔ اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ مقدار دوا کے گھٹانے بڑھانے سے درجہ دوا میں کمی و بیشی نہیں آتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے +

(۳) **دوا کے اثر کو کمزور کرنے کے لئے**۔ مثلاً دوا مفرد نہایت سخت گرم ہو اور ضرورت اس سے کم گرمی کی ہو۔ تو اسے کسی ٹھنڈی دوا سے ملا لینا چاہیئے۔ تاکہ اس کی گرمی کمزور ہو جائے +

(۴) **یا اسلئے کہ دوا سریع النفوذ ہو**۔ اسلئے اسکے ساتھ ایسی دوا ملانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو اس کے سرعت نفوذ کو کم کر دے۔ جسکی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ دوسری دوا کا یہ اثر بالعرض ہو مثلاً وہ دوائیں جو نہایت مفتح ہوں اور جو مجاری کبد کی تفتیح کی غرض سے مستعمل ہوں۔ انکے ساتھ ایسی دوائیں ملا دی جائیں جو مغشی مثلی

پیدا کرنے والی) ہوں۔ کیونکہ قوی التفتیح دوائیں محدر ہوا کرتی ہے۔ اور مدر دوائیں آلات بول کی طرف جلد نفوذ کر جاتی ہیں۔ اسلئے انکا فعل جگر میں ضعیف ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیں جگر میں ٹھہرنے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جب ادویہ مغشیہ (مثلاً تخم ترب) کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ تو ادویہ مغشیہ انہیں فم معدہ کی طرف حرکت دیتی ہیں اور آلات بول کی طرف جلد نفوذ کرنے سے روک دیتی ہیں۔ اس لئے وہ جگر میں زیادہ دیر تک رہتی ہیں۔ اور مقصود حاصل ہو جاتا ہے +

دوسری صورت یہ ہے کہ دوسری دوا کا اثر بالذات ہو۔ جیسا کہ پتھری کی دواؤں کے ساتھ گوند ملا دئے جاتے ہیں۔ گوند اپنی لزوجت و غرویت کی وجہ سے اعضاء کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ اور جب اس کے ساتھ دوسری چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں تو انہیں بھی چپکا دیتے ہیں جس سے وہ دوا اعضاء میں دیر تک قائم رہتی ہے۔ اور اسکا فعل پورا پورا ہوتا ہے +

(۵) یا اسلئے کہ دوا بطی النفوذ ہوتی ہے۔ اور جب یہ اعضاء میں دیر تک ٹھہرتی ہے۔ تو اسکی قوت عضو مقصود تک پہونچنے سے پہلے ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ ہر عضو کی طبیعت اس میں اپنا تصرف کرتی ہے۔ اسلئے اسکے ساتھ ایسی دوا ملانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اسے سریع النفوذ بنا دے جس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اس کی عام قوت نفوذ بڑھ جائے۔ جس میں کسی عضو کی خصوصیت نہو۔ مثلاً سرکہ روغن گل کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ تو روغن کی وہ لزوجت ٹوٹ جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ مجاری و مسالک کے ساتھ چپک جاتا ہے اور عضو مقصود تک جلدی نہیں پہونچ سکتا۔ لیکن جب سرکہ مل جاتا ہے۔ تو سرکہ اپنی حدت کی وجہ سے اسے عضو مقصود تک جلدی پہونچا دیتا ہے +

(ب) کسی خاص عضو کی طرف اسکی قوت نفوذ کو تیز کر دے۔ جیسا کہ زعفران اقراص کافور کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ تو زعفران اپنی حرارت اور خصوصیت قلبی کی وجہ سے اقراص کافور کے سرد اجزاء کو (جو بذاتہ قلب کی طرف جلد نہیں جاسکتے) قلب تک جلد پہونچا دیتا ہے اور جب یہ سب چیزیں قلب کے پاس پہونچتی ہیں۔ تو طبعی قوت قدرت خداوندی سے انکو الگ الگ کر دیتی ہے۔ زعفران کی قوت سخنہ کو باطل کر دیتی ہے۔ اور

سرد اجزاء کو قلب میں غالب بنا دیتی ہے +

یا ایسی چیز ملائی جاتی ہے۔ جو اسے کسی خاص عضو کی طرف مائل کرے جیسے
ادویہ مُدِرّہ مفتتہ کے ساتھ ذراریح (تیلنی مکھیاں) ملائی جاتی ہیں۔ تاکہ انکی آمیزش سے
ان ادویہ کا رجحان عروق سے ہٹ کر مثانہ کی طرف ہو جائے۔ کیونکہ ان ادویہ کا فعل جب
سارے بدن میں پھیل جاتا ہے تو یہ کمزور ہو کر انکی قوت نفوذ سست ہو جاتی ہے۔ لیکن
تیلنی مکھیوں کے ملانے سے یہ فائدہ پہونچتا ہے کہ طبیعت تیلنی مکھیوں کو انکی ذاتی خصلت
کی وجہ سے مع ان چیزوں کے جنکے ساتھ یہ مخلوط ہوتی ہیں مثانہ کی طرف دفع کر دیتی ہے۔
اس لئے عروق سے منہ پھیر کر ساری چیزیں مثانہ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ اور اس
کی طرف انکا نفوذ تیز تر ہو جاتا ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ذراریح کا کام تو مثانہ میں
ڈالنا ہے اور جب طبیعت انکو مثانہ کی طرف دفع کرے گی۔ تو طبیعت انکے اس فعل
پر معاون ہو گی۔ (حالانکہ طبیعت کی یہ شان ہو ہی نہیں سکتی کہ ضرر و تکلیف پر معاون
اسکا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ ذراریح کا کام نہ صرف مثانہ میں قرحہ ڈالنا ہے۔ بلکہ
عضو میں ٹھہرتی ہے۔ وہاں قرحہ ڈالتی ہے۔ اس لئے طبیعت اسکو مثانہ (جیسے اد
خادم) کی طرف دفع کر دیتی ہیں۔ تاکہ شریف اعضاء اس کے ضرر سے محفوظ رہیں
طبیعت کے لئے یہ ممکن ہوتا کہ ذراریح (جیسی مضر چیز) کو بدن سے بالکل خارج کر
اور مثانہ پر بھی اس کا گذر نہو۔ تو طبیعت یہی طریقہ اختیار کرتی۔ مگر یہ چونکہ ناممکن ہے
اس لئے مجبوراً اسے مثانہ کی طرف سے نکالنا پڑتا ہے +

(۶) یا اسلئے کہ مرض چند مرضوں سے مرکب ہوتا ہے۔ یہاں مرض مرکب
وہ اصطلاحی معنے مراد نہیں ہیں جس میں چند مرضوں کے اجتماع سے ایک ہیئت وحدانیہ
ہو جاتی ہے جسکو ایک مرض کہا جاتا ہے (اور ایک علاج کیا جاتا ہے) بلکہ وہ مرض مراد
جسکے علاج میں دو یا زیادہ امور کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ورم جگر کے علاج میں انضاج
(مواد کو نضج دینے) تفتیح (رگوں کے کھولنے) تحلیل اور تقبض کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور
ایسی ایک دوا نہیں ملتی ہے جو اس مرض مرکب کے یا چند اجزاء کے مقابل ہو۔ ایسی حالت
میں دوا کو مرکب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جیسا کہ قرحہ وسخہ (گندہ) اور سیلان خم
میل کے زائل کرنے اور گوشت کے اگانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اسلئے موم اور روغن

ساتھ زنگار بھی ملا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس حالت میں صرف زنگار استعمال کیا جائے تو یہ زخم میں تیز لگیگا اور اسے کھانا اور گلانا شروع کر دے گا۔ اور اگر فقط موم اور روغن استعمال کیا جائے تو زخم کی گندگی بڑھ جائے گی۔ اور گوشت کا بھرنا ممکن ہو گا۔ لیکن جب دونوں قسم کی چیزیں ملا کر استعمال کیجائیں گی۔ تو دونوں کی باہمی اصلاح ہو جائے گی موم اور روغن ملکر زنگار کی تیزی کو دور کر دیں گے اور زنگار ملکر موم اور روغن کی اصلاح کر کے زخم میں میل بھرنے نہ دیگا۔ یا ہمیں کوئی ایسی دوا درکار ہو جو مرض مرکب کے اجزاء کے مقابل ہو مگر ان قوتوں میں سے ایک قوت قوی اور دوسری ضعیف ہو اور مرض مرکب کے دونوں اجزاء ایک دوسرے کے برابر ہوں مثلاً بابونہ کے اندر دو قوتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر قوت تحلیل بمقابلہ قوت ردع کے زیادہ قوی ہے۔ تو ایسی صورت میں ایسی چیز کے ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کمی بیشی کو زائل کر کے برابر کر دے۔ یعنی مثلاً بابونہ کی قوت تحلیل کو کم کر دے یا اس کی قوت ردع کو بڑھا دے۔ یا یہ کہ ایسی دوا درکار ہو جسکی دونوں قوتیں برابر ہوں لیکن مرض کا ایک جزو دوسرے سے قوی ہو تو ایسی صورت میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوا کی اس قوت کو جو مرض کے قوی جزو کے مقابلہ میں ہو قوی کر دیا جائے۔ مثلاً ماء الشعیر اور مرض سل کا باہمی مقابلہ کیا جائے۔ ماء الشعیر کی قوت تبرید اور قوت جلاء اگرچہ باہمی مساوی ہیں۔ مگر مرض سل کی حرارت (بخار) بمقابلہ زخم کے زیادہ قوی ہے؛ اس لئے ماء الشعیر کی قوت تبرید کو کافور کے ذریعہ قوی اور غالب بنانا چاہئے +

اصول ترکیب

جبکہ چند دواؤں کو مرکب کرنا ہو۔ اور ہر ایک دوا سے تمہاری ایک غرض وابستہ ہو یعنی سب کی ضرورت ہو۔ تو انکی مقدار خوراک اسی قدر لو جس قدر تمہیں انکی غرض ہو۔ یعنی ان دواؤں کے مقدار کی نسبت وہی ہو۔ جو تمہارے مختلف اغراض کے مابین ہو۔ چنانچہ اگر تمہارے اغراض بالکل ایک دوسرے سے مساوی ہوں۔ خواہ ان دواؤں کی مقدار خوراک وزن میں ایک دوسرے سے مساوی ہو۔ یا مختلف۔ تو ہر ایک دوا میں سے انکی مقدار خوراک کا اتنا حصہ لو جس کا عدد ساری ادویہ کے عدد

کے ہمنام (سمی) ہو۔ چنانچہ اگر ساری دواؤں کی مقدار خوراک ایک دوسرے کے برابر ہوگی تو مرکب کا ہر ایک جز مقدار میں ایک دوسرے کے برابر ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اسکی مثال یہ ہے کہ مثلاً تخم حنظل سقمونیا۔ صبر اور تربد کے مرکب کرنیکی ضرورت ہو۔ تاکہ وہ مواد بدن سے بذریعہ اسہال خارج کرے۔ جنکو یہ دوائیں اپنی مخصوص قوت سے خارج کرتی ہیں۔ اور ہر ایک کا اسہال دوسرے کے برابر لانا مقصود ہو تو ان میں ہر ایک دوا کو قوت مسہلہ کے لئے دوسرے کے برابر لینا چاہیئے۔ یہ برابری بلحاظ وزن کے نہو گی بلکہ یہ مساوات انکی مقدار خوراک کے لحاظ سے ہوگی یعنی ہر ایک جز اپنی پوری مقدار خوراک میں لیا جائیگا۔ مثلاً اگر تخم حنظل کی پوری خوراک نصف درہم (تقریباً ۱½ ماشہ) ہے اور سقمونیا کی ایک دانگ (۳ رتی) اور صبر کی چار دانگ (۱۵ رتی) اور تربد کی ایک درہم اور دواؤں کی تعداد چار ہے۔ تو ہر ایک دوا کی مقدار خوراک سے چوتھائی لیجائے گی (اور یہ ظاہر ہے کہ چار کا سمی یعنی ہمنام چوتھائی ہے۔ جو ابتدا میں بتایا گیا ہے۔) یعنے تخم حنظل درہم کا آٹھواں حصہ سقمونیا ایک دانگ کی چوتھائی۔ صبر ایک دانگ۔ تربد چوتھائی درہم +

اعتراض۔ بعض لوگوں نے اس اصول پر اعتراض کیا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہو کہ ایک چیز کی چوتھائی وہی کام کرے۔ جو پورا جسم کرتا ہے۔ بلکہ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ چوتھائی سے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ مثلاً اگر چار آدمی ایک پتھر کو ایک فرسخ (چھ میل) تک اٹھا کر لیجائیں تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ان میں سے ایک آدمی چوتھائی فرسخ تک اٹھا کر لیجائے +

جواب۔ اسکا جواب بعض لوگوں نے یہ دیا ہے کہ کسی دوا کی مقدار خوراک کا تھوڑا حصہ ہم اسی وقت اختیار کرتے ہیں جبکہ ہم یہ جان لیتے ہیں کہ دوسری دواؤں سے ملکر اتنا حصہ اپنا ضروری کام انجام دے لیگا +

مصنف علیہ الرحمۃ کا یہ قول کہ "جسکا عدد ساری ادویہ کے عدد کے ہمنام (سمی) ہو" اس میں "ساری ادویہ" سے مراد وہ تمام دوائیں نہیں ہیں۔ جو مرکب کے اندر ہوتی ہیں۔ بلکہ "ساری ادویہ" سے مراد وہ تمام دوائیں ہیں۔ جو اس خاص مقصد کیلئے مرکب میں شامل کی گئی ہوں۔ مثلاً وہ چار دوائیں جو ہماری مثال میں شامل ہیں۔ اس میں اگر دوسری

ہیں دوسرے اغراض کے لئے مثلاً اصلاح مزاج ادویہ یا تنفیذ کیلئے شامل کیجائیں
اس عدد میں شامل نہونگی +

اور اگر اغراض باہم مختلف ہوں تو اپنی دانائی وفراست سے مصنوعی
بنیادی جائے۔ اور ہر دوا کے فعل کی ضرورت واحتیاج کا اندازہ کیا جائے
ہر دوا کی مقدار خوراک بقدر حاجت لی جائے۔ یعنی بلحاظ ضرورت بعض دوائیں
جائیں۔ اور بعض دوائیں بڑھائی جائیں +

بعض مفرد دوائیں مرکب میں اصل وبنیاد ہوتی ہیں۔ اور انہیں کا فعل مقصود
ہوتا ہے۔ مثلاً ایارج فیقرا میں صبر (ایلوہ) بنیادی دوا ہے۔ کیونکہ ایارج فیقرا سے
سر اور معدہ کا اسہال کے ذریعہ تنقیہ کرنا ہے۔ جو صبر کا کام ہے۔ پھر اگر (۱) یہ اصلی
باطل ہو جائے۔ اور مرکب سے الگ کر دی جائے (۲) یا کوئی دوسری دوا ر قائم مقام
کی جائے جسکے افعال اس کے مشابہ ہوں۔ تو پہلی صورت میں اس ترکیب کا فائدہ ہی
سے باطل ہو جائیگا۔ کیونکہ مرکب کا فعل اسی اصلی دوا پر موقوف تھا۔ جب یہ اصلی دوا
باطل ہو گئی تو اسکا فعل بھی لامحالہ ساقط ہو جائیگا۔ اور دوسری صورت میں (جبکہ اسکے
میں کوئی دوسری دوا داخل کیجائے) تو اسکا فعل باطل تو نہوگا۔ مگر ناقص ضرور
جائیگا۔ کیونکہ یہ بدل اگرچہ اصلی دوا کے افعال مقصودہ میں شریک اور اسکے مشابہ ہے
یہ دوسرے مصلحات ومعدلات وغیرہ کا محتاج ہے۔ اس لئے یہ ترکیب پہلی ترکیب
یقیناً مخالف ہوگی۔ اور اس سے جو اثر پیدا ہوگا۔ وہ بھی یقیناً پہلے اثر یا پہلی دوا
اثر سے مخالف ہوگا +

دوا مرکب کے درجہ مزاج کی شناخت

جب دوا مرکب کا درجہ حرارت یا برودت (مثلاً) معلوم کرنا ہو، تو اس مرکب
تمام مفردات کے اجزاء حارہ اور باردہ کو جمع کرنا چاہیئے۔ اگر اجزاء حارہ اور باردہ
برابر ہوں، تو دوا مرکب کے اعتدال کا حکم لگانا چاہیئے۔ اور اگر اجزاء حارہ و باردہ کم و
بیش ہوں، تو جو اجزاء زیادہ ہیں، ان میں سے ان اجزاء کے برابر ساقط کر دیا جائے
جو کم ہیں۔ اس کے بعد باقی اجزاء میں سے ایسا جز لیں، جسکا عدد ادویہ کے عدد کے

ہمنام دیکھی، ہو چنانچہ یہی جز دوا مرکب کا درجہ ہوگا۔ کیونکہ دوا کی کیفیت مرکب کے تمام اجزا میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور تعداد ادویہ کے موافق کیفیت بھی منقسم ہو جاتی ہے جس سے ہر جز کا حصہ دوسرے جز کے برابر ہو جاتا ہے +

یہ بھی واضح ہو کہ ان اجزا حارہ و باردہ وغیرہ کا اعتبار تحقیقی (مدلل) نہیں ہے بلکہ بہت ایک طرح صحیح مان لیا گیا ہے (تخمینی ہے) کیونکہ اطبا نے جب یہ دیکھا کہ پہلے درجہ کی دوا اعتدال سے بہت کم خارج ہوتی ہے۔ اور چوتھے درجہ کی دوا اعتدال کو بالکل باطل کر دیتی ہے۔ اور دوسرے درجہ کی دوا پہلے درجہ کی دوا کے مقابلہ میں اعتدال سے زیادہ باہر ہوتی ہے۔ لیکن بمقابلہ درجہ سوئم کی دوا کے درجہ اول سے نسبتہً قریب ہوتی ہے۔ اسی طرح درجہ سوئم کی دوا اعتدال سے زیادہ خارج ہوتی ہے۔ اور درجہ چہارم سے قریب تر ہوتی ہے۔ تو اطبا نے طلبا کو سمجھانے کی غرض سے ادویہ کے باہمی تناسب کو مثالوں کے ذریعہ بتانا چاہا ہے۔ چنانچہ ایک گروہ نے تو یہ کہا ہے کہ پہلے درجہ کی دوا معتدل دوا سے ایک جز میں خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح دوسرے درجہ کی دوا پہلے درجہ کی دوا سے ایک جز میں خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح تیسرے درجہ کی دوا دوسرے درجہ کی دوا سے ایک جز میں خارج ہوتی ہے۔ اور چوتھے درجہ کی دوا تیسرے درجہ کی دوا سے ایک جز میں خارج ہوتی ہے۔ اسی قول کو مصنف نے بہتر سمجھا ہے۔ مگر دوسرے گروہ نے دوسرے طریقہ سے بتایا ہے +

مثال ایک مرکب دوا دو ادویہ سے مرکب ہو جس میں سے ایک پہلے درجہ میں گرم ہو۔ اور دوسری دوا دوسرے درجہ میں گرم ہو اور یہ معلوم ہے کہ پہلے درجہ کی گرم دوا میں دو جز گرم ہیں اور ایک جز سرد کیونکہ اس میں ایک گرم جز تو اس کے سرد جز کی تعدیل کرتا ہے۔ اور دوسرا گرم جز وہ ہے جس کی وجہ سے یہ پہلے درجہ میں گرم ہوتی ہے۔ اور اس کا سرد جز اس کے دو گرم جزوں میں سے ایک جز کی تعدیل کرتا ہے۔ (غرض اس کے اندر دو جز گرم اور ایک جز سرد ہے) اور پہلے درجہ کی گرم دوا میں تین جز گرم اور ایک جز سرد ہے جس کی تعدیل تین گرم جزوں میں سے ایک جز کرتا ہے۔ بہر حال اس مرکب میں دو جز سرد اور پانچ جز گرم ہونگے۔ اور جب پانچ گرم جزوں میں دو جز ساقط کر دیئے جائیں گے جو سرد جزوں کے مقابلہ

میں ہیں۔ تو صرف تین گرم اجزا باقی رہ جائیں گے جنکا نصف ڈیڑھ ہے۔ اور نصف دراصل

عدد دادویہ (دو) کا ہمنام جز (جز سمی) ہے۔ اسلئے مرکب دوا ڈیڑھ درجہ میں گرم ہوگی

لیکن اگر ہم پہلے درجہ کی دوا میں دو جزو گرم نہ تسلیم کریں (بلکہ) ایک جزو حار فرض

کریں۔ جسکی وجہ سے وہ پہلے درجہ میں گرم ہے۔ اور دوسرے درجہ کی دوا میں (بجائے

تین جزو کے) دو جزو گرم مانیں جنکی وجہ سے دوسرے درجہ میں گرم ہوئی ہے اور تینوں

اجزاء کو مرکب پر اسی طرح تقسیم کریں اور ان اجزاء حارہ اور باردہ کا اعتبار نکریں جنکی

وجہ سے ہر ایک جزو کی باہمی تعدیل ہو جاتی ہے۔ تو بھی مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ اور

ساتھ ہی حساب میں بھی سہولت ہو جاتی ہے۔ اور اگر مرکب میں کوئی معتدل دوا ہو تو اسکی

طرف متوجہ ہونے اور اسکے اجزاء کے شمار کرنے کی قطعًا ضرورت نہیں ہے۔ مگر تقسیم کے

وقت اسکو شمار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ دواء کی کیفیت مقسومہ جس طرح دوسرے اجزاء

میں سرایت کرتی ہے۔ اسی طرح دواء مرکب میں بھی سرایت کرے گی +

اور اگر ایک دواء دو دواؤں سے مرکب ہو۔ پہلی دواء دوسرے درجہ میں گرم

اور دوسری دوا پہلے درجہ میں سرد ہو۔ تو سرد دوا میں دو جزو سرد اور ایک جزو گرم ہوگا جو

دو سرد اجزاء میں سے ایک کی تعدیل کریگا۔ اور گرم دوا میں تین اجزاء گرم اور ایک جزو سرد

ہوگا۔ جو تینوں گرم اجزاء میں سے ایک جزو کی تعدیل کریگا۔ الغرض اجزاء باردہ تین اور

اجزاء حارہ چار جمع ہونگے۔ اور جب چار میں سے تین گرا دیئے جائینگے تو ایک باقی رہیگا

اور جب ایک کو ادویہ کے عدد (دو) پر تقسیم کیا جائیگا۔ تو ہر ایک کے حصے میں نصف آئیگا

اور یہ ظاہر ہے کہ نصف دراصل عدد ادویہ (یعنی دو) کا ہمنام جز ہے۔ اور مرکب پہلے

درجہ کے نصف میں گرم ہوگا +

اگر کوئی دوا تین اجزا سے مرکب ہو۔ ایک دوا چوتھے درجہ کی گرم ہو۔ دوسری

دوسرے درجہ کی سرد اور تیسری معتدل ہو۔ تو گرم دوا میں پانچ حصے گرم ہونگے اور

ایک حصہ سرد اور سرد دوا میں تین حصے سرد ہونگے اور ایک حصہ گرم۔ اور معتدل میں

ایک حصہ گرم اور ایک حصہ سرد۔ الغرض اجزاء حارہ سات جمع ہونگے۔ اور اجزاء باردہ

پانچ۔ اور جب ہم چھوٹے عدد یعنی پانچ کو بڑے عدد یعنی سات سے گھٹا دینگے۔ تو صرف

دو حصے گرم باقی رہیں گے۔ پھر جب گھٹا نیکے بعد باقی ماندہ عدد کو لیکر تین پر تقسیم کرینگے

تو ہر ایک کے حصے میں باقی ماندہ عدد کا ثلث (تیسرا حصہ) آئیگا یعنی ہر ایک کے حصے میں دو کے دو ثلث آئیں گے۔ جو عدداد ویہ کا جز و سمی (ہمنام حصہ) ہے۔ اور مرکب پہلے درجہ کے دو ثلث (دو تہائی) میں گرم ہو گا۔ اسی طرح شناخت مزاج کا عمل رطوبت و یبوست میں بھی کیا جا سکتا ہے +

یہ طریقہ اس وقت کارآمد ہوگا جبکہ ادویہ کی مقدار ایک دوسرے سے بالکل برابر ہو۔ اور اگر انکی مقداریں ایک دوسرے سی مختلف ہوں۔ مثلاً بعض دوائیں تین درہم ہوں اور بعض ایک درہم۔ تو زیادہ مقدار کی دوا سے چھوٹی مقدار کی دوا کے برابر لیکر مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق مرکب کا درجہ معلوم کر لیں۔ یعنی مثلاً تین درہم کی دوا میں ایک درہم فرض کرکے مذکورہ بالا اصول کے مطابق درجہ کیفیت معلوم کرلیں۔ پھر جب اسکا درجہ معلوم ہو جائے تو باقی دوا کا اضافہ کریں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ دوا، مرکب محسوب (حساب کردہ) کے برابر ہو۔ جیساکہ اوپر کی مثال میں دوا، دو درہم باقی رہتی ہے۔ جو حساب کردہ مرکب حصے کے برابر ہے۔ اور مذکورہ بالا اصول سے دیکھیں کہ سارے کا مزاج کیا ہے۔ اور اگر باقی ماندہ دوا، کم ہو۔ اس طرح کہ ایک دوا، پانچ درہم ہو۔ اور دوسری دوا، تین درہم تو پانچ میں سے تین لیکر درجہ مرکب نکالا جائے۔ اور پانچ میں سے دو درہم جو باقی رہ گئے ہیں۔ اور جو مرکب محسوب سے کم ہے۔ (یعنی مرکب محسوب چھ درہم ہے۔ اور دو چھ سے کم ہے) تو مرکب میں سے اسکے برابر لیکر مذکورہ بالا ضابطہ کے مطابق حساب لگایا جائے۔ پھر اس دوسرے مرکب میں جو چار درہم ہیں چھوٹے مرکب کے بقیہ کا اضافہ کریں۔ بشرطیکہ دونوں مقداریں ایک دوسرے کے مساوی ہوں۔ یعنی دوسرا بھی چار درہم ہی ہو۔ اور اسی طرح برابر کرتے جائیں۔ اور اگر باقی ماندہ حصہ مساوی نہو مثلاً ایک دوا، ایک درہم ہو۔ اور دوسری دو درہم۔ تو بڑی مقدار سے اس قدر لیں۔ جو چھوٹی مقدار کے برابر ہو۔ یہانتک کہ کیفیت میں سب ایک مقدار کے قریب ہو جائیں۔ کیونکہ جس قدر یہ عمل بڑھا جائیگا اسی قدر قرب بھی زیادہ ہوتا جائے گا لیکن اس طریقہ سے درجہ دوا، کا یقینی علم نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ مساوات نہ حاصل ہو +

مصنف نے یہ طریقہ اس گمان پر ایجاد کیا ہے۔ کہ "لوگوں نے درجہ دوا کے طریقہ استخراج کو جبکہ مفرد ادویہ کے اوزان مختلف ہوں بے معنی چھوڑ دیا ہے حالانکہ مصنف کا

یہ گمان صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ انھوں نے وزن کو عدد پر محمول کیا ہے۔ اور وزن کے
حکم کو بعینہٖ عدد کا حکم دیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں کے مابین کچھ فرق نہیں کیونکہ
مثلاً ایک مرکب میں دو دوائیں پہلے درجہ کی گرم ہوں جن میں سے ہر ایک کا وزن
ایک مثقال ہو۔ اور تیسری دوا تیسرے درجہ کی ہو اور اس کا وزن بھی ایک ہی مثقال
ہو۔ اور دوسرے مرکب میں ایک دوا پہلے درجہ کی گرم ہو۔ مگر اسکا وزن دو مثقال ہو
اور دوسری دوا دوسرے درجہ میں گرم ہو اور اس کا وزن ایک مثقال ہو۔ تو مذکورہ بالا
ضابطہ کے مطابق ان دونوں مرکبات میں کچھ بھی فرق نہ ہوگا۔ اور اس طریقہ سے تمام
اقسام میں تکلیف کے بغیر درجہ دوا کا یقین ہو جائیگا +

دوسرا باب۔ چند ادویہ مرکبہ

مرکبات نادرہ یعنی وہ مرکبات جن کا استعمال شاذ و نادر ہوتا ہے۔ ان کے ذکر
کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جب ہمارے پاس ایسی مشہور اور مجرب دوائیں موجود
ہیں، جن کا ہم بارہا استعمال کر چکے ہیں۔ اور کثرت تجربہ سے انکے منافع کا ہمیں بارہا یقین
بھی ہو چکا ہے، تو اس صورت میں ہمیں غیر مشہور اور نادر مرکبات کی ضرورت ہی کیا ہے۔
کیونکہ تجربہ کبھی تو قیاس کے مطابق ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کے مخالف بھی ہوتا ہے۔ اور قیاس
میں اکثر اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ نیز کبھی مرکب میں ایسی صورت نوعیہ پیدا ہو جاتی ہے
جس سے خلاف توقع اور خلاف قیاس افعال سرزد ہونے لگتے ہیں۔ لہذا دوا مرکب
کے امتحان اور تجربہ کے بغیر اس کے فعل کا یقین نہیں حاصل ہوتا۔ پس جبکہ ایسی مشہور مرکب
دوا موجود ہو۔ جسکا استعمال بارہا ہو چکا ہو۔ اور تجربہ سے اس کے منافع کا علم بھی ہو تو اسکی
موجودگی میں اسی منفعت کے لئے دیگر غیر مشہور مرکب کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اور نیز ایسے
مجرب اور مشہور مرکب کی موجودگی میں دوسری دوا کا ترکیب دینا بھی جائز نہیں ہے۔
کیونکہ دوا مرکب کے فعل کا یقین محض امتحان اور تجربہ کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ قدما سے منقول مرکب ادویہ چند ہی ہیں۔ اگر وہ صرف مشہور مجربات کے
استعمال پر کفایت نہ کرتے اور نئی ترکیب کے اختراع پر اقدام کرتے تو انکی بہت سی
ترکیبیں ہوتیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے +

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ "جو شخص ادویہ کے افعال و خواص سے پوری
واقفیت رکھتا ہو۔ اور تراکیب ادویہ کے اصول و قوانین جانتا ہو۔ وہ اپنی منشا
مطابق جب چاہے بہتر سے بہتر دوائیں ترکیب دے سکتا ہے اور قدماء کی تراکیب
سے فضیلت لے جا سکتا ہے" مگر یہ خیال مذکورہ بالا وجوہ سے کمزور ہے۔ (کیونکہ
مجرب شے کا رتبہ اس سے بہر حال بالاتر ہے) +

لیکن مشہور مستعمل مرکبات جو کہ موجودہ قرابادینات مشہورہ میں درج
ان سے قرابادینوں کی وجہ سے استغناء ہے۔ پس ہم اس جگہ محض ان مرکب ادویہ
کرتے ہیں۔ جو کہ مشہور اور مستعمل ہیں اور مشہور کتابوں میں وہ درج نہیں ہیں +

مغلی حلو (جوشاندہ شیریں)

ہمنے جوشاندہ کو محض اسکی قلت مضرت کی وجہ۔ اختیار کیا ہے۔ کیونکہ آگ[1] جرم ادویہ سے اسکی کیفیات
اور قویٰ کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ پس یہ کیفیات اور قویٰ پانی کے ساتھ متعلق ہو جاتی
اور چونکہ پانی ایک لطیف جوہر ہے، لہذا وہ انکو رگوں اور اوعیہ کی طرف لے جاتا
اور اعضاء اور اخلاط میں تصرف کرتا ہے۔ اور پھر ان سے تھوڑے سے وقت میں واپس
آتا ہے۔ اور ان کیفیات اور قویٰ سے بدن میں عمل کرنے کے بعد کچھ باقی نہیں رہتا۔
غشی۔ پیاس۔ متلی۔ سقوط اشتہا وغیرہ کے مانند اعراض ردی کا موجب ہو کیونکہ
اعراض ادویہ خصوصاً ادویہ مسہل مثلاً حبوب۔ ایارجات وغیرہ کے لئے لازمی ہیں۔
ان ادویہ کا جرم استعمال کیا جاتا ہے + اور نیز جوشاندہ جرم ادویہ کی بہ نسبت کھا
میں آسان ہوتا ہے اور جلد اسہال لاتا ہے۔ نضج دینے پر قادر ہوتا ہے۔ اور اپنی
کی وجہ سے تلیین، غسل اور جلا خوب کرتا ہے۔ اور نیز اس کا انجام بخیر ہوتا ہے
خمل معدہ اور آنتوں سے نہیں چمٹتا ہے +

اور جوشاندہ کو شیریں کے ساتھ مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت
چیز کو بہت زیادہ قبول کرتی ہے۔ نیز اس میں طبیعت کا تصرف بہت قوی ہوتا۔

[1] یہ کلیہ ہر حالت اور ہر مرض میں درست نہیں ہے۔ کیونکہ بعض اوقات بدن کے اندر میٹھا
شکر کی اس قدر کثرت ہوتی ہے۔ کہ طبیعت کو رغبت کی بجائے نفرت ہوتی ہے اور شکر کا استعمال
نہایت مضر ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح شکر کے متعلق کہا جاتا ہے (بقیہ صفحہ

لہٰذا اس سے نفع بہت حاصل ہوگا +

اور اس **جوشاندہ کا فائدہ** یہ ہے کہ ملین طبع ہے۔ اپنے ارخا اور ازلاق کی
وجہ سے گرم مواد کے دست لاتا ہے۔ بخاروں کی حرارت اور سوزش کو تسکین بخشتا ہے
اور سدوں کو کھولتا ہے (۵) عناب۔ سپستان ہر ایک پندرہ دانہ۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی
گل بنفشہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ اصل السوس ساڑھے چار ماشہ۔ گل نیلوفر تین عدد
پرسیاوشان تخمی بھر جو تقریباً ڈیڑھ تولہ ہوتی ہے تخم بادیان ساڑھے تین ماشہ۔ نرم
آنچ پر جوش دیا جائے۔ کیونکہ تیز آنچ ادویہ کی قوت کو جدا کرنے اور اس کو جرم ادویہ
سے خارج کرنے پر ہی کفایت نہیں کرتی۔ بلکہ اس کو پانی سے ہوا کی طرف حرکت دیتی
ہے (اور بخارات بنا کر اڑا دیتی ہے) پس پانی قوت مطلوبہ سے خالی رہ جاتا ہے +

اس جوشاندہ میں اس قدر پانی ڈالیں کہ تین چوتھائی پانی جلنے پر باقی ایک چوتھائی
ضرورت کے موافق رہ جائے (یعنی جسقدر رکہ پی سکیں)۔ اور معدہ حالت صحت میں
پیاس کے وقت جسقدر صاف پانی کو برداشت کرتا تھا اس سے تجاوز نہ کریں۔ تاکہ
معدہ میں اس سے بوجھ نہ ہو جائے۔ اور قے کے ذریعہ دوا باہر نہ آجائے۔ دوا پکنے
کے بعد جلد ہی اسے چھان لینا چاہیئے۔ بلکہ اگر دوار کے ابال کھانے کی حالت ہی میں
چھانیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ابال کے وقت دوا کی قوتیں پانی میں آجاتی ہیں۔ اور
جب ابال ختم ہو جاتا ہے اور جوشاندہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو دوار کا اثر پانی سے
منتقل ہو کر دوبارہ پھوک میں جانے لگتا ہے۔ اسلئے جوشاندہ کی قوت کمزور ہو جاتی ہے

(۱) اس نسخہ کا وزن جو لکھا گیا ہے۔ وہ آجکل کے مروجہ اوزان سے نہایت
مختلف ہے۔ بعض دواؤں کا وزن اوزان معمولہ سے بہت زیادہ۔ اور
بعض کا اوزان مستعملہ سے نہایت کم ہے +

(۲) شارح کا یہ خیال کہ دوار کو جوش دینے کے بعد فوراً چھان لینا چاہیئے۔
ورنہ ادویہ کا اثر پانی سے منتقل ہو کر دوبارہ پھوک میں چلا جاتا ہے غور و تامل
سے خالی نہیں ہے +

(بقیہ صفحہ ۲۲۴) کہ طبیعت کیلئے مرغوب ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ نمک کے متعلق کہا جا سکتا ہے کیونکہ
اس کی احتیاج بدن میں بہت زیادہ ہے اسی وجہ سے نمک نمکین غذاؤں کے ساتھ کھایا جاتا ہے
(کبیر الدین)

مغلی منضج (جوشاندہ منضج) اخلاط غلیظہ کو نضج دیتا ہے۔ اور سدوں کو کھولتا ہے۔ اور مجاری کو پاک کرتا ہے۔ ملین طبع اور محلل ریاح ہے۔ ﴿نسخہ﴾ تخم کرفس۔ بادیان۔ انیسون۔ اصل السوس ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ مویز منقے اور انجیر ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ۔ گل بنفشہ۔ تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ پرسیاوشان ایک مٹھی +

اور اکثر اوقات اس میں اسطوخودوس اور عود صلیب دماغی اور عصبانی امراض میں بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں دماغ کا تنقیہ کرتے ہیں اور عصبانی امراض کو فائدہ بخشتی ہیں۔

نقوع حلو (خیساندۂ شیریں) خیساندہ محض اسلئے اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جوشاندہ کی بہ نسبت طبیعت پر ہلکا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ادویہ کا مزہ۔ اور انکی بو اور انکی قوتیں خیساندہ کی صورت میں ویسی خارج نہیں ہوتیں۔ جیسی کہ جوشاندہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں۔ اور اس لئے کہ خیساندہ بہت سرد ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جوشاندہ کے مانند آگ سے حرارت حاصل نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اکثر ادویہ کی قوتیں جوشاندہ میں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ جیسے افتیمون ہے۔ ﴿نسخہ﴾ زردآلو۔ عناب ہر ایک پندرہ دانہ۔ گل نیلوفر تین عدد۔ بنفشہ چودہ ماشہ۔ مسور چھلی ہوئی۔ دھنیا خشک ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ تخم کاسنی کوفتہ ساڑھے چار ماشہ +

اکثر اوقات اس میں غلبہ صفراء کے خوف کی صورت میں آلوبخارا کلاں پانچ دانہ بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ آلوبخارا اپنی ترشی کی وجہ سے صفراء کو تسکین دیتا ہے۔ اور یہ خیساندہ حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ بخاروں اور کھانسی کو نفع دیتا ہے۔ اور ملین طبع ہے +

نقوع حامض (خیساندہ ترش) حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ اور صفراء کو زائل کرتا ہے اور ملین طبع ہے ﴿نسخہ﴾ زردآلو۔ عناب ہر ایک پندرہ دانہ۔ آلوبخارا کلاں سات دانہ۔ املی دو تولہ گیارہ ماشہ۔ گل نیلوفر تین عدد۔ گل بنفشہ ساڑھے دس ماشہ +

اور اکثر اوقات تمر ہندی کے عوض انار دانہ ڈالا جاتا ہے۔ جبکہ بافراط دست آتے ہوں +

نقوع مسہل (خیساندہ مسہل) اسہال صفراء کے لئے نقوع حامض میں سنا مکی پوست ہلیلہ زرد ہر ایک۔ ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ۔ تخم کاسنی کوفتہ ساڑھے چار ماشہ بڑھا دیتے ہیں۔ اور گل بنفشہ مقدار میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس لئے کہ گل بنفشہ بذریعہ

ازلاق دست لاتا ہے۔ اور ہلیلہ بذریعہ عصر دست لاتی ہے۔ پس جبکہ دونوں دوائیں برابر ہوں گی۔ تو یہ ایک دوسرے کے فعل کو باطل کردیں گی۔ لہذا واجب ہے کہ دوائے مزلق قوت اور مقدار میں دوائے عاصر سے زیادہ ہو۔ تاکہ پہلے دوائے مزلق کا فعل ہوجائے اور پھر اس کے بعد فوراً ہی دوائے عاصر اپنا فعل شروع کرے۔ اور اس مادہ کو خارج کردے جسکو گل بنفشہ نے نرم اور قابل خروج بنادیا ہے۔ لیکن اگر دوائے عاصر زیادہ قوی ہو تو وہ مجاری کو سکیڑ دیتی ہے اور تنگ بنادیتی ہے۔ اور اس مادہ کو روک لیتی ہے جس کو مزلق نکالتی ہے۔ اور صاف کرنے کے بعد اس میں مغز املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ۔ شکر پانچ تولہ دس ماشہ۔ شربت بنفشہ پونے نو تولہ۔ ریوند چینی پونے دو ماشہ۔ روغن بادام شیریں پونے دو ماشہ ملائیں۔ کیونکہ مغز املتاس اپنی لزوجت کی وجہ سے آنتوں سے چپٹ جاتا ہے اور اسی واسطے اُن آدمیوں میں مروڑ پیدا کردیتا ہے جن کی آنتیں کمزور ہوتی ہیں۔ لہذا اس کے ساتھ روغن بادام ملادیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کو پھسلائے۔ یا ترنجبین اور شیرخشت ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ ملائیں اور اس وقت مغز املتاس نہ ہونے کی وجہ سے روغن بادام ملانے کی ضرورت نہیں ہے +

مطبوخ فواکہ صفراء اور سوداء کا مسہل ہے۔ اور بخاروں کی سوزش کو تسکین دیتا ہے۔ نقوع حامض سے جس کو مسہلات سے قوت دی گئی ہے زردآلو نکالدیا جائے کیونکہ یہ کھٹی ڈکاریں پیدا کرتا ہے۔ اور معدہ میں جو چیز ہوتی ہے۔ اُس کو تیرا دیتا ہے جس کی وجہ سے قے کا خوف کیا جاتا ہے۔ اور سپستاں بیس دانہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ ساڑھے پانچ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ زرشک۔ خطمی ہر ایک چودہ ماشہ۔ بسفائج پونے دو تولہ کا اضافہ کیا جائے +

مطبوخ افتیمون سوداء کا مسہل ہے۔ مطبوخ فواکہ میں افتیمون چودہ ماشہ اضافہ کیا جائے اور اکثر اوقات اِس میں اسطوخودوس ساڑھے دس ماشہ بڑھا دیا جاتا ہے خصوصاً جبکہ سوداوی یا بلغمی امراض دماغی ہوں اور جبکہ اسہال سوداء کیلئے استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں تقویت کے لئے حجر ارمنی مغسول۔ حجر لاجورد مغسول ہر ایک پونے دو ماشہ بڑھا یا جاتا ہے۔ اور کبھی منقل ازرق (گوگل) ساڑھے رتی اضافہ کیا جاتا ہے کیونکہ یہ

بلغم وسوداء کے دست لاتا ہے۔ اور مقعد اور آنتوں کو دواء کی مضرت سے بچاتا ہے
کیونکہ گوگل جبکہ بواسیر کے لئے مفید ہے تو اطبار نے اس کو مسہلات اور حقنوں میں مقعد
کو تقویت دینے کی اُمید پہ استعمال کیا ہے۔ اور گاہے سقمونیا سات رتی بڑھایا جاتا
ہے اس لئے کہ یہ صفراء کے دست لاتا ہے۔ اور مسہلات کو طاقت دیتا ہے۔ کیونکہ یہ دواؤں
کے عمل پہ معین ہوتا ہے۔ جیسا کہ شیخ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور گاہے وجوہ مذکورہ
سے سقمونیا اور گوگل مطبوخ فواکہ میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور کبھی اس میں اسہال
صفراء اور تقویت قلب ومعدہ کے لئے گلاب کے تازہ پھول پانچ عدد زیادہ کر دیئے
جاتے ہیں۔ اور کبھی اسہال بلغم کے لئے تشکاعی اور بادآورد ہر ایک چودہ ماشہ
اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات اس میں تقویت معدہ کے لئے بلیلہ اور آملہ ہر ایک
ساڑھے دس ماشہ بڑھایا جاتا ہے +

فتیلہ | جو گرم مزاجوں کے لئے دست آور ہے۔ فتیلہ اور حقنہ کے درمیان وہی
نسبت ہے جو گولیوں اور جوشاندہ کے درمیان ہے۔ کیونکہ فتیلہ معاء مستقیم میں عرصہ
تک رہتا ہے۔ اور اس کا اثر قولون وغیرہ تک پہونچتا ہے۔ شکر سُرخ کو آگ پہ
پگھلا کر اس میں قدرے نمک یا قدرے بورہ ارمنی ملا کر گوندھیں۔ اور چھ انگل لمبی
شیاف بنائیں +

فتیلہ دیگر | یہ مذکورہ بالا فتیلہ سے زیادہ قوی ہے۔ گل بنفشہ۔ سنارکی ہر ایک ساڑھے
تین ماشہ بورہ ارمنی اور سقمونیا ہر ایک سات رتی اور شہد دواؤں کے گوندھنے کے
قابل لیکر فتیلہ بنائیں +

حقنہ ملین | اسہال صفراوی لاتی ہے۔ سپستاں تیس دانہ۔ سنارکی۔ گل بنفشہ۔ تخم
خطمی۔ تخم خبازی۔ جو مقشر ہر ایک ہتھیلی بھر۔ ملٹھی ساڑھے چار ماشہ۔ چقندر مٹھی بھر
سب کو جوش دیں۔ بعد ازاں مغز املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ شکر سُرخ دو
تولہ آدھا ماشہ ملا کر چھانیں۔ اور شیرج یعنی چھلے ہوئے تلوں کا تیل دو تولہ آدھ ماشہ
اور بورہ ارمنی ساڑھے تین ماشہ اضافہ کریں۔ اور اکثر اوقات اس میں سقمونیا سات
رتی بڑھا دیتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ بخار تیز نہ ہو +

دیگر حقنہ ملین | آب چقندر ساڑھے سترہ تولہ مذکورہ بالا حقنہ میں اضافہ کر کے

استعمال کریں +

دیگر حقنہ جو مذکورہ حقنہ سے زیادہ تیز ہے۔ آب چقندر ادنتیس تولہ دو ماشہ میں بسفائج۔ سنا مکی۔ قنطوریوں ہر ایک پونے دو تولہ ملا کر پکائیں اور صاف کرنے کے بعد مغز املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ روغن زیتوں دو تولہ آدہ ماشہ شہد خالص دو تولہ گیارہ ماشہ۔ بورہ ارمنی ساڑھے چار ماشہ۔ سقمونیا سات رتی ملا کر استعمال کریں یہ حقنہ بلغم کو نکالتا ہے۔ اور کمر کے بلغمی درد کو نفع بخشتا ہے +

دیگر حقنہ آب چقندر اور آب جو ہر ایک انتیس تولہ دو ماشہ سے عمل کریں۔ اور اکثر اوقات اس میں حقنہ ملین کی ادویہ ملا کر اس کو قوی بنا لیتے ہیں۔ اور اکثر اوقات اس کے بجائے گرم پانی سے عمل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ثفلوں اور فضلوں کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنتوں میں ارخا پیدا کرتا ہے۔ اور اکثر اوقات مغز املتاس کے بجائے معجون بنفشہ ملائی جاتی ہے۔ خصوصاً جبکہ مروڑ کا خوف ہو +

حقنہ قولنج اور خصوصاً قولنج ریحی کے لئے مفید ہے۔ شروع میں جو حقنہ ملین مذکور ہے۔ اس میں بابونہ۔ اکلیل الملک۔ سویا ہر ایک مٹھی بھر۔ اور تخم کرفس۔ بادیان ہر ایک ساڑھے دس ماشہ کا اضافہ کر دیں +

ضمیمہ

ترجمہ نفیسی فن ثانی (علم الادویہ)

اس ضمیمہ میں وہ دوائیں درج کی گئی ہیں، جو ترجمہ علم الادویہ نفیسی میں مذکور نہیں لیکن ہماری معمولہ مطب اور ہمارے ملک کی پیداوار ہیں +

آبنوس

ماہیت: ایک عظیم الشان درخت کی سیاہ اور وزنی لکڑی ہے جس کا برادہ دوا مستعمل ہے +

مزاج: گرم وخشک بدرجہ دوم مع قوت قابضہ +

افعال: مصفی خون۔ جالی +

استعمال: تصفیہ خون کی غرض سے امراض جلدیہ میں اس کا برادہ بطور خیساندہ یا جوشاندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز مصفی خون عرقیات میں دوسری ادویہ کے ہمراہ بھی شامل کرتے ہیں + جالہ۔ پھولہ۔ خارش چشم جیسے امراض چشم میں اسکی لکڑی کو گھسکر لگاتے ہیں +

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

آکھ۔ مدار

آکھ یا مدار کو عربی میں عُشر۔ فارسی میں زہرناک کہتے ہیں +

ماہیت: مشہور پوداہے۔ ایک ڈیڑھ گز تک بلند ہوتا ہے۔ پتے برگد کے پتوں سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول گچھوں میں لگتے ہیں۔ جو باہر سے سفید اور اندر سے سُرخ نیلگوں ہوتے ہیں + پھل ملیو ترا۔ درمیان سے خمیدہ اور وزن میں ہلکا ہوتا ہے۔ اسکے اندر سفید اور ملایم روئی اور چپٹے سیاہی مائل تخم بھرے رہتے ہیں۔ اس پودے کے جس حصے کو تازگی میں توڑا جائے۔ سفید غلیظ دودھ نکلتا ہے۔ اسکا ہر ایک جزو دوا مستعمل ہے +

مزاج: (آکھ کا دودھ) گرم وخشک ۴ ۔ (دیگر اجزا) گرم ۳ وخشک ۳ +

افعال:۔ اس کے تمام اجزاء اندرونی طور پر مُنفِث و مقی ہیں (پتے) محلل و مسکن مُحمِّر۔ (دودھ) اکّال و مُقرِّح۔ اندرونی طور پر منفث۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے معثی و مقی اور مُسَہِّج معدہ وامعاء۔ (پھول) ہاضم اور منفث (چھال) مقوی منفث زیادہ مقدار میں مقی و مہیج معدہ وامعاء۔ اور معرق +

استعمال:۔ پتوں کو تحلیل و تسکین کی غرض سے اورام خصوصاً ورم مفاصل پر باندھا جاتا ہے + دودھ کو داد۔ گنج اور مسّوں وغیرہ پر لگاتے ہیں۔ اور ضیق النفس (دمہ) اور کھانسی میں مقدار قلیل میں کھلاتے ہیں۔ سانپ، بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگاتے ہیں۔ نیز یہ دودھ بعض دھاتوں کو کشتہ کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چھال خصوصاً جڑ کی چھال بطور جوشاندہ وجع مفاصل۔ آتشک درجۂ دوم اور ابتدا جذام میں مستعمل ہے۔ آتشک میں اس کا بخور بھی کیا جاتا ہے۔ ہیضہ میں سیاہ مرچوں کے ہمراہ اس کی گولیاں بنا کر کھلاتے ہیں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ تپ لرزہ کو روکنے کے لئے اس کا جوشاندہ بھی پلاتے ہیں + اسہال بلغمی اور پیچش میں بطور سفوف کھلاتے ہیں + پھولوں کو بعض ہاضم چورنوں میں شامل کرتے ہیں۔ اور ہیضہ ضیق النفس اور کھانسی میں استعمال کرتے ہیں + آکھ کے پودے کو جلا کر (یا جلانے کے بعد بترکیب خاص اس کا نمک حاصل کر کے) دمہ۔ اور کھانسی میں استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (دودھ) ایک قطرہ سے دو قطرہ تک (چھال) سفوف کی شکل میں دو رتی سے پانچ رتی تک۔ جوشاندہ کی صورت میں تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک (پھول) ایک رتی سے تین رتی تک +

آم

ماہیت:۔ آم (انبہ) مشہور پھل ہے۔ جو کہ ہندوستان کے ساتھ مخصوص اور متعدد قسم کا ہوتا ہے۔ جن میں سے دیسی اور قلمی دو بڑی قسمیں ہیں +

مزاج:۔ (پختہ آم[1]) گرم وتر (خام) سرد وخشک۔ (گٹھلی) سرد وخشک +

افعال: (پختہ آم) مقوی و مفرح۔ مولد خون۔ مقوی باہ۔ ملین شکم۔ (کچا آم)

---

[1] ہماری قدیم کتب مفردات میں پختہ آم کو گرم وخشک لکھا ہے، لیکن اس کے خشک ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں معلوم ہوئی لہٰذا اس کو گرم وتر کہنا زیادہ موزوں اور مناسب معلوم ہوتا ہے (مؤلف)

دافع ضرر باد سموم (گٹھلی) قابض و مقوی معدہ +

استعمال:۔ شیریں اور پختہ آم کو چوستے اور نیز چھیلکر چاقو سے قاش اتار کر کھاتے ہیں۔ جس سے مذکورہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نیم پختہ آم کا مربّٰی بنا کر کھایا جاتا ہے + باد سموم (لو) کے ضرر کو دور کرنے کے لئے کچے آم کو چھیلکر قاشیں اتار کر ریزہ ریزہ کرکے پانی میں بھگو دیتے ہیں۔ جب پانی میں ترشی آجاتی ہے۔ تو مصری یا کھانڈ سے شیریں کرکے پلاتے ہیں۔ یا کچے آم کو بھوبل میں دبا دیتے ہیں۔ جب وہ پختہ ہوجاتا ہے۔ تو اس کا گودا نچوڑ لیا جاتا ہے۔ اور اس میں عرق کیوڑہ عرق بید مشک ملا کر مصری سے شیریں کرکے استعمال کراتے ہیں۔ اور یہی ترکیب زیادہ تر مستعمل ہے۔ آم کی گٹھلی کا مغز اسہال کو بند کرنے اور معدے کو تقویت دینے کی غرض سے بطور سفوف تنہا یا مناسب دواؤں کے ہمراہ مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ (پختہ آم) بقدر ہضم (کچا آم) ایک عدد (مغز خستہ) دو ماشہ سے تین ماشہ تک +

آنبہ ہلدی

(کپور ہلدی۔ دار چوبہ) **ماہیت**:۔ ایک نبات کی جڑیں ہیں، جو ہلدی کے مانند لیکن اس سے بڑی ہوتی۔ بو تیز اور مزہ تلخ اور تیز ہوتا ہے +

آنبہ ہلدی کا فارسی نام اگرچہ "دار چوبہ" بھی ہے۔ لیکن یہ درحقیقت دارچوبہ (یعنی دار ہلد) سے علیحدہ ہے + (دیکھو ماہیت دار ہلد) +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ محلّل و مسکّن۔ مصفی خون +

استعمال:۔ آنبہ ہلدی زیادہ تر ضربہ و سقطہ اور پھوڑے پھنسیوں کے لئے بطور ضماد و مالش وغیرہ مستعمل ہے۔ بعض اطباء کھانسی، بخار اور فساد خون میں استعمال کرتے ہیں + **مقدار خوراک**:۔ دو ماشہ سے تین ماشہ تک +

آہن۔ لوہا

ماہیت:۔ لوہا (حدید) مشہور دھات ہے۔ مصفّٰی لوہے کو فولاد کہتے ہیں۔ زیادہ تر اس کا کشتہ اور شربت دواءً مستعمل ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مقوی معدہ وجگر وطحال۔ مولد خون۔ قابض۔ حابس خون +

استعمال:۔ کشتہ آہن یا کشتہ فولاد اور شربت فولاد ضعف معدہ ضعف جگر ضعف طحال۔ قلت الدم (کمی خون) ضعف باہ اور سلس البول میں مستعمل ہے۔ اور حابس و قابض ہونے کی وجہ سے اسہال مزمن اور اسہال خونی میں کھلایا جاتا ہے۔ ضعف جگر، ضعف معدہ۔ اسہال معدی و معوی میں لوہے سے پانی یا چھاچھ کو بجھا کر پلایا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ کشتہ آہن یا کشتہ فولاد چار چاول سے ایک رتی تک +

ابرک۔ بھوڈل

ماہیت۔ ابرک (طلق) ایک معدنی چیز ہے۔ جو چمکدار پرتوں کی شکل میں ہوتی ہے اور بآسانی ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ سفید و سیاہ دو قسم کا ہوتا ہے + اس کا کشتہ زیادہ تر دواءً مستعمل ہے

مزاج:۔ (کشتہ ابرک) سرد وخشک +

افعال: قابض و مجفف۔ حابس الدم۔ دافع بخار +

استعمال:۔ کشتہ ابرک کو دائمی نزلہ و زکام۔ کھانسی اور دمہ میں بہ کثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ قابض ہونے کی وجہ سے سرعت و جریان اور سیلان الرحم میں کھلایا جاتا ہے۔ حابس الدم ہونے کی وجہ سے ہر ایک عضو کے سیلان خون کو روکتا ہے مجفف ہونے کی وجہ سے منہ آنے میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ ذرور کیا جاتا ہے بخاروں کو دور کرنے کے لئے جملہ اقسام کے بخاروں حتیٰ کہ تپ دق میں بھی مستعمل ہے

مقدار خوراک:۔ ایک رتی تک +

ابہل۔ ہوبیر

ماہیت:۔ ابہل (حب العرعر) ایک بڑے درخت کا پھل ہے جو جنگلی بیر سے کسی قدر چھوٹا اور سیاہ رنگ ہوتا ہے۔ یہ پھل ہی دواءً مستعمل ہے +

مزاج: گرم وخشک +

افعال:۔ محلل۔ جالی۔ مقوی معدہ۔ کاسر ریاح۔ مدر بول و حیض +

استعمال:۔ بغرض تحلیل اورام ضمادوں اور طلاؤں میں شامل کیا جاتا

ہے۔ جالی ہونے کی وجہ سے طلاءً جلد کی سیاہی اور داغ دھبوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مقوی معدہ اور کاسر ریاح ہونیکے باعث قراقر شکم اور امراض معدہ میں مستعمل ہے۔ نیز سنگرہنی (ذرب) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مدر بول ہونے کے سبب استسقاء میں مستعمل ہے۔ اور مدر حیض ہونے کی وجہ سے احتباس حیض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے متواتر اور بکثرت استعمال سے حمل بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال ادرار حیض ہی کے لئے کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

اتیس

ماہیت: اتیس ایک بوٹی کی جڑ ہے۔ جو بقدر جدوار مخروطی شکل باہر سے خاکی اور توڑنے پر اندر سے سفید نکلتی ہے۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال: دافع بخار۔ قابض۔

استعمال: اتیس کو سفوف یا مطبوخ کی صورت میں موسمی بخاروں کی نوبت روکنے کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ قابض اور حابس دم ہونے کے باعث اسہال پیچش۔ بواسیر خونی اور کثرت حیض میں مستعمل ہے۔ ہموزن گلنار کے ہمراہ سفوف بنا کر بچوں کے اسہال بند کرنے کے لئے بہت مفید دوا خیال کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک: (سفوف کی شکل میں) نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک (جوشاندہ) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

اٹنگن

ماہیت: اٹنگن ایک بوٹی کے تخم ہیں جو مغز تخم کشنیز سے مشابہ ہوتے ہیں۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال: مقوی باہ۔ مغلظ منی۔

استعمال: تخم اٹنگن تنہا سفوف کر کے دودھ کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے۔ یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف یا معجون بنا کر ضعف باہ۔ جریان اور سرعت و رقت کو دور کرنیکے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

اجوائن خراسانی (بزرالبنج)

ماہیت: ایک بوٹی کے تخم ہیں جو کسی قدر تخم کشوث سے مشابہ اور غیر مدور ہوتے ہیں +

مزاج: سرد و خشک +

افعال: مسکن۔ مخدر و منوم +

استعمال: ہر قسم کے دردوں میں تسکین درد کے لئے خارجاً مستعمل ہے۔ چنانچہ روغن کنجد میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پکا کر وجع مفاصل۔ عرق النساء اور نقرس وغیرہ میں مالش کی جاتی ہے۔ اسی روغن کو نیم گرم کان میں ٹپکانے سے کان کا درد ساکن ہو جاتا ہے۔ آگ پر ڈال کر دھونی دینے سے دانتوں کا درد دور ہوتا ہے + مخدر و منوم ہونے کے باعث جنون۔ ہذیان اور بے خوابی میں مستعمل ہے۔ ورم مثانہ اور ورم غدۂ مذی اور سنگ مثانہ میں درد کو دور کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ دمہ میں جو قلب کی خرابی سے ہو اور کھانسی (خصوصاً کالی کھانسی) میں استعمال کرتے ہیں۔ مروڑ پیدا کرنیوالی مسہل ادویہ کے ہمراہ بھی ان کی اصلاح کی غرض سے اسکو شامل کرتے ہیں +

مقدار خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

اجوائن دیسی (نانخواہ)

ماہیت: اجوائن (کمون ملوکی) ایک بوٹی کے تخم ہیں۔ جو بادیان سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے چھوٹے اور رنگت میں سُرخی زردی مائل ہوتے ہیں۔ بو اور مزہ میں تند اور کسی قدر تلخ ہوتے ہیں +

مزاج: گرم و خشک +

افعال: مسخن و محلل مفتح سدد مسکن۔ بالی مُشتہی کاسر ریاح۔ مدر بول و حیض۔ قاتل و مخرج دیدان شکم۔ دافع تشنج۔ دافع تعفن +

استعمال: پُرانے بخار کو دور کرنے کے لئے (بالخصوص جو تحرکت جگر سے ہو) اس کا نقوع بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ "اٹھ پہری اجوائن" کے نام سے اس کا نقوع معمول مطلب ہے + جالی ہونے کے باعث بہق۔ برص۔ مہاسے جیسے جلدی امراض میں

طلاء مستعمل ہے + امراض معدہ مثلاً درد شکم۔ ضعف اشتہا۔ وجع الفواد۔ قراقر شکم اور مغص ریحی میں مستعمل ہے + استسقاء میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ احتباس حیض اور احتباس بول میں اس کا سفوف بناکر یا جوشاندہ تیار کرتے پلاتے ہیں۔ کرم شکم خصوصاً کدو دانہ کے قتل و اخراج کے لئے کھلاتے ہیں۔ کھانسی خصوصاً کالی کھانسی میں استعمال کراتے ہیں۔ بھڑ اور بچھو کے کاٹے ہوئے پر طلا کرنے سے درد کو تسکین بخشتی ہے اور کھلانے سے افیون کے ضرر کو دور کرتی ہے۔ امراض وبائی مثلاً ہیضہ میں اس کا نقوع تیار کرکے پلایا جاتا ہے +

مقدار خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔ نقوع مذکور میں ایکتولہ تک +

اذاراقی (کچلہ) **ماہیت:** کچلہ جس کو حب الغراب اور خانق الکلب بھی کہتے ہیں۔ ایک درخت کے تخم ہیں۔ جو گول گول چپٹے (چھوٹی چھوٹی ٹکیوں کے مانند) اور نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور انکا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے +

مزاج: گرم و خشک +

افعال: مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ و مثانہ۔ مقوی باہ۔ محرک و مقوی قلب۔ منفث و مخرج بلغم۔ محلل۔ مصفی خون +

استعمال: کچلہ کو تقریباً تمام عصبی اور بلغمی امراض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ وجع مفاصل درد کمر وغیرہ میں تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ حبوب یا معاجین بناکر استعمال کیا جاتا ہے۔ ضعف معدہ اور ضعف باہ میں کھلاتے ہیں۔ آنتوں کے ضعف کی وجہ سے جو قبض رہتا ہے۔ اس میں بھی استعمال کرتے ہیں + منفث و مخرج بلغم ہونے کے باعث سُرفہ ضیق النفس اور مرض سل میں مستعمل ہے۔ بڑھاپے میں پیشاب کی کثرت کو روکنے اور بچوں کے ضعف مثانہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں +

اورام خصوصاً ورم طاعون پر طلا کرنے سے اس کو تحلیل کرتا ہے۔ روغن کنجد میں کچلے جلاکر اس روغن کی وجع المفاصل وغیرہ میں مالش کرتے ہیں۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے امراض فساد خون مثلاً آتشک میں کھلایا جاتا ہے +

معجون لبنا اور حب اذراقی اسکے مشہور مرکب ہیں۔ جو امراض مذکورہ میں مستعمل ہیں + کچلہ چونکہ سمی دوا ہے۔ لہذا اس کو مدبر کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔ مدبر

کرنے کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ جن میں سے ایک ترکیب یہ ہے۔ کہ کچلے بقدر ضرورت لیکر ہفتہ عشرہ تک پانی میں بھگوئے رکھیں۔ یا صاف چکنی مٹی یا گوندھے ہوئے آٹے میں دبائے رکھیں۔ جب پھول کر نرم ہو جائیں۔ تو ان کو چھیلیں۔ جو بوسیدہ ہوں ان کو پھینک دیں۔ باقی کو چیر کر انکے درمیان سے پتہ نکال ڈالیں۔ اور گرم پانی سے دھوکر صاف کپڑے میں پوٹلی باندھکر شیر گاؤ میں نرم آنچ پر پکائیں۔ جب دودھ کا کھویہ بن جائے۔ کچلوں کو نکال کر گرم پانی سے دھوکر فوراً ہی سل بٹے پر باریک پیسیں یا خشک ہونے پر ریتی سے برادہ کرکے کام میں لائیں +

بعض اشخاص کچلے کو اس طرح مدبر کرتے ہیں۔ کہ اس کی تلخی زائل ہوجاتی ہے۔ ایسا مدبر کچلہ بے اثر یا کمزور ہوتا ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف رتی سے دو رتی تک (تین ماشہ کچلہ مہلک ہے) +

ارنڈ خربوزہ

(ارنڈ ککڑی۔ پپیتا) **ماہیت**:۔ ارنڈ خربوزہ ایک درخت کا پھل ہے۔ جو چھوٹے خربوزہ کے مانند ہوتا ہے۔ حالت خامی میں اس کی رنگت باہر سے سبز ہوتی ہے اور اندر سفید مغز اور دودھ ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر اس کا پوست زرد اور مغز سرخ ہوتا ہے۔ جو کہ مزے میں کم و بیش شیریں ہوتا ہے۔ اس کے تخم چھوٹے چھوٹے گول بھورے یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا درخت ارنڈ کے درخت کی مانند ہوتا ہے +

مزاج:۔ پختہ ارنڈ خربزہ گرم و تر۔ اور خام گرم و خشک +

افعال:۔ ہاضم۔ مشتہی۔ کاسر ریاح۔ مدر بول۔ مفتت حصات۔ قاتل کرم شکم (خصوصاً ارنڈ خربوزہ کا دودھ) +

استعمال:۔ ارنڈ خربوزہ کے کھانے سے معدہ قوی ہوتا۔ بھوک خوب لگتی اور ریاح خارج ہوتی ہیں۔ پیشاب خوب لاتا اور پتھری کو توڑتا ہے۔ کرم شکم خصوصاً کینچوے اور کدو دانے اس کے استعمال سے ہلاک ہوکر خارج ہوجاتے ہیں + کچے ارنڈ خربزہ سے جو دودھ نکلتا ہے اس کے طلا کرنے سے داد زائل ہوجاتا ہے۔ اور اس میں کپڑا بھگو کر حمول کرنے سے ادرار حیض اور اسقاط حمل ہوجاتا ہے حام

لوگ رانڈ خربزہ کو گوشت کے جلد گلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ پانچ چھ تولہ یا بقدر برداشت مزاج +

اُسرب (سیسہ)

ماہیت:۔ سیسہ (رصاص اسود) مشہور ملائم دہات ہے۔ جو رنگت میں سفید نیلگوں مائل ہوتی ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مبرد و مجفف۔ مغلظ۔ قابض۔ حابس خون +

استعمال:۔ سیسہ کو گھسکر اورام حارہ اور بواسیری مستوں پر طلا کرتے ہیں بواسیری مستے اس کے طلا سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں نیز اسکا پتر بنا کر کثرت احتلام کو دور کرنے کے لئے گردوں پر باندھتے ہیں۔ خنازیر اور دیگر اورام صلبہ پر بھی اسکا پتر بنا کر باندھا جاتا ہے۔ سیسہ سوختہ (سفیدہ اور سیندور) زخمونکے مرہموں میں بکثرت مستعمل ہے +

کشتہ سیسہ سُرعت و رقت۔ جریان و احتلام۔ نزف الدم اور ذیابطیس میں استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (کشتہ) دو چاول سے ایک رتی تک +

اسگندھ

ماہیت:۔ اسگندھ (جس کو آکسن اور آکسند بھی کہتے ہیں) ایک بوٹی ہے جس کا پودا مکو کے پودے کے برابر ہوتا ہے۔ اسکے پھل گول مکو کے پھل سے بڑے ایک باریک غلاف میں ملفوف ہوتے ہیں۔ یہ پھل پختہ ہونے پر زرد ہو جاتے ہیں۔ اس بوٹی کے پتے اور جڑ دوائً مستعمل ہیں + جڑ بھورے رنگ کے ٹکڑوں کی شکل میں بازار سے دستیاب ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک مع رطوبت فضلیہ +

افعال:۔ مُولد و مغلظ منی۔ مقوی باہ۔ مولد شیر۔ مصلب۔ مقوی و منقی رحم۔ محلل +

استعمال:۔ ضعف باہ۔ جریان اور دودھ کی کمی کو دور کرنیکے لئے اسگندھ کا سفوف بنا کر دودھ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ نیز مغلظ اور مقوی باہ معاجین اور سفوفات میں شامل کرتے ہیں۔ تقویت رحم و تقویت جسم کی غرض سے وضع حمل کے بعد کھلاتے ہیں + صلابت ذکر اور صلابت پستان کیلئے طلاؤں میں شامل کرتے ہیں + وجع مفاصل

اور دوسرے ورموں پر اس کے تازہ پتوں کو گرم کرکے باندھتے ہیں۔ ورم تحلیل اور درد ساکن ہوتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

افیون

ماہیت:۔ افیون نبات خشخاش کے پھلوں (کوکنار) اور پوست (چھال) کا منجمد رس ہے۔ جو نبات مذکورہ کے تنہ اور پھلوں میں شگاف دینے سے نکلتا ہے۔ اور بعد ازاں خشک ہوکر منجمد ہو جاتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مخدر۔ منوم۔ مسکن اوجاع۔ قابض شدید۔ ممسک +

استعمال:۔ تسکین درد کی غرض سے ہر قسم کے دردوں میں بلحاظ موقع و محل طلاءً۔ تمریخاً اور قطوراً استعمال ہے + سرسام۔ مالیخولیا۔ جنون۔ بے خوابی اور اعضائے باطنی کے دردوں میں مریض کو نیند لانے کے کھلاتے ہیں۔ جس سے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ دستوں اور پیچش میں کھلاتے ہیں۔ (اگر پیچش سُددی ہو تو پہلے سُدہ کا اخراج ضروری ہے) ہر ایک عضو کے جریان خون خصوصاً امعاء کے جریان خون کو روکنے کے لئے شرباً و حقناً استعمال کرتے ہیں نزلہ و زکام اور کھانسی میں کھلاتے ہیں۔ کھانسی کو فوری سکون ہوتا ہے۔ لیکن جبکہ ہوا کی نالیاں (شعب ریہ) بلغم سے پُر ہوں تو افیون کا استعمال ضرر دیتا ہے +

ممسک ہونے کی وجہ سے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ حبوب یا معاجین بناکر سُرعت انزال کو دور کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ یا ضرور تمند لوگ قوت امساک کو بڑھانے کے لئے کھاتے ہیں۔ لیکن متواتر عرصہ تک استعمال کرنا ضرر سے خالی نہیں۔ نوبتی بخاروں کو روکنے۔ اور اسقاط حمل کو باز رکھنے کے لئے بھی کھلاتے ہیں۔ نیز اسقاط یا وضع حمل کے بعد درد کو رفع کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو چاول سے ایک رتی تک +

السی (بزر الکتان)

ماہیت:۔ ایک نبات کے تخم ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے چمکدار چکنے۔ رنگت میں سُرخ سیاہی مائل شکل میں چپٹے بیضاوی اور قدرے لمبے اور نوکدار ہوتے ہیں +

مزاج:- گرم وخشک + (اگرچہ خشکی میں بعض لوگوں کو شک ہے۔ مؤلف) +
افعال:- محلل منضج مسکن منفث ۔ معی ۔ مدر خفیف +
استعمال:- ورموں اور پھوڑے پھنسیوں پر السی کا لبخہ (ضماد) بناکر باندھا جاتا ہے۔ جس سے یا تو ورم تحلیل اور درد ساکن ہو جاتا ہے۔ ورنہ ورم کو پختہ کرکے پھوڑ ڈالتا ہے۔ اور مواد کو خارج کرتا ہے۔ اورام باطنی مثلاً ذات الریہ۔ ذات الجنب ورم عروق خشنہ وغیرہ میں بھی اس کا لبخہ مفید ہے۔ لیکن اس صورت میں اس کے عمل کو قوی کرنے کے لئے لبخہ کی سطح پر پسی ہوئی رائی باریک پیسکر چھڑک دیتے ہیں +
بلغمی کھانسی اور دمہ میں السی کو باریک پیسکر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ شہد میں ملاکر چٹاتے یا اس کا جوشاندہ بناکر شہد ملاکر پلاتے ہیں +
السی کو فتہ کو جوشدیکرتے لانے اور اخراج بلغم کے لئے بھی پلاتے ہیں۔ مدر ہونے کی وجہ سے گردہ مثانہ اور رحم و قروح اور سوزاک میں بھی مستعمل ہے۔ رحم اور آنتوں کے اورام و قروح میں بطور آبزن یا بطور حقنہ استعمال کرتے ہیں +
مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

السی کا تیل

ماہیت:- السی کا تیل (روغن کتان) غلیظ۔ زرد رنگ ہوتا ہے۔ جو کہ السی کو (سرسوں کے مانند) کولھو میں دباکر نکالا جاتا ہے +
مزاج:- گرم۔ تر +
افعال: محلل۔ مسکن۔ نافع قروح +
استعمال:- دردوں اور ورموں پر تحلیل و تسکین کی غرض سے اسکی مالش کی جاتی ہے۔ قروح امعاء مستقیم یا قولون کے زیریں حصے میں سُدہ پڑجانیکی صورت میں اس کا حقنہ کرتے ہیں۔ بہت سے مراہم میں بطور جزو اعظم شامل کیا جاتا ہے روغن السی اور چونہ کا پانی دونوں ہموزن ملاکر مرہم بناتے اور جلے ہوئے مقام پر لگاتے ہیں +

الماس

ماہیت:- الماس (ہیرا) بیش قیمت اور نہایت سخت پتھر ہے جو کہ تمام جواہرات سے افضل ہے۔ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔

بہترین سفید سمجھا جاتا ہے +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- مفرح شدید۔ تعلیقاً مقوی قلب۔ رافع خوف اور مسہل ولادت بیان کیا جاتا ہے + (کشتۂ الماس) مقوی اعضاء رئیسہ اور مقوی باہ سمجھا جاتا ہے +

استعمال:- بعض اشخاص خودکشی کے ارادہ سے ہیرے کی کنی کھا لیتے ہیں۔ چنانچہ معدہ اور امعاء میں زخم ڈالنے کی وجہ سے ہلاک کر دیتا ہے۔ دوائی اسکا کشتہ تقویت اعضائے رئیسہ اور تقویت باہ کے لئے مستعمل ہے +

مقدار خوراک:- (کشتہ) ایک چاول سے دو چاول تک +

انجبار

ماہیت:- انجبار ایک پودے کی جڑ ہے۔ جو کھردری۔ بے ڈھنگی۔ سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے۔ یہ جڑ یا اس کا چھلکا بطور دوا مستعمل ہے +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- حابس خون۔ قابض۔ مقوی معدہ و امعاء +

استعمال:- اسہال دموی۔ بول الدم۔ بول المدة۔ اور نفث الدم۔ کثرت حیض اور ہر ایک عضو کے سیلان خون کو روکنے کے لئے بکثرت استعمال کی جاتی ہے پرانے دستوں کے لئے بھی مستعمل ہے۔ خواہ خونی ہوں۔ خواہ غیر خونی۔ جراحات سے سیلان خون کو روکنے کے لئے بطور ذرور بھی استعمال کی جاتی ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

انجیر دشتی

ماہیت:- انجیر دشتی (کٹھومری یا کٹھ گولر) کا درخت انجیر باغی کے مانند ہوتا ہے۔ لیکن پھل چھوٹے چھوٹے اور سخت ہوتے ہیں + اسکی جڑ اور دودھ بطور دوا زیادہ مستعمل ہیں +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- مصفی خون۔ مسہل قوی۔ جالی۔ اکال +

استعمال:- انجیر دشتی کی جڑ برص کے لئے اکلاً و طلاءً مستعمل ہے۔ اور اسکے دودھ کو داد۔ تل اور مسوں پر لگاتے ہیں۔ زخم پیدا کر کے ان کو اچھا کر دیتا ہے۔ اس کے کچے پھلوں کا ذرور یا سرکہ کے ہمراہ ضماد سر کے زخموں میں کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک: پوست بیخ کی مقدار خوراک دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

ایرسا

ماہیت: ایرسا "سوسن نیلگوں" کی جڑ ہے۔ جو کہ سخت گٹھیلی اور خوشبودار ہوتی ہے۔ اسکی رنگت باہر سے سُرخ نیلگوں اور اندر سے زردی سُرخی مائل یا سفید رنگ ہوتی ہے +

مزاج: گرم و خشک +

افعال: محلل۔ منضج۔ مسہل بلغم و صفرا۔ منفث۔ جالی۔ مدر بول و حیض دافع سموم +

استعمال: اکثر امراض بلغمیہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ذات الجنب ذات الریہ۔ بلغمی کھانسی اور دمہ میں سینہ کو بلغم صاف کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ احتباس حیض۔ اور احتباس بول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مدر ہونے کی وجہ سے استسقاء اور یرقان میں بھی مفید ہے +

جالی ہونے کی وجہ سے ناخونہ چشم کو دور کرنے کے لئے گھسکر آنکھ میں لگایا جاتا نیز بہق و کلف وغیرہ جلدی امراض میں طلاءً مستعمل ہے۔ زخموں کے لئے بھی مفید۔ خراب گوشت کو دور کر دیتا ہے۔ سخت ورموں کو ضماد کرنے سے تحلیل کرتا ہے۔ باریک پیسکر سونگھنے سے چھینک آتی ہیں۔ لہذا پرانے دردسر۔ شقیقہ اور نزلہ زکام میں اس کا استعمال فائدہ بخشتی ہے۔ سانپ۔ بچھوا ور بھڑ کے کاٹے پر لگانے سے آرام ہوتا ہے سرکہ یا کسی مناسب روغن کے ہمراہ قطور کرنے سے بہرے پن اور ناک کی بد بو کے لئے مفید ہے +

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بابچی

ماہیت: بابچی ایک بوٹی کے تخم ہیں۔ جو شکل میں کسی قدر دال مسور کے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن دانہ مسور سے قدرے بڑے سیاہ رنگ کے۔ گول درازی مائل اور چپٹے ہوتے ہیں۔ اور اندر سفید مغز ہوتا ہے اور ان کا مزہ تلخ و تیز ہوتا ہے +

مزاج: گرم و خشک +

افعال: مصفی خون۔ ملین۔ قاتل کرم شکم۔ کاسر ریاح۔ مقوی معدہ +

استعمال:۔ بابچی کو اکثر امراض فساد خون اور امراض جلدیہ مثلاً جذام بہق۔ برص کلف۔ داد اور خارش میں کھانے اور لگانے کے طور پر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ بالخصوص بہق اور برص کے لئے تو ایک خاص دوا سمجھی جاتی ہے۔ اور اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے +

بابچی کو بالعموم مدبر کرکے استعمال کرتے ہیں۔ مدبر کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بابچی کو بول مادہ گاؤ ناز ائیدہ یا آب ادرک میں کم از کم ایک ہفتہ تک بھگو رکھیں۔ بول یا آب ادرک کو روزانہ تبدیل کرتے رہیں۔ اس کے بعد مقشر کرکے کام میں لائیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

بالنگو

ماہیت: تخم ہیں۔ جو تخم ریحاں سے مشابہ لیکن اُن سے دراز ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال:۔ مفرح و مقوی قلب۔ قابض و مغری +

استعمال:۔ خفقان۔ توحش اور ضعف قلب میں استعمال کرتے ہیں۔ قابض و مغری ہونیکی وجہ سے خونی دستوں۔ مروڑ اور پیچش میں بکثرت مستعمل ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

بانسہ۔ اڑوسہ

ماہیت:۔ بانسہ یا بسونٹا (حشیشۃ السعال) مشہور بوٹی ہے۔ جو ہندوستان کے تمام حصص میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے برگ آم کے پتوں سے مشابہ لیکن اُن سے نرم و نازک ہوتے ہیں۔ پھول سفید اور خوبصورت گچھوں میں لگتے ہیں۔ پھولوں کے زیریں لوٹنی دار حصے میں لطیف شیرینی ہوتی ہے۔ شہد کی مکھیاں زیادہ تر اسی کے پھولوں سے شیرینی چوس کر شہد جمع کرتی ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ منفث و مخرج بلغم۔ دافع تشنج۔ قاتل جراثیم و قاتل کرم شکم۔ حابس خون +

استعمال:۔ نزلہ وغیرہ کی کھانسی اور دمہ میں بکثرت مستعمل ہے سینہ کو

بلغم سے پاک کرتا اور سینہ کی کھرکھراہٹ کو دور کرتا ہے۔ کالی کھانسی۔ سل و دق اور نفث الدم کے لئے بھی نہایت مفید دوا خیال کی جاتی ہے۔ امراض مذکورہ میں اس کے پتوں یا جڑ کا جوشاندہ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ مستعمل ہے۔ گاہے اس کے پھولوں کا شربت یا گلقند بنا کر کھلاتے ہیں۔ کرم شکم اور کدو دانہ کو ہلاک کرنے اور موسمی بخاروں کے لئے خصوصاً جبکہ بخار کے ہمراہ کھانسی بھی ہو اس کی جڑ کا جوشاندہ بہت فائدہ بخشتا ہے +

ادنی کپڑوں میں اس کے پتے رکھنے سے وہ کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پتے اور جڑ سفوف کی شکل میں دو تین ماشہ اور جوشاندہ خیساندہ میں پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

باؤبڑنگ

ماہیت:۔ باؤبڑنگ (جسکو برنگ کابلی یا برنج کابلی بھی کہتے ہیں) سیاہ مرچ کے برابر سرخی مائل سیاہ۔ جھری دار گول تخم ہیں۔ جن کا ذائقہ کسی قدر کسیلا خوشبودار ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک + **افعال:** قاتل دیدان شکم۔ نافع درد دندان +

استعمال:۔ دیدان شکم بالخصوص کدو دانہ کے قتل و اخراج کے لئے سفوف یا جوشاندہ بنا کر استعمال کراتے ہیں۔ درد دندان میں (جو کہ کرم کی وجہ سے ہو) اس کے جوشاندے سے مضمضہ کراتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (سفوف کی صورت میں) ایک ماشہ سے دو ماشہ تک + (جوشاندہ میں) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بائے کھنبہ

ماہیت:۔ بائے کھنبہ ایک درخت کا پھل ہے جو بھورا خاکی رنگ کا ہوتا ہے +

مزاج:۔ معتدل مائل بہ گرمی و خشکی +

افعال:۔ منضج و ملین۔ کاسر ریاح۔ مقوی معدہ +

استعمال:۔ بائے کھنبہ زیادہ تر اصلاح و تقویت معدہ کی غرض سے نوزائیدہ بچوں کو گھٹی میں شامل کر کے پلاتے ہیں۔ نیز بچوں کے ریاحی درد شکم کو دور کرتا ہے +

مقدار خوراک:- (بچوں کے لئے) نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

ببول۔ (کیکر)

ماہیت:- ببول (مغیلاں۔ اُمّ غیلان) مشہور خاردار درخت ہے۔ اس کے پتے۔ پھول۔ پھلی۔ پوست اور گوند دواءً مستعمل ہیں +

گوند کا بیان "صمغ عربی" کے عنوان سے ترجمہ نفیسی علم الادویہ میں ہو چکا ہے۔ اس کی پھلیوں اور پتوں کے عصارہ کو **اقاقیا** کہتے ہیں۔ اس کا بیان بھی اسی میں درج ہے +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- قابض۔ مقوی الیاف عضلیہ +

استعمال:- دانتوں کی مضبوطی اور صفائی کی غرض سے اس کی شاخوں سے مسواک کرتے ہیں۔ نیز دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی اور استحکام کی غرض سے اس کی چھال کو سنونوں میں شامل کرتے ہیں۔ اور اس کے جوشاندہ سے مضمضہ کراتے ہیں۔ بعض امراض حلق میں بھی اس کے جوشاندہ سے غرغرے کراتے ہیں۔ اس کے پھل۔ پھول۔ پتے اور چھال کا سفوف بنا کر رقت و سرعت احتلام اور سیلان رحم میں استعمال کرتے ہیں۔ سیلان الرحم میں اور نیز بغرض تضییق چھال کے جوشاندہ سے استنجا کراتے ہیں۔ کیکر کی کونپلوں۔ زیرہ اور غنچۂ انار ہنوز ان کی گولیاں بنا کر اسہال اطفال کو بند کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ گرم آشوب چشم میں اس کی کونپلوں کو پیس کر آنکھ کے گرد اگرد ضماد کرتے یا ٹکیہ بنا کر باندھتے ہیں۔

کیکر کی پھلی وہ قابل استعمال ہوتی ہے، جس میں ہنوز تخم نہ پیدا ہوا ہو +

مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

برگ تبت

ماہیت:- برگ تبت (برگ کشمیری یا کشمیری پتا) ایک درخت کے پتے ہیں۔ جو تیز پات سے مشابہ لیکن ان سے دراز اور ضخیم ہوتے ہیں +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- معطس +

استعمال:- برگ تبت کو تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ باریک پیس کر

ہلاس بناتے اور بند نزلہ و زکام اور اس کے درد سر میں سونگھاتے ہیں +

برمڈنڈی **ماہیت**:- اونٹ کٹارے کی قسم سے نرم اور نازک کانٹوں والی بوٹی ہے۔ اس کے تمام اجزاء کا مزہ تلخ ہوتا ہے +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- مصفی خون بقول بعض دافع حمی بھی ہے +

استعمال:- خارش۔ داد۔ پھوڑے پھنسیوں وغیرہ امراض جلدیہ و فساد خون میں بطور خیساندہ یا چند سیاہ مرچوں کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں + بعض اطباء ضعف حافظہ و جریان منی میں اس کا سفوف بناکر شیر گاؤ کے ہمراہ کھلاتے اور تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پرانے بخاروں میں جوشاندہ یا خیساندہ بناکر پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔ سبز کو ایک تولہ تک استعمال کر سکتے ہیں +

برنجاسف **ماہیت**:- افسنتین کے مانند بوٹی ہے۔ جس کے خشک پتے۔ شاخیں اور پھول دواءً مستعمل ہیں +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- محلل۔ مفتح۔ مدر بول و حیض۔ دافع حمی +

استعمال:- تپ بلغمی اور ایسے تپوں میں جو کسی اندرونی اعضاء کے متورم ہونے سے لاحق ہوں بطور جوشاندہ و خیساندہ مستعمل ہے۔ مدر بول و حیض ہونیکی وجہ سے احتباس بول۔ احتباس حیض۔ عسر ولادت۔ اخراج مشیمہ اور تنقیہ رحم کے لئے استعمال کی جاتی ہے + گردہ و مثانہ کے سنگ و ریگ کو خارج کرنے کے لئے بھی پلاتے ہیں۔ اس کا عرق بھی کشید کیا جاتا ہے۔ جو تپ بلغمی میں بکثرت مستعمل ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

برہمی **ماہیت**:- ایک چھوٹی بوٹی ہے۔ جو بالعموم پانی کے کنارے مرطوب

---

[1] بعض مؤلفین نے برہمی کا عربی نام زرنب لکھا ہے، جو کہ غلط ہے، کیونکہ زرنب کو ہندی میں تالیسپتر کہتے ہیں، اور اسکا بڑا درخت ہوتا ہے۔ (مولف)

مقامات پر پیدا ہوتی ہے۔ جڑ ہی سے چند باریک شاخیں نکلتی ہیں۔ ہر ایک شاخ کے سرے پر ایک ایک گول پتا لگتا ہے۔ جو ذائقہ میں تلخ اور کسیلا ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک۔ بقول بعض سرد و خشک +

افعال:۔ مقوی دماغ و حافظہ +

استعمال:۔ برہمی بوٹی زیادہ تر تقویت دماغ اور تقویت حافظہ کی غرض سے سیاہ مرچوں کے ہمراہ پانی میں پیسکر پیتے ہیں۔ یا سفوف بنا کر شیر گاؤ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری ادویہ کے ہمراہ سفوف یا گولیاں بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ بعض اطباء جریان منی میں بھی کھلاتے ہیں۔ اور مفید بیان کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

بُسّد (بیخ مرجان)

ماہیت:۔ متخلخل۔ سوراخدار پتھر کے مانند سرخی مائل ایک چیز ہے۔ جس کو بالعموم بیخ مرجان بیان کیا جاتا ہے لیکن بعض کے نزدیک اس کے علاوہ ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ حابس دم۔ نیز اسے مقوی و مفرح قلب اور جالی خیال کیا جاتا ہے +

استعمال:۔ بُسّد کو ہر ایک اندرونی عضو کے سیلان خون کو روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بیرونی سیلان خون کو روکنے کے لئے اس کو باریک پیسکر چھڑکتے ہیں۔ دانتوں کی تقویت و استحکام کی غرض سے سنون بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض امراض چشم میں سرموں میں شامل کر کے آنکھوں میں لگاتے ہیں + ضعف قلب۔ خفقان اور وسواس کی حالت میں کھلاتے ہیں (بُسّد کو زیادہ تر سوختہ کر کے استعمال کرتے ہیں) +

مقدار خوراک:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک +

بکائن

ماہیت:۔ بکائن ایک درخت ہے۔ جو پتوں۔ پھولوں اور پھلوں میں درخت نیم سے بہت زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ پھل کے

اندر چار خانے ہوتے ہیں۔ ہر ایک خانے میں چھوٹا سا مغز ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ مغز ہی دواءً مستعمل ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ پوست اور برگ مصفی خون محلل ومسکن۔ دافع حمیٰ۔ قاتل کرم اور مغز تخم بکائن محلل ومسکن +

استعمال:۔ بکائن کی چھال اور پتے امراض فساد خون میں بغرض تصفیہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ محلل ومسکن ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں کو جوشدے کر متورم مقام کو بپھارہ دیتے۔ اور پتوں کی ٹکیہ بنا کر باندھتے ہیں۔ کرم شکم خصوصاً کدو دانہ اور کیچوؤں کے قتل واخراج کے لئے اس کی جڑ کے پوست کو جوش دیکر پلاتے ہیں۔ پرانے بخاروں اور تپ چوتھیا میں درخت بکائن کا درمیانی پوست تخم کاسنی نیم کوفتہ اور دھنیا کے ہمراہ خیساندہ یا جوشاندہ بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ پھلوں کا مغز بواسیر کی گولیوں میں بکثرت مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ (پوست) سات ماشہ سے ایک تولہ تک (مغز) چار رتی سے ایک ماشہ تک +

بکن

ماہیت:۔ بکن (بکم۔ اسپا بوٹہ) ایک بوٹی ہے۔ جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں باریک۔ پتے چھوٹے چھوٹے۔ لمبے نوکدار اور قدرے چوڑے ہوتے ہیں۔ شاخ کی ہر ایک گرہ پر ایک چھوٹا گول پھول ہوتا ہے اس بوٹی سے مچھلی کے مانند بو آتی ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک۔ بعض سرد خشک بیان کرتے ہیں +

افعال:۔ بکن جوش خون۔ مصفی خون۔ نافع بواسیر۔ مدر بول +

استعمال:۔ بکن بوٹی جوش خون کو تسکین دینے اور تصفیہ خون کی غرض سے چند عدد سیاہ مرچوں کے ہمراہ نقوع بنا کر یا شیرہ نکال کر استعمال کیجاتی ہے اسی طرح نکسیر اور بواسیر خونی میں پلاتے ہیں۔ مدر ہونے کی وجہ سے عسر البول اور سنگ مثانہ میں استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

بلادر (بلانوہ)

ماہیت:۔ بلادر (حب الفہم۔حب القلب) ایک درخت کا پھل ہے۔ جو بیر سے چھوٹا۔ صنوبری شکل اور سیاہ رنگ ہوتا ہے۔ اس کے سر پر ایک چھلکا لگا ہوتا ہے۔ جس کو کلاہ بلادر کہتے ہیں۔ کلاہ کو دور کرکے دبانے سے سیاہ رنگ کی غلیظ رطوبت نکلتی ہے۔ جو **عسل بلادر** کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے اندر سفید مغز ہوتا ہے +

مزاج:۔ (عسل بلادر) گرم وخشک (مغز بلادر) گرم وخشک +

افعال:۔ (عسل بلادر) مفرح ومورم۔ مقوی اعصاب بمقوی ذہن وحافظ جاذب سم مار۔ (مغز بلادر) مقوی باہ +

استعمال:۔ بلادر اور عسل بلادر کو مدبر کرنے کے بعد معاجین میں شامل کرتے ہیں۔ جو بعض دماغی عصبی اور بلغمی امراض میں مستعمل ہیں۔ بواسیری مسوں کو اس کی دھونی دیتے ہیں۔ مسے داد۔ برص وغیرہ امراض جلدیہ پر طلاءً استعمال کرتے ہیں مقام مارگزیدہ پر پچھنے لگا کر عسل بلادر لگانے سے تمام زہر جذب ہو جاتا ہے۔ مغز بلادر کو مقوی باہ معاجین میں شامل کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (عسل بلادر) ایک دو رتی (مغز بلادر) ایک ماشہ +

بوپھلی

ماہیت:۔ بوپھلی (بھوپھلی) ایک بوٹی ہے۔ جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کو ہلالی شکل کی چھوٹی چھوٹی اور باریک پھلیاں لگتی ہیں۔ جو تراشۂ ناخن کے برابر ہوتی ہیں +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ مُغلّظ ۔ مُغری ومُسکّن +

استعمال:۔ سُرعت۔ رقت اور جریان منی کے دور کرنے کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ مرض سوزاک میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

بھنگ (قنب)

بھنگ کے پودے کی خشک پتیاں ہوتی ہیں۔ جو بھنگ کے نام سے مشہور ہیں +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ قابض۔ مجفف۔ مقوی معدہ و مشتہی۔ ممسک۔ مسکن الم۔ منوم مفرح و مسکر۔ مورث ہذیان دافع تشنج +

استعمال:۔ سوئے ہضم۔ اسہال اور پیچش اور کثرت حیض میں استعمال کراتے ہیں۔ جریان و سُرعت انزال کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے کھلاتے ہیں۔ تسکین درد کی غرض سے اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ سہر۔ ہذیان اسکاری اور جنون میں نیند لانے کی غرض سے مستعمل ہے۔ کالی کھانسی۔ درد جگر درد قولنج اور کزاز میں تشنج کو دور کرنے اور تسکین درد کے لئے دیتے ہیں +

بھنگ کے بکثرت اور متواتر استعمال سے سقوط اشتہا۔ بے خوابی۔ لاغری جسم۔ ضعف باہ جیسے عوارض لاحق ہوجاتے ہیں۔ اور دماغ پر بہت خراب اثر پڑتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ +

بھنگرہ

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے۔ جو ایک بالشت سے دو بالشت تک بلند ہوتی ہے۔ اور بالعموم پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ پتے برگ پودینہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول بالعموم سفید ہوتا ہے۔ اس کے تخم کاسنی کے تخموں سے مشابہ لیکن اُن سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ سیاہ پھول کا بھنگرہ کمیاب ہے +

مزاج۔ گرم وخشک +

افعال۔ مصفی خون۔ مقوی باہ۔ مقوی بصر۔ کاسر ریاح۔ محلل +

استعمال۔ برگ بھنگرہ کو زیادہ تر امراض فساد خون مثلاً جذام۔ برص۔ بثری اور جرب وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ اورام پر اس کا ضماد لگاتے ہیں۔ بینائی کو قوت دینے کے لئے کھلاتے ہیں۔ آشوب چشم میں اس کے پانی کا قطور کرتے ہیں۔ درد شکم اور قولنج کے ازالہ کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں + اس کے تخم تقویت باہ اور تقویت بدن کے لئے کھلائے جاتے ہیں۔ سیاہ بھنگرہ کو خصوصیت سے بالوں کو سیاہ کرنے کے لئے عمدہ دوا بیان کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ برگ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک اور تخم ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

بہروزہ (قنّہ) **ماہیت:** بہروزہ ایک درخت کا منجمد شیرہ ہے۔ خشک وتر دو قسم کا ہوتا ہے۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال: محلل۔ مجفف قروح۔ قاتل کرم۔ مدر حیض۔

استعمال: خنازیر جیسے اورام صلبہ کو تحلیل کرنے کے لئے بطور طلاء وضماد مستعمل ہے۔ اورام رحم۔ احتباس حیض اور اخراج جنین ومشیمہ میں اکلاً و حمولاً استعمال کیا جاتا ہے۔ قرحہ مجری البول (سوزاک) میں گولیاں یا سفوف بنا کر یا اس کا روغن کشید کر کے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ بیرونی زخموں کے لئے مرہموں میں شامل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر زخموں میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو ان کو ہلاک کرتا اور زخموں میں تازہ گوشت پیدا کر کے ان کو جلد ہی خشک کر دیتا ہے۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ۔

بیخ کاسنی **ماہیت:** بیخ کاسنی (اصل الہندباء) کاسنی کی جڑ ہے۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال: منضج۔ محلل اورام احشاء۔ مدر بول وحیض خفیف۔

استعمال: بطور منضج حمیات بلغمیہ اور حمیات مرکبہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز ان تپوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اورام احشاء کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ کسی قدر مدر ہونے کی وجہ سے استسقاء میں استعمال کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

بیدانجیر (ارنڈ) **ماہیت:** بیدانجیر (خروع) مشہور درخت ہے۔ اسکے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں۔ جو چار، پانچ زوائد میں تقسیم ہوتے اور پنجۂ دست سے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھل گچھوں میں لگتے ہیں اور ان پر نرم و نازک خار ہوتے ہیں۔ ان کے اندر چکنے اور مخطط پوست والے تخم ہوتے ہیں۔ ان کے توڑنے پر اندر سے سفید مغز نکلتا ہے۔ اس مغز کو کولہو میں دبا کر تیل نکالا جاتا ہے۔ جو روغن بیدانجیر (ارنڈی کا تیل) کے نام سے مشہور ہے۔ (اس کا بیان علیحدہ کیا گیا ہے)۔

مزاج:۔ گرم و خشک +
افعال:۔ محلل و مسکن اورام۔ مسہل۔ جالی۔ مدرحیض۔ قاتل کرم شکم (برگ)، مقی۔ و مسہل ہونے کی وجہ سے مارگزیدہ اور افیون و بیش خوردہ کے لئے مفید ہے +
استعمال:۔ مغز بیدانجیر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ اکثر امراض بلغمیہ مثلاً فالج، لقوہ۔ کھانسی۔ ضیق النفس۔ قولنج۔ استسقاء اور وجع مفاصل میں مستعمل ہے۔ ہر ایک عضو کی صلابت دور کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں اورام و اوجاع پر پتوں کو تیل سے چپڑ کر نیم گرم باندھتے ہیں۔ مارگزیدہ اور بیش و افیون خوردہ کو کونپل بیدانجیر پانی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ بذریعہ قے و اسہال زہر دفع ہوتا ہے۔ مقام مارگزیدہ پر کونپلوں کو پیسکر ضماد بھی کرتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ مغز تخم بیدانجیر تین دانہ سے پانچ دانہ تک۔ برگ بیدانجیر سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

بیر بہوٹی (عروسک)

ماہیت:۔ بیر بہوٹی (کرم مخمل۔ کاغنہ) سرخ رنگ کا خوبصورت کیڑا ہے۔ جو سرخ مخمل کے مانند نرم و ملائم ہوتا ہے۔ اور موسم برسات کی ابتداء (اساڑھ۔ ساون) میں زمین سے نکلتا ہے +
مزاج:۔ گرم و خشک +
افعال:۔ مقوی باہ۔ بقول بعض نافع جدری +
استعمال:۔ بیر بہوٹی کو زیادہ تر مقوی باہ طلاؤں اور ضمادوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اطباء اندرونی طور پر بھی تقویت باہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض اطباء چیچک کی اُس حالت میں جبکہ اندر چلی گئی ہو۔ اُس کو باہر نکالنے کے لئے مفید بیان کرتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ نصف عدد سے ایک عدد تک +

بیش (بچھناک)

ماہیت:۔ بیش (میٹھا تیلیا) ایک نبات کی زہریلی جڑیں ہیں۔ جو مخروطی شکل اور سیاہ رنگ ہوتی ہیں۔ اور ان کے چبانے سے منہ میں سخت سنسناہٹ ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ دافع بخار۔ مہیج۔ مخدر۔ مدر بول وحیض۔ نافع اکثر امراض بلغمیہ وسوداویہ +

استعمال:۔ بیش کو بلغمی بخاروں میں گولیاں بنا کر کھلاتے ہیں۔ تحقیقات جدیدہ سے اُن بخاروں میں خصوصیت سے مفید ہے جو کسی اندرونی عضو کے ورم سے لاحق ہوں۔ مخدر ہونے کی وجہ سے عصبی دردوں مثلاً شقیقہ۔ عصابہ اور عرق النسا میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مہیج و مخدر ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اطلیہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ احتباس حیض میں کھلاتے ہیں۔ خصوصاً جس کا سبب سردی لگنا ہو۔ علاوہ ازیں ضعف باہ۔ وجع مفاصل۔ جذام۔ برص۔ کھانسی۔ دمہ اور قروح خبیثہ جیسے سوداوی و بلغمی امراض میں استعمال کرتے ہیں +

بیش کو مدبر کرنے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ تقریباً دو تین تولہ بیش کو دو ڈہائی سیر دودھ میں نرم آگ پر پکاتے ہیں۔ یہانتک کہ دودھ غلیظ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بیش کو گرم پانی سے دہو کر کام میں لاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک چاول سے دو چاول تک +

بیلگری (مغز بیل) **ماہیت:۔** "بیلگری" درخت بیل کے پھل کا گودا ہے جو وزن میں ہلکا اور رنگت میں زرد ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ قابض۔ حابس دم۔ مغری و مسکن +

استعمال:۔ بیلگری پرانے دستوں۔ سنگرہنی اور پیچش کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ اور ان امراض میں بکثرت مستعمل ہے۔ خونی دستوں اور کثرت حیض میں بھی فائدہ بخشتی ہے +

مقدار خوراک:۔ (سفوف کی صورت میں) دو تین ماشہ (دوسری صورتوں میں) تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک +

پان (تنبول) **ماہیت:۔** ایک بیلدار بوٹی کے مشہور پتے ہیں۔ اس کی جڑ کا نام

خولنجان :- جس کا بیان آیندہ صفحات میں درج ہے +

مزاج :- گرم وخشک +

افعال :- محلل۔ مفرح۔ منفث۔ مقوی معدہ وجگر۔ مطیب دہن۔ مولد لعاب دہن +

استعمال :- محلل ہونے کی وجہ سے برگ پان کو نیم گرم اورام پر باندھتے کھانے سے تفریح پیدا کرتا۔ معدہ وجگر کو تقویت بخشتا اور منفث ہونے کے باعث کھانسی (ورم عروق خشنہ) دمہ میں فائدہ بخشتا ہے۔ مطیب ہونے کی وجہ سے بدبوئے دہن کو دفع کرتا ہے۔ اور مولد لعاب ہونے کے باعث منہ کی خشکی پیاس کو زائل کرتا ہے۔ اس کا عرق بھی کشید کیا جاتا ہے۔ جو کہ تقویت و تفریح کیلئے پلایا جاتا ہے۔ عضو مخصوص پر طلا کرنے کے بعد برگ پان باندھا جاتا ہے۔ روغن سے کپڑوں کی حفاظت کرنے کے علاوہ عضو میں تحریک بھی پیدا کرتا ہے۔

ہمارے ملک میں یہ ایک عالمگیر رواج ہے کہ کتھہ۔ چونہ۔ چھالیا کے ساتھ اسے شوقیہ چباتے ہیں۔ جس سے ایک قسم کی تحریک پیدا ہوتی ہے بعض لوگ اس میں تمباکو ملاکر اسے زہر آلود کر دیتے ہیں۔ زیادہ پان چبانے والوں کے دانت چونہ کی وجہ سے جلد گر جاتے ہیں۔ چاء کی طرح پان کھانے سے بھوک کم ہو جاتی ہے۔ زیادہ پان کھانیوالوں کی خوراک علی العموم کم ہو جاتی ہے +

پپیتہ ولایتی

ماہیت :- ایک درخت کے سہ گوشہ اور سخت تخم ہوتے جنکی رنگت باہر سے خفیف بھوری یا سیاہی مائل اور اندر نیم شفاف ہوتی ہے۔ کچلوں کے مانند ان کا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے +

اس کا یہ جوہر تلخ کچلہ کے جوہر تلخ سے مجانس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے دونوں کے افعال بھی قریب قریب ہیں +

مزاج :- گرم وخشک +

افعال :- تریاق سموم۔ محلل۔ مخرج بلغم۔ کاسر ریاح۔ مقوی اعصاب

استعمال :- ہیضہ کے مریض کو اور نیز درد معدہ و امعاء میں عرق گلاب میں گھسکر پلاتے ہیں۔ کھانسی۔ ضیق النفس۔ استسقاء۔ رگی دردوں۔ گٹھیا۔ فالج

ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔ رسولی اور دوسرے اورام صلبہ پر گھسکر طلا کرنے سے ان کو تحلیل کرتا ہے۔ زہریلے جانوروں کے مقام گزیدہ پر گھسکر لگانے سے درد کو دور کرتا ہے۔ اوران کے زہر کو دفع کرتا ہے۔ اس کو ریزہ ریزہ کرکے روغن میں پکا کر صاف کرکے مالش کرنے سے فالج، استرخا اور خارش میں فائدہ ہوتا ہے +

چونکہ کچلے اور پپیتہ کا جوہر فعال ایک ہی چیز ہے۔ لہذا جو فوائد کچلے کے ہیں۔ وہی پپیتہ میں موجود ہیں۔ پپیتہ میں چونکہ کچلے کی بہ نسبت جوہر فعال دو چند مقدار میں ہے۔ اس لئے اس کو کچلے سے کم مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے +

مقدار خوراک:۔ دو چاول سے چار چاول تک +

پتھر پھوڑی

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے۔ جو بالعموم پتھروں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے دبیز ہوتے ہیں۔ اگر منہ میں چبایا جائے تو لیسدار اور نہایت شور معلوم ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مدر قوی۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ +

استعمال:۔ بند پیشاب کو جاری کرنے اور گردہ ومثانہ کی پتھری کو خارج کرنے کے لئے اس بوٹی کے پتوں کو پانی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ سوزاک میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

پرسیاؤشاں

ماہیت:۔ پرسیاؤشاں (ہنسراج) ایک بوٹی ہے جس کی شاخیں باریک سیاہ رنگ سرخی مائل اور پتے برگ کشنیز کے مشابہ لیکن اس سے چھوٹے ہوتے ہیں +

مزاج:۔ معتدل۔ بقول بعض مائل بہ گرمی وخشکی +

افعال:۔ محلل منضج بلغم۔ مدر حیض۔ مجفف +

استعمال:۔ حمیات بلغمیہ، ذات الصدر، ذات الریہ، نزلہ وزکام کھانسی

اور دمہ میں پرسیاوشان کو دیگر ادویہ کے ہمراہ جوشاندہ بنا کر پلاتے ہیں۔ بحالت احتباس طمث مدرحیض ادویہ میں بھی شامل کرتے ہیں۔ ورم جگر اور ورم رحم جیسے ورموں اور صلابتوں کے لئے بطور ضماد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض زخموں پر باریک پیس کر (خصوصاً سوختہ کر کے) چھڑکتے ہیں۔ قلاع اطفال میں اس کا ذرور بہت مفید ہے۔ اس کا جوشاندہ پینا مارگزیدہ اور سگ گزیدہ کے لئے مفید بیان کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (بطور جوشاندہ) پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

پلاس (ڈھاک)

ماہیت:۔ مشہور درخت ہے۔ اس کا گوند "چنیا گوند" کے عنوان سے۔ تخم "پلاس پاپڑہ" کے عنوان سے۔ اور پھول "گل ٹیسو" کے عنوان سے علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ اس جگہ صرف ڈھاک کی چھال اور پتوں کا ذکر کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ قاتل کرم شکم +

استعمال:۔ ڈھاک کے نرم و نازک پتے (کونپل) اور چھال قابض ہونے کی وجہ سے اسہال۔ سیلان الرحم۔ جریان منی کے دور کرنے کے لئے مستعمل ہیں چھال کے جوشاندہ سے سیلان الرحم کو دور کرنے اور ضیق مہبل کے لئے استنجا کراتے ہیں۔ اور کرم شکم کے قتل و اخراج کے لئے پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (کونپل) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک (چھال) پانچ ماشہ سے ایک تولہ تک +

پلاس پاپڑہ

ماہیت:۔ پلاس پاپڑہ (ڈھاک پاپڑہ)) درخت ڈھاک کے تخم ہیں۔ جو پیسے کے مانند گول حجم میں باریک اور وزن میں سبک ہوتے ہیں۔ انکا پوست زرد اور مغز سفید مائل بہ زردی ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ قاتل کرم شکم۔ جالی و مقرح۔ دافع تپ۔ دافع زہر مار و کژدم +

استعمال:۔ قتل و اخراج کرم شکم کے لئے سفوف یا جوشاندہ بنا کر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ تپ ربع (چوتھیہ) کی باری کو روکنے کیلئے گولیاں

بنا کر کھلاتے ہیں۔ جالی و مقرح ہونے کے باعث داد کے لئے طلاءً مستعمل ہے۔ آنکھ میں لگانے سے پھولا کو دور کرتا ہے۔ نقائص عضو مخصوص کو دور کرنے کے لئے مقوی طلاؤں میں شامل کرتے ہیں۔ سانپ اور بچھو کاٹے ہوئے کے لئے شرباً و ضماداً استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک +

پنبہ دانہ (بنولہ)

ماہیت:۔ کپاس یا روئی کے تخم ہیں۔ جو کہ مشہور چیز ہے۔ ان کا مغز بطور دوا مستعمل ہے +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال:۔ مقوی باہ۔ مسمن بدن۔ مولد منی و مولد شیر۔ منفث بلغم۔ جالی خفیف ملین شکم +

استعمال:۔ مغز پنبہ دانہ کی کھیر دودھ میں پکا کر یا دیگر ادویہ کے ہمراہ حریرہ بنا کر کھلاتے ہیں۔ کھانسی و دمہ میں شہد میں ملا کر چٹاتے ہیں۔ چہرہ کی جھائیں وغیرہ دور کرنے کے لئے اس کو پانی میں پیس کر طلا کرتے ہیں۔ مقوی باہ اور مسمن بدن معاجین میں شامل کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے سات ماشہ تک +

پنواڑ (سنگسبویہ)

ماہیت:۔ پنواڑ ایک بوٹی ہے۔ جس کے تخم بطور دوا زیادہ مستعمل ہیں۔ تخم پنواڑ دانہ موٹھ کے مانند اور نہایت سخت ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مصفی خون۔ جالی +

استعمال:۔ تخم پنواڑ اور برگ پنواڑ اکثر امراض جلدیہ و امراض فساد خون مثلاً جذام۔ بواسیر۔ خارش۔ داد۔ بہق۔ برص اور کلف کے ازالہ کے لئے شرباً و ضماداً استعمال کرتے ہیں۔ وبائی زمانہ خصوصاً زمانہ طاعون میں اس کے پتوں کا ساگ پکا کر بطور حفظ ماتقدم کھلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں تخم اور پتوں کو فالج۔ گنٹھیا جیسے بلغمی امراض میں بھی استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک: (تخم) ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

پوست انار

ماہیت: پوست انار (ناسپال) سے انار کے پھل کا چھلکا مراد ہے +

مزاج: سرد وخشک +

افعال: قابض۔ حابس دم +

استعمال: استرخائے لثہ۔ تحرک دنداں۔ لثہ دامیہ۔ قلاع دہن اور گرم اورام حلق میں بطور مضمضہ، سنون وذرور استعمال کیا جاتا ہے۔ اسہال وپیچش میں سفوف بنا کر کھلایا جاتا یا جوشاندہ بنا کر پلایا جاتا ہے۔ خروج المقعد میں جوشاندہ سے استنجا کراتے۔ نیز باریک پیسکر چھڑکتے ہیں +

سیلان الرحم۔ کثرت حیض اور خون بواسیر میں سفوف بنا کر کھلاتے اور جوشاندہ سے آبدست کراتے، یا آبزن استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کی کالی کھانسی میں اجوائن اور نمک سیاہ کے ہمراہ جلا کر کھلاتے ہیں۔ یا جوشاندہ بنا کر پلاتے ہیں +

مقدار خوراک: تین ماشہ سے ۵ ماشہ تک +

پوست بیخ انار

ماہیت: پوست بیخ انار سے انار کی جڑ کی چھال مراد ہے +

مزاج: سرد وخشک +

افعال: قاتل کرم شکم۔ قابض۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے مسہل +

استعمال: پوست بیخ انار کا جوشاندہ کرم شکم خصوصاً کدو دانہ کے ہلاک کرنے کے لئے پلایا جاتا ہے۔ اورام ودرد حلق میں جوشاندہ بنا کر غرغرہ کراتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے دست آنے لگتے ہیں + (درخت انار کے تنہ کی چھال بھی پوست بیخ انار کے مانند ہے۔ لیکن اس سے ضعیف) +

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

پوست خشخاش

ماہیت: پوست خشخاش (ڈوڈہ افیون) سے نبات خشخاش کے پھلوں کا چھلکا مراد ہے۔ جس سے تخم نکال لئے گئے ہوں + دواءً وہ پوست لیا جاتا ہے۔ جس سے افیون نہ نکالا گیا ہو +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ مخدر۔ منوم۔ مسکن اوجاع۔ قابض۔ حابس دم +

استعمال:۔ ہر قسم کے دردوں میں بغرض تسکین مختلف طریقوں (ضماداً۔ نطولاً۔ سکوراً) استعمال کرتے ہیں۔ حلق کے گرم ورموں میں غرغرے کراتے ہیں۔ سرسام۔ مالنخولیا۔ جنون اور سہر میں اس کا جوشاندہ پلاتے اور سر پر ضماد لگاتے ہیں۔ اسہال و پیچش میں سفوف کرکے کھلاتے ہیں۔ نزلہ۔ کھانسی۔ نفث الدم اور آنتوں کے جریان خون میں استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک +

پھٹکری (شبِ یمانی)

ماہیت:۔ سفید وشفاف معدنی چیز ہے۔ جو ڈلیوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ اس کا ذائقہ شیریں اور کسیلا ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ قابض۔ مسکن۔ حابس خون۔ مجفف۔ مدر۔ مقی۔ دافع نوبت تپ + (پھٹکری شگفتہ) اکال۔ مُجیّج و مُنَجّج +

استعمال:۔ دانتوں کی مضبوطی واستحکام اور نیز ان سے خون بہنے۔ قلاع۔ ورم لوزتین اور ورم حلق میں اس کے آب محلول سے غرغرہ یا مضمضہ کرتے اور سنون یا ذرور بناکر استعمال کرتے ہیں۔ پرانے دستوں میں سفوف بناکر کھلاتے ہیں۔ خروج المقعد اور بواسیر میں اس کے پانی سے آبدست کراتے ہیں۔ معدہ اور آنتوں کے سیلان خون میں استعمال کرتے ہیں۔ نکسیر کی حالت میں بطور نفوخ وذرور استعمال کی جاتی ہے۔ معمولی زخموں کے سیلان خون کو روکنے کے لئے اس کے آب مطبوخ سے زخموں کو دھوتے ہیں۔ آشوب چشم میں پھٹکری کو گلاب میں حل کرکے ٹپکاتے ہیں۔ اندام نہانی کے ورم وخارش۔ سیلان الرحم اور بغرض تنگی اندام نہانی اسکے آب محلول سے پچکاری کی جاتی ہے۔ بچوں کے امراض مثلاً خناق۔ کھانسی میں پھٹکری کو مقدار معینہ سے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے قے ہوکر اصل مرض کو افاقہ ہوتا ہے۔ کالی کھانسی میں مقدار مقررہ میں استعمال کرنے سے

فائدہ ہوتا ہے۔ نوبتی بخاروں کی نوبت روکنے کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ ۰
ہونے کی وجہ سے احتباس حیض۔ اور سوزاک میں استعمال کرتے ہیں۔ سوزاک
اس کے آب محلول سے پچکاری بھی کی جاتی ہے +
پھٹکری شگفتہ کو باریک پیسکر خراب زخموں پہ چھڑکتے ہیں۔ زخم بہ
جلد صاف ہوکر خشک ہوجاتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ دو رتی سے چار رتی تک +

پیپل درخت

ماہیت:۔ پیپل مشہور عظیم الشان درخت ہے۔ اس کے پتے اور چھال دوائً مستعمل ہیں +
مزاج:۔ گرم وخشک +
افعال:۔ محلل اورام۔ دافع تپ دتھوہر +
استعمال:۔ برگ پیپل کو گرم کرکے پھوڑے پھنسیوں پہ باندھتے ہیں۔
اس کی چھال کو پیسکر ضماد کرتے ہیں۔ جبکہ بخار کی حالت میں تپ۔ کم بکائی اور پیاس
شدید لاحق ہو۔ تو پیپل کی چھال کو جلاکر پانی میں بجھاتے ہیں۔ اور پھر صاف
لیکر پلاتے ہیں۔ چھال کے جوشاندے سے ورم لثہ اور جوشش دہن میں مضمضہ
کرتے ہیں +
ذات الجنب اور ڈبہ اطفال میں خاکستر برگ پیپل کا آب زلال پلاتے

تخم خربزہ

ماہیت:۔ تخم خربزہ (بذر البطیخ) خربزہ کے تخم ہیں (مغز نیز بغیر مغز نکالے استعمال کرتے ہیں) +
مزاج:۔ گرم وتر +
افعال:۔ مدر بول وحیض۔ جالی +
استعمال:۔ تخم خربزہ کو مدر ہونے کے باعث احتباس بول وحیض،
گردہ ومثانہ کی سدہ جگر اور بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔ اور جالی ہونیکی
چہرے کے رنگ کو نکھارنے اور بعض امراض جلدیہ میں طلاءً مستعمل ہے +
مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

تخم خرفہ

ماہیت:۔ تخم خرفہ (بذر البقلۃ الحمقاء) دانہ خشخاش کے

سیاہ رنگ کے تخم ہیں +

مزاج:- سرد۲ و تر۲ +

افعال:- مبرد۔ مسکن صفراء وخون۔ مدر بول +

استعمال:- تخم خرفہ کو اکثر امراض صفراوی وخونی مثلاً دردسر گرم۔ شدت عطش۔ جوش خون۔ زیادتی صفراء۔ حرارت معدہ وجگر۔ سوزش بول صفراوی وخونی بخاروں میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ ذیابیطس حار میں بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

تخم تربوز

ماہیت:- تربوز (بطیخ ہندی) کے تخم ہیں۔ جو سیاہ یا سرخ رنگ اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ ان کا مغز نکال کر استعمال کیا جاتا ہے +

مزاج:- سرد و تر +

افعال:- مبرد و مرطب۔ مسمن بدن ملین صدر مسکن صفراء وخون۔ مدر بول +

استعمال:- صفراوی وخونی بخاروں۔ جوش خون صفراء کی زیادتی۔ خشونت قصبۂ ریہ وسرفۂ حار اور شدت عطش میں مغز تخم تربوز کو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر مصری ملا کر پلاتے ہیں۔ یبوست دماغ اور بے خوابی میں شرباً وضماداً وسعوطاً استعمال کرتے ہیں۔ لاغری جسم۔ لاغری گردہ اور سل ودق میں بھی مستعمل ہے۔ سوزش بول سوزاک اور عسر البول (جو کہ گرمی خشکی کی وجہ سے ہو) میں پانی میں پیس چھان کر پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

تخم خبازی

ماہیت:- "تخم خبازی" خبازی نامی نبات کے تخم ہیں۔ جو گول چپٹے سفید رنگ ہوتے ہیں۔ ان پر باریک جھریاں ہوتی ہیں۔ تخم کے عین درمیان میں خفیف گڑھا ہوتا ہے +

مزاج:- سرد۱ و تر۲ +

افعال:- منضج۔ ملین۔ مزلق ومغری۔ رادع خفیف +

استعمال:- بطور منضج صفرا استعمال کرتے ہیں سینہ اور ریہ کی خشونت۔ سرفہ حارہ۔ اور گرفتگی آواز کو دور کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ نیز تپ۔ قرحۂ امعا۔ گردہ اور مثانہ کی سوزش اور ادویہ مسہلہ کی حدت کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اورام حارہ میں ردع مواد کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ ضماد کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

تخم خیارین

ماہیت:- ککڑی اور کھیرے کے تخم ہیں۔ جو کہ مشہور و معروف ہیں (مغز نکال کر اور نیز بغیر مغز نکالے استعمال کرتے ہیں) +

مزاج:- سرد و تر +

افعال:- مبرد۔ مسکن صفرا و خون۔ مدر بول +

استعمال:- جوش خون۔ زیادتی صفرا۔ شدت عطش۔ حرارت معدہ و جگر۔ گرم بخاروں۔ جگر و طحال کے گرم ورموں اور سوزش بول میں پانی میں پیس چھانکر یا نیم کوفتہ کر کے جوشاندہ میں استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

تخم کاسنی

ماہیت:- تخم کاسنی (ہندبا الندبار) نبات کاسنی کے تخم ہیں۔ جو ریزہ ریزہ۔ سفید رنگ۔ وزن میں سبک اور مزے میں تلخ ہوتے ہیں +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- مسکن صفرا و خون۔ مفتح سدد۔ مدر +

استعمال:- صفراوی و خونی بخاروں میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ شیرہ نکالکر یا نیم کوفتہ کا نقوع یا مطبوخ بنا کر پلاتے ہیں۔ مدر ہونے کی وجہ سے امراض جگر و طحال مثلاً یرقان سُددی۔ استسقاء۔ سدۂ جگر۔ سدۂ طحال۔ ورم جگر اور حمیات مزمنہ و مرکبہ میں جن میں جگر بھی ماؤف ہو خصوصیت سے مستعمل ہے۔ ان امراض میں نسخہ "چکیدۂ کاسنی" اور نسخہ "دریدہ کاسنی" معمولہ مطب ہیں +

مقدار خوراک:- (بصورت شیرہ) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔ ورنہ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

تخم کدو

ماہیت:- تخم کدو "گھیا" (کدوئے دراز) کے تخم ہیں جو کہ

مشہور ہے (زیادہ تر ان کا مغز نکال کر استعمال کرتے ہیں) +

مزاج:- سرد و تر +

افعال:- مبرد۔ مرطب۔ مسمن بدن۔ مسکن صدر۔ مسکن صفرا و خون +

استعمال:- صفراوی و خونی بخاروں۔ جوش خون و صفرا کی زیادتی خشونت قصبۂ ریہ، بسرفہ حارہ اور شدت عطش میں مغز تخم کدو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر مصری ملا کر پلاتے ہیں۔ یبوست دماغ۔ اور بے خوابی میں شرباً و ضماداً و سعوطاً استعمال کرتے ہیں۔ لاغری جسم۔ لاغری گردہ اور سل و دق میں بھی مستعمل ہے۔ سوزش بول۔ سوزاک اور عسر البول میں (جو گرمی و خشکی کی وجہ سے ہو) پانی میں پیسکر اور چھان کر پلاتے ہیں +

تخم کدو سے روغن نکالا جاتا ہے۔ جو کہ "روغن کدو" کے نام سے مشہور ہے یہ روغن یبوست دماغ۔ بے خوابی اور ترطیب بدن کے لئے طلاءً، تدہیناً اور سعوطاً مستعمل ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

تخم مویز

ماہیت:- مویز (منقی) کے تخم ہیں۔ جو مویز سے نکال لئے جاتے ہیں +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- قابض +

استعمال:- اسہال معدی و معوی میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک +

تخم نیل

ماہیت:- نیل کے تخم ہیں جس کے پتوں کو وسمہ کہتے ہیں۔ یہ پتے خضاب میں مستعمل ہیں +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- جالی +

استعمال:- تخم نیل زیادہ تر ابتدائی نزول الماء اور بیاض چشم میں باریک

پیسکر بطور سرمہ لگایا جاتا ہے۔ نیز برص بہق اور داد وغیرہ امراض جلدیہ میں طلاءً مستعمل ہے +

تربوز ہندوانہ

ماہیت:۔ تربوز (بطیخ ہندی) مشہور شاداب و شیریں پھل ہے۔ اس کے تخم اور گودہ یا گودہ کا پانی دوائً مستعمل ہیں۔ تخم کا بیان ہو چکا ہے۔ گودے اور اس کے پانی کا ذکر اس جگہ کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ سرد و تر +

افعال:۔ مُبرِّد۔ مسکن صفراء و خون۔ مدر بول۔ ملین طبع +

استعمال:۔ جوشِ خون۔ زیادتیٔ صفراء۔ شدت عطش اور صفراوی و خونی بخاروں میں گودے سے پانی نچوڑ کر پلایا جاتا ہے۔ سل و دق اور خشک کھانسی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ نیز سوزش بول۔ سوزاک۔ یرقان اور سنگ گردہ و مثانہ میں پلاتے ہیں +

توت سفید

ماہیت:۔ توت مشہور پھل ہے +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال:۔ مُدر بول۔ ملین طبع۔ مقوی صدر وریہ +

استعمال:۔ توت سفید شاداب و شیریں ہوتا ہے۔ زیادہ تر دوسرے فواکہ کے مانند کھایا جاتا ہے۔ بطور دوا توت سیاہ زیادہ مستعمل ہے + خناق اور درد گلو کی مخصوص چیز ہے۔ ان امراض میں شربت توت بہت مستعمل ہے +

توت سیاہ شہتوت

ماہیت:۔ توت سیاہ کو توت شامی بھی کہتے ہیں۔ مشہور پھل ہے +

مزاج:۔ سرد و تر +

افعال:۔ مُبرِّد۔ قابض۔ مسکن صفراء و خون۔ نافع اورام حادّہ حلق و حنجرہ (درخت توت کے جڑ کی چھال) قاتل کرم شکم +

استعمال:۔ توت سیاہ یا اس کا نچوڑا ہوا پانی شدت عطش۔ جوشِ خون اور زیادتیٔ صفراء کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس کا نچوڑا ہوا پانی یا پانی

سے (قندآمیز کر کے) شربت یا رُب بنا کر حلق، حنجرے کے اورام گرم میں بکثرت استعمال کرتے ہیں +

درخت توت کے پتوں اور جڑ کے جوشاندہ سے حلق و حنجرہ کے اورام اور درد دنداں میں غرغرہ کراتے ہیں۔ جڑ کا جوشاندہ کرم شکم خصوصاً کدو دانہ کو قتل کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (توت سیاہ کا نچوڑا ہوا پانی) پانچ تولے سے دس تولے تک +

توتیائے اخضر (نیلا تھوتھا)

ماہیت:۔ گہرے نیلے رنگ کی ڈلیاں یا قلمیں ہوتی ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال: اکال۔ مجفف قروح۔ قابض۔ مقی۔ مقوی اعصاب۔ مصفی ومقوی خون۔ منفث +

استعمال:۔ مرہموں میں شامل کر کے خراب زخموں کو صاف اور خشک کرنے کے لئے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس کے آب محلول سے زخموں کو دھوتے ہیں + اکال ہونے کی وجہ سے ککروں اور سلاق اور آتشکی زخموں پر لگاتے ہیں۔ سوزاک جدید، قدیم اور سیلان رحم میں اس کے آب محلول سے پچکاری کی جاتی ہے + دانتوں کے استحکام اور مسوڑھوں کے زخموں کے لئے سنونات میں شامل کرتے۔ نیز آب محلول سے مضمضہ کراتے ہیں۔ قلاع وآکلہ دہن میں دوسری ادویہ کے ہمراہ پیسکر ذرور کرتے ہیں۔ قابض ہونے کے باعث پیچش و اسہال میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور مقی ہونے کے باعث سمیات مخدرہ میں قے لانے کے لئے دیتے ہیں۔ امراض فساد خون مثلاً جذام، آتشک میں بھی کھلاتے ہیں۔ بعض امراض فساد خون میں تقویت خون کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خناق و بائی۔ ذبحہ۔ ورم حنجرہ اور ورم شعب ریہ میں کھلانے سے منفث ہونے کی وجہ سے فائدہ بخشتا ہے +

توتیائے اخضر اکال ہونے کے باعث اندرونی طور پر باحتیاط استعمال کیا جاتا ہے۔ کم مقدار میں کھلانے سے قبض پیدا کرتا ہے۔ لیکن زیادہ

مقدار (پانچ چاول رتی) میں استعمال کرنے سے قے لاتا ہے۔ اگر قے لانے کے لئے کھلایا جائے اور قے نہ آئے تو معدہ و امعاء میں زخم اور ورم ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا اس صورت میں معدہ کو صاف کرنے کی جلد تدبیر کرنی چاہیئے۔

مقدار خوراک:۔ دو چاول سے چار چاول تک بطور مُقی دو رتی سے پانچ رتی تک۔

تودری

ماہیت:۔ تودری (تبزالخجم) ایک بوٹی کے تخم ہیں۔ دانہ مسور سے چھوٹے اور کسی قدر چپٹے ہوتے ہیں۔ بلحاظ رنگت سُرخ و سفید اور زرد تین قسم کی ہوتی ہے۔

مزاج:۔ گرم و تر۔

افعال:۔ مقوی باہ۔ مولد منی۔ مولد شیر۔ مسمن۔ منفث۔

استعمال:۔ تودری کو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف و معجون میں شامل کرکے تقویت باہ۔ تولید منی و شیر اور تسمین بدن کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ منفث ہونے کی وجہ سے کھانسی اور ضیق النفس میں کھلاتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک۔

ثعلب مصری

ماہیت:۔ ثعلب مصری (خصیۃ الثعلب) ایک نبات کی جڑ ہے۔ سفید زردی مائل اور سورنجان سے چھوٹی یا بڑی ہوتی ہے۔ ذائقہ شیریں۔ لزج اور کسی قدر تیز ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم و تر۔

افعال: مقوی باہ۔ مولد منی۔ مسمن بدن۔

استعمال:۔ ثعلب مصری کو تنہا سفوف کرکے یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف و معاجین بنا کر یا حریرہ تیار کرکے تقویت باہ۔ تولید منی اور تسمین بدن کی غرض سے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

جامن

ماہیت:۔ جامن مشہور درخت ہے۔ اس کے پھل (جو جامن کے

نام سے مشہور ہیں) اور ان کی گٹھلیاں دوا ءً مستعمل ہیں +

مزاج:۔ تخم جامن سرد وخشک + پھل سرد وخشک +

افعال: قابض ۔ مقوی معدہ وجگر حار ۔ مسکن حرارت + تخم قابض ہے +

استعمال:۔ جامن کا پانی نچوڑ کر رُب اور سرکہ بناتے ہیں ۔ جو گرم معدے و جگر کو تقویت دینے ۔ بھوک لگانے اور اسہال صفراوی و دموی کو بند کرنے کے لئے مستعمل ہیں ۔ صرف پھل کھانے سے بھی یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں +

مغز خستہ جامن اسہال اور ذیابیطس میں استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (جامن) بقدر ہضم (رب جامن) دو تولہ سے تین تولہ تک (مغز خستہ جامن) تین ماشہ +

جاوتری (بسباسہ)

ماہیت:۔ جاوتری "جائفل" کا چھلکا ہے ۔ جو خشک ہونے پر جائفل سے علیحدہ ہو جاتا ہے ۔ اسکی رنگت زرد سرخی مائل ہوتی ہے ۔ اور مزہ تند اور خوشبودار ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مفرح ۔ مقوی باہ ۔ مقوی معدہ و ہاضم ۔ کاسر ریاح ۔ منشف رطوبات ۔ مطیب دہن و عرق +

استعمال:۔ جاوتری کو ضعف قلب اور امراض معدہ میں استعمال کرتے ہیں ۔ پرانے دستوں اور سلس البول میں کھلاتے ہیں + رطوبات رحم کو جذب و نشف کرنے کے لئے زعفران کے ہمراہ بطور فرزجہ استعمال کرتے ہیں + تقویت باہ کے لئے حبوب و معاجین باہیہ میں شامل کرتے ہیں ۔ نیز مقوی طلاؤں میں ڈالتے ہیں + بدبوئے دہن کو دور کرنے کے لئے چباتے اور پسینہ کی بو زائل کرنے کے لئے روغن میں شامل کر کے مالش کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

جاوشیر

ماہیت:۔ جاوشیر ایک درخت کا گوند ہے ۔ جس کا رنگ باہر سے زرد مائل بہ سبزی یا نارنجی نیم شفاف اور اندر سے سفید زردی مائل ہوتا ہے ۔ اس کو پانی میں حل کرنے سے پانی ، دودھ کے مانند سفید ہو جاتا ہے

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مسخن۔ محلل۔ مسہل بلغم۔ مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ۔ منفـ
جالی۔ کاسر ریاح۔ مدر بول وحیض +

استعمال:۔ عصبی وبلغمی امراض مثلاً ضعف اعصاب۔ لقوہ۔ فالج۔ صر
سکتہ۔ نزلہ وزکام۔ استسقاء۔ ضعف معدہ۔ قولنج بلغمی اور احتباس حیض وغیرہ :
مستعمل ہے۔ کھانسی اور دمہ میں استعمال کراتے ہیں۔ نفخ شکم۔ قولنج ریحی اور وجع ا
ریحی میں کھلاتے ہیں۔ قروح خبیثہ کے لئے مراہم میں شامل کرتے ہیں۔ اورام صـ
(خنازیر وغیرہ) میں ضماد لگاتے ہیں +

جدوار (نرِبسی)

ماہیت:۔ ایک نبات کی جڑ ہے۔ جو بچھناک کے مـ
صنوبری شکل۔ گراں وزن۔ ذائقہ میں تلخ۔ رنگ باہر
سیاہ اور اندر سے بنفشی ہوتا ہے + (جدوار پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ جس میں
ایک قسم جدوار خطائی بہترین ہے) +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ تریاق سموم۔ مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مقوی اعصاب
محلل۔ مسکن اوجاع۔ مقوی باہ۔ مدر۔ جالی +

استعمال:۔ جدوار تمام حار و بارد سموم مشروبہ و ملدوغہ میں اندرونی وبـ
طور پر مستعمل ہے (زہر بچھناک کے لئے خصوصیت رکھتی ہے) امراض وبائیہ میں
بطور حفظ ماتقدم اور حالت مرض میں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ تمام ظاہر
و باطنی دردوں کی تسکین کے لئے کھلاتے اور لگاتے ہیں۔ اورام مغابن۔ طاعـ
خنازیر۔ خناق وغیرہ پر ضماد کرتے ہیں۔ بہق وکلف وغیرہ کو دور کرنے اور چہرے
نکھارنے کے لئے طلا کرتے ہیں +

اکثر عصبی وبلغمی امراض مثلاً نزلہ وزکام۔ صرع۔ فالج۔ لقوہ۔ اختناق الر
ضعف معدہ۔ ضعف باہ۔ استسقاء۔ یرقان۔ قولنج۔ سدہ جگر۔ احتباس وعسر بول
و حیض وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے۔ حب جدوار اس کا مشہور مرکب ہے
جو نزلہ وزکام اور ضعف باہ میں مستعمل ہے +

جدوار چونکہ بیش کے مشابہ ہوتی ہے۔ لہذا ان دونوں کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔ بیش اکثر جدوار سے چھوٹا ہوتا ہے اور اگر بیش کو منہ میں چبایا جائے تو سوزش و خدر محسوس ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے بعد جدوار کو چبائیں تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

جست

ماہیت:۔ جست (خارصینی۔ روے توتیا) سفید نیلگوں رنگ کی مشہور دھات ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ قابض۔ مجفف۔ نافع امراض چشم +

استعمال:۔ جست کو کشتہ کرنے کے بعد جریان۔ رقت و سرعت و سیلان الرحم میں استعمال کرتے ہیں۔ اکثر امراض چشم میں بطور سرمہ لگاتے ہیں۔ جست شگفتہ (جست کا پھول) بچوں کے آشوب چشم میں بکثرت مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک رتی تک بصورت کشتہ +

جلاپا

ماہیت:۔ جلاپا ایک نبات کی جڑ ہے۔ امریکہ سے آتی ہے۔ اسکی رنگت باہر سے سیاہ۔ اندر سے کمدر زردی مائل ہوتی ہے۔ بو دھوئیں کے مانند۔ ذائقہ اول میں شیریں محسوس ہوتا ہے لیکن بعد میں غثیان ہونے لگتا ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مسہل بلغم و مائیت +

استعمال:۔ جلاپا نہایت مفید اور بے خطر مسہل دوا ہے۔ استسقاء۔ قبض شدید۔ دائمی قبض۔ لقوہ۔ فالج۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ نزلہ و زکام جیسے امراض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں + **مقدار خوراک:۔** نصف ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک +

جند بیدستر

ماہیت:۔ جند بیدستر ایک دریائی جانور کے خصیوں کی خشک شدہ رطوبت ہے جس کی تیز بو آتی ہے + **مزاج:۔** گرم و خشک +

افعال:۔ محلل۔ مسخن۔ مقوی اعصاب۔ مسکن اوجاع۔ کاسر ریاح۔ مدر۔ تریاق سموم بارد۔

استعمال:۔ اورام کو تحلیل کرنے اور اعصاب کو تقویت دینے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مقوی باہ اطلیہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ اور ادرار حیض کیلئے استعمال کراتے ہیں۔ اکثر عصبی و بلغمی

امراض مثلاً لقوہ۔ فالج صرع۔ وجع مفاصل وغیرہ میں کھلاتے اور مناسب ادویہ کے ہمراہ مالش کرتے ہیں بچوں کی مرگی میں بالخصوص مستعمل ہے۔ بیشتر دماغی امراض میں بطور سعوط بھی استعمال کرتے ہیں تریاق سموم باردہ ہونے کی وجہ سے افیون خوردہ کو کھلایا جاتا ہے اور عقرب گزیدہ کو بھی استعمال کراتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک +

جوانسہ

(خار شتر۔ جواسہ۔ بقول بعض بادآورد یہی ہے) **ماہیت**:۔ ایک خاردار بوٹی ہے۔ جو بالعموم دریاؤں کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ اسکے پتے مہندی کے پتوں کے مشابہ لیکن اُن سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس بوٹی کو اونٹ بہت رغبت سے کھاتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک۔ بقول بعض سرد و خشک +

افعال:۔ مدر بول۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ مسکن +

استعمال:۔ برگ جوانسہ کو پانی میں پیس چھانکر مضرت سیماب کو دفع کرنے کیلئے پلاتے ہیں کہتے ہیں کہ بذریعہ ادرار سیماب خام خارج ہوجاتا ہے۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑنے اور اسکی پیدائش کو بند کرنیکے لئے بھی اسکا عرق یا شیرہ استعمال کرتے ہیں نیز اسکے جوشاندہ میں مریض بواسیر خونی و بادی کو تسکین درد کیلئے آبزن کراتے ہیں + **مقدار خوراک**:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

جواکھار

ماہیت:۔ کھار ہے۔ جو کہ جَو کے پودوں کو جلاکر انکی راکھ سے بہ ترکیب خاص تیار کیا جاتا ہے

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ دافع حموضت۔ ہاضم کاسر ریاح۔ مدر بول۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ منفث۔ مقی و مسہل +

استعمال:۔ جواکھار کو احتباس بول۔ یرقان۔ سنگ گردہ و مثانہ میں بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ دافع حموضت اور کاسر ریاح ہونے کے باعث ہاضم اور کاسر ریاح چورنوں میں شامل کرکے ضعف ہاضمہ اور درد شکم ریحی میں کھلاتے ہیں۔ اور منفث ہونے کی وجہ سے کھانسی۔ دمہ میں استعمال کرتے ہیں +

ایک ہی مرتبہ زیادہ مقدار میں کھلانے سے قے آور ہے اور بار بار کے استعمال سے دست لاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک

چاکسو

(چشمیزج۔ چشخام) **ماہیت**:۔ بہدانہ کے برابر مثلث شکل کا سیاہ رنگ چکنا اور چمکدار تخم ہوتا ہے۔ اس کا مغز نکالکر استعمال کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:- قابض۔ حابس دم۔ جالی۔ محلل۔ مقوی بصر +

استعمال:- چاکسو کو اندرونی طور پر زیادہ تر بول الدم میں استعمال کیا جاتا ہے ورنہ خارجی طور پر امراض چشم کی مخصوص دوا ہے۔ چنانچہ اکتحالاً و ذروراً ضعف بصر، رمد۔ جرب الاجفان (ککرے) جالہ اور دمعہ میں بکثرت مستعمل ہے +

چاکسو کو امراض چشم میں مدبر کرکے استعمال کرتے ہیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ چاکسو کو جوف پیاز میں ڈال کر بوبل میں دبا دیتے ہیں جب پیاز پختہ ہو جاتی ہے۔ تو باہر نکال لیتے ہیں۔ اور چاکسو کو چھیلکر کام میں لاتے ہیں +

مقدار خوراک:- دو ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

چائے

ماہیت:- ایک پودے کی مشہور پتیاں ہیں۔ جو عام طور پر جوش دیکر پی جاتی ہیں +

مزاج:- گرم وخشک +

افعال:- مفرح و مقوی۔ ملین۔ محلل۔ مسخن و محرک۔ معرق۔ مدر بول۔ مسکن عطش کاذب +

استعمال:- مفرح و مقوی ہونے کی وجہ سے امراض قلب مثلاً خفقان اور غم وہم اور نیز رفع تکان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سُرفہ و ضیق النفس بلغمی میں اس کا جوشاندہ معمولاً مطلب ہے۔ استسقاء۔ یرقان اور احتباس بول میں مدر ہونے کی وجہ سے مفید ہے۔ چائے کو پکا کر ضماد کرنا یا ٹکیہ بنا کر باندھنا محلل اورام صلبہ اور مسکن درد بواسیر ہے +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے چھ ماشہ تک +

چرائتہ

(قصب الزریرہ) **ماہیت:**- چرائتہ نامی پودے کی شاخیں اور پتیاں ہیں۔ جن کا مزہ نہایت تلخ ہوتا ہے +

مزاج:- گرم وخشک

افعال:- مصفی خون۔ قابض۔ مقوی جسم۔ مقوی معدہ و جگر۔ کاسر ریاح۔ قاتل کرم شکم۔ دافع بخار +

استعمال:- چرائتہ کو تصفیہ خون کی غرض سے اکثر امراض فساد خون مثلاً

جذام۔ آتشک۔ خارش۔ داد اور دیگر اورام و بثور میں بطور ضیاندہ و جوشاندہ استعمال کرتے ہیں۔ کاسر ریاح۔ مقوی معدہ اور قابض ہونے کی وجہ سے اسہال و پیچش۔ نفخ شکم، ضعف معدہ میں استعمال کراتے ہیں۔ ضعف و نقاہت کو دور کرنے کے لئے بطور ایک مقوی دوا کے مستعمل ہے + پرانے بخاروں اور موسمی بخاروں میں، اور نیز کرم شکم کے ہلاک کرنے کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ جوشاندہ یا ضیاندہ بنا کر پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

چرس

(عصارۂ بھنگ۔ عطر ولایتی) **ماہیت**:۔ لیسدار رطوبت ہوتی ہے جو بھنگ کے پتوں پر جمی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی منجمد رطوبت کو پتوں سے کھرچ کر جمع کر لیا جاتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مُسکِر۔ ممسک۔ قابض +

استعمال:۔ چرس کو "معجون فلک سیر" میں شامل کیا جاتا ہے۔ جو کہ مقوی و ممسک مرکب ہے۔ اس کے بکثرت اور متواتر استعمال سے وہی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کہ بھنگ کی کثرت استعمال سے پیدا ہوتے ہیں +

چکّہ دانہ

ماہیت:۔ مٹیالے رنگ کا سخت دانہ ہے۔ اس کے اندر حب بلسان کے مانند چھوٹا سا باریک مغز ہوتا ہے۔ لیکن حب بلسان سے بڑا ہوتا ہے اور نیز اس کے مانند آگے پیچھے نوک نکلی ہوئی نہیں ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مسہل +

استعمال:۔ چکّہ دانہ کو زیادہ تر گھُٹّی میں دیگر ادویہ کے ہمراہ شامل کر کے استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک بچے کی عمر کے مطابق +

چنیا گوند

(صمغ پلاس) **ماہیت**:۔ درخت ڈھاک کا گوند ہے۔ رنگت میں سُرخ سیاہی مائل اور مزہ میں نہایت کسیلا ہوتا ہے +

مزاج :- گرم وخشک +

افعال :- مغلظ- قابض +

استعمال :- چینیا گوند کو جریان شرعت و رقت سیلان الرحم میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف بنا کر بکثرت استعمال کراتے ہیں۔ سنگرہنی (ذرب) اور خروج مقعد میں بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک :- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

چوب چینی (خشب صینی) مشہور جڑ ہے۔ جو رنگت میں سُرخ گلابی اور مزہ میں شیریں ہوتی ہے +

مزاج :- گرم وتر (بعض کے نزدیک مرکب القوی مائل بہ حرارت مع رطوبت فضلیہ) +

افعال :- مقوی اعضائے رئیسہ۔ مقوی باہ ۔ محلل ۔ معرق ۔ مصفی خون ، مدر بول وحیض ۔ (چوب چینی تازہ) منوم ومسکن +

استعمال :- چوب چینی کو تصفیہ خون کی غرض سے امراض فساد خون میں بکثرت استعمال کرتے ہیں ۔ علاوہ ازیں اکثر امراض بلغمی وسوداوی ۔ مثلاً صداع مزمن ۔ نزلہ وزکام مزمن ۔ جنون ۔ مالیخولیا ۔ فالج ۔ استسقائے لحمی ۔ احتباس بول وحیض ۔ بواسیر و نواصیر ۔ قروح گردہ ومثانہ ۔ اوجاع مفاصل اور حمی ربع میں مستعمل ہے ۔ تقویت باہ کے لئے سفوف یا معجون بنا کر کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک :- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

چوب حیات ماہیت :- ایک درخت کی لکڑی ہے +

مزاج :- گرم وخشک +

افعال :- تریاق ہیضہ وسم مار ۔ قابض +

استعمال :- چوب حیات ہیضہ میں بکثرت استعمال کی جاتی ہے ۔ نیز مارگزیدہ وعقرب گزیدہ کو گھسکر پلایا جاتا ہے ۔ اور مقام گزیدہ پر طلا کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک :- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

چھاچھ (مخیض ۔ دوغ) ماہیت :- دودھ سے دہی جما کر مکھن نکالنے کے

بعد جو ترش سیال باقی رہتا ہے۔ وہی چھاچھ کہلاتا ہے۔ (بطور دوا گائے کی چھاچھ مستعمل ہے) +

مزاج:۔ سرد و تر +

افعال:۔ مسکن خون وصفرا۔ مقوی معدہ و امعا۔ قابض۔ مدر بول +

استعمال:۔ چھاچھ خون وصفرا کی زیادتی اور پیاس کی شدت کو روکنے اور گرم معدے وجگر کی گرمی و سوزش کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ تپ دق میں بھی مستعمل ہے۔ خونی اور صفراوی دستوں کو بند کرنے کے لئے تنہا یا دیگر قابض ادویہ کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ سوزش پیشاب اور ابتداء سوزاک میں پیشاب بکثرت لانے اور جلن کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ چھاچھ میں زیادہ پانی ملا کر پلانے سے قوت ادرار بڑھ جاتی ہے +

مقدار خوراک (دواءً) دس تولے سے بیس تولے تک +

حب السلاطین

(جمالگوٹا) **ماہیت**:۔ ارنڈ کے بیجوں کی مانند تخم ہیں جو رنگت میں بھورے سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ اور ان کو توڑنے پر سفید زردی مائل مغز نکلتا ہے۔ جو دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک

افعال:۔ مسہل قوی۔ مہیج۔ منفط (آبلہ انگیز) +

استعمال:۔ حب السلاطین کو بطور مسہل درد مفاصل۔ آتشک۔ استسقاء جیسے امراض میں کھلایا جاتا ہے + اور بطور مہیج و منفط محلل قبین کے طلاؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ نیز داد۔ گنج۔ برص اور وجع مفاصل میں پیس کر ضماد کرتے ہیں +

حب السلاطین سے روغن بھی کشید کیا جاتا ہے۔ جو زیادہ تر بطور مسہل مستعمل ہے +

حب السلاطین کو مدبر کرنے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ جس کی آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ مغز نکال کر درمیان سے مغز کے دونوں حصوں کو علیحدہ کر کے ان کا درمیانی پتہ نکال ڈالیں۔ اور ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر کم از کم دوپہر تک شیر گاؤ میں نرم آنچ پر پکائیں۔ جب دودھ کا کھویہ بن جائے۔ تو مغز جمالگوٹہ

نکال کر گرم پانی سے دھو کر کام میں لائیں +

مقدار خوراک:- ایک رتی سے دو رتی تک (روغن حب السلاطین) نصف سے ایک قطرہ تک +

حب القلت (کلتھی۔ کلتھ) تخم السی کے مشابہ۔ لیکن اس سے بڑے اور کسیلا گول سیاہ رنگ کے تخم ہیں۔ ان کا مغز سفید اور دو حصوں منقسم ہوتا ہے +

مزاج:گرم وخشک +

افعال: مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ مدر بول وحیض۔ جالی +

استعمال:- سنگ گردہ و مثانہ اور احتباس بول وحیض میں بکثرت مستعمل ہے ہونے کی وجہ سے چہرے کو چھائیں وغیرہ سے صاف کرنے کے لئے اس کا ضماد تے ہیں +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

مقناطیس (چمبک پتھر) مشہور پتھر ہے جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے +

مزاج:- گرم وخشک +

افعال:- قابض۔ حابس خون۔ جاذب آہن +

استعمال:- جس شخص کو برادۂ آہن کھلایا گیا ہو۔ یا کشتۂ آہن خام غلطی سے گیا ہو۔ تو اس کو مقناطیس سفوف کرکے کھلایا جاتا ہے۔ بذریعہ اسہال خارج دیتا ہے۔ اور خود بھی خارج ہو جاتا ہے۔ قابض ادویہ کے ہمراہ دستوں کو بند کے لئے کھلاتے ہیں۔ تازہ زخموں پر سفوف کرکے چھڑکنے سے سیلان خون رک اور زخم اچھے ہو جاتے ہیں +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ +

حلتیت (انگوزہ۔ ہینگ) **ماہیت**:- ایک درخت کا گوند ہے۔ گہرے زرد رنگ کا ہوتا ہے + بو تیز مثل لہسن کی بو کے اور ذائقہ تلخ و خراب ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک

افعال:۔ کاسرریاح۔ ہاضم۔ دافع تشنج۔ دافع تعفن منفث۔ مدربول وحیض محرک اعصاب۔ مہیج ومحمر +

استعمال:۔ حلتیت کو نفخ شکم۔ قولنج ریحی۔ درد شکم ریحی میں کھلاتے۔ لگاتے اور بطور حقنہ استعمال کرتے ہیں۔ امراض تشنجی شلاً اختناق الرحم میں کھلاتے ہیں۔ محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے ضعف باہ میں استعمال کراتے ہیں۔ اور مہیج ومحمر ہونے کی وجہ سے مقوی باہ طلیہ میں شامل کرتے ہیں۔ منفث ہونیکے باعث عُسر نفس و ضیق النفس بلغمی میں مستعمل ہے۔ اور ادرار بول وحیض کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو رتی سے ایک ماشہ تک +

خارخسک

(گوکھرو) **ماہیت:۔** ایک بوٹی کا سہ گوشہ دانہ نخود کے برابر پھل ہے۔ تینوں گوشوں پہ تین خار ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مدربول وحیض مفتت سنگ گردہ ومثانہ ہے۔ نیز مقوی باہ بھی سمجھا جاتا ہے +

استعمال:۔ احتباس بول۔ احتباس حیض۔ سنگ گردہ ومثانہ۔ اور سوزاک میں بکثرت مستعمل ہے۔ ضعف باہ میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف یا معجون بنا کر استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

خاکشی

(خبزرا لنخم۔ خبہ۔ خوب کلاں) **ماہیت:۔** زرد و سُرخی مائل رنگ کے تخم ہیں۔ جو تخم خشخاش سے بھی باریک ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال:۔ دافع تپ مفتت۔ محلل +

استعمال:۔ خاکشی ہر قسم کے بخاروں خصوصاً حصبہ اور چیچک کے بخاروں میں بکثرت مستعمل ہے۔ حمی بلغمیہ مرکب میں نسخہ "خاکشی ہفت جوش" معمولہ مطب ہے۔ دق الاطفال (سوکھا) میں بھی استعمال کی جاتی ہے +

ہیضہ کی پیاس کو تسکین دینے اور قے کو رو کنے کے لئے گلاب میں جوشدیکر
تے ہیں۔ اور ہیضہ صفراوی میں آب کاسنی سبز مروق کے ہمراہ مستعمل ہے +
پرانی کھانسی میں بھی کھلاتے ہیں۔ اور ورم پستان۔ ورم فصیہ وغیرہ میں
ضماد لگاتے ہیں +

مقدار خوراک :۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

خبث الحدید (لوہے کا میل۔ لوہچون) **ماہیت** :۔ مشہور چیز ہے +
مزاج :۔ گرم وخشک +

افعال :۔ مقوی معدہ وجگر ومثانہ۔ مولد خون۔ قابض۔ حابس خون +

استعمال :۔ خبث الحدید مدبر ومغسول یا کشتہ خبث الحدید۔ ضعف معدہ
قلت الدم۔ استسقاء۔ سلس البول۔ بواسیر خونی وبادی اور کثرت حیض میں
استعمال کیا جاتا ہے۔ "معجون خبث الحدید" اس کا مشہور مرکب ہے۔ جو امراض
معدہ میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک :۔ نصف رتی سے ایک رتی تک +

خراطین (کینچوے) **ماہیت** :۔ تانبے کی رنگت کے تقریباً ایک ایک
بالشت لمبے کیڑے ہیں۔ جو موسم برسات میں مرطوب زمین
کے اندر پائے جاتے ہیں +

مزاج :۔ گرم وتر۔ بقول بعض گرم وخشک +

افعال :۔ مسمن۔ مقوی اعصاب۔ محرک باہ +

استعمال :۔ خراطین کو رازی وغیرہ بھی تقنیب اور تقویت کیلئے طلاؤں
میں بکثرت شامل کرتے ہیں۔ بعض اطبا ربطور مقوی باہ کھلاتے بھی ہیں +

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک +

زرامرہ (رد فلی۔ کنیر) **ماہیت** :۔ متوسط قد کا درخت ہے۔ پتے برگ
بید کے مانند اور پھول خوش منظر ہوتے ہیں۔ پھول اپنی رنگت
کے لحاظ سے سرخ۔ زرد اور سفید تین قسم کا ہوتا ہے +

مزاج :۔ گرم وخشک (باسمیت) +

افعال: مقوی باہ و ممسک ۔ مصفی خون ۔ محلل ۔ جالی ۔ مجفف قروح +
استعمال: کنیر کی جڑ تقویت باہ کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر مختلف طریقوں سے استعمال کی جاتی ہے ۔ مقوی باہ طلاؤں میں بکثرت شامل کرتے ہیں + امراض فساد خون کے مصفی خون نسخوں میں اس کے پتے یا جڑ ڈالتے ہیں ۔ اورام پر پتوں کا ضماد لگاتے ۔ اور جرب و حکہ ۔ داد اور چھائیں کے لئے ضماد لگاتے ۔ یا روغن بنا کر مالش کرتے ہیں ۔ پتوں کو باریک پیس کر زخموں پر چھڑکتے یا مرہموں میں شامل کر کے لگاتے ہیں + (چونکہ اس میں سمیت ہے ۔ لہذا اسکے اندرونی استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے) +
مقدار خوراک: ۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک (تین ماشہ مہلک بیان کیا جاتا ہے) +

خرما

(چھوارہ) **ماہیت:** مشہور شیریں میوہ ہے +
مزاج: ۔ گرم۲ وتر۱ +
افعال: ۔ کثیر الغذاء ۔ قابض ۔ مقوی باہ ۔ مغلظ منی +
استعمال: ۔ تقویت بدن ۔ تقویت باہ اور تسمین بدن کے لئے مفرد و مرکب طریقے سے بکثرت مستعمل ہے ۔ معجون آرد خرما اس کا مشہور مرکب ہے جو سرعت و رقت ۔ جریان اور ضعف باہ میں استعمال کیا جاتا ہے + چھوارے کی گٹھلی پانی میں گھس کر گوہانجنی (شعیرہ) پر ضماد کیا جاتا ہے +
مقدار خوراک: ۔ پانچ سات عدد +

خرمہرہ

(ودع ۔ کوڑی) **ماہیت:** ۔ کوڑی سیپ یا گھونگھے کی قسم سے ایک دریائی جانور کا خول ہے +
مزاج: ۔ گرم۲ وخشک ۔ بقول بعض سرد وخشک +
افعال: ۔ مجفف قروح ۔ جالی +
استعمال: ۔ کوڑی کو جلا کر زخموں کے مرہموں میں شامل کرتے ۔ اور قروح چشم میں مناسب ادویہ کے ہمراہ لگاتے ہیں ۔ جالی ہونے کے باعث بیاض چشم ۔ گل چشم ۔ ضعف بصر میں سوختہ کر کے یا دوسری ترکیبوں سے بطور سرمہ آنکھوں

میں لگاتے اور داد۔ برص۔ بہق اور مستوں پر طلا کرتے ہیں۔ سیلان گوشس (کان بہنا) میں استعمال کرتے ہیں +

خس

ماہیت: "خس" نامی گھاس کی باریک لمبی خوشبو دار جڑیں ہیں۔ جن سے موسم گرما میں خسخانہ تیار کرتے ہیں۔ یہی جڑیں مستعمل ہیں +

مزاج: سرد وخشک +

افعال: مسکن صفرا، وخون۔ مفرح ومقوی قلب۔ قابض +

استعمال: خس کو صفرادی وخونی بخاروں میں اور نیز پیاس کو تسکین دینے کے لئے بطور خیساندہ پلاتے ہیں۔ یا اس کا عرق کشید کرکے استعمال کرتے ہیں + تقویت وتفریح قلب ودماغ کے لئے بطور لخلخہ سونگھاتے یا اس کا عطر کشید کرکے استعمال کرتے ہیں۔ سنگرہنی میں اس کا جوشاندہ یا خیساندہ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ خس نیم کوفتہ مغز کنول گٹہ نیم کوفتہ کے ہمراہ عرق کیوڑہ میں بھگو کر پلانا بچوں کے مرض عطاش میں بہتر دوا ہے +

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

خوبانی

(مشمش) **ماہیت:** زردآلو جبکہ خشک ہوجاتا ہے۔ تو اسکو خوبانی کہتے ہیں۔ آڑو کے مشابہ۔ شاداب وشیریں میوہ ہے۔ اس کی گٹھلی بادام سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور توڑنے پر مغز بادام ہی کے مانند مغز نکلتا ہے جو مزہ میں مغز بادام کے قریب ہوتا ہے +

مزاج: سرد وتر۔ بقول بعض گرم وتر۔ (مغز خوبانی) گرم وتر + برگ خوبانی سرد وخشک +

افعال: کثیر الغذا۔ ملین طبع۔ مسہل صفرا۔ مسکن خون وصفرا۔ (خوبانی تازہ) مورث حمی عفنہ۔ نفاخ + برگ خوبانی قابض وقاتل کرم شکم +

استعمال: خوبانی جوش خون۔ زیادتی صفرا کو کم کرنے۔ پیاس کو تسکین دینے اور معدے کی جلن دور کرنے کے لئے بطور خیساندہ استعمال کی جاتی ہے + بواسیر خونی میں اس کا آب زلال پلایا جاتا ہے (معمول مطب) +

مغز خوبانی ضعف باہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ برگ خوبانی کرم شکم کو ہلاک کرتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ پانچ عدد۔ برگ خوبانی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

خولنجان

(کلیجن) **ماہیت:۔** پان کی جڑ ہے۔ اس کی رنگت باہر سے سرخی مائل اور اندر سے سفید زردی مائل ہوتی ہے۔ بو اور مزہ تیز ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک ۲ ۲

افعال:۔ مفرح و مقوی قلب۔ مقوی معدہ و جگر۔ مسخن۔ کاسر ریاح۔ مُطیب دہن۔ مولد لعاب دہن۔ منفث۔ مقوی باہ۔ جالی۔

استعمال:۔ خولنجان کو ضعف معدہ و ضعف جگر اور امراض بلغمی میں استعمال کراتے ہیں۔ بخر الفم (بدبوئے دہن) میں چباتے ہیں۔ لکنت زبان میں باریک پیس کر زبان پر ملتے ہیں۔ سرفہ۔ ضیق النفس اور بحۃ الصوت بلغمی میں استعمال کراتے ہیں۔ بلغمی دردوں خصوصاً درد گردہ بارد۔ سلس البول (جس کا سبب گردہ و مثانہ کی سردی ہو) میں کھلاتے ہیں۔ ضعف باہ کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف و معاجین بنا کر استعمال کراتے ہیں۔ کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے درد شکم اور قولنج ریحی میں دیتے ہیں۔ جالی ہونے کی وجہ سے جھائیں دور کرنے کے لئے اس کا طلا لگاتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ دو تین ماشہ۔

دار چکنہ

(دار شکنہ سلیمانی) **ماہیت:۔** سفید نیم شفاف۔ چمکدار۔ وزنی قلمیں ہوتی ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک (باسمیت)

افعال:۔ مصفی خون۔ مجفف قروح۔ مانع عفونت۔

استعمال:۔ دار چکنہ کا جوہر تنہا یا دیگر ادویہ مناسبہ کے ہمراہ ملا کر مرض آتشک اور اس کے مانند دیگر امراض خبیثہ میں کھلاتے ہیں۔ اور مرہموں میں شامل کر کے زخمہائے آتشک اور دیگر قروح خبیثہ پر لگاتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ (جوہر دار چکنہ) ایک چاول سے دو چاول تک۔

دار ہلد

(دار چوبہ) **ماہیت:۔** دار ہلد درخت زرشک کی لکڑی ہے زرد

رنگ ہوتی ہے۔ رسوت اسی لکڑی کا عصارہ ہے +

مزاج: سرد وخشک +

افعال: محلل۔ مسکن۔ مصفی خون +

استعمال: دار ہلد زیادہ تر امراض چشم میں مستعمل ہے۔ آشوب چشم میں تحلیل ردع اور تسکین کرتی ہے۔ یرقان۔ پھوڑے پھنسیوں اور خارش میں بھی استعمال کی جاتی ہے سفیدی بیضہ کے ہمراہ اس کا ضماد جبر استخواں اور انجماد خون کو روکنے کے لئے بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

درونج عقربی

ماہیت: چھوٹی۔ گرہدار اور سخت جڑ ہے۔ جو شکل میں بچھو کے مانند ہوتی ہے۔ اس کی رنگت باہر سے خاکستری اور اندر سے سفید ہوتی ہے +

مزاج: گرم وخشک +

افعال: مفرح ومقوی قلب۔ مقوی معدہ وجگر۔ مسخن۔ کاسر ریاح۔ حافظ جنین۔ تریاق سموم +

استعمال: ضعف قلب۔ خفقان بارد اور دبائے طاعون میں مستعمل ہے دواء المسک کا ایک جزو یہ بھی ہے۔ حفاظت جنین کے لئے استعمال کراتے ہیں فالج۔ لقوہ۔ مالیخولیائے مراقی میں بھی کھلاتے ہیں نیز نفخ شکم۔ درد شکم، ریحی اور درد رحم ریحی میں دیتے ہیں۔ تریاقیت رکھنے کی وجہ سے وبائی امراض خصوصاً طاعون میں اور مار گزیدہ وعقرب گزیدہ کے لئے شرباً وطلاءً استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

دودھی خرد

(شیرک۔ شیر گیاہ) **ماہیت:** ایک بوٹی ہے۔ جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے چھوٹے چھوٹے سبز سرخی مائل اور شاخیں باریک سرخ رنگ ہوتی ہیں۔ پتوں اور شاخوں کے توڑنے سے سفید دودھ نکلتا ہے +

مزاج: سرد وخشک +

افعال:- قابض۔ مغلظ منی۔ مصفی خون +

استعمال:- جریان۔ سرعت و رقت اور سوزاک کو دور کرنے۔ خون حیض۔ خون بواسیر اور اسہال کو روکنے کے لئے سفوف بنا کر کھلاتے ہیں۔ تصفیۂ خون کی غرض سے اورام و بثور کی حالت میں پیسکر پلاتے ہیں + بعض مار گزیدہ کو بقدر ایک تولہ چند عدد سیاہ مرچوں کے ہمراہ پانی میں پیس اور چھانکر پلاتے ہیں۔ اور مفید بیان کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- (بصورت سفوف) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک (بصورت شیرہ سبز بوٹی) ایک تولہ تک +

دوقو

ماہیت:- جنگلی گاجر کے تخم ہیں۔ اجوائن سے مشابہ لیکن اس سے چھوٹے ہوتے اور مزہ تیز ہوتا ہے +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- مدر بول و حیض۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ مقوی باہ۔ کاسر ریاح منفث۔ قاتل کرم شکم +

استعمال:- د دقو (تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پیس چھانکر) ادرار بول و حیض اور تفتیت سنگ گردہ و مثانہ کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ کاسر و مدر ہونے کے سبب سے سدد جگر اور استسقاء اور نفخ شکم میں استعمال کرتے ہیں۔ تقویت باہ کے لئے شہد میں ملا کر یا دیگر ادویہ کے ہمراہ معجون بنا کر کھلاتے ہیں۔ سینہ کو بلغم سے صاف کرنے کے لئے بلغمی کھانسی میں دیتے ہیں + بعض لوگ شکم کے کیڑوں کے مارنے کیلئے بھی استعمال کراتے اور مفید خیال کرتے ہیں + **مقدار خوراک:-** تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

دھمایہ

(دھمابہ۔ دھماسہ) بعض نے اسکو شکاعی اور بعض نے بادآورد کہا ہی۔ **ماہیت:-** جوانسہ کی قسم سے خاردار بوٹی ہے۔ دریاؤں کے کنارے پیدا ہوتی ہی۔ اور زمین پر پڑی ہوئی ہوتی ہی۔ اسکے پھول کانٹوں کے سرد نیر لگتے ہیں۔ **مزاج:-** سرد خشک بقول بعض گرمی سردی میں معتدل +

افعال:- مصفی خون قابض، مسکن، دافع بخار +

استعمال:- دھمابہ کو تصفیہ خون کی غرض سے امراض فساد خون میں استعمال کرتے ہیں۔ دافع بخار ہونیکی وجہ سے بعض بخاروں میں پلاتے ہیں۔ اسکے علاوہ قابض ہونیکے سبب سیلان خون اور اسہال دموی کو روکنے کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ مسکن ہونیکی وجہ سے منہ کے چھالوں کیلئے اسکے جوشاندے سے مضمضہ کراتے۔ اور صفرا کو دفع کرنے اور پیاس کو تسکین دینے کیلئے پلاتے ہیں۔ **مقدار خوراک:-** تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک

رُبّ السوس (خلاصہ اصل السوس ملیٹھی کا ست) **ماہیت** :۔ ملیٹھی کا خشک کیا ہوا رُب ہے جو بازار میں سیاہ رنگ کے گول گول لمبے ٹکڑوں کی شکل میں ملتا ہے + **مزاج** :۔ گرم ۲ وخشک ۲ +

افعال :۔ اس کے افعال اصل السوس (ملیٹھی) کے مانند ہیں +

استعمال :۔ رب السوس کو کھانسی کے مرکبات (لعوقات وحبوب وغیرہ) میں بکثرت شامل کیا جاتا ہے نیز کھانسی کو ازالہ اور تشنگی کاذب کو دفع کرنے کے لئے منہ میں رکھکر چوستے ہیں۔ اور مسہل کے ضرر کو دفع کرنیکیلئے حبوب مسہل میں داخل کرتے ہیں + **مقدار خوراک** :۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

رتن جوت (دشنجار) **ماہیت** :۔ ایک نبات کی جڑ ہے۔ جو سُرخ رنگ ہوتی ہے۔ پانی اور روغن کو سُرخ کر دیتی ہے +

مزاج :۔ گرم ۲ وخشک ۲ +

افعال :۔ مجفف قروح۔ جالی۔ مدر۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ + بقول بعض مسکن ودافع تپ +

استعمال :۔ رتن جوت کو زیادہ تر قروح خبیثہ اور سوختگی آتش کے لئے مرہموں میں شامل کرکے استعمال کرتے ہیں۔ گنج اور خارش کے لئے تیل میں پکا کر لگاتے اور مالش کرتے ہیں بہق۔ برص۔ ثآلیل (مسے) جمرہ اور نملہ وغیرہ میں سرکہ میں پیسکر ضماد کرتے ہیں۔ پسینہ کی کثرت کو روکنے کے لئے تیل میں ملاکر مالش کرتے ہیں +

داخلی طور پر یرقان۔ درد طحال وجگر وگردہ۔ سنگ گردہ ومثانہ اور پرانے بخاروں میں شاذ ونادر استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ درد رحم اور ادرار حیض اور اسقاط حمل کے لئے بھی بطور کھانے اور حمول وآبزن کرنے کے اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک :۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

رسکپور **ماہیت** :۔ سفید رنگ کی قدرے میلی چمکدار۔ وزنی قلمیں ہیں۔ اس میں پارہ جزو اعظم ہے +

مزاج :۔ گرم ۴ وخشک ۴ (باسمیت) +

افعال :۔ مصفی خون۔ مجفف قروح +

استعمال :۔ رسکپور کا جوہر اڑا کر زیادہ تر امراض فساد خون مثلاً آتشک۔ قروح خبیثہ۔ گنج۔ داد وغیرہ اور قروح گردہ ومثانہ ومجاری بول (جو کہنہ ہوگئے ہوں)

میں استعمال کرتے ہیں۔ زخمہائے آتشک اور قروح خبیثہ کے لئے مرہموں میں شامل کر کے لگاتے ہیں (جوہر رسکپور "جوہر منقی" کے نام سے معمول و مستعمل ہے)

مقدار خوراک:۔ (جوہر رسکپور) دو چاول

روسُنج

ماہیت:۔ تانبا سوختہ ہے۔ جو کہ گندھک اور زنک لاہوری کے ذریعہ تانبے کے ورقوں کو سوختہ کر کے بنایا جاتا ہے

مزاج:۔ گرم و خشک

افعال:۔ مسود شعر۔ قابض شدید۔ مجفف۔ اکال

استعمال:۔ روسُنج کو زیادہ تر خضابوں میں استعمال کرتے ہیں۔ قروح خبیثہ میں زخم کی رطوبت کو خشک کرنے اور خراب گوشت کو دور کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ جالے اور پھولے کو کاٹنے کے لئے مناسب ادویہ کے ہمراہ بطور سرمہ آنکھوں میں لگایا جاتا ہے

مقدار خوراک:۔ (داخلی طور پر مستعمل نہیں ہے)

روغن بیدانجیر

(ارنڈی کا تیل) مشہور روغن ہے۔ جو کہ گاڑھا۔ سفید یا زردی مائل ہوتا ہے۔ مغز تخم ارنڈ کو روغن سرسوں کے مانند کولھو میں دبا کر نکالا جاتا ہے

مزاج:۔ گرم و خشک

افعال:۔ مسہل بلغم۔ مزلق۔ محلل اورام۔ مسکن اوجاع۔ جالی۔ ملین صلابت قاتل و مخرج کرم شکم

استعمال:۔ روغن بیدانجیر ہر ایک حالت میں ایک عمدہ اور بے ضرر مسہل دوا ہے۔ سدوں کو پھسلا کر آنتوں سے خارج کر دیتا ہے۔ قولنج قبض پیچش۔ اور دیگر امراض بلغمی میں بطور مسہل مستعمل ہے۔ بذریعہ حقنہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ کرم شکم کے قتل و اخراج کے لئے پلاتے ہیں۔ سوزش چشم۔ ضعف بصر اور ابتداء نزول الماء میں آنکھوں میں ٹپکاتے ہیں۔ وجع مفاصل۔ درد کمر وغیرہ پر اور نیز صلابتوں پر مالش کرتے ہیں

مقدار خوراک:۔ دو تولہ سے پانچ تولہ تک

زراوند ایک نبات کی جڑ ہے۔ طویل و مدحرج (گول) دو قسم کی ہوتی ہے۔ ہر دو اقسام کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے +

زراوند طویل ایک بالشت یا اس سے کم و بیش لمبی اور تقریباً انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ رنگت سیاہ سُرخی مائل اور مزے میں تلخ کسی قدر زہومت (بساندھ) کے ساتھ ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مدر بول و حیض۔ منفث۔ مسہل بلغم۔ قاتل کرم شکم۔ جالی۔ منبت لحم +

استعمال:۔ ادرار حیض اور اخراج جنین کے لئے اور کھانسی۔ دمہ اور دیگر امراض بلغمی میں استعمال کی جاتی ہے۔ بعض مرہموں میں قروح خبیثہ کے خراب گوشت کو دور کرنے کے لئے شامل کرتے ہیں۔ چہرے کا رنگ نکھارنے کے لئے بطور طلاء استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

زراوند مدحرج فندق کے برابر۔ گول اور کسی قدر چپٹی ہوتی ہے۔ اسکا رنگ باہر سے زرد اور اندر سے سُرخی مائل ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم۲ و خشک۲ +

افعال:۔ مدر حیض۔ منفث۔ مسہل بلغم +

استعمال:۔ ادرار حیض اور تنقیہ رحم کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ ضعف باہ۔ پرانی کھانسی اور دمہ میں زیادہ مستعمل ہے۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ میں استعمال کرتے ہیں۔ بعض مرہموں میں شامل کی جاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

زرِ ورد (گلاب کا زیرہ) **ماہیت**:۔ گل سُرخ کے درمیان جو باریک باریک دانے ہوتے ہیں۔ وہی زرِ ورد کہلاتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک (محیط) لیکن افعال کو دیکھتے ہوئے سرد خشک کہنا زیادہ مناسب ہے

افعال:۔ قابض۔ مقوی معدہ۔ حابس دم +

استعمال:۔ اسہال معدی و معوی میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ مستعمل ہے

ہر قسم کے سیلان خون (نفث الدم۔ کثرت حیض وغیرہ) میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رحم کو خشک کرنے اور تضییق اندام نہانی کے لئے بطور حمول استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک +

زردچوب

(ہلدی) **ماہیت:۔** ایک نبات کی زرد جڑ ہے۔ جو مشہور ہے نانخورش میں بطور اصلاح و رنگت مستعمل ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ منفث۔ مفتح سدد۔ محلل و مسکن۔ مجفف قروح۔ قاتل کرم۔ مصفی خون۔ جالی +

استعمال:۔ ہلدی کو کھانسی اور دمہ میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ ضربہ میں تحلیل ورم اور تسکین درد کے لئے اندرونی و بیرونی طور پر مستعمل ہے۔ استسقا یرقان سُدی میں مفتح سُدد ہونے کی وجہ سے فائدہ بخشتی ہے۔ زخموں کو پاک خشک کرنے اور اگر اُن میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو ان کو ہلاک کرنے کے لئے مرہم میں شامل کرکے لگاتے اور نیز باریک پیسکر چھڑکتے ہیں۔ رنگ بدن کو نکھارنے کے لئے ابٹن بناتے اور خارش جیسے امراض جلدیہ میں مناسب ادویہ کے ہمراہ لگاتے ہیں۔ اور امراض فساد خون میں تصفیۂ خون کی غرض سے بطور سفوف یا استعمال کرتے ہیں۔ خارش۔ جالہ۔ پھولہ جیسے امراض چشم میں بطور سرمہ لگاتے

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

زرنباد

ایک نبات کی جڑ ہے۔ کسی قدر ہلدی سے مشابہ۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ایک قسم خرد ہے۔ جو کہ کچور کے نام سے مشہور ہے (۲) دوسری قسم کلاں ہے۔ اس کو زمین سے نکال کر گول گول ٹکڑے کاٹ کر خشک کرتے ہیں۔ اس کو نر کچور اور کپور کچری کہتے ہیں۔ ہر دو قسم کا مزاج اور افعال تقریباً یکساں ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ کاسر ریاح۔ مفتح سدد۔ مفرح قلب۔ مقوی اعضائے رئیسہ معدہ و جگر۔ جالی۔ مطیب دہن۔ منفث۔ مدر حیض۔ مقوی باہ۔ محلل اورام +

استعمال:۔ زرنباد کو مفرحات و معاجین میں شامل کرتے ہیں۔ جو کہ تقویت اعضائے رئیسہ اور تقویت معدہ و جگر کے لئے مستعمل ہیں۔ بچوں کے ہضم کی اصلاح اور معدے کی تقویت کے لئے "سفوف جُلکی" میں شامل کرتے ہیں[1] اورام اور اوجاع پر بطور ضماد مستعمل ہے۔ بخرالفم کے دور کرنے کے لئے تنہا منہ میں رکھکر چباتے یا دیگر ادویہ کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ کھانسی اور دمہ میں کھلاتے ہیں۔ کلف و جرب میں اس کا طلا لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

زرنیخ طبقی

(ہڑتال طبقی) ایک معدنی چیز ہے۔ زرد رنگ کی چمکدار اور وزنی ڈلیوں کی شکل میں ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک (باسمیت) +

افعال:۔ اکال۔ محلق شعر۔ قاتل کرم (کشتہ ہڑتال) دافع امراض بلغمی۔ مصفی خون۔ دافع حمیات مزمنہ۔ مقوی باہ و ممسک +

استعمال:۔ قروح خبیثہ کے لئے مراہم میں شامل کرکے لگاتے ہیں خراب گوشت کو دور کرکے زخم کی اصلاح کرتی ہے۔ اگر زخم میں کیڑے بھی پڑ گئے ہوں۔ تو ان کو ہلاک کرتی ہے۔ چونہ کے ہمراہ بال مونڈنے کے لئے لگاتے ہیں +

کشتہ ہڑتال اکثر امراض بلغمی شلاً فالج۔ لقوہ۔ مزمن نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ۔ استسقاء وغیرہ اور اکثر امراض فساد خون مثلاً آتشک۔ جذام بھگندر وغیرہ میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ ضعف باہ اور پرانے بلغمی بخاروں اور نیز موسمی بخاروں میں استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (کشتہ) دو چاول سے چار چاول تک +

زُمُرّد

(پنّا) **ماہیت**:۔ سبز رنگ کا قیمتی پتھر ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ زمرد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ مقوی گردہ و مثانہ۔ قابض۔ تریاق سموم ہے +

استعمال:۔ یاقوتی اور دوسرے مفرح مرکبات میں اس کا سحیقہ شامل کیا

---

[1] سحیقہ: کھرل کیا ہوا سفوف +

جاتا ہے۔ خفقان۔ نفث الدم۔ ضعف معدہ وجگر۔ یرقان۔ استسقاء اور اسہال خونی میں گھسکر پلایا جاتا ہے۔ گزیدن ہوام اور ازالہ سموم کے لئے بھی گھسکر پلاتے ہیں۔ کشتہ زہر دجگر، گردوں کو قوی کرنے۔ کھانسی کو دور کرنے۔ پیشاب کی کثرت کو روکنے اور تفریح قلب کے لئے کھلایا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک۔ (کشتہ) نصف رتی سے ایک رتی تک +

زنگار

(زنجار) **ماہیت:۔** ہلکے سبز رنگ کا سفوف ہے۔ جو تانبے سے تیار کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک (سمّی) +

افعال:۔ اکال۔ مجفف قروح +

استعمال:۔ زنگار کو مرہموں میں شامل کرکے خراب اور متعفن زخموں پر لگاتے ہیں۔ مناسب ادویہ میں شامل کرکے قروح چشم۔ جالا۔ پھولا۔ غبار جیسے امراض چشم میں بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ یا شیاف بناکر اور پانی میں گھس کر لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں) +

زوفائے خشک

ماہیت:۔ ایک بوٹی کے خشک شدہ پھول پتے اور شاخیں ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ منفث۔ کاسر ریاح۔ قاتل کرم شکم۔ محلل۔ جالی +

استعمال:۔ زوفا کو زیادہ تر بطور جوشاندہ کھانسی اور دمہ میں اخراج بلغم کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ نیز اس کا شربت بناکر چٹاتے ہیں۔ اور اخراج بلغم ہی کی غرض سے ذات الجنب۔ ذات الریہ اور نزلہ وزکام میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے سات ماشہ تک +

زہر مہرہ

(حجر السم۔ فادزہر معدنی) **ماہیت:۔** پتھر ہے۔ مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔ زہر مہرہ خطائی بہترین سمجھا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال :- مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ تریاق سموم +

متاخرین کا ایک گروہ اس کے بہت سے افعال مثلاً تریاقیت کو تسلیم نہیں کرتا +

استعمال :- تقویت و تفریح قلب کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ امراض وبائیہ مثلاً طاعون و ہیضہ میں گھس کر پلاتے ہیں۔ یا مرکبات میں شامل کر کے کھلاتے ہیں۔ ہر قسم کے زہر کو دفع کرنے کے لئے گھسکر پلاتے ہیں اور زہردار جانوروں کے مقام گزیدہ پر گھسکر لگاتے ہیں +

مقدار خوراک: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

ستیاناسی

ماہیت :- ستیاناسی ایک خاردار بوٹی ہے اس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ پتوں۔ شاخوں اور پھلوں پر باریک باریک کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں کو توڑنے سے زرد رنگ کی رطوبت نکلتی ہے + پھول زرد رنگ خوشنما ہوتا ہے۔ پھل لمبا سا چہ پہلو ہوتا ہے اس کے اندر باریک باریک سیاہ رنگ کے تخم بھرے رہتے ہیں +

مزاج :- گرم و خشک +

افعال : مسہل مصفیٔ خون +

استعمال :- ستیاناسی بالعموم آتشک۔ جذام۔ برص سواد اور خارش جیسے امراض فساد خون میں استعمال

کی جاتی ہے۔ ان امراض میں اس کی شاخوں کو کوٹ کر پانی نچوڑ کر پلانے سے اسہال آتے اور نیز تصفیۂ خون کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ شاخوں کو توڑنے سے جو رطوبت نکلتی ہے۔ اس کا طلاء داد پر کیا جاتا ہے۔ اس کے تخموں سے کولھوں میں دبا کر تیل نکالا جاتا ہے۔ جو خارش اور داد میں بطور مالش مستعمل ہے۔

مقدار خوراک:- شاخوں کو کوٹ کر نچوڑا ہوا پانی دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔

سداب

(تتلی) **ماہیت**:- ایک نبات ہے اس کے پتے اور تخم دوائً مستعمل ہیں۔

مزاج:- گرم۲ وخشک۲۔

افعال:- مدر بول وحیض۔ کاسر ریاح۔ مجفف منی۔ مسخن۔

استعمال: سداب کو احتباس حیض کے لئے شرباً و موماً استعمال کرتے ہیں۔ مسخن ہونے کی وجہ سے معدے جگر اور طحال کے سوء مزاج سرد میں اور کاسر ریاح ہونے کے باعث نفخ شکم اور درد شکم میں کھلاتے ہیں۔ استسقائے لحمی۔ تہیج اور صلابت طحال کو تحلیل کرنے کے لئے ضماد لگاتے ہیں۔ مجفف منی ہونے کے سبب سے جریان منی میں بھی کھلاتے ہیں (جس کا سبب کثرت منی ہو) سانپ بچھو۔ بھڑ اور کتے کے

مقام گزیدہ پر طلا لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

سربھوکہ

ایک بوٹی ہے اُس کا پودا ایک گز یا اُس سے کم و بیش بلند ہوتا ہے، پتّے ریزہ ریزہ ایک باریک شاخ پر ایک دوسرے کے محاذی لگتے ہیں۔ اسکو پھلیاں لگتی ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم[1] و خشک +

افعال:۔ مصفی خون +

استعمال:۔ سربھوکہ کو زیادہ تر امراض فساد خون مثلاً آتشک، جذام، خارش وغیرہ میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ بطور جوشاندہ یا خیساندہ استعمال کرتے ہیں۔ کشتہ خام کے کھانے سے جو فساد خون لاحق ہوتا ہے، اُسکو زائل کرنے کے لئے بھی سربھوکہ استعمال ہوتا ہے + **مقدار خوراک:۔** پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

سرخس

(کیلدارو) **ماہیت:** ایک جڑ ہے، سیاہ رنگ مائل بہ سرخی اور گٹھیلی ہوتی ہے توڑنے پر اندر سے زردی مائل نکلتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ قاتل کرم شکم قاتل حب القرع (کدو دانہ؟) مسقط جنین۔ مجفف قروح +

---

[1] سربھوکہ کو کتب مفردات میں گرم و تر لکھا ہے، جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے +

استعمال:۔ سرخس کو زیادہ تر کرم شکم خصوصاً حب القرع (کدو دانہ) کے قتل و اخراج کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ معجون سرخس اس کا مشہور مرکب ہے اور اس کے لئے یہ بہترین دوا ہے جوؤں کو ہلاک کرنے کے لئے اس کے جوشاندے سے سر دھوتے یا سفوف کرکے روغن میں ملا کر بالوں کی جڑ میں لگاتے ہیں۔ اسقاط جنین کے لئے کھلاتے اور حمول کرتے ہیں۔ اور زخموں کو خشک کرنے کے لئے باریک پیس کر چھڑکتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔ اخراج حب القرع کے لئے ۷ ماشہ تک۔

سرطان محرق

(کیکڑا۔ خرچنگ) بھورے رنگ کا آٹھ پاؤں والا دریائی جانور ہے۔ اس کا سر اور دُم نظر نہیں آتی آنکھیں مونڈھے پر اور منہ سینہ پر ہوتا ہے۔ اس کو دوا جلا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور گاہے پکا کر غذا کھلایا جاتا ہے۔

مزاج:۔ سرد و تر۔ بقول بعض گرم و تر۔

افعال:۔ کثیر الغذاء۔ نافع سل و دق۔ سرطان محرق (جلایا ہوا) مجفف قروح ہے۔

استعمال:۔ سرطان سوختہ کو زیادہ تر سل و دق۔ نفث الدم اور نفث کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں گرم و خشک کھانسی۔ خشونت سینہ بدن کی خشکی اور لاغری کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اس کے گوشت کا شوربا بھی مریضان سل و دق کو بجائے نان خورش کھلایا جاتا ہے۔ "قرص سرطان" اس کا مشہور مرکب ہے۔ جو سل و دق اور کھانسی میں معمول و مستعمل ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

سروالی

(سُربالی) **ماہیت**:۔ ایک بوٹی ہے۔ اس کے تخم دوا مستعمل ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ اور چمکدار ہوتے ہیں۔

مزاج:۔ سرد و خشک۔

افعال:۔ قابض۔ مغلظ منی۔

استعمال:- جریان اور رقت منی کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف بنا کر کھلاتے ہیں۔ کثرت حیض۔ خون بواسیر اور کثرت پیشاب کو روکنے کے لئے بھی دیتے ہیں۔

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

سریشم ماہی

(غری السمک) **ماہیت**:- چربی کی مانند منجمد رطوبت ہے۔ جو ایک قسم کی مچھلی کے شکم سے نکالی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک قسم کی مچھلی کے چھلکوں کو باریک ریشوں میں کاٹ کر خشک کر لیتے ہیں۔ یہی سریشم ماہی کہلاتا ہے۔ آجکل بازاروں میں اسی قسم کا دستیاب ہوتا ہے۔

مزاج:- گرم وخشک۔

افعال:- مغری۔ حابس خون۔ جالی۔ مجفف۔

استعمال:- سریشم ماہی کو مرض سل اور نفث الدم میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ زخموں پر خون بند کرنے کے لئے باریک پیس کر چھڑکتے۔ اور نیز مرہموں میں شامل کرتے ہیں۔ شقاق رخسار۔ خارش۔ برص اور رنگ بدن کو نکھارنے کے لئے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

سفیدہ

(اسفیداج۔ سفیداب) **ماہیت**:- سفید رنگ کا نرم اور وزنی سفوف ہے۔ جو سیسہ اور قلعی کو جلا کر بنایا جاتا ہے۔ قلعی کے سفیدہ کو سفیدہ ارزیز اور **سفیدہ کاشغری** کہتے ہیں۔

مزاج:- سرد وخشک۔

افعال:- مسکن و مبرد۔ قابض۔ حابس خون۔ مجفف قروح۔

استعمال:- سفیدہ کو زیادہ تر امراض چشم مثلاً گرم آشوب چشم۔ زخم چشم وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ زخموں کے لئے مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ آگ سے جل جانے پر سفیدی بیضہ میں ملا کر لگاتے ہیں۔ سوزاک۔ قروح مثانہ اور قروح معدہ اور ناک کے زخم میں بذریعہ پچکاری استعمال کرتے ہیں۔ سیلان خون کو روکنے کے لئے تازہ زخموں پر چھڑکتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں۔ تین چار ماشہ مہلک بیان کیا جاتا ہے) +

سلاجیت

ماہیت:۔ برنگ سیاہ منجمد رطوبت ہے۔ جو بعض پہاڑوں سے رس کر منجمد ہوجاتی ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مقوی بدن۔ مقوی باہ۔ مقوی گردہ ومثانہ۔ مغلظ منی +

استعمال:۔ سلاجیت کو تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ ضعف باہ، جریان۔ اور سوزاک میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ مرض سلسل البول و رذیابیطس میں بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

سم الفار

(سنکھیا) سم الفار ایک مشہور معدنی چیز ہے۔ جو سفید اور چمکدار ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک (زہر) +

افعال:۔ مقوی بدن۔ مصفی و مقوی خون۔ مقوی معدہ۔ مقوی باہ۔ نافع امراض بلغمی وریاحی۔ قاتل جراثیم۔ دافع تپ۔ مہیج۔ اکال (اندرونی طور پر مقدار مقررہ سے زیادہ مقدار میں سم قاتل ہے) +

استعمال:۔ سنکھیا ضعف بدن۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ قلت الدم اور لقوہ۔ فالج۔ درجع مفاصل۔ عرق النسا۔ درد کمر۔ کھانسی اور دمہ جیسے امراض بلغمی میں بکثرت مستعمل ہے۔ جذام۔ آتشک۔ برص وغیرہ جیسے امراض فساد خون میں بھی بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ موسمی بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔ بعض جلدی امراض میں مرہم بنا کر لگایا جاتا ہے۔ بواسیری مسوں کو خشک کرکے گرانے کے لئے لگاتے اور مقوی باہ اطلیہ میں شامل کرتے ہیں۔ اسکا کشتہ بھی مذکورہ بالا امراض میں مستعمل ہے۔ اس کا جوہر "جوہر سیمین" کے نام سے ضعف باہ میں خصوصیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ $\frac{1}{15}$ چاول سے $\frac{1}{4}$ چاول تک (جوہر یا کشتہ) ایک

چاول سے دو چاول تک +

سمندر پھل ماہیت :۔ ایک درخت کا پھل ہے۔ جو ہلیلہ سیاہ سے بڑا چار پہلو اور سرخ رنگ ہوتا ہے۔ پرانا ہونے پر اسکا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے +

مزاج :۔ گرم و خشک +

افعال :۔ بیرونی طور پر سمندر پھل جالی اور محلل ہے۔ نتھنوں میں اسکا قطور دماغ سے رطوبات کو جذب کرتا اور بالخاصہ شقیقہ کو زائل کرتا ہے۔ طلاءً عقرب گزیدہ کے درد کو تسکین بخشتا اور عضو مخصوص میں ہیجان پیدا کرتا ہے + اس کا اندرونی استعمال تپ لرزہ کو روکتا ہے۔ منفث بلغم اور کاسر ریاح بھی ہے +

استعمال :۔ سمندر پھل کو عورت یا بکری کے دودھ میں گھسکر درد شقیقہ کو تسکین دینے کے لئے مخالف جانب کے نتھنے میں قطور کرتے ہیں۔ یعنی اگر درد بائیں طرف ہو تو دائیں نتھنے میں اور دائیں طرف ہو تو بائیں نتھنے میں ٹپکاتے ہیں۔ مرض صرع کے لئے بھی ناک میں ٹپکانا مفید بیان کیا جاتا ہے۔ اور بکری کے دودھ میں گھسکر تو ندی۔ ڈھلکہ اور بیاض چشم (پھولا) کے ازالہ کے لئے قطور کرتے ہیں۔ اور عقرب کے مقام گزیدہ پر پانی میں پیسکر لگاتے ہیں۔ نمک اور اجوائن کے ساتھ سفوف بناکر درد شکم کو دور کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ مرچ سیاہ۔ برگ تلسی اور سمندر پھل ہموزن کا سفوف بناکر تپ ربع کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور ایک عدد سمندر پھل کو باریک پیسکر ایک عدد آب لیموں میں ملاکر تپ لرزہ کو روکنے کے لئے ایک دو گھنٹے قبل کھلاتے ہیں۔ تقویت باہ کے لئے لونگ اور شہد کے ساتھ باریک پیسکر طلا کرتے ہیں +

مقدار خوراک :۔ نصف عدد سے ایک عدد تک +

سمندر سوکھ ماہیت :۔ سیاہ رنگ کے چکنے تخم ہیں۔ جو رائی کے دانوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں +

مزاج :۔ سرد و تر +

افعال :۔ مغلظ منی اور مسکن +

استعمال:۔ سمندر سوکھ کو تنہا یا سفوفات اور معاجین میں شامل کر جریان، رقت منی اور سرعت انزال کے لئے دودھ کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پیشاب کی سوزش کو تسکین دینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

سنا

ماہیت:۔ ایک پودے کے پتے ہیں۔ مہندی کے پتوں سے۔ حجازی سنا بہترین خیال کی جاتی ہے۔ جو سنا مکی کے نام سے مشہور

مزاج:۔ گرم و خشک۔ بقول بعض گرم و خشک +

افعال:۔ ملین و مسہل مصفی خون۔ قاتل کرم شکم مُغثی +

استعمال:۔ سنا مکی کا استعمال زیادہ تر بطور ملین و مسہل کیا جاتا اس غرض کے لئے بہت سے امراض میں مستعمل ہے۔ امراض فساد خون میں تصفیہ اور تلیین دونوں اغراض حاصل ہوتے ہیں۔ کرم شکم کے قتل و اخراج کے لئے بھی ہیں۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ شیر مرضعہ کے ذریعہ جذب ہو کر شیر خوار کو دست لاتی ہے +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے نو ماشہ تک۔ بغرض تلیین تین ماشہ پانچ ماشہ تک +

سنبل الطیب

(بالچھڑ) **ماہیت**:۔ سیاہ مائل بزردی خوشبودار جڑ ہے۔ جو باریک باریک ریشوں لپٹی رہتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مقوی معدہ۔ مقوی باہ۔ کاسر ریاح۔ محلل۔ مدر حیض۔ جالی +

استعمال:۔ سنبل الطیب کو اکثر معاجین و مفرحات میں شامل کر۔ اور امراض بلغمی میں استعمال کراتے ہیں۔ تقویت معدہ و تقویت جگر کے مستعمل ہے۔ نفخ شکم۔ استسقائے لحمی۔ اورام جگر و معدہ اور اورام رحم و مثانہ میں داخلی و خارجی طور پر استعمال کرتے ہیں +

جالی ہونے کے باعث چہرے اور بدن کی رنگت کو نکھارنے اور چھائیں دور کرنے کے لئے ابٹنوں میں شامل کرتے ہیں۔ پسینہ کی کثرت کو روکنے اور نیز اسکی بدبو کو دور کرنے کے لئے باریک پیسکر بدن پر ملتے ہیں۔ بدبوئے دہن کے لئے منہ میں رکھکر چباتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

سنکھاہولی

(سنکھ پشپی) **ماہیت:۔** ایک بوٹی ہے۔ جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اس کے پھول خوبصورت کٹوری نما سفید گلابی مائل ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مصفی خون۔ ملین (جڑ) مقوی باہ۔ مغلظ منی +

استعمال:۔ سنکھاہولی کی جڑ کا پوست تقویت باہ اور تغلیظ منی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور سالم بوٹی کو مع برگ وشاخ سیاہ مرچوں کے ہمراہ پیسکر آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر خونی و بادی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ تقویت ذہن و حافظہ کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک (جڑ) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

سنگ بصری

(کھپریا) خاکستری رنگ کے ٹکڑے ہیں۔ جو سیسہ کی کان کے خاک وسنگریزوں سے سیسہ اور تانبا جدا کرتے وقت بھٹی کے دودکش میں دھوئیں کے جم جانے سے بن جاتے ہیں +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ مجفف قروح۔ مقوی بصر۔ قابض۔ مقوی معدہ +

استعمال:۔ سنگ بصری کو زیادہ تر بصارت کو قوت دینے اور قروح چشم کو خشک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ زخموں کے لئے مرہموں میں بھی شامل کرتے ہیں قابض و مقوی آلات ہضم ہونے کے باعث سنگرہنی میں کھلایا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ۱ ماشہ

سنگترہ

(سنترہ۔ رنگترہ) **ماہیت**:۔ ناشپاتی کے برابر سرخ رنگ مائل بزردی مشہور میوہ ہے۔

مزاج:۔ سرد و تر۔ پوست کا مزاج گرم خشک ہے۔

افعال:۔ مفرح، مسکن خون و صفراء (پوست) جالی۔ ہاضم۔ مفرح۔

استعمال:۔ ضعف قلب۔ خفقان میں سنگترہ کھلاتے یا اس کا نچوڑا ہوا پانی پلاتے ہیں۔ صفراء کی زیادتی اور خون کے جوش کو دور کرنے اور پیاس کو تسکین دینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ زمانہ وبائی میں اس کا استعمال مفید ہے۔ پوست سنگترہ کو جالی ہونے کے باعث جھائیں دور کرنے اور چہرہ کا رنگ نکھارنے کیلئے ابٹنوں میں شامل کرتے ہیں۔ اور ہاضم ہونے کے باعث سفوفات ہاضمہ میں داخل کرتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ سنگترے دو تین عدد تک کھا سکتے ہیں اور اس کا آب افشردہ چار پانچ تولہ تک۔ پوست سنگترہ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

سنگ جراحت

ماہیت:۔ نرم و سفید پتھر ہے۔

مزاج:۔ سرد و خشک۔

افعال:۔ قابض۔ حابس خون۔ مجفف قروح۔

استعمال:۔ سنگ جراحت اندرونی و بیرونی سیلان خون کو روکنے کے لئے مستعمل ہے۔ تازہ زخموں سے سیلان خون کو روکنے کے لئے باریک پیس کر چھڑکتے ہیں۔ اور اندرونی سیلان خون مثلاً نفث الدم۔ کثرت حیض۔ بول الدم۔ وغیرہ میں کھلاتے ہیں۔ جریان منی، سیلان الرحم۔ گردہ اور مثانہ کے زخم میں سفوف کر کے استعمال کرتے ہیں۔ دانتوں کے استحکام اور خون کو روکنے کے لئے منجنوں میں شامل کرتے ہیں۔ مرہموں میں ملا کر زخموں کے خشک کرنے کے لئے مستعمل ہے۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک۔

سنگدان

(قانصہ پتھری) **ماہیت**۔ ایک عضو ہے۔ جو پرندوں میں معدے کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مرغ کا سنگدان زیادہ تر بطور دوا مستعمل ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال:۔ قابض مقوی معدہ وجگر +

استعمال:۔ سنگدان کو مناسب ادویہ کے ساتھ ذرب (سنگ ہنی) اور زلق الامعاء میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ معجون سنگدانہ مرغ اس کا مشہور مرکب ہے۔ جو اسہال معدی و معوی کو بند کرنے اور معدے کو طاقت دینے کیلئے مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ +

سنگ سرماہی

ماہیت:۔ سفید رنگ کا مثلث (سہ گوشہ) چپٹا پتھر ہے۔ جو کہ پتھر چٹہ اور سنول نامی مچھلیوں کے سر سے نکلتا ہے (محیط) +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مُفتّتِ حصاۃ +

استعمال:۔ زیادہ تر گردہ اور مثانہ کی پتھری کو توڑنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

سنگھاڑہ

ماہیت:۔ پانی میں پیدا ہونے والی بیلدار بوٹی کا سہ گوشہ بے ڈھنگا سا۔ خاردار پھل ہے۔ جس کے اندر سفید شاداب و شیریں مغز ہوتا ہے۔ اور اس کی شکل سورنجان سے مشابہ ہوتی ہے +

مزاج:۔ (تازہ سنگھاڑہ) سرد و تر (خشک سنگھاڑہ) سرد و خشک +

افعال:۔ قلیل الغذاء۔ مغلظ منی۔ مُسکن صفراء۔ نفّاخ +

استعمال:۔ مغز سنگھاڑہ زیادہ تر ضعف باہ۔ جریان و رقت منی کے لئے مستعمل ہے۔ تازہ سنگھاڑہ پیاس کو تسکین دیتا۔ اعضاء کی سوزش۔ حلق کی خشکی اور سینہ کی خشونت کو دور کرتا ہے۔ بطور غذاء بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن کم غذاء دیتا ہے۔ نفخ پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مقدار میں کھانے سے قولنج اور احتباس بول کا اندیشہ ہوتا ہے + مغز سنگھاڑے کو آب لیموں میں پیس کر داد پر لگایا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے ایک تولہ تک۔ (بطور غذاء) جس قدر بخوبی ہضم کر سکیں +

سوسن

ماہیت:۔ ایک نبات ہے۔ جس کے پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اس کی جڑ "بیخ سوسن" کے نام سے دواءً مستعمل ہے (اس کی کئی قسمیں ہیں۔ سوسن آسمان جونی کی جڑ کا نام ایرسا ہے)+

مزاج:۔ گرم وخشک۔ بقول بعض گرم وخشک +

افعال: محلل۔ مسکن۔ منفث۔ جالی۔ دافع زہر حیوانات +

استعمال:۔ بیخ سوسن کو کھانسی دمہ۔ درد جگر۔ درد طحال اور بعض امراض رحم میں استعمال کرتے ہیں۔ ورم جگر۔ ورم طحال اور ورم انثیین میں بطور طلا مستعمل ہے جالی ہونے کی وجہ سے جھائیں (کلف) گنج اور خارش میں طلا یا ضماد لگاتے ہیں۔ نیز زخموں کے لئے مرہموں میں شامل کرتے ہیں۔ بچھو اور بھڑ جیسے زہریلے جانوروں کے کاٹے ہوئے مقام پر زہر کو دفع کرنے اور درد کو تسکین دینے کے لئے لگاتے ہیں+

مقدار خوراک:۔ دو تین ماشہ +

سہاگہ

(ٹنکار) **ماہیت:۔** سفید رنگ کی زود شکن ڈلیاں ہوتی ہیں۔ جن کا مزہ شور ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال: قاتل جراثیم۔ اکال۔ ہاضم۔ کاسر ریاح و مخرج بلغم۔ مدر بول وحیض۔ مسکن +

استعمال:۔ ضعف ہاضمہ۔ ضعف اشتہا۔ درد شکم جیسے امراض میں استعمال کرتے ہیں۔ صلابت وعظم طحال۔ کھانسی اور دمہ میں کھلاتے ہیں۔ اس کو باریک پیسکر زخموں پر چھڑکتے اور نیز مراہم میں شامل کرتے ہیں۔ اس کے آب مطبوخ سے زخموں کو دھوتے ہیں۔ کان بہنا۔ ناک کے زخم اور سوزاک میں پچکاری کرتے ہیں۔ منہ کے زخم میں غرغرے کراتے ہیں۔ مہاسے۔ داد اور بہق جیسے امراض جلدیہ میں آب لیموں میں پیسکر لگاتے ہیں۔ بواسیری مسوں پر بھی طلا کرتے ہیں۔ خارش مقعد اور خارش اندام نہانی میں اس کے آب مطبوخ سے آبدست کراتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی کے لئے بطور سنون استعمال کرتے ہیں + (اس کو زیادہ مقدار کھانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں) +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ +

سہدیوی

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے۔ پتے برگ تلسی کے مانند ہوتے ہیں موسم برسات میں بکثرت پیدا ہوتی ہے +

مزاج:۔ سرد و تر +

افعال:۔ مصفی خون۔ مدر بول مسکن صفرا و خون +

استعمال:۔ سہدیوی کو صفراوی اور خونی بخاروں جوشش خون اور زیادتی صفراء میں استعمال کرتے ہیں۔ مدر ہونے کی وجہ سے سوزاک میں مستعمل ہے اور سنگ مثانہ کی حالت میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے سات ماشہ تک۔ (سبز) ایک تولہ تک +

سیماب

(زیبق۔ پارہ) **ماہیت**:۔ پگھلی ہوئی چاندی کے مانند سیال اور سفید دہات ہے۔ جو کہ اکثر دہاتوں سے زیادہ وزنی ہے +

مزاج:۔ سرد و تر بتایا جاتا ہے اور بقول بعض گرم و تر ہے (کشتہ) گرم و خشک +

پارہ کا مزاج سرد و تر تسلیم کرنے میں تامل ہے۔ کیونکہ اس سے جو افعال واثرات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ اس کے سرد و تر تسلیم کرانے میں کچھ اعراض کرتے ہیں +

افعال:۔ مقوی بدن و مقوی باہ مصفی خون۔ قاتل جراثیم۔ دافع امراض بلغمی +

استعمال:۔ پارہ کو گندھک کے ہمراہ کجلی بنا کر امراض عصبی و بلغمی (تشنج۔ رعشہ کھانسی۔ دمہ۔ گٹھیا وغیرہ) امراض فساد خون (جذام۔ آتشک وغیرہ) اور تقویت باہ اور امساک کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ زخموں کے لئے مرہموں میں شامل کر کے خارش داد اور زخموں پر لگاتے ہیں۔ جوؤں کو مارنے کے لئے سر میں لگاتے ہیں +

کشتہ پارہ سل و دق۔ تقویت باہ و امساک۔ امراض فساد خون اور امراض بلغمی میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک چاول سے دو چاول تک +

سینبل

(سیمل) **ماہیت**:۔ ایک بڑا درخت ہے۔ اس کی جو مخصوصاً

ایک دوسالہ درخت کی جڑ **موسلی سینبل** کے نام سے دوا ئً مستعمل ہے۔ اس کا گوند جو **موچرس** کے نام سے مشہور ہے۔ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو علیحدہ بیان کیا جائیگا +

مزاج:۔ گرم وتر (بارطوبت فضلیہ) +

افعال:۔ مقوی باہ۔ مولد ومغلظ منی +

استعمال:۔ موسلی سینبل کو زیادہ تر ضعف باہ اور جریان منی کو دور کرنے کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ سفوف یا معجون بنا کر استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

سیندور

(اُسرنج) **ماہیت**:۔ سُرخ زردی مائل وزنی سفوف ہے۔ جو سیسہ یا سفیدہ سے تیار کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ مجفف قروح۔ قاتل کرم۔ حابس دم +

استعمال:۔ سیندور کو تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ مرہموں میں شامل کرکے زخموں کے خشک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خراب گوشت کو دور کرکے نیا گوشت اُگاتا ہے۔ اگر زخم میں کیڑے پڑے ہوئے ہوں تو انکو ہلاک کرتا ہے۔ سوختگی آتش میں گھی یا تیل میں ملاکر لگاتے ہیں۔ تازہ زخموں سے سیلان خون کو بند کرنے کے لئے چھڑکتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں) +

شاخ گوزن

ماہیت:۔ بارہ سنگھے کا سینگ ہے۔ جو کہ نہایت سخت اور ٹھوس ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ محلل ومسکن۔ منفث بلغم۔ جالی +

استعمال:۔ شاخ گوزن کو پتھر پر گھسکر اور چند دانہ مرچ سیاہ کے ہمراہ پیسکر ذات الجنب میں طلا کرتے ہیں۔ نیز اس مرض میں اور نیز بلغمی کھانسی اور دمہ میں سوختہ کرکے کھلاتے ہیں۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم میں گھسکر آنکھ میں لگاتے

ہیں۔ سوختہ کرکے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ دانتوں کی صفائی کے لئے منجن بنا کر استعمال کرتے ہیں بعض اطبا رنفث الدم اور اسہال زرمن میں کھلاتے ہیں۔ اور سوختہ کو باریک پیسکر مرض قلاع میں بطور ذرور استعمال کرتے ہیں + بواسیری مسوں کو اسکی دھونی دیتے۔ اور پانی میں پیسکر ضماد کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے چار رتی تک +

شکر تیغال

ماہیت:۔ شکر تیغال ایک پردار جانور "تیغال" نامی کا چھوٹا سا گول گھر ہے۔ جو چڑیا کے انڈے سے چھوٹا اوپر سے دانہ دار کھردرا اور رنگت میں بھورا ہوتا ہے۔ اس گھر کو یہ جانور اپنے لعاب سے بناتا ہے۔ تازہ ہونے کی حالت میں شکر تیغال کا مزہ شیریں ہوتا ہے لیکن پرانے ہونے کی حالت میں اس کی شیرینی بہت کم ہوجاتی ہے +

مزاج:۔ گرمی سردی میں معتدل ہوتا ہے۔ اور رطوبت غالب ہوتی ہے +

افعال: منضج۔ ملین صدر +

استعمال:۔ شکر تیغال کو زیادہ تر خشک کھانسی میں استعمال کرتے ہیں + تصفیہ ریہ وصدر کی خشونت کو دور کرنے اور تصفیۂ آواز اور گلے کی خشکی کیلئے بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

شنگرف

(زنجفر) **ماہیت:**۔ گہرے سرخ رنگ کے وزنی۔ چمکدار قطعات ہیں۔ جو سیماب اور گندھک سے مرکب ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک + بقول بعض گرم و خشک +

افعال:۔ محلل اورام باردہ۔ مجفف قروح۔ (کشتہ شنگرف) مقوی بدن۔ مقوی باہ۔ ممسک مقوی اعصاب۔ مصفی خون۔ دافع امراض بلغمی +

استعمال:۔ شنگرف خام کو زخموں کے خشک کرنے کیلئے مرہموں میں شامل کرکے لگاتے ہیں۔ تازہ زخموں سے سیلان خون کو روکنے کے لئے باریک پیسکر چھڑکتے ہیں۔ بعض سرد ورموں پر ضماد کرتے ہیں۔ زخم آتشک اور قروح خبیثہ کو اس کی دھونی دیتے ہیں +

شنگرف اور کشتۂ شنگرف ضعف باہ و سرعت انزال۔ وجع مفاصل

لقوہ فالج۔ نزلہ زکام۔ کھانسی دمہ آتشک اور جذام میں کھلایا جاتا ہے۔ دیگر
بلغمی امراض میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک چاول سے دو چاول تک + اسی طرح کشتہ بھی

شورہ قلمی

ماہیت:۔ سفید رنگ کی چمکدار شش پہلو قلمیں ہوتی ہیں
جن کا مزہ شور ہوتا ہے۔ اور منہ میں سردی محسوس ہوتی

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مدر بول۔ جالی۔ معرق۔ مضعف قلب +

استعمال:۔ شورہ قلمی کو زیادہ تر احتباس بول اور سوزاک میں استعمال کرتے
ہیں۔ مدر اور معرق ہونے کی وجہ سے بخاروں میں بھی اس کا استعمال مفید خیال کیا
جاتا ہے۔ مرض نقرس کے دورے کو روکنے اور عظم طحال کو دور کرنے کے لئے بھی دیتے
ہیں۔ اور دمہ کے دورے کو بند کرنے کے لئے اس کا دھواں سونگھاتے ہیں۔ خارش پر
طلاءً استعمال کرتے ہیں +

مضعف قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب کی حالت میں اس کا استعمال
ممنوع ہے + اور اس کی کثرت استعمال سے معدہ اور امعاء میں خراش ہو کر دست
آنے لگتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ڈیڑھ ماشہ +

شیرخشت

ماہیت:۔ شیریں منجمد رطوبت ہے جو بعض قسم کے درختوں
کی شاخوں اور پتوں سے رس کر منجمد ہو جاتی ہے +

مزاج:۔ گرم وتر +

افعال:۔ ملین طبع مسہل صفرا۔ ملین صدر منفث بلغم +

استعمال:۔ شیرخشت کو بطور ملین ومسہل امراض حارہ خصوصاً گرم بخاروں
میں استعمال کرتے ہیں۔ بچوں اور نازک مزاج اشخاص کے لئے (جو دیگر مسہل ادویہ
کے پینے سے متنفر ہوں) ایک عمدہ مسہل دوا ہے + خشونت قصبۃ الریہ اور گرم کھانسی
میں مستعمل ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارنے کے لئے بطور طلاء استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو تولہ سے چار تولہ تک +

شیشم **ماہیت:۔** مشہور درخت ہے۔ اس کی لکڑی کا برادہ زیادہ تر دوا مستعمل ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال:۔ مصفی خون۔

استعمال:۔ شیشم کی لکڑی کا برادہ امراض فساد خون مثلاً آتشک۔ جذام خارش اور پھوڑے پھنسیوں میں بطور خیساندہ مستعمل ہے۔ شربت بنا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

نئے جوتے کی رگڑ سے پاؤں میں جو زخم (چرس) ہو جاتا ہے اسکی سوزش کو تسکین دینے اور زخم کو خشک کرنے کے لئے برگ شیشم کو پیسکر ضماد کرتے ہیں۔ لکڑی کو چولہے میں جلانے سے اُس کے دوسرے سرے پر جو سیاہ رنگ کی غلیظ رطوبت نکلتی ہے۔ اس کو داد پر طلا کرنا مفید ہے۔

مقدار خوراک:۔ (برادہ شیشم) پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

صابون **ماہیت:۔** مشہور چیز ہے۔ سجی۔ چونہ اور روغن کی آمیزش سے تیار کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال:۔ جالی۔ اکال۔ منضج و منفجر اورام۔ مہیج محرک امعاء۔

استعمال:۔ صابون کو جلد بدن اور زخموں سے میل کچیل صاف کرنیکے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعض امراض جلدیہ مثلاً داد و خارش میں اس کو ضماد کرتے یا بدن پر ملکر غسل کرتے ہیں۔ جالے۔ پھولے اور دُھند میں آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ کحل صابون یا چکنی دوا اس کا مشہور مرکب ہے۔ جو جالے پھولے اور ابتداء نزول الماء میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اورام پر بطور لیپ باندھتے ہیں۔ اس کا شافہ بنا کر مقعد میں رکھنے سے قبض رفع ہو جاتا ہے۔ نیز اس کے آب محلول کو بذریعہ حقنہ استعمال کرنے سے آنتیں صاف ہو جاتی ہیں۔

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں)۔

صدف (سیپ) **ماہیت:۔** صدف ایک دریائی جانور کا خول ہے

اسی کی ایک قسم ہے جس میں یہ جانور موتی بناتا ہے۔ اس کو **صدف مروارید ی** یا **صدف صادق** کہتے ہیں +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مجفف۔ جالی۔ قابض۔ حابس دم + (صدف سوختہ ان افعال میں زیادہ قوی ہے +

استعمال:۔ صدف سوختہ کو دانتوں کی مضبوطی اور صفائی اور اُن سے خون بہنے کو روکنے کے لئے بطور منجن استعمال کرتے ہیں۔ استقا میں سرکہ کے ہمراہ ضماد کرتے ہیں۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ اور نفث الدم میں کھلاتے ہیں۔ جھائیں چھیپ جیسے امراض جلدیہ کو زائل کرنے اور چہرے کا رنگ نکھارنے کے لئے بطور طلا لگاتے ہیں۔ سوختگی آتش میں زخم پر چھڑکتے یا روغن گل میں ملا کر طلا کرتے ہیں +

صدف مرواریدی کے چمکدار حصے کو کھرچ کر مروارید کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کا عمدہ بدل خیال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

طباشیر

(بنسلوچن) **ماہیت**:۔ سفید مائل بہ زرقت (نیلگونی) وزن میں ہلکی چھوٹی چھوٹی ڈلیاں ہیں جو بعض قسم کے بانس کے جوف سے نکلتی ہیں +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مفرح۔ قابض۔ مبرد شدید۔ مجفف کہا جاتا ہے +

استعمال:۔ ضعف قلب۔ خفقان حار اور غشی میں بطور ایک مفرح و مقوی قلب دوا کے مستعمل ہے۔ قے صفراوی۔ اسہال صفراوی۔ جریان اور بواسیر خونی میں استعمال کی جاتی ہے۔ گرم بخاروں۔ اعضائے اندرونی کی سوزش اور پیاس کو تسکین دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں +

آگ سے جلنے اور منہ آنے میں بطور ذرور استعمال کی جاتی ہے۔ دانتوں کی مضبوطی کی غرض سے منجن بنا کر استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

طلا (ذہب۔سونا) **ماہیت**:۔ زرد رنگ کی مشہور قیمتی دھات ہے +
مزاج:۔ معتدل مائل بہ گرمی +
افعال:۔ مقوی بدن۔مفرح و مقوی قلب۔ مقوی دماغ و جگر۔مقوی باہ۔ مولد منی +
استعمال:۔ سونے کے ورق بنا کر تقویت و تفریح قلب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔اور اس کا کشتہ ضعف قلب۔ خفقان۔ مالنخولیا۔ضعف باہ اور سل دق میں مستعمل ہے +
مقدار خوراک:۔ کشتہ دو چاول سے چار چاول تک +

عاقرقرحا (اَکَرکَرہ) **ماہیت**:۔ ایک نبات کی جڑ ہے۔ بھورے رنگ کی جھری دار ہوتی ہے۔ مزہ نہایت تند و تیز ہوتا ہے چبانے سے تمام منہ اور حلق میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں +
مزاج:۔ گرم و خشک +
افعال:۔ مخدر خفیف۔منفث بلغم۔مسخن۔مقوی باہ و ممسک۔ مدر لعاب دہن۔ مدر حیض +
استعمال:۔ عاقرقرحا اکثر امراض باردہ بلغمیہ مثلاً لقوہ۔فالج۔استرخاء۔رعشہ۔ کزاز وغیرہ میں مستعمل ہے۔ نیز نزلہ اور دمہ بلغمی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔مقوی باہ و ممسک معاجین و حبوب میں شامل کیا جاتا ہے۔تنہا بھی شہد کے ہمراہ کھلایا جاتا ہے۔مقوی باہ طلاؤں میں بھی شامل کرتے ہیں +
درد دنداں۔استرخائے لہاۃ۔خناق۔لکنت زبان اور بحۃ الصوت میں عاقرقرحا کو باریک پیس کر ملتے ہیں۔ہاتھ پاؤں کے سرد ہونے کی حالت میں انگوگرمی پہنچانے کے لئے باریک پیس کر خشک ہی یا روغن میں ملا کر مالش کرتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ +

عشبہ مغربی **ماہیت**:۔ ایک بیلدار بوٹی کی لمبی لمبی پتلی اور گول شاخیں اور جڑیں ہیں۔ جو اکثر جھری دار ہوتی ہیں اور رنگت بھوری سرخی مائل۔ ذائقہ تلخ کسی قدر خراش دار ہوتا ہے +

مزاج:- گرم وخشک +
افعال:- مصفی خون۔ مدر۔ معرق۔ محلل +
استعمال:- عشبہ مغربی زیادہ تر امراض فساد خون مثلاً آتشک۔ جذام خارش اور پھوڑے پھنسیوں میں بطور جوشاندہ وخیساندہ مستعمل ہے۔ نیز شربت بناکر اور عرق کشید کرکے استعمال کیا جاتا ہے +
فالج۔ لقوہ۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ کھانسی۔ دمہ۔ سُدۂ جگر اور استسقاء میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ فالج۔ وجع مفاصل اور عرق النسا میں اندرونی طور پر استعمال کرنے کے علاوہ بیرونی طور پر یا تو روغن میں ملاکر مالش کرتے ہیں یا ضماد کرتے ہیں +
مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

عصارہ ریوند

(عربی) فرفیران۔ غوتا غبا (ہندی) لال رس +
ماہیت:- یہ دوا اگرچہ عصارۂ ریوند کے نام سے مشہور ہے، لیکن ریوند کا عصارہ نہیں ہے، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ درحقیقت درخت فرفیران کا رالدار گوند ہے، جو اس درخت کے تنہ میں شگاف دینے سے حاصل ہوتا ہے (یہ درخت ملک سیام میں پیدا ہوتا ہے) چونکہ اس کا رنگ اور افعال عصارہ ریوند کے مشابہ ہوتے ہیں، لہذا یہ عصارۂ ریوند کے نام سے مشہور ہے +
مزاج:- گرم وخشک بدرجہ دوم +
افعال:- مسہل، مُقی، مدر خفیف، قاتل ومخرج کرم شکم +
استعمال:- عصارۂ ریوند کو زیادہ تر ہر خلط فاسد کے اخراج کے لئے استعمال کرتے ہیں، یہ مادہ کو بذریعہ اسہال، قے اور ادرار خارج کرتی ہے، اور دیر تک معدے میں نہیں رہتی، اور اکثر سرد وتر دماغی وعصبی امراض (مثلاً فالج، لقوہ، تشنج، صرع وغیرہ)، قبض اور استسقاء وغیرہ میں دیتے ہیں، نیز کرم شکم کے قتل واخراج کے لئے استعمال کرتے ہیں (اس کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے پیچش ومروڑ ہو جاتی ہے، اس کو کاسر ریاح ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے) +

مقدار خوراک:۔ نصف رتی سے ایک رتی تک۔

عنب الثعلب

(مکو) **ماہیت**:۔ ایک بوٹی ہے۔ نصف گز سے ایک گز تک بلند ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت نکلتی ہیں۔ شاخوں اور پتوں کی رنگت گہری سبز ہوتی ہے۔ پھول چھوٹے چھوٹے اور سفید ہوتے ہیں۔ پھل خوشوں میں لگتے ہیں۔ جو چنے کے برابر اور سبز رنگ ہوتے ہیں۔ پختہ ہونے پر شوخ سُرخ ہو جاتے ہیں۔ اور مزے میں شیریں۔ پھلوں کے اندر تخم خشخاش کے برابر چھوٹے چھوٹے تخم بھرے رہتے ہیں۔ زیادہ تر یہ پھل ہی **عنب الثعلب** یا **مکوئے خشک** کے نام سے مستعمل ہیں۔ جو خام ہونے کی حالت میں خشک کرلئے جاتے ہیں۔ اس کے پتوں کا پانی نکال کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مزاج:۔ سرد وخشک۔

افعال:۔ محلل اورام حارہ باطنی وظاہری (شرباً وطلاءً) مسکن۔ رادع۔

استعمال:۔ عنب الثعلب کو اورام احشاء (خصوصاً ورم جگر۔ ورم معدہ۔ ورم طحال۔ ورم رحم۔ ورم مثانہ وغیرہ) میں داخلی وخارجی طور پر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ (انہیں امراض میں اس کے سبز پتوں کا پانی نچوڑ کر اور آگ پر پھاڑ کر پلاتے ہیں۔) مرض سوء القنیہ اور استسقاء میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ پیسکر اورام مذکورہ بالا پر اور بیرونی ورموں پر ضماد کرتے ہیں ابتداء میں مسکن اور رادع مواد ہے۔ لیکن اس کے بعد محلل۔ عنب الثعلب کے جوشاندہ سے تنہا یا اُس میں سفوف ملتا س حل کرکے ورم زبان اور خناق میں غرغرے کراتے ہیں۔ کان کے درد کو تسکین دینے کے لئے برگ عنب الثعلب کا پانی نچوڑ کر نیم گرم ٹپکاتے ہیں۔ عنب الثعلب کا عرق بھی کشید کیا جاتا ہے۔ اورام احشاء میں مستعمل

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔ (آب عنب الثعلب سبز مروق) چار تولہ سے چھ تولہ تک۔

عود صلیب

(فاوانیا) ایک نبات کی جڑ ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔

افعال:۔ دافع امراض عصبی وبلغمی۔ مدر حیض۔ جالی۔

استعمال:۔ عود صلیب کو صرع۔ ام الصبیان۔ کابوس۔ فالج جنون جیسے تشنج لرزہ جیسے عصبی و دماغی امراض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں سُدّہ جگر۔ یرقان۔ اور احتباس حیض میں بھی اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے چہرے کی صفائی اور جھائیں دور کرنے کے لئے اس کا طلا بھی لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک دو ماشہ (بصورت خیساندہ) پانچ ماشہ +

غافث

ماہیت:۔ ایک خاردار بوٹی ہے۔ تمام اجزاء کا مزہ تلخ ہوتا ہے اس کے پھول "گل غافث" کے نام سے اور اس کا عصارہ "عصارہ غافث" کے نام سے مستعمل ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک + اس کے عصارہ کا مزاج بعض لوگوں نے سرد و خشک لکھا ہے۔ جو قابل غور ہے +

افعال:۔ محلل مفتح سُدد۔ مدر مصفی خون۔ معرق +

استعمال:۔ غافث کو ورم جگر۔ ورم معدہ صلابت جگر معدہ و طحال سوء القنیہ استسقاء اور پرانے بلغمی بخاروں میں (جو شرکت جگر سے ہوں) بکثرت استعمال کیا جاتا ہے + مصفی خون ہونے کی وجہ سے بعض امراض فساد خون میں اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں +

عصارہ غافث پرانے بخاروں اور درد جگر میں مستعمل ہے۔ معاجین و اقراص میں شامل کیا جاتا ہے۔ خشک و تر خارش میں بھی استعمال کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک (عصارہ) دو تین ماشہ +

فالسہ

ماہیت:۔ فالسہ ایک درخت کا پھل ہے جو جنگلی بیر کے برابر یا اس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ رنگت سرخ مائل بہ سیاہی اور مزہ ترش یا میخوش (کھٹ مٹھا) ہوتا ہے۔ یہ پھل اور اسکے درخت کا پوست دواءً مستعمل ہیں +

مزاج:۔ سرد و تر + بقول بعض سرد و خشک +

افعال:۔ مسکن حدت صفراء و خون۔ قابض + (پوست) مدر اور مسکن +

استعمال:۔ فالسہ کا پانی نچوڑ کر اس سے شربت بنا کر امراض صفراوی میں مثلاً صفراوی بخار سے قے۔ متلی اور شدت پیاس اور خفقان گرم میں استعمال کرتے ہیں۔

ان حالات میں فالسہ کو کھلاتے اور اس کا پانی بھی پلاتے ہیں۔ اسہال صفراوی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

فالسہ کی جڑ کا پوست خصوصاً فالسہ شکری کا پوست مرض سوزاک میں بکثرت مستعمل ہے۔

مقدار خوراک: (فالسہ بطور میوہ) دو تولہ سے پانچ تولہ تک (آب فشردہ) دو تین تولہ۔ (پوست) بصورت خیساندہ ایک تولہ سے دو تولہ تک۔

فرنجمشک

(رام تلسی) **ماہیت:** ریحان کی قسم سے بوٹی ہے۔ اسکے پتے اور تخم استعمال کئے جاتے ہیں۔

مزاج: گرم وخشک۔

افعال: مفرح و مقوی قلب۔ قابض۔ مجفف منی۔

استعمال: مفرح و مقوی قلب ہونے کی وجہ سے ضعف قلب۔ خفقان۔ وسواس۔ جیسے امراض قلب میں استعمال کرتے ہیں۔ بجیشں میں بھی دیتے ہیں۔

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک (برگ ہوں یا تخم)۔

فطراسالیون

(کرفس کوہی) **ماہیت:** اجوائن کے مشابہ لیکن کسی قدر دراز۔ سیاہ رنگ کے تخم ہوتے ہیں جن کا مزہ تیز اور خوشبودار ہوتا ہے۔

مزاج: گرم وخشک۔

افعال: منفث بلغم۔ مسکن اوجاع۔ کاسر ریاح۔ مدر بول وحیض۔

استعمال: فطراسالیون ضیق النفس۔ کھانسی۔ درد پہلو۔ درد قولنج اور مغص میں مستعمل ہے۔ مدر ہونے کی وجہ سے جگر گردہ و مثانہ اور رحم کا تنقیہ کرتا ہے اور عسر البول۔ احتباس البول اور احتباس حیض میں مستعمل ہے۔ مشیمہ وجنین کے اخراج کے لئے بھی پلاتے ہیں۔

مقدار خوراک: تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

فُوَّہ

(فُوَّۃ الصبغ۔ روناس۔ مجیٹھ) **ماہیت:** گہرے سرخ رنگ کی جڑیں ہوتی ہیں جن کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک +
افعال:۔ مدربول وحیض۔ مسخن۔ جالی +
استعمال:۔ اس کو زیادہ تر ادرار حیض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مدر بول ہونے کے باعث ورم جگر وطحال۔ اور یرقان میں استعمال کرتے ہیں مسخن ہونے کی وجہ سے بعض عصبی ودماغی امراض میں بھی دیتے ہیں۔ جالی ہونے کی وجہ سے داد بہق۔ برص اور جلا بدن کی صفائی کے لئے طلا لگاتے یا اُبٹن میں شامل کرکے ملتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

قُرطُم (حب العصفر۔ خسکدانہ۔ کڑ یا کسم کے بیج) **ماہیت:** قرطم کے تخم (کسم یا کسنبہ کے تخم) بطور دوا مستعمل ہیں جو بنولے کے برابر صنوبری شکل کے چوگوشہ اور سفید چکنے ہوتے ہیں۔ اور ان کے اندر سفید چکنا مغز ہوتا ہے +
مزاج:۔ گرم وتر + قرطم
افعال:۔ مسہل بلغم۔ منفث بلغم۔ مدر حیض۔ مقوی باہ۔ ملین طبع +
استعمال:۔ تخم قرطم کو نیم کوفتہ کرکے زیادہ تر ادرار حیض کے لئے تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ بطور جوشاندہ استعمال کرتے ہیں۔ اور مقوی باہ معاجین اور سفوفات میں اس کا مغز نکال کر شامل کرتے ہیں۔ کھانسی۔ دمہ۔ استسقاء۔ قولنج اور بحۃ الصوت (گرفتگی آواز) میں بھی مستعمل ہے +
مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

قلعی (رصاص ابیض۔ ارزیز۔ رانگ یا رانگہ) **ماہیت:**۔ سفید رنگ کی ملائم مشہور دھات ہے +(اس کا کشتہ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے)+
مزاج:۔ سرد بدرجہ سوم مجفف باجوہر رطب جامد +
افعال:۔ مغلظ۔ قابض۔ مجفف +
استعمال:۔ قلعی کو کشتہ کرکے جریان سرعت ورقت۔ سوزاک اور سیلان الرحم میں استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے دو رتی تک +

کاکڑا سینگی

ماہیت:۔ ایک درخت کا پھل ہے۔ جو بکری کے سینگ سے مشابہ۔ رنگت میں سرخ گمذرا اور مزہ میں تلخ اور کسیلا ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ منفث بلغم +

استعمال:۔ کاکڑا سینگی کو بالعموم کھانسی اور دمہ میں استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کی کالی کھانسی میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ شہد میں ملا کر چٹاتے یا گولیاں بنا کر کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

کاکنج

(دیپوٹن) **ماہیت**:۔ عنب الثعلب کی قسم سے بوٹی ہے۔ اس کا پھل ایک غلاف میں ملفوف ہوتا ہے۔ جو مکوہ کے پھل سے بڑا ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ یہ پھل ہی مستعمل ہیں + کاکنج کی ایک قسم کو ہی ہے۔ جسکو **کاکنج منوم یا عنب الثعلب مخدر** کہتے ہیں +

مزاج:۔ سرد وخشک۔ (کاکنج کوہی) سرد وخشک +

افعال:۔ مخدر۔ مدر بول۔ قاتل کرم شکم۔ (کاکنج کوہی) ان افعال میں زیادہ قوی ہے +

استعمال:۔ کاکنج کو مدر ہونے کی وجہ سے سنگ گردہ ومثانہ۔ قروح گردہ ومثانہ اور قروح مجاری بول میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ قرص کاکنج اس کا مشہور مرکب ہے جو گردہ ومثانہ کے زخم میں مستعمل ہے۔ قوت ادرار رکھنے کی وجہ سے ہی یرقان صفراوی۔ ورم جگر حار اور کثرت صفرا سے فساد لاحق ہونے کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔ کرم شکم خصوصاً کدو دانے کے قتل واخراج کے لئے کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

کائپھل

(دار شیشعان۔ عود البرق) **ماہیت**:۔ ایک درخت کا پوست

ہے۔ جو موٹا اور سُرخی مائل ہوتا ہے۔ اور اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک (اس میں قوت باردہ اور قوت قابضہ بھی ہے۔ لہٰذا یہ مرکب القویٰ ہے) +

افعال:۔ کائپھل محلّل اور قابض ہے۔ معدہ اور امعاء کی ریاح کو تحلیل کرتا اور اُن کی رطوبات غلیظہ کو خشک کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔ تعفن کو زائل کرتا ہے بطور نفوخ استعمال کرنے سے ناک کی غشائے مخاطی پر لذع پیدا کرکے چھینک لاتا اور رطوبات دماغی کو جذب کرتا ہے۔ پھیپھڑوں سے بلغم کو خارج کرتا اور نفث الدم کو روکتا ہے +

استعمال:۔ فالج۔ لقوہ رعشہ وغیرہ میں کائپھل کو باریک پیسکر روغن کنجد وغیرہ میں ملاکر مالش کرتے ہیں۔ متعفن زخموں پر اُنکے تعفن کو دور کرنے اور اُن کو خشک کرنے کے لئے باریک پیسکر چھڑکتے ہیں۔ قلاع میں تعفن کو دور کرنے اور درد دنداں میں درد کو تسکین دینے کے لئے اس کے جوشاندے سے غرغرے کراتے ہیں۔ نیز تسکین درد اور مضبوطی کے لئے سنونات میں شامل کرکے دانتوں پر ملتے ہیں۔ دردسر بارد اور نزلہ وزکام سرد میں باریک پیسکر تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ بطور ہلاس استعمال کرتے ہیں۔ درد معدہ۔ نفخ معدہ اور بلغمی کھانسی میں اس کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔ نیز کھانسی میں شہد میں ملاکر چٹاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کباب چینی

(سیتل چینی) **ماہیت:۔** سیاہ مرچ کے برابر گول جھری دار پھل ہے جس کا رنگ باہر سے سیاہ قدرے بھورا اور توڑنے پر اندر سے سفید نکلتا ہے۔ بو تیز خوشگوار۔ ذائقہ تلخ و تیز ہوتا ہے۔ اس میں تنکے کے مانند ڈنڈی لگی ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مدر بول وحیض۔ منفث بلغم۔ مقوی معدہ۔ کاسر ریاح۔ مطیب مبہج +

استعمال:۔ کباب چینی کو زیادہ تر احتباس بول وحیض اور سوزاک میں

ستعمال کرتے ہیں۔ منجن میں شامل کرکے دانتوں کی مضبوطی اور منہ کو خوشبودار کرنے کے
لئے دانتوں پر ملتے ہیں۔ یا منہ میں رکھکر چباتے ہیں۔ کھانسی۔ دمہ اور تصفیۂ آواز
کے لئے شہد میں ملاکر چٹاتے ہیں۔ پسینہ کی بدبو کو زائل کرنے کے لئے باریک پیسکر
ابٹن میں ملاکر بدن پر ملتے ہیں۔ ہیج ہونے کی وجہ سے عضو مخصوص میں قوت انعاظ
پیدا کرنے کے لئے بطور طلا استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

کبریت (گوگرد۔ گندھک) **ماہیت**:۔ زرد رنگ کی مشہور معدنی چیز ہے۔ جس کی بو تیز اور ناخوشگوار ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مصفی خون۔ ملین طبع۔ منفث بلغم۔ قاتل جراثیم۔ جالی +

استعمال:۔ گندھک کو مصفی خون اور قاتل جراثیم ہونے کی وجہ سے اکثر امراض
فساد خون مثلاً خارش خشک وتر۔ داد چنبل۔ گنج۔ داء الثعلب۔ بہق اور برص وغیرہ
میں اندرونی وبیرونی طور پر بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ بواسیر۔ شقاق مقعد اور قبض
طبیعت میں کھلاتے ہیں۔ منفث ہونے کے باعث سل۔ نفث الدم کھانسی اور
دمہ میں مستعمل ہے۔ بچھو کاٹے کے درد کو تسکین دینے کے لئے اس کا ضماد کرتے
ہیں۔ مفاصل کی سختی اور طحال کے ورم کو تحلیل کرنے کے لئے بھی بطور ضماد مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک +

کپاس (پنبہ معہ تخم) **ماہیت**:۔ مشہور چیز ہے۔ اس کے تخم (پنبہ دانہ
بنولہ)۔ پھول۔ جڑ کا پوست اور ڈوڈہ (پھل کا چھلکا) تقریباً
تمام اجزا بطور دوا مستعمل ہیں۔ (پنبہ دانہ گذشتہ صفحات میں بیان ہوچکا ہے) +

مزاج:۔ (روئی) گرم وخشک (پھول) گرم وتر (ڈوڈہ اور جڑ کا پوست)
گرم وخشک +

افعال:۔ (روئی) مسخن ومجفف (پھول) مفرح۔ (ڈوڈہ اور جڑ کا پوست)
مدر حیض مسہل ولادت +

استعمال:۔ دھنی ہوئی صاف روئی کو اورام پر گرمی پہونچانے اور زخموں پر

اُن کی حفاظت کے لئے باندھتے ہیں + نیز بعض مرہموں میں اس کو جلا کر شامل کرتے ہیں (مجفف ہونے کی وجہ سے مفید ہے) +

پھولوں کا شربت بنا کر خفقان حار اور جنون و وسواس میں پلاتے ہیں +
ڈوڈہ اور جڑ کے پوست کو ادرار حیض۔ اخراج مشیمہ۔ اسقاط جنین اور تسہیل ولادت کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ جوشدیکر پلاتے ہیں +

مقدار خوراک (ڈوڈہ اور جڑ کا چھلکا) سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

کتھہ

(کات) **ماہیت**:۔ مشہور چیز ہے۔ درخت کھیر کی لکڑیوں کا خلاصہ ہے۔ سرخی مائل ٹکڑوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ ذائقہ اول کسیلا اور تلخ اور بعد کو شیریں محسوس ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ مجفف قروح۔ مصفی خون۔ قاتل کرم شکم +

استعمال:۔ کتھہ کو دست بند کرنے اور تصفیہ خون کے لئے بعض امراض فساد خون میں کھلاتے ہیں۔ ورنہ زیادہ تر بیرونی طور پر تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ مرہم بنا کر زخموں کے خشک کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ دانتوں اور مسوڑہوں کی مضبوطی کے لئے سنونات میں شامل کرتے ہیں۔ اور استرخائے لہات میں غرغرے کراتے ہیں۔ قلاع اور جوشش دہن میں باریک پیسکر چھڑکتے۔ نیز پانی میں جوش دیکر غرغرہ و مضمضہ کراتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

کٹائی خرد

(بھٹ کٹیا یا بھٹ کٹائی) **ماہیت**:۔ خاردار بوٹی ہے۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ شاخوں اور پتوں پر باریک باریک زرد کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ پھول اُودا خوبصورت ہوتا ہے۔ پھل بیر کے برابر گول۔ خام ہونے کی حالت میں سبز اور پختہ ہونے پر خوشنما زرد رنگ ہو جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مسہل۔ مصفی خون۔ قاتل کرم۔ منفث بلغم۔ محلل +

استعمال:۔ کٹائی خرد کو مع جڑ۔ پھلوں اور پتوں کے جذام۔ آتشک۔ وجع مفاصل

استعمال کرتے ہیں۔ "مطبوخ ہفت روزہ" جو کہ آتشک کے لئے معمول ومستعمل
اس کا ایک جزو یہ بھی ہے۔ کرم شکم کو ہلاک کرنے کے لئے اس کا جوشاندہ پلاتے ہیں
دم دماں میں اس کے پھل کی دھونی دیتے ہیں۔ بخر فہ۔ ضیق النفس اور تپ بلغمی
میں مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیوں پر بغرض تحلیل
کو پیس کر ضماد کرتے ہیں + صرع اور اختناق الرحم میں اس کے پتوں کے نچوڑے
ے پانی کو ناک میں قطور کرنے سے مریض ہوش میں آجاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (بصورت جوشاندہ) پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

نال (کچناری) **ماہیت**:۔ بڑا درخت ہوتا ہے۔ کلی مخروطی شکل کی لمبوتری سی ہوتی ہے۔ پھول نہایت خوبصورت سفید یا سُرخ
الی کبودی مائل ہوتے ہیں۔ پھلی بقدر ایک بالشت لمبی اور دو تین انگل چوڑی
ہے +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ مصفی ومسکن جوش خون۔ قابض۔ حابس خون +

استعمال:۔ غنچہ کچنال کو اسہال۔ سنگرہنی (ذرب) بواسیر خونی۔ کثرت حیض اور
الدم میں بطور نانخورش پکا کر کھلاتے ہیں۔ نیز انہیں امراض میں بطور سفوف
رخ استعمال کرتے ہیں + پوست کچنال کو تصفیۂ خون اور تسکین جوش خون کے
استعمال کرتے ہیں۔ "مطبوخ ہفت روزہ" جو کہ آتشک کے لئے معمول ہے
کا ایک جزو یہ بھی ہے۔ پوست کچنال کے جوشاندہ سے جوشش دہان میں
ے مضمضے کراتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ پارہ یا رسکپور کے کھانے سے جوشش دہان
ہو +

مقدار خوراک:۔ (غنچہ بصورت سفوف) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک
رت جوشاندہ) ایک تولہ تک +

وندی **ماہیت**:۔ ایک بوٹی ہے۔ جو بالعموم ایک گز بلند ہوتی ہے
اس کے پتے سناء کے پتوں کی مانند۔ رنگت میں گہرے سبز
بودار ہوتے ہیں۔ پھول زرد پھلی تقریباً ایک بالشت لمبی ہوتی ہے۔ اسکے

جوف میں میتھی کے مانند تخم بھرے رہتے ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مسخن۔ محلل۔ کاسر ریاح۔ جالی۔ دافع زہر مار وعقرب +

استعمال:۔ برگ کسوندی کو سیاہ مرچوں کے ہمراہ پانی میں پیس چھان کر سوء القنیہ۔ استسقاء اور جگر کے سوء مزاج بارد میں استعمال کرتے ہیں۔ کھانسی دمہ اور وجع مفاصل میں بھی پلاتے ہیں۔ رتوندی کے لئے اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر آنکھ میں قطور کرتے یا تخم کسوندی کو باریک پیسکر بطور سرمہ لگاتے ہیں۔ یرقان میں کسوندی کی جڑ کو آب لیموں میں گھسکر آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اور نیز جڑ کو پانی میں سیاہ مرچوں کے ہمراہ پیس چھان کر مار گزیدہ اور عقرب گزیدہ کو پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

کسیرو

ماہیت:۔ کسیرو ایک نبات کی جڑ ہے۔ جو تالابوں اور دریاؤں کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ جائفل کے برابر۔ سیاہ رنگ ہوتی ہے اوپر بالوں کے مانند ریشے لگے ہوتے ہیں۔ پوست کو چھیلنے پر اندر سے سفید اور شیریں مغز نکلتا ہے۔ یہ مغز ہی بطور دوا مستعمل ہے +

مزاج:۔ سرد وتر +

افعال:۔ مسکن صفراء وخون۔ مبرد ومفرح قلب۔ قابض +

استعمال:۔ صفراوی وخونی بخاروں۔ پیاس کی شدت۔ معدے وجگر کی حرارت وسوزش۔ ضعف قلب اور خفقان کو دور کرنے کے لئے پانی میں یا گلاب میں پیس چھانکر پلاتے ہیں + ہیضہ میں جبکہ بذریعہ اسہال وقے اخراج مواد ہو چکا ہو۔ اس کو گلاب میں پیس چھانکر پلانا مفید بیان کیا جاتا ہے + بعض اطباء نزلہ زکام میں بھی پلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

کشمش

ماہیت:۔ مشہور چیز ہے۔ یہ دراصل مویز بیدانہ ہے +

مزاج:۔ گرم وتر مائل بہ اعتدال +

افعال:۔ کثیر الغذاء۔ منفث۔ ملین۔ محلل +

استعمال:۔ خفقان اور ضعف قلب کے دور کرنے کے لئے کشمش کو گلاب میں بھگو کر کشمش کھاتے اور اوپر سے گلاب پیتے ہیں۔ جس سے تقویت، تغذیہ اور تفریح قلب حاصل ہوتی ہے۔ منفث ہونے کی وجہ سے کھانسی اور تصفیہ آواز کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعض صلابتوں اور ورموں پر مناسب ادویہ کے ہمراہ پیس کر ضماد لگاتے ہیں۔

اس کے زیادہ کھانے سے اجابت صاف آتی ہے۔ اور قبض نہیں رہتا۔

مقدار خوراک:۔ (بطور غذا) جس قدر ہضم ہو سکے (بطور دوا) ایک تولہ تک۔

کشوث

ماہیت:۔ چھوٹے چھوٹے گول تخم ہیں۔ جو بالعموم زردی مائل ہوتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال:۔ ملطف۔ مفتح۔ مدر۔ محلل اورام باطنی۔ کاسر ریاح۔

استعمال:۔ تخم کشوث کو زیادہ تر ورم جگر۔ ورم معدہ۔ ورم رحم۔ یرقان۔ استسقاء اور پرانے بلغمی بخاروں میں استعمال کرتے ہیں جن میں کہ جگر کی شرکت ہوتی ہے۔ در حیض نسخوں میں شامل کرتے ہیں۔ اسکا شربت بھی بنایا جاتا ہے جو امراض مذکورہ میں مستعمل ہے۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

کفِ دریا

(سمندر جھاگ) **ماہیت:۔** سمندر کے کنارہ پر اجزاء ارضیہ جھاگ کی صورت میں جمع ہو کر خشک ہو جاتے، اور مخصوص شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم و خشک۔

افعال:۔ جالی۔

استعمال:۔ سمندر جھاگ کو جالی ہونے کی وجہ سے غبار و بیاض چشم اور جالے کے دور کرنے کے لئے بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ دانتوں کی صفائی کے لئے منجن بناتے اور چھیپ۔ چھائیں اور نشانات جلد کو زائل کرنے کے لئے اس کا طلاء لگاتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں ہے) +

کُکروندہ (ککروندہ) (دگڑاچینی) ایک بدبودار بوٹی ہے۔ جس کے پتے کاسنی کے پتوں کی مانند لیکن اُس سے دبیز اور روئیں دار ہوتے ہیں۔ اور اُن سے تیز بو آتی ہے۔ پتے اولاً جڑ سے نکلکر زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ اس کے بعد درمیان سے شاخیں نکلتی ہیں پودے کی بلندی تین یا چار بالشت یا اس سے کم و بیش ہوتی ہے۔ زرد رنگ کا خوشنما پھول لگتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ ککروندہ ورموں کو تحلیل کرتا اور کرم شکم کو ہلاک کرتا ہے۔ ملین طبع ہے۔ بواسیر خونی و بادی کو فائدہ بخشتا ہے + سگ دیوانہ کے زہر کو دفع کرنے کے لئے مفید بیان کیا جاتا ہے +

استعمال:۔ اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر آنکھ میں بار بار ٹپکانے سے آشوب چشم دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کی مقعد میں اس کا پانی ٹپکانے سے چُرنے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اورام کو تحلیل کرنے کے لئے اس کے پتوں کو گھی سے چرب کرنے کے بعد نیم گرم باندھتے ہیں۔ بواسیری مسّوں پر اس کے پتوں کا پانی نچوڑ کر طلا کرتے ہیں + اندرونی طور پر استسقاء بواسیر کو زائل کرنے اور کرم شکم کو ہلاک کرنے کے لئے پلاتے ہیں۔ نیز اس کے پتوں کے پانی کو پکا کر غلیظ ہونے پر مرچ سیاہ ملا کر گولیاں بناتے اور بواسیر خونی و بادی میں کھلاتے ہیں۔ برگ ککروندہ اور گیرو کی گولیاں بنا کر بھی بواسیر میں کھلائی جاتی ہیں + اس کی جڑ بقدر ایک تولہ سگ گزیدہ کو پلاتے ہیں۔ جس سے قے آتی ہے +

مقدار خوراک:۔ پتوں کا پانی ایک تولہ +

کمیلہ (قنبیل) **ماہیت**:۔ سُرخ رنگ کا سفوف ہے۔ جو ایک کوہستانی درخت کے پھلوں پر (جو کہ سیاہ مرچ کے برابر ہوتے ہیں) لگا ہوتا ہے۔ اور اُن سے جھاڑ کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ قاتل کرم شکم۔ مسہل مجفف قروح۔ مانع فساد وعفونت +

استعمال:۔ کیلا زیادہ تر کرم شکم خصوصاً حب القرع (کدو دانہ) کے قتل و [اخرا]ج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ گنج۔ خارش۔ داد اور زخموں میں مرہموں میں شامل یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ مستعمل ہے۔ زخموں پر چھڑکا بھی جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

[کنگ]ھی (درخت شانہ) **ماہیت:**۔ ایک بوٹی ہے جو ایک گز تک بلند ہوتی ہے۔ پتے گول نوکدار کپاس کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں پھول زرد [رنگ] کا ہوتا ہے۔ اور پھل کنگھی کے مانند دندانے دار ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ کنگھی محلل، قابض، اور حابس خون ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتی اور [سوزش مثانہ] کو تسکین بخشتی ہے۔ بواسیر کو فائدہ دیتی ہے +

استعمال:۔ کنگھی کے پتے اور پھولوں کا شیرہ نکالکر نفث الدم میں پلاتے [اور] دستوں کو بند کرنے۔ سوزاک میں پیشاب کا ادرار کرنے اور سوزش کو تسکین دینے [کے] لئے زیرہ سفید کے ہمراہ پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ اس کے پتوں کے جوشاندے سے [درد د]ندان کو تسکین دینے کے لئے مضمضے کراتے ہیں۔ بواسیر خونی و بادی میں اسکے [پتوں] کو چند عدد مرچ سیاہ کے ہمراہ پیس چھانکر یا ان کا خیساندہ تیار کر کے پلاتے [ہیں]۔ اورام کو تحلیل کرنے کے لئے پتوں کو گھی سے چپڑ کر نیم گرم باندھتے ہیں۔ خناق کو [تحلیل] کرنے کے لئے مقام ورم پر برگ کنگھی کو گرم کر کے باندھتے ہیں نیز اسکے پتوں [کے جو]شاندہ سے غرغرے کراتے۔ اور تمباکو کی بجائے چلم میں رکھ کر مریض سے [دھو]اں کھنچواتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ برگ کنگھی پانچ سے سات ماشہ تک +

[کنو]ل گٹہ **ماہیت:**۔ کنول کے تخم ہیں۔ صنوبری شکل کے اور رنگ خاکستری ہوتا ہے۔ ان کا مغز سفید اور لذیذ ہوتا ہے۔ یہ مغز ہی زیادہ [تر] ورود و مستعمل ہے +

مزاج:۔ سرد و تر +

افعال:۔ مسکن صفرا و خون۔ مسکن عطش۔ قابض۔ مغلظ منی +

استعمال:۔ کنول گٹے کو زیادہ تر بچوں کے مرض عطاش (جس میں پیاس زیادہ لگتی ہے)۔ اور اسہال میں تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ بیس چھانکر پلاتے ہیں۔ زیادتی صفرا اور جوش خون کو دور کرنے کے لئے بھی دیتے ہیں۔ اور جریان و رقت منی میں سفوفات میں شامل کر کے کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کونچ

ماہیت:۔ کونچ ایک بیلدار بوٹی ہے۔ اسکے تخم چکنے سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ ان کے اندر سے سفید مغز نکلتا ہے۔ جو کہ مستعمل ہے +

مزاج:۔ (مغز) معتدل مائل بہ سردی +

افعال:۔ مقوی باہ مغلظ منی +

استعمال:۔ مغز تخم کونچ کو ضعف باہ اور جریان کے لئے تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ سفوف یا معجون بنا کر استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

کھرنی

ایک درخت کا پھل ہے۔ جو نیم کے پھل (نبولی) سے مشابہ لیکن اس سے لمبا چلغوزہ کے مانند ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر اس کا رنگ زرد اور مزہ شیریں وشاداب ہو جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم وتر بارطوبت فضلیہ +

افعال واستعمال:۔ کھرنی مفرح اور مقوی قلب ہے۔ پیاس کو تسکین بخشتی اور باہ کو قوت دیتی ہے۔ کھانسی اور مجاری بول کے زخموں کو فائدہ دیتی ہے + اس کے تخموں کا مغز جالی ہے۔ آنکھ کے پھولے۔ جالے۔ خارش اور ضعف بصر کو دور کرنے کے لئے تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے آنکھ میں لگاتے ہیں + اس کی چھال مغلظ منی ہے۔ اس کو تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ سفوف بنا کر جریان منی میں کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ چھال پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

کھیلا کھیلی

ماہیت:۔ ایک پہاڑی درخت کا پوست ہے۔ جو بہت سخت اور موٹا اور رنگ خاکستری سرخی مائل ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک ۔

افعال:۔ قابض ۔

استعمال:۔ کیلا کیلی کو زیادہ تر تقویت کمر اور سیلان الرحم میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ۔

کیتھ (کویٹ۔ کبیٹ۔ کتبیل) ایک درخت کا پھل ہے جو بیل کے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کا پوست بیل کے پوست سے زیادہ سخت اور کھردرا ہوتا ہے۔ اور اس کی رنگت سفید سبزی مائل ہوتی ہے۔ گودے کا مزہ حالت خامی میں ترش اور کسیلا لیکن پختہ ہونے پر کھٹ مٹھا۔ خوشبودار اور لذیذ ہوجاتا ہے ۔

مزاج:۔ کیتھ خام سرد و خشک۔ کیتھ پختہ سرد و خشک ۔

افعال:۔ پکا ہوا کیتھ مفرح اور مقوی قلب ہے۔ معدہ اور امعاء کو قوت دیتا اور قبض پیدا کرتا ہے۔ صفرا کی حدت کو زائل کرتا اور پیاس کو تسکین بخشتا ہے درد وں کو تسکین دیتا اور سَمّ ریتلا کو زائل کرتا ہے ۔

استعمال:۔ بطور ایک میوہ کے پکے ہوئے کیتھ کا گودا نکال کر بکثرت کھایا جاتا ہے۔ صفراوی مزاج کے آدمیوں اور صفراوی امراض میں مفید ہے۔ دستوں کو روکنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ چونکہ اس کے کھانے سے اجزاء دہن میں قبض پیدا ہوتا ہے۔ لہذا تالو۔ زبان اور گلے کو چیچک کے آبلوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے جوشاندے سے غرغرے کراتے ہیں۔ علاوہ ازیں جوشش دہن۔ درد گلو اور استحکام لثہ کے لئے بھی غرغرے کراتے ہیں۔ سم ریتلا[1] کو دفع کرنے کے لئے اس کا گودا کھلاتے اور نیز عضو گزیدہ پر ملتے ہیں ۔ درخت کیتھ کی چھال کا عرق بذریعہ پتال جنتر کشید کرکے امراض جلدیہ مثلاً بہق۔ برص اور داد پر لگاتے ہیں۔ اس کے پتوں کو زیرہ سفید کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر شکر سے شیریں کرکے پتی (شری) کے ازالہ کے لئے پلاتے ہیں ۔

گرہل **ماہیت**:۔ گرہل ایک بڑا درخت ہے۔ اس کے پھول سرخ رنگ گلنار کے مشابہ لیکن اس سے بڑے ہوتے ہیں ۔

[1] سم ریتلا ایک قسم کی زہریلی مکڑی ہے۔

مزاج:۔ معتدل باحرارت لطیفہ۔بقول بعض سرد و تر مائل بہ اعتدال +

افعال: مفرح و مقوی قلب +

استعمال:۔ گل گڑہل کو زیادہ تر امراض قلب مثلاً خفقان۔ضعف قلب اور مرض جنون میں استعمال کرتے ہیں۔بطور خیساندہ پلاتے ہیں۔ یا شربت بنا کر استعمال کرتے ہیں + گرمیوں میں اس کا شربت بہت پیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک + شربت ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک +

گل ملتانی

(ملتانی مٹی) **ماہیت**:۔ سفید زردی مائل چکنی مٹی ہے جو بالعموم سر دھونے کے کام آتی ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ حابس دم +

استعمال:۔ ملتانی مٹی کے خیساندہ کا آب زلال نکسیر اور بول الدم (خون کا پیشاب) میں پلاتے ہیں۔ نیز نکسیر کو بند کرنے کے لئے پیشاب اور ناک کے اوپر ضماد کرتے ہیں + اور گرمی دانوں کے لئے بھی ضماداً مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ (بصورت نقوع) سات ماشہ سے ایک تولہ تک + (بصورت سفوف) تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

گل ٹیسو

(گل پلاس) **ماہیت**:۔ درخت ڈھاک کے پھول ہیں جو سرخ رنگ کے ہوتے ہیں +

مزاج:۔ سرد و خشک مائل بہ حرارت +

افعال:۔ رادع۔ محلل۔ قابض۔ مدر بول و حیض +

استعمال:۔ درد مثانہ۔ ورم مثانہ۔ ورم رحم۔ عسر بول۔ احتباس بول۔ احتباس حیض اور ورم خصیہ میں گل ٹیسو کے جوشاندہ سے نطول کرتے اور ثفل کو ہاتھ سے کچلکر باندھتے ہیں۔ سوزاک و اسہال میں بطور خیساندہ یا سفوف استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک: بصورت سفوف تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک بطور خیساندہ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

گل چاندنی

ماہیت: ایک پودا بوٹی کا پھول ہے جو سفید و ملائم شکل میں سنگھی کے مانند ہوتا ہے +

مزاج:۔ معتدل +

افعال:۔ مفرح و مقوی قلب۔ ملین +

استعمال:۔ گل چاندنی کا گلقند بنا کر خفقان۔ جنون اور ضعف قلب کے لئے استعمال کرتے ہیں + بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گل چاندنی کے آب افشردہ میں قوت اسہال قوی ہوتی ہے۔ لیکن جوش دینے سے قوت مسہلہ کمزور اور دوسرے افعال قوی ہو جاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

گل دہاوہ

ماہیت:۔ درخت دہاوہ کے پھول ہیں +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ حابس دم +

استعمال:۔ اسہال کو بند کرنے کے لئے گل دہاوہ کا سفوف بنا کر یا جوشاندہ تیار کر کے استعمال کرتے ہیں کثرت حیض۔ بواسیر خونی اور سیلان الرحم میں بطور سفوف کھلاتے ہیں۔ نیز آبزن اور آبدست کراتے ہیں + خروج مقعد میں اس کے جوشاندہ میں بٹھاتے۔ آبدست کراتے اور بطور ذرور استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

گل سیوتی

(گل نسرین۔ گل مشکیں) **ماہیت:۔** گلاب کے مانند لیکن اس سے چھوٹا اور سفید رنگ کا پھول ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مفرح۔ مقوی قلب و دماغ۔ ملین +

استعمال:۔ زیادہ تر گل سیوتی کا گلقند بنا کر تقویت و تفریح قلب و دماغ اور ازالہ خفقان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مناسب ادویہ کے ہمراہ بطور خیساندہ بھی پلاتے ہیں۔ اس کا عرق و عطر بھی کشید کیا جاتا ہے۔ جو تقویت و تفریح قلب و دماغ کے لئے مستعمل ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔ (گلقند) ایک تولہ سے دو تولہ تک +

گل عباس

(عباسی) ماہیت:- ایک بوٹی ہے جو گل عباس کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بالعموم باغوں اور گھروں میں خوبصورتی کے لئے لگاتے ہیں۔ اس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے۔ شاخیں بکثرت نرم و نازک اور ادھر ادھر پراگندہ ہوتی ہیں۔ پتے مثلث شکل کے لمبے سے اور پھول مزمار سی شکل کا سُرخ یا سفید یا زرد ہوتا ہے۔ تخم سیاہ شکن دار حب الآس کے مشابہ ہوتے ہیں جڑ گز ہار لمبی مخروطی شکل کی ہوتی ہے +

مزاج:- پتے گرم و خشک + پھول معتدل + جڑ گرم و تر + تخم سرد و خشک +

افعال:- پتے بیرونی طور پر استعمال کرنے سے محلل و منضج اور منفجر اورام ہیں اندرونی طور پر کھلانے سے مسہل بیان کئے جاتے ہیں۔ پھول دافع بواسیر ہیں۔ جڑ مقوی باہ اور مصفی خون ہے۔ تخم قابض۔ مجفف اور حابس خون ہیں +

استعمال:- پھوڑے پھنسیوں کو تحلیل کرنے۔ نضج دینے اور اُن کو پھوڑنے کے لئے برگ عباسی کو تیل سے چپڑ کر گرم کرکے باندھتے یا پانی میں پیسکر ضماد کرتے ہیں استسقا اور یرقان میں اس کے پتوں کی بھجیہ پکا کر دن میں دو تین مرتبہ روٹی کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ اسہال آکر مادہ مرض دفع ہو جاتا ہے۔ پھولوں کو سفوف بنا کر بواسیر میں کھلاتے ہیں۔ اور جڑ کا جوشاندہ بنا کر وجع مفاصل۔ آتشک اور جرب و حکہ میں پلاتے ہیں۔ اور سفوف بنا کر تقویت باہ کے لئے کھلاتے ہیں + تخموں کا سفوف بنا کر سیلان الرحم اور کثرت حیض میں استعمال کراتے ہیں +

مقدار خوراک:- جڑ سات ماشہ سے ایک تولہ تک۔ تخم اور پھول پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

گل مچکن

(گل مچکند) ماہیت:- ایک پہاڑی درخت کے پھول ہیں +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- مسکن درد +

استعمال:- گل مچکن کو پانی میں پیسکر درد سر (خصوصاً درد سر بارد) کے دور کرنے کے لئے ضماد کرتے ہیں + علاوہ ازیں خون بواسیر کو بند کرنے کے لئے اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:- سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

گلنار

ماہیت:- جنگلی انار کی کلیاں ہیں۔ جو کہ بطور دوا مستعمل ہیں۔ (اس انار کو پھل نہیں لگتے ہیں) +

مزاج:- سرد وخشک +

افعال:- قابض۔ مجفف۔ حابس دم +

استعمال:- اسہال صفراوی وخونی۔ کثرت حیض میں بطور سفوف کھلاتے اور اس کے جوشاندہ کا آبزن کراتے ہیں۔ دانتوں کو مضبوط کرنے اور انکے سیلان خون کو روکنے کے لئے بطور سنون استعمال کرتے اور جوشاندہ سے مضمضے کراتے ہیں۔ خروج المقعد میں باریک پیسکر چھڑکتے اور جوشاندہ سے آبدست کراتے ہیں۔ سیلان الرحم میں سفوف کرکے کھلاتے اور نیز بطور حمول استعمال کرتے ہیں۔ قلاع اور دوسرے زخموں پر باریک پیسکر ذرور کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

گلو

ماہیت:- مشہور بیلدار بوٹی ہے۔ پتے برگ پان سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے تمام اجزاء نہایت تلخ ہوتے ہیں +

مزاج:- گرم وخشک۔ بقول بعض مرکب القوی (از رشی ویدک) سرد خشک +

افعال:- مقوی بدن۔ دافع تپ۔ قابض خفیف۔ قاتل کرم شکم۔ مصفی خون۔ مدر بول +

استعمال:- گلو خصوصاً گلوئے سبز کو جملہ اقسام کے بخاروں میں (علی الخصوص تپ موسمی میں) بطور جوشاندہ یا خیسانده استعمال کرتے ہیں نیز گلوئے سبز سے پانی نچوڑ کر پلاتے ہیں + اسہال مزمن۔ اسہال خونی۔ سوزاک وجریان میں تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ مستعمل ہے۔ مصفی خون ہونے کے سبب سے امراض فساد خون میں استعمال کرتے ہیں۔ کرم شکم کے ہلاک کرنے کے لئے بھی اس کا جوشاندہ یا نچوڑا ہوا پانی پلاتے ہیں +

گلو کا نشاستہ ترکیب خاص سے نکالا جاتا ہے۔ جو کہ "ست گلو" کے نام سے مشہور ہے۔ اور بخاروں میں استعمال کیا جاتا ہے +

مگر اس کو ست کہنا غیر موزوں ہے۔ اس میں قوت اگر ہوتی بھی ہے۔ تو
بہت خفیف۔ اس سے توی تر عصارۂ گلو ہے +

مقدار خوراک:۔ (بصورت جوشاندہ یا خیساندہ) ایک تولہ سے دو تولہ
تک (آب افشردہ) دو تین تولہ + نشاستہ ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک +

گندنا

(گراث۔ بیازی) **ماہیت**:۔ گندنا ایک بوٹی ہے۔ جسکی پتیاں پھول
اور تخم پیاز کے سے۔ پھول اور تخم سے مشابہ لیکن اس سے بہت چھوٹے
ہوتے ہیں۔ جڑ ریشہ دار ہوتی ہے۔ اس کے پتے اور تخم بطور دوا مستعمل ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ محلل و مسکن۔ مدر بول و حیض۔ منفث بلغم +

استعمال:۔ تخم گندنا کو زیادہ تر بواسیر خونی و بادی میں استعمال کرتے ہیں
اور پتوں سے پانی نچوڑ کر اس میں ادویہ گوندھ کر بواسیر کی گولیاں تیار کرتے ہیں۔ بواسیری
مسوں کو تخم گندنا کی دھونی بھی دیجاتی ہے۔ امراض جلدیہ میں بطور ضماد استعمال
کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

گودنتی

(ہڑتال گودنتی) **ماہیت**:۔ سفید رنگ کے چمکدار ٹکڑوں کی شکل
میں ہوتی ہے۔ کشتہ کرکے استعمال کیا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ دافع حمیات۔ منفث بلغم۔ قابض۔ حابس دم +

استعمال:۔ کشتہ گودنتی ہر قسم کے بخار خصوصاً موسمی بخاروں میں بکثرت مستعمل
ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ گٹھیا۔ سرسوت اور سل و دق میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسہال
و جریان خون کو روکنے کے لئے بھی کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو چاول سے ایک رتی تک +

گومان

(گورس) **ماہیت**:۔ ایک بوٹی ہے۔ فصل خریف میں بکثرت پیدا
ہوتی ہے۔ پھول اخروٹ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس میں متعدد
سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے سفید پھولوں کی ڈنٹھیاں لگی ہوتی ہیں

اس بوٹی سے تیز اور ناخوشگوار بو آتی ہے +

مزاج:- گرم وخشک +

افعال:- دافع تپ بلغمی۔ منفث بلغم۔ قاتل کرم شکم محلل اورام +

استعمال:- پرانے بلغمی بخاروں۔ کھانسی دمہ اور کرم شکم کے قتل واخراج کیلئے اس کا جوشاندہ بنا کر پلاتے ہیں۔ تحلیل اورام کے لئے اس کو پانی میں جوش دیکر کپڑے کو باندھتے ہیں +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

گھونگچی

ماہیت:- ایک بیلدار بوٹی کے تخم ہیں۔ دانہ مٹر سے چھوٹے۔ گول اور چکنے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک تخم پر ایک نشان ہوتا ہے۔ یہ تخم بلحاظ رنگت سُرخ وسفید وسیاہ تین قسم کے ہوتے ہیں +

مزاج:- گرم وخشک۔ (باسمیت) بقول بعض گرم وخشک +

افعال:- محلل۔ جالی۔ مہیج۔ محرک باہ +

استعمال:- اورام پر اس کا ضماد لگاتے ہیں۔ بہق۔ برص۔ داد اور چھائیں جیسے امراض جلدیہ پر طلا کرتے ہیں۔ جالہ۔ پھولہ کو دور کرنے کے لئے آنکھ میں بھی لگاتے ہیں۔ بواسیری مسّوں پر بھی اس کو پیس کر ضماد کرتے ہیں۔ مہیج ہونے کی وجہ سے عضو مخصوص میں قوت انعاظ پیدا کرنے کے لئے طلاؤں میں شامل کرتے ہیں + تحریک باہ کے لئے بشکل سفوف یا معجون استعمال کراتے ہیں +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

گھیکوار

(کنوار گندل) پودا ہے۔ جو نصف گز یا اس سے زائد لمبے۔ دبیز اور گاؤدم پتوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ تمام پتے جڑ سے نکلتے ہیں۔ پتوں کے دونوں کناروں پر کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک پتے کا آخری سرا کانٹے کی شکل میں ختم ہوتا ہے۔ پتوں کو کاٹنے سے زردی مائل لیسدار۔ مزہ میں تلخ رطوبت نکلتی ہے جس کو لعاب گھیکوار کہتے ہیں۔ اور پتوں کا گودا مغز گھیکوار کے نام سے مشہور ہے "صبر" گھیکوار کا ہی عصارہ ہے +

مزاج:- گرم وخشک ۲ +

افعال:۔ مسہل بمصفی خون۔ محلل و مسکن۔ دافع امراض بلغمی۔ مدر +

استعمال:۔ لعاب گھیکوار کو امراض فساد خون۔ خارش وغیرہ اور امراض بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ وجع مفاصل وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ طحال و جگر کی مرکب ادویہ میں شامل کرتے ہیں۔ آشوب چشم میں قطور کرتے ہیں۔ بد وگراتی[1] اور دوسرے ورموں پر ضماد کرتے یا برگ گھیکوار کو چھیلکر گرم کر کے باندھتے ہیں۔ معجون گھیکوار اس کا مشہور مرکب ہے۔ جو ضعف باہ۔ درد کمر اور اوجاع مفاصل میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ (مغز گھیکوار) سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

گیرو

(طین احمر۔ طین مُغرہ) **ماہیت:**۔ سُرخ زردی مائل اور چکنی مٹی ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ حابس دم۔ مجفف قروح +

استعمال:۔ گیرو کو اسہال خصوصاً اسہال خونی۔ بول الدم۔ قرحۂ امعاء۔ قرحۂ رحم اور کثرت حیض میں مناسب بدرقہ سے استعمال کرتے ہیں۔ پھٹکری کے ہمراہ سفوف بناکر مرض سوزاک میں کھلاتے ہیں۔ اورام حارہ پر ابتداءً تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ ضماد کرتے ہیں۔ مناسب ادویہ کے ہمراہ برص پر بھی اس کا ضماد لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ (بصورت سفوف) ایک ماشہ سے تین ماشہ تک (بصورت خیساندہ) ایک تولہ +

گیندا

(صدبرگ) **ماہیت:**۔ مشہور پھولدار پودا ہے۔ برگ بھنگ کے مانند پتے ہوتے ہیں۔ پھول گول کٹوری نما کثیر التعداد پنکھڑیوں والا ہوتا ہے بعض پودے کو سُرخ بعض کو زرد اور بعض کو زعفرانی پھول لگتے ہیں۔ تخم باریک لمبے سیاہ رنگ اور چمکدار ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ محلل جُبّسکن۔ کاسر ریاح۔ مدر بول مفتت سنگ +

استعمال:۔ برگ گیندا کو پھوڑے پھنسیوں پر ضماد کرتے ہیں۔ اور پانی میں پیس چھانکر۔ بواسیر خونی و بادی۔ احتباس بول اور سنگ مثانہ میں پلاتے ہیں۔ زخبور

[1] "بد" کنج ران کی گلٹی کے ورم کو اور "گراتی" بغل کی گلٹی کے ورم کو کہتے ہیں +

...سیاہ مرچوں کے ہمراہ پانی میں پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ اور مقام گزیدہ پر ...تے ہیں۔ اس کا پانی نچوڑ کر درد گوش میں کان کے اندر نیم گرم ٹپکاتے ہیں، درد کو ...تسکین دیتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک۔

(لک) **ماہیت**:۔ ایک خاص عصارہ ہے۔ جو بیری پیپل اور برگد کی شاخوں سے نکلکر منجمد ہو جاتا ہے۔ اسکی رنگت توت سرخ کے مانند سرخ اور ...ریزا ہوتا ہے۔ لاکھ کو پانی میں جوش دیکر کئی قسم کے مختلف سرخ رنگ بنائے ...ہیں۔ اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ نام رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ (۱) لاکھ کے جوشاندہ ...کر کے ایک رنگ بنایا جاتا ہے۔ جس کو **گلال** کہتے ہیں۔ (۲) اس کے جوشاندہ ...ئی بھگو کر باریک باریک قرص بنالیتے ہیں اور ان کو مہاور کہتے ہیں۔ (۳) ...ہوئی لاک کے ثفل کو باریک باریک پترے بنالیتے ہیں۔ اُن کو چپڑا کہتے ہیں۔ ...کو آگ پر پگھلا کر کسی برتن میں گرم پانی میں ٹپکائیں۔ تاگرد و غبار تہ نشین ہو جائے ...ف لاکھ پانی کے اوپر آجائے۔ تو اس کو لک مغسول (دھوئی ہوئی لاکھ) کہتے ہیں۔

مزاج:۔ گرم وخشک۔ لک مغسول الطف اور لک غیر مغسول اقوی۔

افعال:۔ لاکھ جالی اور محلل ہے۔ بدن کا تنقیہ کرتی اور خون کو بند کرتی ہے ...بلغم اور مجفف رطوبات بدن ہے۔ معدے اور جگر کو تقویت بخشتی ہے۔

استعمال:۔ لاکھ استسقائے لحمی ذات یرقان کھانسی۔ اور دمہ میں استعمال ...ہے۔ معدے اور جگر کے کئی امراض میں کھلاتے ہیں۔ دھوئی ہوئی لاکھ نصف ...سے ایک ماشہ تک بکری کے تازہ دودھ کے ہمراہ نفث الدم کو بند کرنے کے ...تے ہیں۔ مجفف رطوبات ہونے کی وجہ سے بدن کو لاغر کرنے کے لئے بقدر ...ماشہ سرکہ کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے دو ماشہ تک۔

...مری (لٹویری۔ جل دھنیا) **ماہیت**:۔ ایک بوٹی ہے۔ جو بالعموم دریاؤں کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتے دھنیا کے پتوں ...یہ لیکن اس سے بڑے اور پھول زرد رنگ ہوتا ہے۔

مزاج:۔ گرم وخشک +

افعال:۔ مُنفِط (آبلہ انگیز) +

استعمال:۔ جلق زدہ عضو مخصوص پر اس کو بطور ایک دوائے منفط استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ داد، برص، خدر اور وجع مفاصل پر ضماد کرتے ہیں۔ آبلہ پیدا ہو کر فاسد رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔ طاعون میں بعض اطباء اس کو کلائی پر باندھتے ہیں۔ (جبکہ گلٹی بغل میں یا کان کے پیچھے ہو۔ ورنہ پاؤں کے گٹے پر باندھتے ہیں) آبلہ پیدا ہو کر طاعون کی گلٹی کا زور کم ہو جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (اندرونی طور پر مستعمل نہیں) +

لوبان

(حصی لبان) **ماہیت:۔** ایک درخت کا گوند ہے۔ باہر سے بھورا سُرخی مائل (یا زرد) اور اندر سے سفید نکلتا ہے۔ ایک قسم کے لوبان کا رنگ بھورا داغدار یا چکبرا ہوتا ہے۔ اس کو **لوبان کوڑیا** کہتے ہیں +

مزاج:۔ گرم وخشک۔ بقول بعض گرم وخشک +

افعال:۔ دافع تعفن۔ جالی۔ محلل۔ مقوی جگر و معدہ۔ منفث بلغم۔ مقوی باہ۔ دافع بخار +

استعمال:۔ تعفن کو دور کرنے کے لئے لوبان کو بطور بخور بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ نیز زخموں کا تعفن دور کرنے کے لئے اس کو مرہموں میں شامل کر کے لگاتے ہیں۔ جلد بدن کو صاف کرنے کے لئے مناسب ادویہ کے ہمراہ بدن پر بطور ابٹن مالش کرتے ہیں +

اکثر امراض بلغمی میں کھلاتے اور مالش کرتے ہیں۔ سرفہ اور ضیق النفس بلغمی میں استعمال کرتے ہیں۔ ضعف باہ کو دور کرنے کے لئے کھلاتے اور مقوی باہ طلاؤں میں شامل کرتے ہیں + بعض اطباء ہر قسم کے بخار خصوصاً بلغمی بخار میں بطور سفوف کھلاتے ہیں۔ اور بخار کو اتارنے کے لئے ایک بہترین دوا خیال کرتے ہیں + لوبان کا جوہر بھی اڑایا جاتا ہے جو امراض مذکورہ میں مستعمل ہے + **مقدار خوراک:۔** ایک ماشہ (جوہر لوبان ایک رتی) +

لودھ پٹھانی

(رودھ گجراتی) **ماہیت:۔** ایک درخت کا پوست ہے۔ سُرخی مائل ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ مسکن و رادع +

استعمال:۔ بروزہ پٹھانی کو زیادہ تر آشوب چشم میں استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ قابض ہونے کے باعث اسہال خونی۔ کثرت حیض۔ سیلان الرحم اور جریان میں سفوف بنا کر کھلاتے ہیں۔ دانتوں کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے سنونات میں بھی شامل کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک +

لوکاٹ

ماہیت:۔ مشہور چاشنی دار پھل ہے۔ بیر سے بڑا زرد و سرخی مائل ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مسکن صفراء و خون۔ قابض +

استعمال:۔ صفراوی بخاروں میں بخار اور پیاس کو تسکین دینے۔ نیز قے اور ابکائیوں کو تسکین دینے کے لئے کھلاتے یا اس کا پانی نچوڑ کر پلاتے ہیں۔ خفقان حار اور ضعف قلب اور اسہال صفراوی میں بھی استعمال کرتے ہیں + اسکا شربت بھی بنایا جاتا ہے۔ جو امراض مذکورہ میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ (پھل) پانچ عدد سے دس عدد تک (آب لوکاٹ) پانچ تولہ

لیچی

ماہیت:۔ مشہور میوہ ہے۔ لوکاٹ کے برابر ہوتا ہے۔ بیرونی چھلکا دار سرخ گلابی ہوتا ہے۔ اور اندر سفید۔ اور شیریں مغز ہوتا ہے۔ اسکی گٹھلی لوکاٹ کے مشابہ ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال و استعمال:۔ لیچی نہایت خوش مزہ اور شیریں میوہ ہے۔ بہت زیادہ کھایا جاتا ہے۔ مفرح و مقوی قلب ہے۔ اور پیاس کو تسکین دیتا ہے +

لیموں

(نیبو) **ماہیت:۔** مشہور پھل ہے + آب لیموں۔ تخم لیموں۔ اور پوست لیموں (لیموں کے پھل کا چھلکا) بطور دوا مستعمل ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک۔ بقول بعض سرد و تر۔ (تخم لیموں۔ پوست لیموں)

گرم و خشک +

افعال:۔ **آب لیموں:**۔ مسکن صفرا و خون و عطش۔ جالی۔ ہاضم مشتہی دافع بعض سموم۔ **پوست لیموں**۔ قابض۔ مقوی معدہ۔ مفرح۔ مطیب۔ **تخم لیموں** نافع ہیضہ +

استعمال:۔ آب لیموں کو صفراوی و خونی بخاروں کو دور کرنے۔ قے۔ متلی اور پیاس کو تسکین دینے اور خفقان حار کو زائل کرنے کے لئے اس کا شربت بنا کر پلاتے ہیں۔ قے اور متلی کی تسکین کے لئے لیموں کو کاٹ کر نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر چوساتے ہیں۔ موسمی بخاروں اور ہیضہ کے ایام میں غذاؤں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے + داد۔ برص۔ بہق۔ کلف جیسے امراض جلدیہ میں آب لیموں میں ادویہ پیسکر ضماد کرتے ہیں۔ سانپ۔ بچھو۔ بھڑ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگاتے اور سموم مشروبہ میں زہر کو خارج کرنے کے بعد پلاتے ہیں +

آب لیموں کو طب جدید میں مرض داء الحفر[1] اور کساح[2] میں استعمال کیا جاتا ہے +

تخم لیموں کا مغز نکال کر ہیضہ میں استعمال کرتے ہیں +

پوست لیموں کو امراض معدہ اور امراض قلب میں استعمال کرتے ہیں۔ تفریح و تقویت قلب کے لئے اس کو سونگھتے ہیں +

لیموں کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے۔ جو معدے جگر اور قلب کو تقویت بخشتا۔ غذا کو ہضم کرتا اور بھوک خوب لگاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ آب لیموں چھ ماشہ (پوست و تخم لیموں) ایک ماشہ +

مازوئے سبز

(عفص۔ ماجو پھل) **ماہیت:۔** ایک کیڑے کا گھر ہے۔ عناب کے برابر گہرے سبز۔ نیلگوں رنگ کا ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک۔ بقول بعض سرد و خشک +

---

[1] داء الحفر وہ مرض ہے۔ جس میں خون کے اندر خاص قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مسوڑھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں سے خون اکثر آیا کرتا ہے +

[2] کساح وہ مرض ہے جس میں بچوں کی ہڈیاں ملائم اور ٹیڑھی ہو جاتی ہیں +

افعال:- قابض۔ حابس خون۔ دافع تعفن۔ مخفف عرق +

استعمال:- مازو کو باریک پیس کر پسینہ کی کثرت کو روکنے اور اسکی بدبو کو دور کرنے کے لئے بدن پر ملتے ہیں۔ قروح امعاء، اسہال کہنہ۔ سیلان الرحم۔ کثرت حیض۔ بول الدم اور اسہال دموی میں سفوف بنا کر کھلاتے ہیں +

سیلان الرحم اور کثرت حیض میں بطور حمول استعمال کرتے، یا اس کے جوشاندہ سے حقنہ کرتے یا آبدست کراتے ہیں۔ خروج مقعد۔ ورم مقعد اور قروح مقعد میں ذرور کرتے اور آب مطبوخ سے آبدست یا آبزن کراتے ہیں +

دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرنے اور ان سے سیلان خون کو روکنے کے لئے استرخائے لہاۃ۔ ورم حلق۔ قلاع اور ورم لثہ کو دور کرنے کے لئے باریک پیس کر ملتے یا اس کے جوشاندہ سے مضمضے و غرغرے کراتے ہیں + قروح ساعیہ۔ نملہ۔ آکلہ وغیرہ پر باریک پیس کر چھڑکتے اور داء الثعلب۔ داد۔ چھائیں کے ازالہ کے لئے سرکہ میں پیس کر ضماد کرتے ہیں + دمعہ (ڈھلکا)۔ سلاق اور جرب چشم میں باریک پیس کر بطور سرمہ لگاتے ہیں + تازہ زخموں پر سیلان خون کو روکنے کے لئے چھڑکتے ہیں۔ نکسیر کو روکنے کے لئے ناک میں نفوخ کرتے ہیں +

مازو بالوں کو سیاہ کرنے کی غرض سے خضابوں میں بھی شامل کیا جاتا ہے +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

مالکنگنی

ماہیت:- ایک بیلدار بوٹی ہے۔ مکو کے برابر زرد رنگ کے پھل گچھوں میں لگتے ہیں۔ یہ پھل پختہ ہونے پر تین شقوں میں پھٹ جاتے ہیں۔ اور ہر ایک شق سے دو تین سہ گوشہ تخم نکلتے ہیں۔ یہ تخم ہی مالکنگنی کے نام سے مستعمل ہے +

مزاج:- گرم و خشک۔ بقول بعض گرم و خشک +

افعال:- مرخی و محلل۔ کاسر ریاح۔ مقوی باہ۔ منفث بلغم۔ مسکن +

استعمال:- تخم مالکنگنی کو وجع مفاصل۔ فالج۔ لقوہ۔ درد کمر۔ نقرس۔ عرق النسا وغیرہ عصبی و بلغمی امراض میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ ان امراض میں اسکا روغن نکال کر مالش بھی کرتے ہیں۔ سرفہ اور ضیق النفس بلغمی میں کھلاتے ہیں۔ ضعف باہ میں

اندرونی و بیرونی طور پر مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

ماميثا

ماہیت:۔ ماميثا ایک مفروش بوٹی ہے جس کو کوٹ کر بلو طی شکل کے قرص بنا لیتے ہیں۔ یہی **عصارۂ ماميثا اور شیاف ماميثا** کے نام سے مستعمل ہیں +

مزاج: سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ مجفف۔ رادع +

استعمال:۔ عصارۂ ماميثا کو گرم آشوب چشم۔ گرم دردسر گرم وجع مفاصل ماشرا۔ حمرۂ شدیدہ اور فلغمونی میں روع مواد اور تسکین درد کے لئے ضماد کرتے ہیں۔ قلاع دہن اور قروح ساعیہ میں بطور ذرور استعمال کرتے ہیں۔ اسہال صفراوی میں سفوف بنا کر کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

ماميران

(دمیرا) **ماہیت**:۔ ایک بوٹی کی چھوٹی سی جڑ ہے۔ جو گرہ دار اور ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اور اس کا رنگ زرد مائل بسیاہی ہوتا ہے۔ ماميران چینی اس کی بہترین قسم ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ ماميران جالی اور مقوی بصر ہے + اندرونی طور پر استعمال کرنے سے کاسر ریاح اور مدر بول ہے +

استعمال:۔ ماميران کو تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے امراض چشم مثلاً ضعف بصر۔ جالہ۔ پھولہ اور غبار کے ازالہ کے لئے لگاتے ہیں۔ اور شہد اور سرکہ کے ہمراہ پیسکر برص الاظفار (ناخنوں کا سفید ہوجانا) برص وبہق۔ جرب اور جلد کے داغ دھبوں کو صاف کرنے کے لئے طلا کرتے ہیں + اندرونی طور پر انیسون کے ہمراہ پیسکر مدر بول ہونے کی وجہ سے یرقان سُدی میں پلاتے ہیں اور نیز مناسب ادویہ کے ہمراہ سوزاک میں کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

مائیں

ماہیت:۔ مائیں خرد و کلاں دو قسم کی ہوتی ہے۔ **مائیں خرد** (عذبہ۔ چھوٹی مائیں) درخت فراش کا تخم ہے۔ دانہ نخود کے برابر ہوتا ہے۔ **مائیں کلاں** (ثمرۃ الطرفا۔ بڑی مائیں) درخت جھاؤ کا پھل ہے۔ (کزمازج یا گزمازو مائیں خرد و کلاں دونوں کے لئے بالاشتراک بولا جاتا ہے) +

مزاج:۔ سرد و خشک۔ بقول بعض سرد و خشک +

افعال:۔ قابض۔ رادع۔ حابس دم۔ مجفف۔ مقوی معدہ و طحال +

استعمال:۔ قابض و رادع ہونے کی وجہ سے اس کے جوشاندہ سے درد گلو۔ ورم گلو۔ استرخائے لثہ اور درد دنداں میں مضمضے و غرغرے کراتے ہیں۔ نیز دانتوں کے درد اور ان کے ہلنے کی صورت میں باریک پیسکر دانتوں پر ملتے ہیں۔ کثرت حیض۔ سیلان الرحم نفث الدم۔ سرعت و رقت منی میں بطور سفوف کھلاتے اور سیلان الرحم و کثرت حیض میں اس کا حمول کرتے ہیں۔ نکسیر کو روکنے کے لئے بطور نفوخ استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

مجیٹھی

ماہیت:۔ ایک چھوٹی بوٹی ہے، جو زمین پر مفروش ہوتی ہے شاخیں باریک باریک گرہدار اور پھول چھوٹے چھوٹے گلابی سفیدی مائل اور پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مزہ تلخ و کسیلا ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک۔ بقول بعض سرد و تر +

افعال:۔ مصفی خون۔ مجفف قروح۔ قابض +

استعمال:۔ مصفی خون ہونے کے باعث امراض فساد خون میں پیس چھان کر پلاتے ہیں جن زخموں سے زرداب بہتا ہو۔ ان کو خشک کرنے کیلئے مقامی طور پر استعمال کرتے ہیں سیلان و جریان منی اور اسہال خون کو روکنے کے لئے پیس چھانکر یا سفوف بناکر کھلاتے ہیں۔ بعض امراض چشم میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +

مُر

(بول) **ماہیت**:۔ ایک درخت کا گوند ہے۔ رنگت زرد سُرخی مائل اور مزہ تلخ خوشبودار ہوتا ہے۔ مُر کی بہترین مُر سمجھا جاتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:- دافع تعفن۔ جالی۔ کاسر ریاح۔ مقوی معدہ و مدر حیض۔ منفث بلغم قاتل کرم شکم +

استعمال:- مرکی کو مناسب ادویہ کے ہمراہ گولیاں بنا کر امراض وبائیہ کے زمانہ میں بطور حفظ ماتقدم استعمال کرتے ہیں۔ سوئے ہضم اور قبض میں کھلاتے اور کرم شکم کے قتل و اخراج کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ سرفہ ضیق النفس بلغمی خشونت حلق بحۃ الصوت اور درد پہلو میں مستعمل ہے۔ اوجاع مفاصل۔ نقرس اور عرق النسا میں کھلاتے اور ضماد و مالش کرتے ہیں۔ اورام بلغمی پر اس کا ضماد لگاتے ہیں۔ بمناسب ادویہ کے ساتھ شامل کرکے قروح چشم۔ ظلمت بصر میں بطور سرمہ استعمال کرتے ہیں، یا دودھ میں حل کرکے قطور کرتے ہیں۔ عرق گلاب میں ملاکر قلاع۔ قروح لثہ اور استرخائے حلق میں غرغرے کراتے یا دوسری ادویہ کے ہمراہ بطور ذرور استعمال کراتے ہیں +

طب جدید میں اس کو مرض اخضر میں استعمال کیا جاتا ہے جس میں بدن کا رنگ زردی مائل سبز ہو جاتا ہے۔ خون کی سُرخی کم ہو جاتی ہے۔ علی العموم جوان لڑکیاں اس میں مبتلا ہوتی ہیں +

مقدار خوراک:- ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +

مرجان

(مونگا) **ماہیت**:- جسم حجری ہے۔ سُرخ رنگ کی چکنی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں۔ ان کو **شاخ مرجان** بھی کہتے ہیں +

مزاج:- سرد و خشک +

افعال:- قابض۔ حابس خون۔ مجفف + اسے مفرح بھی سمجھا جاتا ہے +

استعمال:- مرجان کو بالعموم سوختہ او رکشتہ کرکے استعمال کرتے ہیں۔ نزلہ و زکام دائمی۔ کھانسی۔ ضیق النفس اور ضعف دماغ میں کھلاتے ہیں۔ سیلان خون اور جریان منی میں استعمال کرتے ہیں + **مقدار خوراک**: کشتہ مرجان نصف رتی سے ایک رتی تک +

مردار سنگ

ماہیت:- مردار سنگ زردی مائل۔ وزنی ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- جالی۔ مجفف قروح۔ قاتل کرم شکم +

استعمال:- مردار سنگ کو تنہا یا دوسری مناسب ادویہ کے ہمراہ باریک پیس کر زخموں پر چھڑکتے۔ یا مرہم بنا کر لگاتے ہیں۔ کرم شکم کے قتل و اخراج کیلئے اندرونی طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ (اس میں سمیت ہے۔ لہذا اندرونی طور پر باحتیاط استعمال کرنا چاہئے)۔

مقدار خوراک:- ایک رتی سے دو رتی تک۔

مروارید

(لؤلؤ۔ موتی) **ماہیت:-** مشہور قیمتی چیز ہے۔ ایک قسم کی سیپ میں پیدا ہوتے ہیں۔ چھوٹے موتی جو دانہ خشخاش کے برابر ہوتے ہیں بطور دوا مستعمل ہیں۔

مزاج:- معتدل۔ بقول بعض سرد و خشک۔

افعال:- موتی کو مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ قابض۔ حابس دم۔ اور مقوی بصر سمجھا جاتا ہے۔

استعمال:- مروارید کو ضعف قلب۔ وسواس۔ جنون۔ خفقان اور ضعف معدہ و جگر میں استعمال کرتے ہیں۔ مفرح مرکبات میں شامل کرکے کھلاتے ہیں۔ جریان۔ سیلان الرحم۔ کثرت حیض۔ اسہال خونی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ مقوی بصر سرموں میں شامل کرکے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ حصبہ و جدری میں مروارید کے سالم دانے نگلاتے ہیں۔ مروارید کا خمیرہ بنایا جاتا ہے۔ جس کو ضعف قلب اور خفقان میں استعمال کرتے ہیں۔ نیز حصبہ و جدری میں قلب و دماغ کی تقویت کے لئے کھلاتے ہیں۔ اس کا کشتہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جو مذکورہ افعال رکھتا ہے۔

مقدار خوراک:- نصف رتی کشتہ مروارید۔ دو چاول سے چار چاول تک۔

مروڑ پھلی

ماہیت:- ایک بیلدار بوٹی کی پیچدار پھلیاں ہیں۔

مزاج:- گرم و خشک۔

افعال:- ملین شکم۔ مسکن۔ محلل۔

استعمال:- مروڑ پھلی بالعموم پیچش میں مستعمل ہے۔ غالباً سدوں کو خارج کرکے نفع بخشتی ہے۔ علاوہ ازیں اورام بارده پر اس کا ضماد بھی لگاتے ہیں۔

مقدار خوراک:- پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

مس

(نحاس۔ تانبا) **ماہیت:** سرخ رنگ کی مشہور دھات ہے ۔

مزاج:۔ گرم وخشک ۔

افعال:۔ مقوی بدن مصفیٰ خون۔ قابض۔ دافع امراض بلغمی۔ مقوی باہ ۔

استعمال:۔ تانبے کو اندرونی طور پر کشتہ کر کے کھانسی۔ دمہ۔ تپ بلغمی۔ امراض جگر ومعدہ۔ وجع مفاصل۔ سلس البول۔ بھگندر۔ جذام۔ برص اور ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں ۔

مقدار خوراک:۔ ایک چاول سے دو چاول تک ۔

مشک

(مُشک۔ کستوری) **ماہیت:**۔ ہرن کے مانند ایک جانور کے غلاف حشفہ کے کیسہ دار غدہ (نافۂ مشک) کی خشک شدہ رطوبت ہے۔ جس کی رنگت سیاہ وسرخی مائل۔ بو نہایت تیز خوش گوار اور ذائقہ تلخ ہوتا ہے ۔

مزاج:۔ گرم وخشک ۔

افعال:۔ مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ منعش حرارت غریزی۔ دافع تشنج۔ مقوی باہ ۔

استعمال:۔ مشک کو ضعف قلب ودماغ۔ خفقان۔ مالنخولیا۔ صرع۔ اختناق الرحم۔ سکتہ۔ کند ذہنی۔ فالج ولقوہ اور کالی کھانسی میں استعمال کرتے ہیں۔ دوا المسک اس کا مشہور مرکب ہے۔ تقویت باہ کی غرض سے مقوی باہ معاجین وحبوب میں شامل کرتے ہیں ۔

مقدار خوراک:۔ ایک رتی سے دو رتی تک ۔

مشکطرامشیع

(پودینۂ کوہی) **ماہیت:**۔ پودینہ کی قسم ہے۔ اس کی بو نہایت تیز اور ذائقہ تند ہوتا ہے۔ پتے چھوٹے چھوٹے بیضوی تقریباً بے نوک۔ پھول بکثرت باریک باریک اور رونگٹے دار ہوتے ہیں ۔

مزاج:۔ گرم وخشک ۔

افعال:۔ مدر بول وحیض۔ قاتل کرم۔ کاسر ریاح۔ مشتہی ۔

استعمال:۔ مشکطرامشیع کو زیادہ تر ادرار حیض اور اخراج مشیمہ وجنین کے لئے جوشاندہ بنا کر پلاتے ہیں ۔ کرم شکم کو ہلاک کرنے کے لئے پلاتے اور نیز اس کے جوشاندہ

کرتے ہیں۔ کان ناک وغیرہ کے زخموں میں اگر کرم پیدا ہو گئے ہوں تو اسکا
سفوف ڈالنے سے ہلاک ہو جاتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک +
(گوگل) **ماہیت**:۔ ایک درخت کا گوند ہے۔ جو رنگت میں سُرخی
زردی مائل مکدر اور مزے میں تلخ ہوتا ہے +
مزاج:۔ گرم وخشک +
افعال:۔ ملین۔ منضج۔ منفث بلغم۔ کاسر ریاح۔ مدر بول وحیض۔ مقوی باہ
مل +
استعمال:۔ مقل کو جملہ امراض باردہ بلغمیہ مثلاً لقوہ۔ فالج۔ وجع مفاصل۔
عرق النسا۔ سُرفہ وضیق النفس میں استعمال کرتے ہیں۔ بواسیر خونی و بادی
اسیر اور نفث الدم میں بھی کھلاتے ہیں۔ مقوی باہ مرکب ادویہ میں شامل
یں۔ گرم مسہل ادویہ کی ہمراہ آنتوں کو پیچ سے محفوظ رکھنے کے لئے شامل
، ادرار حیض و اخراج مشیمہ کیلئے کھلاتے اور مناسب ادویہ کے ہمراہ حمول کرتے ہیں +
خنازیر۔ طاعون جیسے اورام صلبہ کو تحلیل کرنے اور ردادکو زائل کرنے کیلئے
سری ادویہ کے ہمراہ ضماد کرتے ہیں۔ بواسیری مسوں پر اس کا ضماد لگاتے
نی دیتے ہیں +
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے دو ماشہ تک +
(اصل السوس۔ بیخ مہک) **ماہیت**:۔ نبات سوس کی جڑ ہے۔ اوپر
سُرخی مائل مکدر باریک چھلکا ہوتا ہے۔ اور اندر سے زرد ہوتی ہے
رس تلخی مائل +
مزاج:۔ گرم وخشک بارطوبت غرویہ۔ بقول بعض مرکب القوی بقول
م وتر +
افعال:۔ منضج بلغم۔ منفث بلغم۔ مُلین۔ جالی۔ مدر بول وحیض۔ مقی +
استعمال:۔ اصل السوس کو بطور منضج امراض بلغمی وسوداوی میں استعمال
، منفث البلغم اور مُلین ہونے کی وجہ سے بحتہ الصوت۔ ربو۔ ضیق النفس

ریہ و قصبۂ ریہ کی سوزش اور خشونت کو دور کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ مدر بول اور
مُغزی ہونیکے سبب سے سوزش پیشاب۔ سوزاک اور مثانہ و گردہ کے زخموں میں
استعمال کراتے ہیں۔ مقی ہونے کے باعث اس کا جوشاندہ معدہ کو رطوبات بلغمی
سے پاک صاف کرتا ہے + اس کا عصارہ رب السوس کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ
بیان ہو چکا ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے سات ماشہ تک +

مُلیم

ماہیت:۔ ایک درخت کی جڑ ہے۔ رنگ سیاہی مائل۔ اور مزہ تلخ ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ قاتل کرم +

استعمال:۔ مُلیم کو باریک پیسکر ایسے زخموں پر چھڑکتے ہیں جن میں کیڑے
پڑ گئے ہوں۔ تمام کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ صداع دودی میں اس کا نفوخ استعمال
کرتے ہیں جس سے ناک کے آس پاس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ جوؤں کو مارنے کیلئے
پانی میں پیسکر بالوں کی جڑ میں لگاتے ہیں +

مُنڈی

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے۔ زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ پتے
برگ پودینہ سے مشابہ لیکن ان سے دبیز اور روئیں دار ہوتے
ہیں۔ پھول سُرخ نیلگوں مائل اور تکمہ کے مانند گول ہوتا ہے۔ یہ پھول ہی زیادہ تر
گل منڈی کے نام سے مستعمل ہیں +

مزاج:۔ گرم و تر ۲ +

افعال:۔ مقوی بصر۔ مصفی خون نیز اسے مفرح اور مقوی اعضائے
رئیسہ بھی لکھا ہے +

استعمال:۔ گل منڈی کو بالعموم امراض فساد خون میں تصفیہ خون کی غرض
سے پانی میں پیس چھانکر یا خیساندہ تیار کر کے پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ضعف
قلب۔ مالنخولیا۔ خفقان اور ضعف دماغ میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کا شربت
بنایا جاتا اور عرق بھی کشید کیا جاتا ہے + نیز اس کا چوہ کشید کر کے تقویت باہ
کے لئے کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

موچرس ماہیت:۔ درخت سینبل کا گوند ہے۔ اس کا رنگ سیاہ اور مزہ تلخ کسیلا ہوتا ہے +

مزاج:۔ سرد وخشک +

افعال:۔ قابض۔ مغلظ۔ مجفف +

استعمال:۔ موچرس کو تنہا یا دوسری ادویہ کے ہمراہ اسہال۔ جریان سلس البول۔ کثرت حیض اور سیلان الرحم میں استعمال کرتے ہیں۔ دانتوں کے ہلنے کی صورت میں اور نیز جبکہ منہ آیا ہوا ہو (خصوصاً پارہ کی وجہ سے) تو اس کے جوشاندے سے مضمضہ کراتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ دو ماشہ سے تین ماشہ تک +

موم (شمع) مشہور چیز ہے۔ شہد کی مکھیوں کے چھتے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ان کے شکم کے غدد کا فضلہ ہے +

مزاج:۔ معتدل۔ بقول بعض درجہ دوم میں گرم اور خشکی تری میں معتدل +

افعال:۔ محلل و ملین اورام صلبہ مسکن اوجاع۔ حافظ قروح +

استعمال:۔ موم کو زیادہ تر مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے جس سے دوا کی قوت بھی محفوظ رہتی ہے۔ اور زخم کے لئے بھی ایک حفاظت کرنے والی سطح پیدا ہو جاتی ہے۔ یا اسکی قیروطی بنا کر دردوں پر مالش کرتے ہیں۔ اورام صلبہ کی تحلیل و تسکین کے لئے استعمال کیا جاتا ہے + خشک کھانسی۔ تصفیۂ آواز اور درد سینہ کے لئے کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک +

مویز (زبیب) ماہیت:۔ انگور خشک ہے۔ (اس کی چھوٹی قسم کا نام کشمش ہے۔ جس کا بیان گذر چکا) دانہ نکلی ہوئی مویز کو مویز منقے یا صرف منقی کہتے ہیں (منقے۔ صاف کیا ہوا) +

مزاج:۔ گرم و تر +

افعال:۔ کثیر الغذا۔ منضج بلغم و سودا۔ ملین شکم۔ محلل اورام۔ مقوی باہ +

استعمال:- بلغمی امراض میں جن مریضوں کو غذا سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔ انکو مویز منقے بطور غذا کھلاتے ہیں۔ بلغمی و سوداوی امراض میں بطور منضج استعمال کراتے ہیں۔ بلغمی کھانسی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض ورموں کو نضج دینے اور تحلیل کرنے کی غرض سے اس کا ضماد کرتے ہیں +

مقدار خوراک:- نو دانہ سے گیارہ دانہ تک (بطور دوا) اور غذا اس سے بہت زیادہ کھائے جاسکتے ہیں +

میدہ لکڑی

(رکلز۔ مگنات ہندی) **ماہیت:-** ایک درخت کا موٹا اور دبیز پوست ہے جس کا رنگ سُرخ مکدر ہوتا ہے +

مزاج:- گرم وخشک

افعال:- میدہ لکڑی محلل اور قابض ہے۔ مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ اور محرک باہ ہے

استعمال:- میدہ لکڑی کو گل ارمنی کے ہمراہ جبر کسر۔ دثی۔ ضربہ وسقطہ التوائے عصب اور صلابتوں کی تحلیل وتلیین کے لئے ضماد کرتے ہیں۔ اور شہد میں ملا کر امراض بلغمی وعصبی مثلاً درد کمر۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ نقرس۔ تشنج ضعف باہ۔ کسر استخوان اور تحلیل صلابت کے لئے کھلاتے ہیں +

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

ناریل

(ناریل۔ جوز ہندی) **ماہیت:-** مشہور پھل ہے۔ اس کا مغز جس کو کھوپرا کہتے ہیں۔ زیادہ تر مستعمل ہے۔ اس کا درخت تاڑ کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے +

مزاج:- گرم وتر +

افعال:- مغز ناریل کثیر الغذا ہے لیکن اپنے ثقل کی وجہ سے دیر ہضم ہے بدن کو موٹا کرتا اور باہ کو قوت بخشتا ہے۔ حرارت غریزی کو قوت دیتا ہے۔ اور تمام بدن کو قوت وحرارت پہنچاتا ہے۔ مغز ناریل کہنہ دیدان شکم خصوصاً کدو دانہ کو ہلاک کرتا ہے +

استعمال:- مغز ناریل کو شکر کے ہمراہ تقویت باہ اور تسمین بدن کے لئے

کھلاتے ہیں نیز معاجین مقوی باہ میں شامل کرتے ہیں۔ مغز نارجیل کہنہ بقدر تین ماشہ کدو دانہ کو ہلاک کرنے کے لئے دیتے ہیں + **روغن ناریل** اگر عمدہ مغز ناریل سے کشید کیا گیا ہو تو گھی کے بجائے استعمال کرنے سے باہ کو قوت دیتا اور بدن کو موٹا کرتا ہے، بیرونی طور پر مالش کرنے سے اعضاء کے سرد دردوں کو زائل کرتا ہے۔ اور سر میں لگانے سے بالوں کو بڑھاتا اور نرم و ملائم کرتا ہے +

مقدار خوراک:۔ دو تین تولہ تک +

نارجیل دریائی

ماہیت:۔ ایک درخت کا پھل ہے۔ جو شکل میں نارجیل ہندی کے مشابہ لیکن اس سے چھوٹا اور سخت ہوتا ہے +

مزاج:۔ مرکب القویٰ۔ بقول بعض گرم و تر۔ بقول بعض گرم و خشک +

افعال:۔ منعش حرارت غریزی۔ تریاق سموم +

استعمال:۔ نارجیل دریائی ہیضہ میں بکثرت مستعمل ہے۔ تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ گلاب میں گھسکر پلایا جاتا ہے۔ افیون اور بیش خوردہ کو بھی گھسکر پلاتے ہیں۔ سانپ۔ بچھو۔ بھڑ اور دوسرے جانوروں کے مقام گزیدہ پر طلا کرتے ہیں۔ پرانے بلغمی و سوداوی بخاروں۔ فالج۔ لقوہ اور وجع مفاصل جیسے امراض بلغمیہ میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک +

ناگیسر

(ناگیسر۔ نارمشک) **ماہیت**:۔ ناگیسر کا درخت بڑا ہوتا ہے۔ اسکے پتے امرود کے پتوں کی برابر اور پھول سفید زردی مائل نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ یہی پھول ناگیسر کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے پھولوں سے خصوصاً پھول کے درمیان کی زردی سے عطر کشید کیا جاتا ہے۔ جسکی بو بہت تیز ہوتی ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال: قابض۔ مجفف مفرح۔ اور مقوی قلب۔ جگر۔ معدہ اور امعاء کو تقویت بخشتا ہے۔ محرک باہ ہے +

استعمال:۔ ناگیسر کو مفرحات میں شامل کرکے امراض قلب و دماغ۔ مثلاً مالیخولیا۔ جنون وغیرہ میں استعمال کراتے ہیں ہر قسم کی بواسیر کے استیصال کے

لئے بکثرت استعمال کیا جاتا اور نہایت مفید خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کے پھول کے درمیانی زیرے کو رات کے وقت بھگو دیا جائے اور صبح کے وقت چھانکر مصری یا شہد ملا کر چند روز متواتر پلائیں۔ تو خون بواسیر رُک جاتا ہے اور مستے خشک ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے کشید کئے ہوئے عطر کو بقدر ایک رتی ضعف باہ کے لئے پان کے ہمراہ کھلاتے ہیں۔ اور اسی کو عضو مخصوص پر طلا کراتے ہیں۔ زخموں کو خشک کرنے کے لئے ان پر باریک پیسکر چھڑکتے ہیں۔ اور پسینہ کی کثرت کو روکنے کے لئے ضماد کرتے یا باریک پیسکر بدن پر ملتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

ناگے

ماہیت:۔ ایک بوٹی ہے۔ شاخیں باریک باریک گرہدار ہوتی ہیں اور ہر ایک گرد کے اردگرد چھوٹے چھوٹے پتے ہوتے ہیں۔ اور انکے درمیان چھوٹا سا پھول ہوتا ہے۔ پھل دانۂ جوار کے برابر ہوتا ہے۔ اور دانۂ خشخاش کے مانند چھوٹے چھوٹے تخموں سے بھرا رہتا ہے اور اس بوٹی کا مزہ تلخ ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم و خشک +

افعال:۔ مدر بول و حیض۔ قاتل کرم شکم۔ نافع تپ بلغمی و تپ دق +

استعمال:۔ احتباس بول و حیض اور کرم شکم میں مناسب ادویہ کے ہمراہ پیس چھانکر پلاتے ہیں۔ تپ بلغمی اور تپ دق میں گوما بوٹی کے ہمراہ بطور خیساندہ مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

نقرہ

(فضہ۔ سیم۔ چاندی) **ماہیت**:۔ سفید رنگ کی مشہور قیمتی دھات ہے +

مزاج:۔ سرد و خشک +

افعال:۔ مقوی بدن۔ مفرح۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مغلظ منی +

استعمال:۔ چاندی کے باریک ورق تقویت و تفریح قلب کے لئے مستعمل ہیں۔ اور اسے مفید خیال کیا جاتا ہے + چاندی سے بجھے ہوئے پانی کو تقویت و تفریح کے لئے پلاتے ہیں۔ اس کا کشتہ بنایا جاتا ہے۔ جو خفقان۔ مالنخولیا اور جریان

و احتلام اور ضعف باہ میں مستعمل ہے +

مقدار خوراک:۔ کشتہ دو چاول سے ایک رتی تک + ورق نقرہ یکعدد +

نکچھکنی

ماہیت:۔ ایک چھوٹی بوٹی ہے جو زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول لگتے ہیں۔ اگر اس کو ہاتھ میں ملکر سونگھا جائے تو چھینک آنے لگتی ہیں + نکچھکنی سے عود العطاس یا کندش مراد نہیں ہے) +

مزاج:۔ گرم ۲ خشک +

افعال:۔ معطس۔ مقوی باہ۔ محلل +

استعمال:۔ نکچھکنی کو احتباس نزلہ و زکام۔ درد سر نزلی اور درد سر بارد میں ہلاس بنا کر سونگھاتے ہیں بسرد بلغمی امراض میں اور تقویت باہ کے لئے مختلف طریقوں سے کھلاتے ہیں نیز صلابت طحال کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک +

نگند بابری

ماہیت:۔ ریحان کی قسم سے بوٹی ہے۔ اس کے پتے برگ پودینہ کے مانند اور پھول تلسی کے پھول سے مشابہ ہوتے ہیں +

مزاج:۔ گرم ۲ خشک +

افعال:۔ مصفی خون۔ دافع تپ +

استعمال:۔ نگند بابری بالعموم امراض فساد خون مثلاً جذام۔ خارش۔ داد۔ برص اور پھوڑے پھنسیوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ چنانچہ زلال نگند بابری مشہور نسخہ ہے۔ جو امراض فساد خون میں معمول و مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ تپ لرزہ اور بواسیر میں بھی استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

نوشادر

ماہیت:۔ نوشادر سفید رنگ کے ٹکڑے ہیں جن کا مزہ شور ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم ۳ خشک +

افعال: ملطف۔ محلل۔ منفث بلغم۔ مقوی جگر و معدہ۔ مجفف و ...
جالی۔ مدر بول۔ معطس۔

استعمال: نوشادر امراض جگر و معدہ میں بکثرت مستعمل ہے۔ (حب نوشادری اس کا مشہور مرکب ہے) ضیق النفس اور سرفہ بلغمی میں استعمال ہے۔ صلابت طحال۔ استسقاء اور سنگ گردہ و مثانہ میں بھی کھلایا جاتا ہے۔ درد سر اور شقیقہ میں اس کا نفوخ بنا کر سونگھایا جاتا ہے۔ بیاض چشم۔ ابتدائے نزول الماء اور جالہ کو زائل کرنے کے لئے بطور سرمہ لگاتے ہیں۔ قروح۔ برص۔ گنج اور داد پر طلا و ذرور استعمال کرتے ہیں۔

مقدار خوراک: دو رتی سے ایک ماشہ تک (بقدر دس ماشہ بیان کیا جاتا ہے)۔

نیل کنٹھی

ماہیت: ایک بوٹی ہے۔ پتے کھردرے۔ جڑ اور ... نیلگوں ہوتے ہیں۔

مزاج: گرم و خشک۔

افعال: مصفی خون۔

استعمال: تصفیۂ خون کی غرض سے امراض فساد خون مثلاً ... خارش اور پھوڑے پھنسیوں میں مستعمل ہے۔ طاعون میں بھی اس کا استعمال مفید بیان کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک: پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

نیم

ماہیت: مشہور درخت ہے۔

مزاج: گرم و خشک۔ از روے ویدک سرد و خشک۔

افعال: مصفی خون۔ دافع تعفن و دافع تپ۔ قاتل جراثیم۔ قاتل ... شکم۔ مسکن اوجاع۔ محلل و منضج اورام۔

استعمال: نیم کے تمام اجزاء تصفیۂ خون کی غرض سے امراض فساد خون میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیم کا مدھ (نیم کی تاڑی) اس بارہ میں زیادہ قوی کیا جاتا ہے۔ مغز تخم نیم کو دافع بواسیر گولیوں میں شامل کرتے ہیں۔ نیز سرکی ...

مارنے کے لئے سر میں لگاتے ہیں۔ مغز تخم نیم سے نکالا ہوا روغن جذام تا[illegible]
خارش۔ داد جیسے امراض اور سڑے ہوئے زخموں پر لگاتے ہیں (اگر زخم میں کیڑے
پڑ گئے ہوں تو وہ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں) پوست نیم کا جوشاندہ خصوصیت سے
موسمی بخاروں میں اور کرم شکم کے مارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے +

برگ نیم کا بھرتہ بنا کر پھوڑے پھنسیوں اور دوسرے اورام پر باندھتے ہیں۔
علاوہ ازیں پتوں کو جوش دیکر کان کے درد میں اس کا بپھارہ دیتے ہیں۔ خراب
زخموں پر پتوں کو پیسکر ٹکیہ بنا کر یا بھرتہ بنا کر باندھتے ہیں۔ پتوں کے جوشاندہ
سے زخموں کو دھوتے ہیں۔ خشک پتوں کو پیسکر زخموں پر چھڑکتے ہیں۔ خارش وغیرہ
جلدی امراض میں پتوں کے جوشاندہ سے نہلاتے ہیں۔ برگ نیم سے نچوڑا ہوا
پانی ٹپکانے سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ نیم کی تازہ لکڑی بطور مسواک استعمال
کرتے ہیں جس سے دانت صاف ہوتے اور کیڑے لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور
منہ کا تعفن زائل ہو جاتا ہے +

مقدار خوراک:۔ (برگ یا پوست) سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

ہرن کھری

ماہیت:۔ ایک چھوٹی بیلدار بوٹی ہے۔ جسکی شاخیں
باریک باریک موٹے دھاگے کے مانند ہوتی ہیں۔ پتے
ہرن کے نشان قدم سے مشابہ لیکن چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں۔ پھول کستوری نما
سفید گلابی مائل ہوتے ہیں۔ اور مزہ تلخ ہوتا ہے +

مزاج:۔ گرم وخشک۔ بقول بعض گرم وتر +

افعال:۔ مصفی خون۔ محلل ومنضج اورام +

استعمال:۔ ہرن کھری کو زیادہ تر امراض فساد خون مثلاً خارش۔
جذام۔ اور آتشک وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں + پھوڑے پھنسیوں پر اس کا
ضماد لگاتے ہیں +

مقدار خوراک:۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک +

ہیرا کسیس

(زاج اخضر کسیس) **ماہیت**:۔ ہیرا کسیس
ہلکے سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ لوہے کے تاروں کو

تیزاب گندھک میں حل کرنے کے بعد خشک کر کے تیار کیا جاتا ہے +

مزاج:- گرم و خشک +

افعال:- مجفف۔ قابض۔ مقوی خون۔ مدر حیض۔ قاتل کرم شکم (بیرونی طور پر) حابس خون +

استعمال:- ہیراکسیس زخموں کو خشک کرنے کے لئے مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے۔ مسوڑھوں اور دانتوں کو مضبوط کرنے۔ نیز ان کے سیلانِ خون کو روکنے کے لئے اسے سنونات میں ملاتے ہیں۔ تازہ زخموں سے سیلانِ خون کو روکنے کے لئے چھڑکتے ہیں +

قلت الدم۔ احتباس حیض میں اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ نیز کرم شکم خصوصاً کدو دانہ کے قتل کے لئے کھلاتے ہیں۔ چونکہ اس میں سمیت ہے۔ لہذا اندرونی استعمال میں احتیاط سے کام لینا چاہئے +

مقدار خوراک:- نصف رتی سے دو رتی تک +

یاقوت

ماہیت:- مشہور پتھر ہے۔ قیمت و شرافت میں الماس (ہیرے) سے دوسرے درجہ پر ہے۔ بلحاظ رنگت اسکی کئی قسمیں ہیں۔ بہترین **یاقوت رمانی** ہے۔ جس کا رنگ دانہ انار کے مانند ہوتا ہے +

افعال:- مفرح۔ مقوی قلب و دماغ منعش و حافظ حرارت غریزی۔ حابس دم خیال کیا جاتا ہے +

استعمال:- یاقوت کو نہایت باریک کھرل کر کے مفرحات و یاقوتیات میں شامل کرتے ہیں۔ جو تفریح و تقویت قلب اور انتعاش و حفاظت حرارت غریزی کے لئے مستعمل ہیں +

یاقوت کا کشتہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جو تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے کھلایا جاتا ہے۔ نیز جنون و مالیخولیا خفقان۔ طاعون۔ جریان خون اور سل و دق میں بھی مستعمل ہے +

مقدار خوراک:- ایک رتی +

تمت

۶۸۹

فہرست ہجائی

علم الادویہ مع ضمیمہ

بہ ترتیب "الف بے"

ع

غ

ف

ق

ک

تمت

ترجمہ وشرح کلیات قانون

حضرات! طبی دنیا میں شیخ بو علی سینا کا القانون قانون طب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے نہ صرف ہمارے اطبا واقف ہیں، بلکہ یہ بے نظیر علمی ذخیرہ یورپ میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے، اور مدت ہائے دراز تک یورپ کی درسگاہوں میں مختلف زبانوں میں ترجمہ ہونے کے بعد سرمایۂ نصاب تعلیم رہا ہے +

اس سے قبل قانون کے سب سے زیادہ ضروری اور اہم حصے حمیات قانون کا ترجمہ دفتر المسیح شائع کر چکا ہے، جو ملک میں خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے، اور طبیہ کالج دہلی نیز دوسرے سرکاری اور غیر سرکاری طبی مدارس کے نصاب تعلیم میں داخل ہے +

ملک کی بہت بڑی خواہش تھی کہ تمام قانون کا اُردو ترجمہ اگر اسی مخصوص طرز بیان سے شائع کیا جائے، تو فن طب کی بہت بڑی خدمت حاصل ہوگی۔ چنانچہ اسی خواہش کی تکمیل کیلئے جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے اس طرف توجہ فرمائی اور سب سے پہلے کلیات قانون کا سلیس ترجمہ مع ضروری شرح کے اپنی مخصوص شان اور مقبول عام طرز بیان کے ساتھ شائع کیا ہے +

جس کی ایک اہم اور زبردست خوبی یہ بھی ہے کہ صفحہ کے ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے، اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں فقرہ بہ فقرہ اس کا ترجمہ۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ صورت جس طرح عربی داں طلباء و اطباء کے لئے مفید ہے اسی طرح اُردو جاننے والوں کے لئے بھی +

ان معنوی خوبیوں کے علاوہ صوری محاسن یہ ہیں کہ ۲۰×۳۰ ۳۲ پونڈ وزنی سفید چکنے کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ طباعت اور کتابت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے، ان وجوہ سے یہ تمام مطبوعات المسیح پر فوقیت رکھتا ہے +

زیادہ ضخامت ہو جانیکے خیال سے کلیات کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے قیمت حصہ اول تا بحث نبض پانچ روپے حصہ دوم چھ روپے۔ جلد دوم میں شیخ الرئیس کی رنگین تصویر ہے جلد نہایت خوبصورت مضبوط اور سنہری نقوش سے مرصع ہے، اور پشتہ پر سنہری حروف میں نام لکھا ہوا اجرت جلد بندی فی جلد عہ

ناظم دفتر المسیح۔ قرول باغ۔ دہلی۔

علم التشخیص

کتاب التشخیص تشخیص کی جامع کتاب ہے۔ قیمت ے،

رسالہ قارورہ (جدید) ڈاکٹری کے مطابق قارورہ کا بیان اور اس کے کیمیاوی امتحانات کے طریقے ۸ر

رسالہ قارورہ (قدیم) طب یونانی کے مطابق قارورہ کا بیان۔ قیمت ۸ر

رسالہ مقیاس الحرارت اسمیں مقیاس الحرارت یعنی تھرمامیٹر کا طریقہ استعمال درج ہے۔ قیمت ۴ر

رسالہ مسماع الصدر اسمیں مسماع الصدر یعنی اسٹے تھس کوپ کا طریقہ استعمال درج ہے ۶ر

رسالہ نبض نبض کا مفصل بیان ۱۰ر

علم العلاج

شرح اسباب اردو (داخل نصاب) معالجات کی معتبر کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول و دوم ۳ے، حصہ سوم و چہارم للعہ، (مکمل کتاب لعہ،)

قانونچہ اردو مع رسالہ قبریہ (داخل نصاب) ایک کالم میں اصل عربی عبارت اور دوسرے کالم میں اس کا اردو ترجمہ ہے قیمت ۸ر

مخازن التعلیم اردو مسیح الملک مرحوم کے جد امجد کی فارسی تالیف کا ترجمہ ہے اور کلیات و معالجات کا مختصر و معتبر مجموعہ ہے۔ ۳ے،

حمیات قانون اردو (داخل نصاب) قانون شیخ کے سب سے زیادہ ضروری اور اہم حصہ کا ترجمہ للعہ،

رسالہ سوزاک اس میں سوزاک کا مکمل بیان اور علاج یونانی اور ڈاکٹری دونوں سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

رسالہ آتشک اس میں سوزاک کی طرح آتشک کا بیان ہے۔ قیمت ۶ر

رسالہ سل و دق " سل و دق کا بیان " ۶ر

رسالہ ذیابیطس " " ذیابیطس " ۶ر

رسالہ بواسیر " " بواسیر " ۶ر

رسالہ جدری " " جدری (چیچک) " ۶ر

رسالہ ہیضہ " " ہیضہ " ۴ر

ملیریائی بخار " " ملیریا " ۱۲ر

رسالہ طاعون " " طاعون " ۶ر

رسالہ دیدان " " دیدان " ۴ر

امراض مخصوصہ مردان

قانون نسل (مجموعہ کبیر) مجربات باہ کا آخری خزانہ (طبع دوم) عہ

ہدیہ ذکور (مع جدید مرکبات) مؤلفہ جناب علامہ حکیم محمد یوسف صاحب تیر امروہوی امراض مخصوصہ کا بیان اور علاج بطرز مکالمہ عہر